کلینیکل میٹریا میڈیکا

پروفیسر آرنسٹ اے فیرنگٹن

ترجمہ و ترتیب

ہومیو ڈاکٹر ملک محمد مسعود یحییٰ

ڈی ایچ ایم ایس۔ آر ایچ ایم پی (پاکستان)

Scanned by CamScanner

Hamdard Al-Majeed College of Eastern Medicine
Faculty of Eastern Medicine, Hamdard University
Madinat al Hikmah, Sharea Madinat al Hikmah, Muhammad Bin Qasim Avenue, Karachi-74600, Pakistan
Phones: 8990001-2, Fax: 8990007, E-mail: registrar@hamdard.edu

تبصرہ

ڈاکٹر ملک محمد مسعود ہومیوپیتھی کے علم و فلسفہ پر گہری نظر رکھتے ہیں، اس موضوع پر ان کی تحریریں نہایت بصیرت افروز ہوتی ہیں، انہوں نے حال ہی میں ڈاکٹر ای۔ اے۔ فرینگٹن کی میٹریا میڈیکا جیسی ضخیم کتاب کا ترجمہ ایسی سلیس اردو میں کیا ہے، جسے دیکھ کر حیرت و مسرت ہوتی ہے۔

طب جدید و قدیم ہو، یا ہومیوپیتھی، ان کے مزاج کی فلسفیانہ پیچیدگی، اور ان کے مضامین کی گہرائیاں دوسری زبانوں میں منتقل کرنے میں بیحد دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

مترجم نے ہومیوپیتھی میں معالجات مطب پر فرینگٹن کی کتاب کا ترجمہ پانچ سال کی مسلسل محنت اور عرق ریزی کے بعد کیا ہے، اس کتاب سے ہومیوپیتھی کی عملی و تربیتی کتابوں میں ایک وقیع اضافہ ہوا ہے،

مترجم کو ہر قدم پر اپنی علمی ذمہ داریوں کا احساس تھا، اس لئے وہ ہومیوپیتھی کے معالجات کے تمام علمی نکات کی تفہیم و ابلاغ کے فرض سے بہ خوبی عہدہ برآ ہوئے ہیں، زبان و بیان کی دلکشی نے ہر مضمون کو سہل بنادیا ہے۔

یقین ہے کہ یہ کتاب ہومیوپیتھی سے معالجانہ شغف رکھنے والوں کیلئے مشعل راہ ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مترجم کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

حکیم عبدالحنان
ڈین و پرنسپل

Scanned by CamScanner

Homoeopathy BM Homoeopathic Pharmacy(Regd.)

Ref : BM/3018/2000

Date: 12/07/2000

محترم جناب ہومیو ڈاکٹر ملک محمد مسعود صاحب

ہومیو فرٹیلٹی کلینک

مین بازار جوہر آباد 41200

ضلع خوشاب

السلام علیکم!

بارگاہ خداوندی سے آپ کی خیریت مطلوب ہے اور امید واثق ہے کہ حسب معمول آپ بیمار افراد کی مسیحائی میں مصروف ہوں گے۔ دعا ہے کہ خدائے بزرگ و برتر آپ کے دست شفاء میں وسعت عطا فرمائے اور آپ کامیابی کی منازل طے کرتے چلے جائیں۔

آپ کے ارسال کردہ لیکچر نمبر 72 کا اردو ترجمہ میں نے بغور پڑھا جس میں کاسٹیکم کے ساتھ کاربو ویج، لیکسیس، کالوسنتھ، رہس ٹاکس، ڈلکامارا، ایکونائیٹ، کالچکم، گوائیکم کو مختلف وضاحتوں کے ساتھ بہت ہی خوبصورتی سے بیان کیا گیا ہے۔ اس تحریر کی تفصیل کو پڑھ کر یقیناً میں یہ لکھنے پر مجبور ہوں کہ اگر آپ کی اس کتب کا مطالعہ پریکٹیشنرز بغور کریں تو ان کے ذہن میں یہ علامات ہمیشہ کے لئے جذب ہو جائیں گی۔ اور وہ کسی بھی مریض کا معائنہ کرتے وقت ان علامات کو ذہن میں رکھ کر دوا کی تجویز کامیاب طریقے سے کر سکیں گے۔

میں دعا گو ہوں کہ اللہ پاک آپ کو مزید ہمت عطا فرمائے۔ آمین۔

طالب خیریت و دعا گو

12/7

امان اللہ بسمل نجمی

لاہور

Scanned by CamScanner

ڈاکٹر ملک محمد مسعود حیی ۱۲ویں صدی "ہومیو پیتھی" کے عظیم مصنف و مفکر

ہومیو ڈاکٹر ملک محمد مسعود یحیی صاحب کی کتاب "کمپلیٹ میٹریا میڈیکا" کی کمپوزنگ کا شرف ناچیز کو حاصل رہا۔ میری زندگی کا بیشتر حصہ کتب بینی میں گزرا مختلف اقسام کی کتب کا مطالعہ کیا مگر ڈاکٹر صاحب کی کتاب نے بہت متاثر کیا۔ ڈاکٹر صاحب کی کاوش اور محنت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنی کمال مہارت سے ہومیوپیتھی کے پیشے کو زندہ رکھا۔ ڈاکٹر صاحب کی کتاب ہر لحاظ سے جامع اور مکمل کتاب ہے یہ کتاب ہومیو پیتھی کے طلباء کے لئے بالخصوص اور عوام الناس کے لئے بالعموم ایک نادر تحفہ ہے میری رائے ہے کہ حکومت پاکستان ہومیو پیتھی کے طلباء کے لئے اس کتاب کو سلیبس میں لازمی مضمون قرار دے۔

مجھے کتاب کی کمپوزنگ سے علم ہوا کہ جو کتاب اتنی عظیم ہے جس میں مصنف نے ہر مرض کی دوا واضح بیان کر دی ہے تو وہ مصنف کتنا عظیم ہو گا جس کے ہاتھوں نے یہ کتاب لکھی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالی صاحب کتاب کو صحت و تندرستی کی نعمت سے مالا مال کرے جس طرح عوام الناس اس کتاب کی افادیت سے مالا مال ہوں گے۔ اس کتاب کا ہر ہر لفظ جواہرات کی مانند ہے اور مصنف کی یہ جدوجہد "ہومیو پیتھی" کا سمندر ہے۔

خیر اندیش

میر زمان میر

ایم۔اے سیاسیات

کمپیوٹر اپریٹر

دُود نیال، صُحائی، نیلم ویلی، آزاد کشمیر

مورخہ اکتوبر ۶، ۲۰۰۰ء

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلینیکل میٹیریا میڈیکا' پروفیسر ارنسٹ اے فیر نلٹن' کا ترجمہ از ہومیو ڈاکٹر ملک محمد مسعود یحیی صاحب ڈی۔ ایچ۔ ایم۔ ایس۔ آر۔ ایچ۔ ایم۔ پی' دیکھنے کا شرف میر زمان میر صاحب کے پاس حاصل ہوا۔ ڈاکٹر صاحب کا صرف ایک مضمون "بیلاڈونا" پڑھ دیئے گئے لیکچر کا مطالعہ کیا صاحب موصوف نے جس وضاحت سے پوری کتاب لکھی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس کتاب کو نیشنل بک فاؤنڈیشن نے شائع کر کے ہومیو پیتھک طریقہ علاج کے فروغ کی بے مثال خدمت انجام دی ہے۔ کتاب کا مطالعہ ہومیو پیتھک طلباء اور پریکٹیشنز حضرات کے لئے بیش بہا خزانہ ثابت ہوگا۔

انیسویں صدی کے پیچیدہ امراض کے علاج معالجہ کے لئے کتاب ہذا سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ بلاشبہ ڈاکٹر صاحب جس محنت' لگن اور ہمت سے اس کتاب کو منظر عام پر لائے ہیں قابل صد تحسین ہیں۔ میرے خیال میں یہ کتاب ہومیو پیتھک کا سمندر ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صاحب موصوف کو ہومیو پیتھک طب کی مزید خدمت کرنے کی توفیق عطاء فرمائے اور صحت و تندرستی اور ایمان کی دولت سے مالا مال فرمائے امین۔

خیر اندیش

ہومیو ڈاکٹر نور محمد بھدروا ھی

خطیب جامع مسجد حنفیہ' درگاہ حضرت بری امام اسلام آباد

وپروپرائٹر :۔ زاہد ہومیو سینٹر' بری امام' اسلام آباد

مورخہ ۱۶ اکتوبر' ۲۰۰۰ء

Scanned by CamScanner

[illegible]

[illegible]

امید ہے بخریت ہونگے۔ آپ کے خط سے منسلک ڈاکٹر فیر نگٹن کے لیکچر ۱۴ پر مبنی آپ کا نفیس ترجمہ پڑھ کر معلوم ہوا کہ آپ کی کوششیں قابل تعریف ہیں۔ دور حاضر میں ہومیو پیتھس معالجین کے لئے ایسے تراجم کی اشد ضرورت ہے۔ ترجمہ کا انداز بیان سادہ لفظوں میں پڑھنے والوں کے ذہن وادراک میں ادویات کی مکمل تصویر اور علامات مرتسم ہو جاتی ہیں۔

آپ جہاں بھی ہیں جس حال میں بھی ہیں رک رک کر سانس لے لے کر اپنی منزل مراد کی طرف بڑھتے جائیں انشاء اللہ ایک دن خود بخود آپ کی منزل مقصود آپ کے سامنے ہو گی۔

آپ کا دعا گو

ڈاکٹر نیاز الدین نیاز

ادیب کامل ایم۔ یو علیگ

گلی نمبر ۱، چاہ تیلیاں۔ نوشہرہ روڈ۔ گوجرانوالا، پاکستان

فون نمبر 226754

مورخہ ۲۷ ستمبر، ۲۰۰۰

Scanned by CamScanner

فہرست

لیکچر نمبر	عنوان	صفحہ
	حکمت ایک امانت	i
	گفتگو	v
	فیرنگٹن کی یاد میں	x
۱۔	تعارف	1
۲۔	حیوانی بادشاہت	12
۳۔	سانپ لیکسیس (جاری)	23
۴۔	سانپ لیکسیس (جاری)	46
۵	سانپ	65
۶۔	مکڑیاں، مائی گیل، لائی کوسا، ٹیرنٹولا، ٹیرنٹولا کیوبینس، ارینیاڈا، ایاڈیما اور تھریڈون کراساویکم	81
۷۔	نیتھرس	97
۸۔	ایپس میلی فیکا	117
۹۔	ماسکس	142
۱۰۔	سیپیا	153
۱۱۔	سیپیا جاری	169
۱۲۔	نوسوڈز۔ سورینم اور امبر اگریسیا	189

Scanned by CamScanner

۱۳۔	سیکیل کار	197
۱۴۔	نباتات کی بادشاہت 'ایپو سائی نیسیا' ایپو سائی نم کینا بینم 'اولی ایندر ونکا ما ئنز اور السٹونیا سکولیرس	207
۱۵۔	جلسی میم سیمپر وائرنز	218
۱۶۔	نکس وامیکا	229
۱۷۔	اگنیشیا	256
۱۸۔	سپائی جیلیا' کورارے 'جگلنڈیسیا	266
۱۹۔	اریسیا' آرم ٹری فائلم 'کیلیڈیم 'ڈریکونٹیم 'پوتھوس فوٹیڈا	270
۲۰۔	اناکارڈیسیا' اناکارڈیم اوری اینٹل	283
۲۱۔	رہس ٹاکسی ڈینڈران	291
۲۲۔	کمپوزیٹا' آرنیکا مونٹانا' آرٹی میزیا ولگیریس 'ایب سنتھم ملی فولیم' ٹرکسا کم 'یوپے ٹوریم پرفولیٹم 'آرٹی میزیا ابروٹینم	310
۲۳۔	سائنا اور کیمومیلا	322
۲۴۔	میلنتھیسیا کاپیکم ''وریٹرم البم' وریٹرم ورائیڈ اور سباڈیلا	328
۲۵۔	مینی سپرمیسیا' کوکولس انڈیکس	339
۲۶۔	پاپاویریسیا' اوپیم	346
۲۷۔	سینگونیریا اور چیلی دونیم	359
۲۸۔	کیوکربٹاسیا' کالوسنتھ	372
۲۹۔	برائی اونیا	380

Scanned by CamScanner

۳۰۔	کونی فیرا، ایپس نگرا، سائناجونی پیرس، ٹیری بن تھینا، پکس لیکوئیڈا اور تھوجا۔ یوفوربی ایسیا، کروٹن ٹگ	400
۳۱۔	رینن کیولیسیا ایکونائٹ	416
۳۲۔	ایکٹیا ریسی موسا۔ رینن کیولس بلبوسس اور رینن کیولس سیکلیریس	435
۳۳۔	ہیلی بورس اور سٹافی سیگریا	445
۳۴۔	پلسا ٹیلا	457
۳۵۔	روبی ایسیا، سنکونا زبرا	484
۳۶۔	اپی کاک اور کافیا	501
۳۷۔	سکروفولیری ایسیا۔ ڈجی ٹیلس، لائی نیریا ولگیرس، وربا سکم، گریشی اولا، لیپٹنڈرا اور جینکا اور یوفریشیا	515
۳۸۔	ہیپٹیشیا ٹنکٹوریا	532
۳۹۔	سولینسیا، بیلاڈونا	539
۴۰۔	سترامونیم اور بائیوسائمس	565
۴۱۔	ٹیکم، ڈاکامارا، ٹیپسیکم اور گلونائن	577
۴۲۔	لائیکوپوڈیم کلیوٹیم	587
۴۳۔	املی فیر، کونیم، اموبی ایکیم گمی، ایسا فوٹیڈا، ایتھوزا، بربری ڈاسیا، بریرس اور پوڈوفائلم	598
۴۴۔	معدنیات کی بادشاہت، سلینیم	610
۴۵۔	سلفر	621
۴۶۔	کاربن کا گروہ کاربو ویج	643

Scanned by CamScanner

۴۷۔	کاربوائنی میلس، گریفائٹس اور پٹرولیم	657
۴۸۔	بیلوجن، برومین، آیوڈین اور سپنجیا	673
۴۹۔	تیزاب۔ فلورک اور میوراٹک ایسڈ	693
۵۰۔	فاسفورک اور سلفیورک ایسڈ	709
۵۱۔	نائٹرک، ہائیڈروسیانک اور پکرک ایسڈ	719
۵۲۔	سلیشیا	732
۵۳۔	آرسنک البم	741
۵۴۔	فاسفورس	760
۵۵۔	سرمہ سے بنی ادویات۔ انٹی مونیم کروڈم اور انٹی مونیم ٹارٹ	780
۵۶۔	پارہ سے بنی ادویات	792
۵۷۔	قیمتی دھاتیں۔ سونا (اورم)	812
۵۸۔	چاندی سے بنی ادویات۔ ارجنٹم نائٹریکم اور ارجنٹم میٹ	821
۵۹۔	پلاٹینا، پیلیڈیم اور ایلومینا	831
۶۰۔	پلمبم اور سٹینم	844
۶۱۔	کیوپرم اور زنکم	855
۶۲۔	فیرم اور میگنیشیا کے نمکیات۔ میگنیشیا کارب اور میگنیشیا میور	870
۶۳۔	برائٹا کارب، سٹرونشیم کارب اور لیتھیم کارب	884
۶۴۔	امونیم ادویات۔ امونیم کارب، امونیم میور، امونیم فاس	895
۶۵۔	چونے کے نمکیات۔ کلکیریا آسٹریم	907
۶۶۔	کلکیریا فاس اور ہیپر	924

Scanned by CamScanner

۶۷۔	سوڈا سے بینی ادویات۔ نیٹرم کارب، نیٹرم سلف	938
۶۸۔	نیٹرم میور اور نیٹرم آرسینی کیٹم	947
۶۹۔	بوریکس وناٹا	963
۷۰۔	پوٹاش کے نمکیات۔ کالی برومیئم کالی آیوڈائڈ	968
۷۱۔	کالی بائی کرام	979
۷۲۔	کاسٹیکم	991
۷۳۔	کالی کارب	1001
	فہرست ادویات	1010
	فہرست علاج الامراض	1234

Scanned by CamScanner

صحت ایک امانت

اس لامتناہی کائنات کی بیکراں وسعتوں میں رنگینی نو بہار کے بے حد و حساب جلوے ہر طرف بکھرے ہوئے ہیں جن کی بو قلمیوں کا احاطہ ممکن نہیں۔ حجر سے شجر تک جمادات سے نباتات تک چرند سے پرند تک اور حیوان سے انسان تک آب و گل کا ایک جہاں آباد ہے جو جمود و حرکت کی ایسی ایسی دلفریبیوں پر محیط ہے جن کے اسرار سے پردہ اٹھانے کی ہر سعی و کوشش نئی حیرتوں کو جنم دیتی ہے تخلیق کے ہر رنگ کے سو انگ ہیں ہر انگ کے ہزاروں پر تو اور ہر پرتو کی لاکھوں جہتیں درجہ بدرجہ آگے بڑھتا ہوا یہ تخلیقی عمل انسان کے سر پر اشرف المخلوقات کا تاج سجا دیتا ہے انسان جو احسن تقویم ہے اسے اسفل سافلین سے بچانے کے لئے تمیز خیر و شر سے نوازا گیا عقل کے چراغ سے اس کی ھستی کو روشن کیا گیا اور وحی الٰہی کے نور سے عقل کی راہنمائی کر کے اسے صراط مستقیم پر گامزن کیا گیا۔

ساری مخلوقات میں انسان لاثانی ہے مگر فانی ہے۔ دنیا کی ہر چیز اس کی تابع ہے مگر وہ خود اللہ کے تابع ہے اللہ کا خلیفہ یعنی نائب ہونے کی وجہ سے وہ ان سب پر تصرف کا حق ضرور رکھتا ہے مگر اپنے سمیت وہ کسی چیز کا مالک نہیں بلکہ مالک کا نائب ہے۔ خدائے بزرگ و برتر کا کارندہ ہونے کی وجہ سے وہ اپنی جسم و جان سمیت تمام اشیا کا امین ہے کائنات کے تمام مظاہر اس کا جسم جان جوانی علم دولت طاقت اقتدار اور وقت غرض ہر چیز اس کے پاس امانت کے طور ہے وہ مالک کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق اور اس کی مقرر کردہ حدود کے اندر ان سب کو استعمال کر سکتا ہے ان سے لطف اندوز ہو سکتا ہے ان سے تسکین راحت و جان کر سکتا ہے مگر ایک روز اسے یہ سب کچھ مالک کو واپس لوٹانا ہے خود بھی مالک کے پاس واپس لوٹنا ہے اور حاضر ہو کر ہر چیز کا حساب و کتاب دینا ہے گویا وہ آزاد نہیں پابند ہے مالک نہیں نگہبان ہے۔

Scanned by CamScanner

اللہ کی بخشی ہوئی ان ساری نعمتوں میں صحت بہت بڑی نعمت ہے۔ بنظر غائر دیکھیں تو اصل طاقت اور دولت یہی ہے جس کے پاس صحت کی طاقت نہیں اس کی بے طاقتی دیکھا چاہیے۔ جس کے پاس صحت کی دولت نہیں اس کی مفلسی اور غربت بھی دیکھا چاہیے۔ لہذا ان تقویض کردہ فرائض کی ادائیگی مالک کی بخشی ہوئی زندگی سے استفادہ خالق کے عطا کردہ سانسوں کے ذخیرے کے صحیح استعمال اور رب کائنات کی طرف سے مہیا کردہ وقت کی مہلت کو روز آخر مہلک ہونے سے بچانا تندرستی و توانائی اور صحت کے بغیر ممکن نہیں۔ پس اس حوالہ سے صحیح صورت حال یہ ہے کہ صحت ایک امانت ہے امانت کا تقاضہ حفاظت ہے خیانت نہیں۔ اسی لئے دین و دنیا کے سارے نظریات میں صحت کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ دنیا کے ہر معاشرے اور مذہب نے تندرست و توانا رہنے پر زور بھی دیا ہے نیز بیماریوں سے بچاؤ اور مدافعت کے طریقے بھی بتائے ہیں۔ دواؤں اور دعاؤں کی صورت میں انسان کی راہنمائی بھی کی ہے۔

اسلام نے قوی مومن کو ضعیف مومن سے بہتر قرار دیا ہے۔ ایسے کاموں سے بچنے کی تلقین کی ہے جن کے نتیجہ میں صحت تباہ ہوتی ہے۔ خودکشی کو حرام قرار دیا ہے۔ نوجوانوں میں صحت مند سرگرمیوں کے فروغ کی تلقین کی ہے۔ بیماری کی حالت میں احتیاط اور علاج پر زور دیا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے بیماریوں کی ماہیت اصول علاج اور علاج کے ضمن میں نایاب تحائف مرحمت فرمائے ہیں۔ جن کی اساس پر طب نبوی کے ہزاروں مجموعے معرض وجود میں آئے۔ آپ نے علاج کے مسئلے کو بچاؤ اور ادویہ تک محدود نہیں رکھا بلکہ شفا حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے مہربانی حاصل کرنے کے طریقے بھی عطا فرمائے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"جب دوائی کے اثرات بیماری کی ماہیت کے مطابق ہوتے ہیں تو اس وقت اللہ کے حکم سے مریض کو شفا ہو جاتی ہے۔" (مسلم)

Scanned by CamScanner

قرآن پاک نے حیات و موت اور تندرستی و بیماری کے سارے فلسفوں کو اس ایک آیت میں سمیٹ دیا ہے۔ جس میں بیمار کو یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ "جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفاء دیتا ہے۔"

اپنے آپکو صحت مند تندرست و توانا رکھنا اور بیماری کی صورت میں شفاء کے لئے علاج معالجہ کی کوشش کرنا ہر انسان کا فرض ہے۔ موت کے سوا ہر مرض کی دوا ہے تلاش کے اس سفر میں انسان نے بڑی بڑی بیماریوں پر قابو پایا ہے مگر دوا کے ساتھ دعا کرنے والوں کی مراد جلد بر آتی ہے۔ اور روحانی علاج بلاشبہ انسان کو مایوسی سے بچا کر حوصلہ مند بناتا ہے۔

انسان نے اپنے گردونواح کے حالات اپنے نظریات اور وقت و زمانہ کے تقاضوں کے مطابق علاج کے بہت سے طریقے دریافت کئے اور اپنائے ہیں۔ دیسی طریقہ علاج سے یونانی طریقہ علاج تک اور ایلوپیتھی سے ہومیوپیتھی تک لوگ اپنے اپنے مزاج ضرورت اور ماحول کے مطابق ان سے استفادہ کرتے ہیں ہر طریقہ علاج کی اپنی افادیت ہے اور اپنے اپنے تقاضے ہیں۔ یوں کہیے کہ پسند اپنی اپنی اور خیال اپنا اپنا۔

ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل ایک قدیم طریقہ علاج ہے۔ کم خرچ بے ضرر اور دور رس ہونے کی وجہ سے آج کی جدید سائنس بھی اس کی اہمیت کم نہیں کر سکی بلکہ اس کی ضرورت روز بروز اجاگر ہو رہی ہے۔ اور یہ طریقہ علاج مقبول سے مقبول تر ہوتا جا رہا ہے۔ اس طریقہ علاج میں معالج کے علم تجربہ اور مطالعہ کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ دوا کو علامات سے ہم آہنگ کر دینا ایک فن ہے۔ جس سے بعض اوقات معجزے بھی رونما ہو جاتے ہیں۔ اس طریقہ علاج میں معالج کی اس اہمیت کے پیش نظر اس کی تربیت اور راہنمائی نہایت ضروری ہے۔

ہومیوپیتھی کوئی منہ زبانی یا سینہ بسینہ چلنے والا علم نہیں بلکہ اس کے قوائد و ضوابط طریقے اصول اور قاعدے دوائیں اور مرض کی علامات سب تحریری شکل میں موجود ہیں اور غیر ملکی زبانوں میں ان پر وسیع لٹریچر موجود ہے مگر پاکستان میں چند سرسری چیزوں کے علاوہ

Scanned by CamScanner

اس کے بنیادی اور اساسی لٹریچر کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی گئی۔ ایسے ماحول میں ھومیو پیتھی کی بنیادی کتاب کو اردو زبان میں منتقل کر کے محفوظ کرنا آنے والے کل کی سوچ تھا جسے ڈاکٹر ملک محمد مسعود صاحب نے آج عملی جامہ پہنا کر ایک شاندار کارنامہ سر انجام دیا ہے۔ بلاشبہ یہ بڑی ریاضت کا کام تھا جس کے تقاضوں سے ڈاکٹر ملک محمد مسعود صاحب جیسا صاحب علم اہل زبان اور مستقل مزاج ہی عہدہ بر آ ہو سکتا تھا۔ اب ان کی اس محنت کا صلہ یہ ہے کہ اس کتاب کو ہومیو پیتھی کے طالبعلموں تک پہنچایا جائے اور اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کیا جائے۔ یہی مترجم کی اصل حوصلہ افزائی ہے اور اس کی محنت کا صحیح صلہ۔ گو ڈاکٹر ملک محمد مسعود کسی ستائش کی تمنا اور صلہ کی پرواہ کے بغیر کام کرنے کے عادی ہیں۔

میری اللہ تعالی سے دعا ہے۔ کہ وہ صحت کی امانت کی حفاظت میں ڈاکٹر ملک محمد مسعود کی ان کوششوں کو قبول و مقبول فرمائے۔ آمین

(میاں محمد آصف)
سینئیر سپرنٹنڈنٹ پولیس
فیصل آباد
۱۳ مارچ ۱۹۹۸ء

Scanned by CamScanner

گفتگو

ڈاکٹر جے ٹی کینٹ کہتا ہے کہ جب مرض کا علاج کرتے ہوئے ناکامی ہوتی ہے تو دراصل ہومیوپیتھ ناکام ہوتا ہے نہ کہ قانون بالمثل۔ لیکن ناکام ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ انسان ہمت ہار دے بلکہ اس کا مطلب ہے کہ انسان کمال فن حاصل کرے زیادہ علم حاصل کرنے کی جستجو کرے کیونکہ ناکامی کامیابی کا پہلا زینہ ہے۔

ایک کامل فن بننے کے لئے ہمیں اپنے قدیم اساتذہ کی پیروی کرنی ہو گی جو ہمارے لئے آسان ہے کہ ان اساتذہ کی کتب کا مطالعہ کیا جائے خود کو ہومیوپیتھی کی گہرائیوں میں ڈبویا جائے اور وہ موتی نکالے جائیں جو ابھی تک ہومیوپیتھ حضرات یا طلباء کی نظروں سے اوجھل ہیں ہومیوپیتھی تجربے اور مشاہدے کا علم ہے ڈاکٹر ای اے فیرنگٹن کا میٹیریا میڈیکا ہر ہومیوپیتھک طالب علم کے لئے مشعل راہ ہے اور کلاسیکل ہومیوپیتھک لٹریچر ہے۔ ڈاکٹر فیرنگٹن نے کتاب الادویہ میں چار سو ستر ادویات درج کی ہیں اور ایک صد انچاس ادویات پر تفصیل سے بحث کی ہے انہوں نے ادویات کو تین گروہوں میں تقسیم کیا ہے اور زیادہ جگہ پولی کریسٹ ادویات کو دی ہے ایک ہی جگہ کئی ادویات کا موازنہ کرتے ہیں۔ دنیا میں لاکھوں ہومیوپیتھ اس کتاب سے مشورہ لیتے ہیں اگر ان کی بتائی ہوئی راہ پر چلا جائے تو ادویات کا علم حاصل کرنا سہل ہو جاتا ہے۔ اور یہ کتاب تو ہومیوپیتھی کے طلباء کے لئے بیش بہا علمی خزانہ ہے۔

قانون بالمثل ایسا قانون ہے جسے قیامت تک جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ یہ فطرت کا قانون ہے اور ہومیوپیتھ اس قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے مرض کا سراغ لگا کر حسن ترتیب محال کرتا ہے اس لئے امراض کی زبان اور ادویہ کی زبان میں مطابقت تلاش کرتا ہے ہومیوپیتھ کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادویات کی خصوصیات سے بہرہ ور ہو۔ ہمارے ہاں

Scanned by CamScanner

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ہومیوپیتھی بہت سست طریقہ علاج ہے اور شفایاب ہونے میں بہت وقت لگتا ہے۔ یہ خیال بالکل غلط ہے جب دوا بالمثل ہو تو اس کے اثرات دوا کے زبان پر لگتے ہی شروع ہو جاتے ہیں اور مریض شفا کی جانب گامزن ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر فیر نگٹن نے اپنی زندگی ہومیوپیتھی کے لئے وقف کر دی تھی اڑتیس سال کی قلیل عمر میں انہوں نے ایسے بے مثال کام کئے کہ ان کا نام تا قیامت زندہ رہے گا۔

اس کتاب کا جرمن ہسپانوی اور بنگالی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ کسی بھی ایسی کتاب جس کو ایک ماہر استاد نے اپنے قلم سے تحریر کیا ہو اس کا ترجمہ کرنا بہت ہی محنت طلب کام ہوتا ہے تمام کا تمام علم انگریزی کتابوں میں موجود ہے اور ہمارے ہاں اردو کتب کی کمی ہے۔ اس کا اردو ترجمہ کرنا میرے لئے باعث سعادت اور صدقہ جاریہ ہے اب میں اس میں کس حد تک کامیاب رہا ہوں اس کا فیصلہ تو اہل فن کریں گے۔

کتاب میں جگہ جگہ ادویات سے شفایاب کئے جانے کا ذکر موجود ہے۔ ہومیوپیتھ حضرات کو یہ ذہن نشین کر لینا چاہئیے کہ شافی اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات ہے معالج صرف وسیلہ ہے اور معالج کا کام اتنا ہے کہ وہ اپنی صلاحیتیں بروئے کار لا کر ایمانداری اور دیانتداری سے مریض کے لئے دوا تجویز کرے ہرگز کوتاہی نہ کرے ذہن میں لالچ کو جگہ نہ دے اور باقی معاملات اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دے۔

مجھے قوی امید ہے کہ میری ادنیٰ سی کوشش کو معالجین طلباو طالبات اور عام قاری پسند کرے گا کتاب کی تکمیل میں میری ڈاکٹر بیٹی فرحانہ سبین ملک اور میرے ڈاکٹر بیٹے محمد فرید مسعود ملک کی کوششیں بھی شامل ہیں۔

آخر میں میں ضروری سمجھتا ہوں کہ ان احباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کروں جنہوں نے کتاب کی اشاعت میں میری بھرپور مدد کی خصوصی طور پر میں برادر گرامی میاں محمد آصف اے آئی جی پولیس کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے بہت محبت کے ساتھ کتاب کا پیش لفظ "صحت ایک امانت" تحریر کیا اور ہمیشہ میری مدد پر کمر باندھے رکھی۔

Scanned by CamScanner

میں جناب محمد اسلم راؤ صاحب، عبدالحفیظ توقیر صاحب اور عزیزم میر زمان میر کے تعاون کا شکر گزار ہوں ان سب احباب کی اعانت کے بغیر کتاب کی اشاعت ممکن نہ تھی۔ میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب احباب پر انعامات کی بارش کرے اور درجات بلند کرے۔ آمین ثم آمین۔

کتاب میں اگر کوئی املائی سقم رہ گیا ہو تو اس کی ذمہ داری مجھ پر ہی عائد کی جائے گی۔

ہومیوڈاکٹر ملک محمد مسعود یحییٰ
ہومیوپیتھک فرٹیلیٹی کلینک
مین بازار، جوہر آباد ۴۱۲۰۰

مارچ ۱۹۹۸

Scanned by CamScanner

پروفیسر ای اے فیر نگٹن کی یاد میں

ڈاکٹر ای اے فیر نگٹن یکم جنوری ۱۸۴۷ء کو ولیم برگ لانگ آئی لینڈ نیویارک میں پیدا ہوا اور ۷ دسمبر ۱۸۸۵ء کو فلاڈیلفیا میں وفات پائی فیر نگٹن کا خاندان اس کے بچپن میں ہی فلاڈیلفیا آکر آباد ہو گیا تھا اور یہیں ڈاکٹر ای اے فیر نگٹن نے تعلیم حاصل کی اور بہت جلد بطور ماہر ڈاکٹر اس کی شہرت آسمان کو چھونے لگی۔

فیر نگٹن کے بچپن سے اس بات کی شہادت ملتی ہے کہ وہ ذہین ہی نہیں بلکہ غیر معمولی ذہین طالبعلم تھا سکول کے تمام اساتذہ اس کی تعریف کرتے تھے۔

جب فیر نگٹن ہائی سکول میں داخل ہوا تو اس کا ذہن اور نکھر گیا پورے سکول میں فیر نگٹن جیسا ذہین کوئی طالبعلم نہ تھا وہ حقائق کو اس خوش اسلوبی سے استعمال کرتا کہ اس کے تمام اساتذہ حیران رہ جاتے سکول کے تمام اساتذہ اس سے حیرت انگیز لڑکا کہتے تھے میں نے اکثر اساتذہ اور پروفیسروں کو اس کی قابلیت اور نصاب تعلیم میں شامل مختلف علوم میں مہارت کی تعریف کرتے سنا۔

میں یہ ذکر بھی کرتا چلوں کہ تعلیمی زندگی کے دوران فیر نگٹن نے اپنے اخلاق غیر معمولی ذہانت اور قابلیت کے زور پر خود کو اساتذہ کا لاڈلا بنالیا تھا۔

ہائی سکول میں اپنا تعلیمی نصاب مکمل کرنے کے بعد فیر نگٹن نے شاندار کامیابی حاصل کی نہ صرف فیر نگٹن اپنی جماعت میں اول آیا بلکہ اس نے اتنے نمبر حاصل کئے جو اب تک کسی طالبعلم کا مقدر نہ ہوئے تھے۔

موسم گرما میں وہ اپنی جائے پیدائش دیکھنے کے لئے نیویارک چلا گیا اور گرمیوں کا پورا موسم وہیں گزارا خزاں کی آمد پر وہ فلاڈیلفیا واپس آگیا اور اپنا تعلیمی سلسلہ دوبارہ شروع کر دیا۔

اپنے بڑے بھائی ایچ ڈبلیو فیر نگٹن ایم ڈی کے زیر سائیہ ۱۸۶۶ء کے موسم خزاں

Scanned by CamScanner

میں فیر نگٹن نے پنسلوانیا کے ہومیو پیتھک کالج میں داخلہ لے لیا۔

یہاں بھی فیر نگٹن اپنے طالبعلم ساتھیوں میں نمایاں نظر آنے لگا زیادہ دیر نہ گزری کہ وہ اپنی جماعت کے ذہین طلباء میں شمار ہونے لگا ذہانت مستعد یاداشت علمی ریاضت اور پیشہ ورانہ ذمہ داری کی وجہ سے فیر نگٹن ہمارے سکول کا بہترین طالبعلم قرار پایا علاوہ ازیں فیر نگٹن غیر معمولی طور پر مذہب کی جانب مائل تھا اس کے نظریات زندگی کی راہوں میں روشنی پھیلاتا تھے ان میں شک یا دہندلا پن موجود نہ تھا اس کا نصب العین تھا کہ درست راستے پر قدم بڑھائے جائیں اور درست کام کیے جائیں اور اس نے ایسا ہی کیا جو لوگ اس کو جانتے ہیں وہ اس کی بات کی گواہی دیں گے۔

۱۸۶۷ء میں جب ہانیمن میڈیکل کالج فلاڈیلفیا میں قائم ہوا تو یہ بات اس کے لئے اہمیت اختیار کر گئی کہ وہ پرانے کالج میں رہے یا نئے کالج میں داخلہ لے طویل غور و خوض اور بحث کے بعد اس نے فیصلہ کیا کہ وہ پرانے کالج سے ناطہ توڑ لے فیر نگٹن فلاڈیلفیا کے ہانیمن کالج میں داخلہ لینے والا دوسرا طالبعلم تھا یہاں بھی اس نے اپنا لوہا منوالیا اور مارچ ۱۸۶۸ء میں ڈاکٹری کی سند حاصل کی اس نے کالج کے اساتذہ اور طالبعلم ساتھیوں پر ثابت کر دیا کہ اڑسٹھ طلباء میں اس جیسا ذہین کوئی طالبعلم نہیں ہے اگر یہ کہا جائے کہ حسد کسی کی صفات کو آلودہ نہیں کر سکتا تو بجا ہو گا کیونکہ ہر گریجوایٹ فیر نگٹن کی تعریف سے خوشی محسوس کرتا تھا۔

تعلیم مکمل کرتے ہی فیر نگٹن نے اپنے والد کے گھر ۱۶۱۶ اماونٹ ورنن سٹریٹ میں اپنا مطب قائم کر لیا اور پریکٹس کی ابتداء کی جتنی محنت فیر نگٹن نے تعلیم حاصل کرتے وقت کی تھی پریکٹس کی ابتداء میں اس سے بھی زیادہ محنت کی شدید محنت کی وجہ سے فیر نگٹن بیمار ہو گیا حالانکہ جسمانی طور پر فیر نگٹن طاقتور تھا ۱۸۶۹ء کے موسم گرما میں فیر نگٹن نے یورپ کی تھوڑی سی سیر کی سیاحت سے اس کی صحت بہتر ہو گئی اس نے دوبارہ زور و شور سے پریکٹس شروع کر دی اس کے مریضوں کی تعداد دن بدن بڑھتی گئی۔

۱۴ ستمبر ۱۸۷۱ء کو فیر نگٹن نے فلاڈیلفیا میں مس الزبتھ آٹکن سے شادی کر لی

Scanned by CamScanner

منگنی پہلے ہی ہو چکی تھی شادی کے بعد فیر نگٹن کو بہت خوشیاں نصیب ہوئیں اس نے جان لیا کہ اس کی بیوی مذہبی طور پر اور پیشہ ورانہ طور پر بھی مددگار جذبہ رکھتی ہے اور اس کی ہم مزاج ہے اس جوڑے کو اللہ تعالی نے تین بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا۔

ہم جانتے ہیں کہ فیر نگٹن بہترین استاد تھا ۱۸۶۹ کے موسم بہار میں فیر نگٹن نے ہانیمن میڈیکل کالج میں طب قانونی کا استاد بننا قبول کر لیا اس کے لیکچر تسلی بخش ثابت ہوئے ۷۰۔۱۸۶۹ء کی نشست کے بعد جب طب قانونی کے پروفیسر نے استعفی دے دیا تو کالج کی انتظامیہ نے اس کی جگہ فیر نگٹن کا انتخاب کیا دو سال کے اندر ہی پیتھالوجی کے پروفیسر کی جگہ خالی ہو گئی تو فیر نگٹن کو پیتھالوجی کا پروفیسر بنا دیا گیا ڈاکٹر گورنسی کے استعفیٰ کے بعد فیر نگٹن کتاب الادویہ کا پروفیسر بنا۔

اب وہ اپنی خواہش کے مطابق اپنے منصوبوں کو عملی جامہ پہنا سکتا تھا فیر نگٹن نے گہرا مطالعہ کیا اسکی محنت کا یہی میدان تھا کتاب الادویہ کی تکمیل اس کی زندگی کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔

فیر نگٹن میں تجزیہ کرنے کی خواہش بدرجہ اتم موجود تھی وہ تھیوری قبول نہ کرتا جب تک کہ ثبوت نہ حاصل کر لیتا اس نے بہ تعلق ہومیوپیتھی ہر سوال کا گہرا مطالعہ کیا اور کامل تحقیق کی قانون بالمثل دوا کی مقدار دوا کی طاقت کے موضوعات اس کی دلچسپی کا باعث تھے لیکن سب سے بڑھ کر کتاب الادویہ کا مطالعہ اس سے سرور بخشتا تھا۔

فیر نگٹن اور ہیرنگ کی روزانہ ملاقات اس کی فطری خواہش کو برانگیختہ کرتی جلد ہی ہمارے سکول کی استاد روح ڈاکٹر ہیرنگ نے پہچان لیا کہ فیر نگٹن وہ موزوں انسان ہے جو کتاب الادویہ کی تکمیل میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے ڈاکٹر ہیرنگ ہنس کر کہا کرتا تھا کہ جب وہ مر جائیگا تو فیر نگٹن اس کی کتاب الادویہ کو مکمل کرے گا۔

فیر نگٹن نے نہ صرف پرانی ادویات بلکہ نئی ادویات کی آزمائشوں پر بھی ذاتی توجہ دی اس کی یاداشت غیر معمولی تھی پڑھانے کا انداز انوکھا تھا علامات یاد رکھتا تھا تاہم فیر نگٹن

Scanned by CamScanner

بہت ہی قابل استاد تھا لیکچر کے دوران وہ دوا کے مخصوص عمل کا تجزیہ کرتا نہ صرف دوا کے عمل کی سطحی علامات بلکہ گہری علامات کا تعلق بھی بیان کرتا تھا ادویات کے خاندانی تعلقات پر اس کو عبور حاصل تھا اس کے چند تحقیقی مقالے جو ماہنامہ ہانیمین میں شائع ہوئے وہ ہمارے سکول کی ادبیات عالیہ میں شمار ہوتے تھے۔ جب فیر نگٹن کتاب الادویہ کا پروفیسر بنا تو اس نے ہومیوپیتھی کی ترقی کے لئے وقت اور توانائیاں وقف کر دیں یہ موضوع جامع اور بھرپور تھا۔ اس کی خواہش تھی کہ اس کا ہر طالبعلم اس مشکل موضوع کو آسانی اور سادگی سے سمجھ سکے۔ فیر نگٹن نے اس بے کیف موضوع میں نئی جان ڈال دی کتاب الادویہ کا پیریڈ سنجیدہ طلباء کے لئے دلچسپ نفع بخش اور فرض کی بجائے باعث تفریح ہوتا تھا فیر نگٹن کے تجزیاتی دماغ نے طلباء کو علامات کی بھول بھلیوں اور کمی بیشی کے گورکھ دھندے سے نکالا اور ان کو مختصر راستہ دکھایا تاکہ ذہین طالبعلم اکیلا بھی اس موضوع پر غور کر سکے۔

فیر نگٹن کی تمام تصانیف میں اس کی مہارت کا ثبوت ملتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ گریجوایشن کے تین سال بعد ہی فیر نگٹن فلسفیانہ طور پر دوا کی تشخیص ایسی زبان میں کرتا جس سے محسوس ہوتا تھا کہ اس کے پاس دوا کا گہرا علم موجود ہے حتی کہ اتنا علم ہمارے قدیم معالجوں کے پاس بھی نہ تھا میں آپ کو چھوٹی سی مثال پیش کرتا ہوں ڈاکٹر فیر نگٹن نے اپریل ۱۸۷۱ء کے ماہنامہ ہانیمین میں ایک مقالہ لکھا۔

ڈاکٹر فیر نگٹن لکھتا ہے کہ یہ انوکھی حقیقت ہے کہ سینشونائی ڈیا قبیلے کی جن ادویات کی ہم نے آزمائش کی ہے (سائنا۔ آرٹی میزیا۔ کیموملا۔ ٹینا سٹیم۔ آرنیکا۔ سینشو گریس وغیرہ) سب ادویات میں کسی نہ کسی طرح کی حرکت سے آفاقہ ہوتا ہے۔

آرٹی میزیا اعصابی امراض میں سائنا سے مماثل ہے لیکن ان دونوں کا آپس میں ایسا رشتہ ہے کہ اس کو نہ تو سائنا سے قبل اور نہ ہی بعد میں استعمال کیا جا سکتا ہے اور لاتعلقی ایسی ہے کہ ایک دوسری کی پیروی کرتی ہے۔

سلیشیا کا تعلق خواب خرامی کی حالت سے ہے سلیشیا نکس وامیکا اور کاسٹیکم کا تعلق

Scanned by CamScanner

شمسی ضفیرہ سے ہے (یہ اس جگہ مروڑ دار درد پیدا کرتی ہے) ایب سنتھم آرٹی میزیا گروہ کی ایک اور رکن ہے جب اس کو برانڈی شراب نے ملا کر پیا جائے تو میں نے دیکھا کہ ہذیان پیدا ہو جاتا ہے (ایکڑ وغیرہ اس کو برانڈی میں ملا کر پیتے تھے) اس ہذیان میں صرف فرش پر چہل قدمی کرنے سے افاقہ ہوتا ہے (یعنی حرکت سے افاقہ) پس ہم دیکھتے ہیں کہ فیرنگٹن ابتدائی سالوں میں ہی کتاب الادویہ کو ماہرانہ انداز سے استعمال کرتا تھا ہمارے سکول کی مطبوعات اس کی قلمی کاوشوں سے مالا مال ہوتی تھی۔

ڈاکٹر فیرنگٹن ہومیوپیتھ ہونے کا سزاوار تھا اس کے لئے ہومیوپیتھ ہونا معمولی بات نہ تھی وہ صرف وہ عمل کرتا تھا جو اس سے درست محسوس ہوتا تھا نفس پرست افراد کی مانند نمایاں کامیابی حاصل کرنے کی کوئی خواہش اس کے دل میں موجود نہ تھی وہ قربانی کو ترجیح دیتا تھا اور اپنی عقل کے مطابق درست راستے پر چلنا چاہتا تھا اور دولت حاصل کرنے کے لئے برے کاموں کو وسیلہ بنا کر مریضوں سے مالی فائدہ حاصل نہیں کرنا چاہتا تھا۔ کوئی بھی دماغ جس میں پیشہ ورانہ جدوجہد کی لگن موجود ہو اس کا بہت زیادہ اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے۔

ضروری ہے کہ معالج کا جھکاؤ سائنس کی جانب ہو کردار میں پختگی ہو جدوجہد میں سنجیدگی ہو دلائل میں استدلال ہو اور حکیمانہ بصیرت رکھتا ہو تو شدید ترین مخالف بھی اس کی تعریف کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں پس جب ایک ہومیوپیتھ بردبار ہو تو اس کے ہر عملی اقدام سے اس کا میلان علم کو ترقی دینے کی جانب ظاہر ہوتا ہے فیرنگٹن کی خصوصی خواہش تھی کہ اس کے ملک میں ہومیوپیتھی کو وہ عروج حاصل ہو جو اب تک حاصل نہیں ہو سکا۔

ڈاکٹر فیرنگٹن ہماری کاونٹی کے جلسوں میں بھرپور حصہ لیتا تھا بحث کے دوران اس کی باتیں بہت غور سے سنی جاتی تھیں ایسی بحث کوئی باصلاحیت فرد ہی کر سکتا تھا۔ فیرنگٹن تین سال تک صدارت کے عہدے پر فائز رہا اور اس نے بطور صدر وقار قائم رکھا اور صدر ہونے کا حق بھی ادا کیا۔

ڈاکٹر فیرنگٹن سٹیٹ سوسائٹی اور امریکن انسٹیٹیوٹ آف ہومیوپیتھی کا ممبر تھا

Scanned by CamScanner

امریکن انسٹیٹیوٹ آف ہومیوپیتھی کی ممبر شپ اس نے ۱۸۷۲ء میں حاصل کی تھی فیر نگٹن کئی برس تک ادویات کی آزمائش کرنے والی کمیٹی کا بھی ممبر رہا اسی دوران اس کو بیورو آف میٹریا میڈیکا کا ممبر بھی بنالیا گیا تھا اپنی وفات تک وہ اس بیورو کا چیئرمین تھا ۱۸۸۴ء میں انسٹیٹیوٹ نے ڈاکٹر فیر نگٹن کو سائیکلو پیڈیا آف ڈرگ پیتھو جنسی کی ایڈیٹوریل کنسلٹنگ کمیٹی کا ممبر بنالیا۔

دسمبر ۱۸۷۹ء میں جب ماہنامہ ہانیمینن کو فلاڈیلفیا کے ہانیمین کلب نے خرید لیا تو فیر نگٹن کو کلب کے اراکین نے رسالہ کے مدیر اعلیٰ کے فرائض سونپ دیے لیکن خرابی صحت اور دوسرے فرائض کی بناء پر فیر نگٹن مدیر اعلیٰ کے فرائض سے سبکدوش ہو گیا تاہم بعد میں عام مدیر بننا قبول کرلیا اور اس عہدے پر تاحیات کام کیا اپنی وفات سے چند ہفتے قبل اس نے ایک کتاب پر تبصرہ لکھا یہ اس کا آخری مقالہ تھا۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ ڈاکٹر فیر نگٹن نے ساری زندگی ہومیوپیتھی کی ترقی کے لئے کام کیا ہومیوپیتھی اس کے لئے بہت اہم تھی جب کوئی کام رغبت سے کیا جائے تو محنت کی سختی یا شدت محسوس نہیں ہوتی فیر نگٹن ہومیوپیتھی کے پیشے کا معیار بلند کرنے کا خواہش مند تھا۔

فیر نگٹن شریف النفس دوستوں کا قدردان تھا وہ ایک یقین کامل رکھنے والا انسان تھا اس کے خیالات میں نمایاں وسعت اور دماغ میں تعصب نام کو نہ تھا جب ایک بار کسی کا دوست بن جاتا تو سائنسی امور میں سخت ترین مخالفت کے باوجود دوستی ختم نہ کرتا اس کا طرز تخاطب خوشگوار تھا اس لئے وہ دل کش ہم نشین تھا وہ افراد جن کو ایک بار بھی اس کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کا موقعہ ملا وہ بھی اس کی ملنسار طبعیت کا دلی اقرار کرتے تھے۔

وہ آخری بار دسمبر ۱۸۸۴ء کو بیمار ہوا زکام پہلے ہی موجود تھا جسکی اس نے کوئی پرواہ نہ کی تھی اور پیشہ ورانہ فرائض ادا کرتا رہا تھا نتیجتاً اس کو حنجرہ کی سوزش ہو گئی تاہم اس نے لیکچر جاری رکھے لیکن کرسمس کی تعطیلات سے قبل مرض میں شدت آگئی اور اس کی آواز بیٹھ گئی بھاری تو پہلے ہی تھی اس نے لیکچر دینا بند کر دیے جنوری ۱۸۸۵ء میں ضروری ہو گیا کہ اس کی جگہ کوئی اور لیکچرار مقرر کیا جائے لیکن صحت بہتر ہوتے ہی فیر نگٹن نے فروری میں

Scanned by CamScanner

دوبارہ لیکچر شروع کر دیے اور موسم بہار کے امتحانوں تک اپنے فرائض سے عہدہ بر آ ہوتا رہا اس دوران مرض بڑھ گیا اور پھیپھڑوں میں سوزش پیدا ہو گئی شدید برانکائٹس ہو گیا تاہم مارچ کے آخری دنوں اور اپریل میں مرض میں جزوی کمی ہو گئی لیکن بااحتیاط معائنے سے معلوم ہوا کہ سوزش باقی نہیں ہے فیر نگٹن نے سوچا کہ صحت میں بہتری کے لئے یورپ کی سیر فائدہ مند ثابت ہو گی وہ ۹ مئی کو اپنی بیوی کے ہمراہ انگلینڈ کی سیر کرنے چل پڑا ۱۳ مئی کو اس نے پیرس سے لکھا کہ مرض جوں کا توں ہے اور وہ امید کے سہارے زندہ ہے پیرس کے ڈاکٹر ہرمین کے مشورہ کے مطابق اس نے فیصلہ کیا کہ وہ بیڈن ویلر گاؤں جا کر رہے گا کیونکہ یہ گاؤں بلیک فارسٹ کے نزدیک ہے اور اس کے پہاڑوں کے نظارے بہت خوبصورت ہیں اور اردگرد کا ماحول آرام دہ ہے لیکن بدقسمتی فیر نگٹن کا تعاقب کر رہی تھی یہاں بارشیں شروع ہو گئیں اور اس کی روانگی تک جاری رہیں وہ اس امید پر برائٹن انگلینڈ میں رہا کہ شاید موسم بہتر ہو جائے۔ کئی انگریز معالجوں کی ادویات کھانے کے بعد بھی کوئی افاقہ نہ ہوا آخر کار ناامید ہو کر فیر نگٹن وطن واپس آ گیا سفر اس کے لئے نقصان اور ناامیدی کا باعث بنا۔ اس نے جان لیا کہ اس کی زندگی کا دیا بجھنے والا ہے وہ جس کام کے لئے کوشاں رہا ہے اب اسے ختم کر دینا چاہیے اس نے ناامیدی کا کڑوا گھونٹ پی لیا تاہم آہستہ آہستہ وہ پر سکون ہو گیا کہ جو کچھ خدا کرتا ہے بہتر کرتا ہے مرض کا علاج کرنے کی کئی ناکام کوششیں کی گئیں مگر کوئی افاقہ نہ ہوا اس کے چند جاہل دوستوں نے اس سے کہا چونکہ ہومیوپیتھی ناکام ہو چکی ہے اس لئے وہ کسی نامور ایلوپیتھ سے مشورہ کرے اس نے مجھے لکھا کہ اگر مجھے مرنا ہے تو میں عیسائی ہی مرنا پسند کروں گا قانون بالمثل پر اس کو اندھا اعتقاد تھا وہ جانتا تھا کہ اس قانون کی بنیاد خدا ہے اس لئے یہ قانون سچا ہے۔

مذہبی طور پر فیر نگٹن سویڈن بورگین عیسائی فرقے سے تعلق رکھتا تھا وہ حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کے لائے ہوئے احکام الٰہی پر مضبوطی سے کاربند تھا شوق اور تجربے نے اس کو اپنے رفقاء کے لئے روشنی کا مینار بنا دیا وہ مشعل راہ تھا اس کے فرقے کے افراد اس سے

Scanned by CamScanner

والہانہ محبت کرتے تھے اس عمر میں ایسی محبت چند دیندار افراد کے حصے میں آتی ہے وہ ایماندار اور پر جوش عالم تھا ایسا محسوس ہوتا تھا کہ وہ انسانوں کا سربراہ ہے اسے جس کام کے لئے پیش از وقت زمین پر بھیجا گیا تھا اس نے وہ کام دیانتداری سے انجام دیا وہ انسانیت کی فلاح کے لئے بڑے بڑے منصوبوں کا متلاشی تھا اس نے مشقت کے میدان میں پر مسرت پیش قدمی کی ایک اچھے انسان کو واپس بلایا جا چکا ہے خدا کرے اس کا سادہ طرز زندگی متعدد افراد میں اس کی ہم سری کی تحریک پیدا کرے۔

AUG. KORNDOERFER. M.D

ہومیوڈاکٹر ملک محمد مسعود یحییٰ

Scanned by CamScanner

لیکچر نمبر ا

آج ہم میٹیر یا میڈیکا کا مطالعہ کرنے کی ابتدا کرتے ہیں اس سے پہلے کہ آپ ہومیوپیتھی کی سائنس کی مفصل تعلیم حاصل کریں میں چاہتا ہوں کہ آپ کو میٹیر یا میڈیکا کا تفریحی دورہ کرایا جائے سب سے پہلے آپ کو یہ سمجھنا ہے کہ اس ہنر کی بناوٹ کیا اور اس ہنر کی تہ میں کون سے قوانین استقامت کے ساتھ موجود ہیں اگر آپ ان قوانین کو سمجھ لیں گے تو آپ کو کسی لیکچر کی ضرورت نہ ہو گی۔ ڈاکٹر ایلن کے میٹیر یا میڈیکا کی دس جلدیں ہیں جن کے نو ہزار سے زیادہ صفحات ہیں ان میں طباعت کی عینی تعلیم کی علامات شامل نہیں ہیں اگر یہ بھی ان میں شامل کر دی جائیں تو کئی ہزار صفحات اور بڑھ جاتے۔

ہر سال ہر ہومیوپیتھ کچھ نہ کچھ نیا تلاش کر لیتا ہے یوں ہومیوپیتھی کے خزانے میں مرکب اضافہ ہو رہا ہے۔ اس لئے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ ایک طالب علم اتنے ڈھیر علوم کا کمال کیسے حاصل کر سکتا ہے وہ تو اس خیال سے ہی گھبرا جاتا ہے۔ نہ ہی ایک طالب علم اتنا کامل ہو سکتا ہے کہ تمام علم زبانی یاد کر لے انسانی دماغ صرف یاداشت ہی نہیں بلکہ دماغ کی اور بہت سی خوبیاں ہیں یاداشت تو محض دماغ پر ایک ٹھپا ہے کسی واقع کو حافظے میں واپس لانا دماغ کی ایک اور خوبی ہے اس طرح انسان وہ حقیقت دماغ میں واپس لا سکتا ہے جو اس کی یاداشت میں محفوظ کی جا چکی تھی اگر ہم یہ سمجھ لیں کہ جو کچھ ہم دماغ میں محفوظ کر لیتے ہیں وہ ہماری موت تک فنا نہیں ہو سکتا سب کچھ محفوظ رہتا ہے لیکن یہ ممکن ہے کہ اس پر مکڑی کا جالا تن جائے یعنی وہ دھندلا جائے اور اس کو یاداشت میں واپس لانا مشکل ہو تا آنکہ دماغ پر بوجھ نہ ڈالا جائے یعنی کئی جگہ سے کریدا جائے دماغ کی ترتیب درست کی جائے اور دماغی استعداد اتنی بڑھ جائے کہ جب ویسا ہی کوئی واقع نظروں کے سامنے وقوع پذیر ہو جس کا تعلق دماغ کی اندرونی

Scanned by CamScanner

حقیقت سے ہو (یعنی وہ حقیقت جو یادداشت میں محفوظ ہے) ۔ یہ بیرونی حقائق یادداشت جگانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں یہ سب کچھ ہمارے احساسات کے ساتھ ہوتا ہے یقیناً فطری طور پر بہ نسبت ہماری دانائی کے کیونکہ ہماری دانائی کو زیادہ تربیت کی ضرورت ہوگی۔

آیئے میں آپ کو ایک مثال پیش کرتا ہوں ایک آدمی کسی سڑک پر گاڑی چلا رہا تھا (اگرچہ وہ پرانے حادثے کی بابت سوچ نہیں رہا تھا) جب وہ اس جگہ پہنچا جہاں اس نے کتے کو مار ڈالا تھا تو اچانک اس کو پرانا حادثہ یاد آگیا اور وہ اچانک اسی طرح پریشان ہو گیا جس طرح پہلے ہوا تھا اس نے ایک کتے کو بہت خوفناک طریقے سے کچل دیا کتے کے پرخچے اڑ گئے اس آدمی کو بہت افسوس ہوا اور وہ پریشان ہو گیا۔ بات آئی گئی ہو گئی کئی سال بعد وہی آدمی اسی سڑک پر گاڑی چلا رہا تھا۔ یعنی وہ ٹھپا جو اس کے دماغ پر پہلے لگا ہوا تھا دوبارہ یادداشت میں ظاہر ہوا اور اس نے احساسات کو جگا دیا۔

پس جب ایک ذی ہوش دماغ ادویاتی سائنس میں کمال حاصل کرلے گا تو جب بھی کسی مریض کا معائنہ کرے گا تو اس کے دماغ میں اس مریض کی دوا کی تصویر ظاہر ہو جائے گی اس کو اندرونی تحریک کہا جاتا ہے مگر یہ اندرونی تحریک نہیں ہے ایسا کرنے کے لئے ہومیوپیتھ کو بہت مستقل مزاجی سے علم حاصل کرنا پڑے گا۔ آپ دیکھتے ہیں کہ ایک بوڑھا ہومیوپیتھ مریض کے کمرے میں داخل ہوتا ہے اور مریض کی شکل دیکھ کر یکدم کہہ دیتا ہے کہ اس کو سلفر کی ضرورت ہے اس نے کیسے جان لیا کہ مریض کو سلفر کی ضرورت ہے یہ اس کا دوسرا مریض نہیں ہے چونکہ وہ تیس یا چالیس سالوں سے سلفر کا مطالعہ کر رہا ہے اس لئے اس کے دماغ میں سلفر کی مکمل تصویر موجود ہے جس لمحے وہ مریض کو دیکھتا ہے اس کا دماغ سلفر کو یاد کرتا ہے اگر ہومیوپیتھ کے دماغ میں سلفر کی تصویر موجود نہ ہو تو وہ مریض کی علامات میں سلفر کو تلاش نہ کر سکے گا۔

اب میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ ان سالوں میں چھلانگ مارنے کی کوشش نہ کریں جو آپ اس ہنر کی ابتدا سے انتہا تک پہنچنے میں گزاریں گے اور وقت سے پہلے

Scanned by CamScanner

پہلے خود کو پیغمبر نہ سمجھ لیں۔ آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ مطالعہ کا ایک دستور بنالیں نظام بنالیں ہر طالب علم یہی سوال کرے گا کہ طریقہ کیا ہو ایک استاد کوئی طریقہ بتائے گا دوسرا کوئی طریقہ بتائے گا ہو سکتا ہے کہ طریقہ کار درست نہ ہو مگر اس کے نتائج بہت بہتر ہوں جب آپ ایک عمارت بنانا چاہیں تو اس کے لئے پاڑ کی ضرورت ہوتی ہے عمارت تیار ہو جانے کے بعد پاڑ کی ضرورت باقی نہیں رہتی اس کو اتار لیا جاتا ہے مگر عمارت بدستور قائم رہتی ہے کوئی نہ کوئی ایسا طریقہ کار ضروری ہے جو آخر تک قائم رہے ایک ایسا ہی طریقہ کار میں نے آپ کے لئے پسند کیا ہے ہو سکتا ہے یہ شروع کرنا بہتر ہو اور مسلسل جاری بھی رہے میں آپ کو اسکی تفصیل بتاتا ہوں کہ میں نے کیا منصوبہ بنایا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یکدم آپ کو سمجھ نہ آ سکے ایک مشکل معاملے کو دماغ یکدم گرفت میں نہیں لا سکتا اس لئے بار بار توجہ کی ضرورت ہو گی ابتدا میں تو یہ مشکل نظر آئے گا مگر بعد میں سہل لگے گا سب سے پہلے میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ دوا کا تجزیہ کیا جائے۔

اب فرض کرتے ہیں کہ آپ نے کسی مادے کے متعلق سنا ہوا ہے جو آپ کے ملک میں سالوں سے بطور دوا استعمال ہو رہا ہے اور مشہور ہے اور اب آپ چاہتے ہیں کہ اس دوا کی آزمائش کی جانی چاہیے اس کے لئے آپ ضروری خام مال حاصل کرتے ہیں پہلے آپ دوا حاصل کرتے ہیں اس کا مدر ٹنکچر بناتے ہیں پھر اس کی توانائی بڑھاتے ہیں اب ہومیوپیتھی کا ایک اصول ہے جس سے کوئی استثنیٰ نہیں ہے اس سے پہلے کہ کوئی بھی دوا پریکٹس میں استعمال کی جانے لگے آپ دوا کے عمل کو ایک صحت مند انسانی جسم پر پڑھیں گے یہ ایسا قانون ہے جس سے آپ بھاگ نہیں سکتے نہ ہی آپ اس قانون کو بھلا سکتے ہیں آپ کو بہت زیادہ احتیاط نہیں کرنی چاہئے نہیں تو آپ شک کی بھول بھلیوں میں پھنس جائیں گے اور آپ میٹیریا میڈیکا کو ان علامات سے بھر دیں گے جو پہلے ہی موجود ہیں دراصل آپ کیا جاننا چاہتے ہیں کہ یہ دوا کیا کرے گی آپ کیا سمجھتے ہیں کہ ایک مکینک جس نے ایک مشین کو جوڑنا ہو اگر اس کو یہ ہی معلوم نہ ہو کہ اس کے حصے کس طرح جوڑے جائیں گے تو وہ ہتھیار کون سے

Scanned by CamScanner

استعمال کرے گا۔ آپ صحت مند انسان پر دوا کی آزمائش کریں گے کہ دوا جسم کے کن حصوں میں تبدیلیاں لائے گی اور اگر ایسا ہو گا تو نتیجتاً کون سی علامات پیدا ہوں گی۔ جسم کے کسی ایک حصے یا کئی حصص میں غذائیت کے عمل میں خرابی یا عضوی عمل میں تبدیلی.

مجھے مجرم ٹھہرایا گیا ہے کہ میں خالص ہومیوپیتھی کی بلندی سے نیچے آگیا ہوں اور میں نے فریالو جیکل پوشاک پہن لی ہے۔ میرے خلاف یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ ہم صرف تبدیلیوں کا اظہار علامات کے بغیر نہیں کر سکتے اس لئے اگر کوئی بافتوں میں تبدیلی کی بات کرتا ہے تو وہ ہومیوپیتھی میں گندگی پھیلا رہا ہے یہ سچ ہے یہ جھوٹ ہے یہ سچ ہے اگر آپ بافت کی تبدیلی کو اکیلی علامت کے طور پر لیں یہ غلط ہے کہ آپ بافت کی تبدیلی کو بطور قوت حیات میں تبدیلی کا اظہار کہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کوئی ایسی علامت ہو سکتی ہے جو عمل میں ابتری کی وجہ سے پیدا نہ ہوئی ہو۔ میں نہیں کہتا کہ آپ برائی اونیا دیں کیونکہ یہ سیرس جھلیوں پر اثر انداز ہوتی ہے میرا ہرگز یہ مدعا بھی نہیں ہے کہ ایکونائٹ دیں کیونکہ یہ جلد کی خشکی اور گرمی پیدا کرتی ہے میں یہ بھی نہیں کہتا کہ بیلا ڈونا دیں کیونکہ دماغ میں اجتماع خون پیدا کرتی ہے آنکھوں کی پتلیوں کو پھیلا دیتی ہے لیکن میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ ادویات اس طرح کے اثرات پیدا کرتی ہیں اور اگر یہ اثرات عمل میں ابتری نہیں ہے تو اور کیا ہے ہم قوت حیات میں تغیر و تبدل صرف نتیجے کے طور پر دیکھ سکتے ہیں اور یہ نتائج علامات کہلاتے ہیں۔

اب آپ کو آزمائش میں علامات ملیں گی اور آپ ان علامات کے دو بڑے حصے کریں گے ظاہری علامات اور باطنی علامات۔ باطنی علامات وہ ہوں گی جن کو آزمائش کنندہ اپنی زبان سے بیان کرے گا زبان کوئی بھی ہو سکتی ہے اور ظاہری علامات وہ ہیں جن کا آپ خود مشاہدہ کر سکتے ہیں یہ علامات جیسا کہ آپ دیکھیں گے ایسی ہو سکتی ہیں سننا چھونا سونگھنا اور ذائقہ مثال کے طور پر آپ کسی دوا کی آزمائش کر رہے ہیں اور آزمائش کنندہ کہتا ہے کہ اس کی دائیں آنکھ کے اوپر اس کو درد محسوس ہوتا ہے یہ اندرونی علامت ہے آپ اس کو نہیں دیکھ سکتے چھو نہیں سکتے سونگھ نہیں سکتے آپ اس کا ذائقہ نہیں لے سکتے کیونکہ یہ آپ کی عقل میں آنے والی

Scanned by CamScanner

علامت نہیں ہے آپ جانتے ہیں کہ درد کیا ہے آپ کو اس کا تجربہ ہے آپ اپنے دماغ میں اس کی قدر کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر اس دوا سے پھوڑا نکل آئے پیشاب میں بادل کی مانند سفید تہ نشین نظر آئیں یا بلغم کھڑ کھڑانے لگے یا پھیپھڑوں میں سے کرخت آوازیں آنے لگیں دل کا فعل بدل جائے یا جلد پر کوئی مسلہ بھر آئے یا پسینے پھوٹ پڑیں تو یہ بیرونی ظاہری علامات ہیں اب عمل میں کیا ابتری ہے جو یہ اندرونی اور بیرونی علامات ظاہر کر رہی ہیں فرض منصبی میں تیزی۔ فرض منصبی میں کمی اور فرض منصبی میں ابتری۔ اگر یہ دوا روشنی سے خوف پیدا کرتی ہے تو فرض منصبی میں تیزی یا دوسری جانب یہ اتنا اندھا پن پیدا کر دے کہ مریض سورج کو بھی ٹکٹکی لگا کر دیکھ سکے تو یہ عضوی فرض منصبی میں کمی اگر یہ دوا آنکھوں میں دھند پیدا کر دے کہ چمکدار ستارے بھی دھندلے نظر آئیں تو یہ فرض منصبی میں ابتری کہلائے گی ہو سکتا ہے کہ آزمائش کنندہ کو زیادہ پیشاب آنے لگے یا کم آنے لگے یا پیشاب میں اینٹ کے رنگ کی ریگ آنے لگے یہ آخری علامت عمل میں ابتری ہے پس جب ہم کسی دوا کی بات کرتے ہیں اور آپ کو بتاتے ہیں کہ دوا کے انسانی جسم پر کیا اثرات ہیں تو ہم ان کے تین درجے بناتے ہیں بڑھوتری یعنی اضافہ کمی اور عمل میں ابتری ان کے ساتھ ہمیں مقابلہ کرنا ہو۔

آپ اندرونی اور بیرونی علامات اکٹھی کرتے جائیں اگر آپ جسم سے نکلنے والے مواد کا تجزیہ کرنے کی مہارت رکھتے ہیں تو آپ کو اپنا علم استعمال کرنا پڑے گا کہ پیشاب میں سے یورٹیس یا فاسفیٹ کیسے نکالے جائیں یہ حقائق ہیں اور ان کا بے پایاں رتبہ ہے میں آپ کو مرتبے کے لحاظ سے ان کا اظہار یاد دلاؤں بے پایاں بیش قیمت بے کار یا جن کی کوئی قیمت نہ ہو یا نقصان دہ۔ دماغی توازن کے مقابلے میں جسم سے یوریا کے اخراج کی کوئی قیمت نہیں ہے میٹیریا میڈیکا کی تمام علامات ایک جیسی قدر و قیمت نہیں رکھتیں۔

ہم تمام علامات کو لیتے ہیں جن کا ہم مشاہدہ کر سکتے ہیں اب ہمارے پاس کیا ہے بہت سی علامات کا معاملات سے کوئی تعلق نہیں ہوتا یہ علامات ایک مکمل صحت مند جسم سے آتی ہیں اور جسم کے تمام حصے موافقت کے ساتھ عمل کرتے ہیں جب جسم کے ان حصوں

Scanned by CamScanner

میں سے کوئی حصہ ابتری کا شکار ہوتا ہے تو اس کی کوئی خاص وجہ ہوتی ہے اور ایک مرض کی تصویر کشی ہوتی ہے اور جب آپ کو مرض کی یہ تصویر نظر آتی ہے تو آپ کے پاس کیا ہے ! پتھالوجیکل حالت میں امید کرتا ہوں کہ کسی شخص کو بھی ہومیوپیتھی کا ڈپلومہ نہیں دیا جانا چاہئیے جو پتھالوجی کا علم حاصل نہ کرے۔

جب آپ کے پاس مکمل تبدیلیوں کی علامات موجود ہوں گی جو اس دوا نے انسانی جسم میں پیدا کی ہیں تو آپ کے پاس مرض کی پتھالوجی موجود ہے آپ کے پاس دوا کی کاملہ علامات موجود ہیں جو اس نے صحت مند انسانی جسم میں پیدا کی ہیں دوا کا یہ عظیم الشان اثر آپ کے دماغ میں موجود ہونا چاہئیے دوا کی ذاتی اہلیت کی علامات کو آپ بیان کر سکتے ہیں ان کا انتخاب کر سکتے ہیں کچھ لوگ اس کو دوا کی خصلت کہتے ہیں اور دوسرے لوگ اس کو دوا کا عام عمل کہتے ہیں.

آپ کو یہ جاننا چاہیے کہ دوا نے مکمل طور پر کیا کیا نہیں تو آپ دوا کے کسی حصے کے گن بھی نہ پہچان پائیں گے۔ آپ کو ایک علامت 20 ادویات میں ایک جیسی ملے گی تو آپ ان میں کیسے فیصلہ کریں گے ظاہری طور پر یہ علامت سب ادویات سے مماثل ہو گی لیکن ادویات کے عام عمل میں نہیں دوا کا یہ عام عمل کیسے تلاش کیا جائے گا۔ صرف یوں کہ آپ دوا کی مکمل تصویر ذہن نشین کر لیں اب یہ جگہ ہے جہاں ممکن ہے معالج عجلت میں پتھالوجی میں غوطہ زن ہو جائے۔ کہا جاتا ہے کہ بیلاڈونا دوا سرخ بخار کی تصویر ہے اور اسی طرح آرسنک البم ایشیائی ہیضہ کی تصویر ہے حتی کہ اگر فضلہ میں بالیدگی بھی پائی جائے تب بھی آرسنک ہی دوا ہو گی۔

ہیپیٹیشیا ٹائیفائیڈ بخار کی مکمل تصویر پر کشی کرتی ہے اس لئے لوگ کہتے ہیں کہ ہیپیٹیشیا ٹائیفائیڈ بخار کی اہم دوا ہے جو کچھ میں چند منٹ پہلے کہہ چکا ہوں جب ہم کسی مریض کا معائنہ کرتے ہیں تو ہم دوا کی آزمائش کی مانند علامات حاصل کرتے ہیں ہم ان تبدیلیوں کو نوٹ کرتے ہیں جو ہمیں نظر آتی ہیں اور وہ احساسات جن کو مریض محسوس کرتا ہے اس کی زبان سے سنتے

Scanned by CamScanner

ہیں پیشاب کا معائنہ کرتے ہیں ہم سب علامات اکٹھی کر کے اس مریض کی پتھالوجیکل تصویر کشی کرتے ہیں چلیں مثلاً آپ فیصلہ کرتے ہیں کہ ایک مریض کو ٹائیفائیڈ بخار ہے اس کا فورا تخمینہ نہ لگائیں جب تک آپ موازنہ نہ کرلیں کہ مریض عام مرض سے کتنا مختلف ہے۔ اگر مریض کے مرض کی خصلت بپیٹیشیا کی خصلت سے مماثل ہے اور اگر آپ یہ دوا دے دیں گے تو مریض شفایاب ہو جائے گا خواہ مرض کو آپ ٹائیفائیڈ کہیں کن پیڑے کہیں یا بخار کہیں لیکن اگر بپیٹیشیا کی خصلت مریض کے مرض کی خصلت سے مماثل نہیں ہے تو دوا کچھ بھی اچھا نہ کرے گی اگر مریض میں بپیٹیشیا کی علامات ہیں یعنی وہ سمجھتا ہے کہ اسکی شخصیت دگنی ہو گئی ہے یا اس کے ٹکڑے ہو گئے ہیں تب بھی دوا شفا بخش ثابت نہ ہو گی جب تک کہ بپیٹیشیا کی خصلت سے مماثلت موجود نہ ہو گی۔

مجھے اجازت دیں کہ میں کارل ڈنہم کا قول دہراؤں ایک مریض کے لئے ایک دوا کا انتخاب کیا گیا جس میں مریض کی بہت سی علامات موجود تھیں لیکن جب اس مریض کے لئے کارل ڈنہم سے مشورہ طلب کیا گیا کہ کیا یہ دوا مریض کے لئے بالمثل ہے تو اس نے جواب دیا بالکل نہیں کیونکہ اگنیشیا دوا کی عام علامات مریض کی علامات سے مماثل نہیں ہیں بلکہ مریض کی عام علامات برائٹا سے مطابقت رکھتی ہیں آپ کو برائٹا کی بڑی نمایاں علامت ملے گے ایک معالج نے ایک دوا تجویز کی دوسرے معالج نے دوسری دونوں نے ادویات کے بارے میں پڑھ رکھا تھا ایک نے علامات کے کچھ حصے کو اگنیشیا سے مماثل گردانا مگر دوسرے نے مکمل علامات کے بل پر برائٹا کہا۔

اب میرا فرض ہے کہ میں آپ کو ہر دوا کی خصلت کے بارے میں بتاؤں اور ادویات کے ایک دوسرے کے ساتھ تعلق کی بابت ہر دوا کی خاص بات بتاؤں لیکن میں سوچتا ہوں کہ میں ادویات کی خاص علامات کا خیال پیش کروں اور آپ کو دکھاؤں کہ ادویات میں کیا رشتہ داری ہے۔ آپ کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ میٹیریا میڈیکا ہومیوپیتھی کی تمام شاخوں سے اہم ہے لیکن یہ بات آپ اس وقت تک نہ سمجھ سکیں گے جب تک کہ آپ دوسری شاخوں سے بھی واقف نہ

Scanned by CamScanner

ہو جائیں آپ کو محض الفاظ نہیں سیکھنے بلکہ آپ کو علامات سیکھنی ہیں اور آپ علامات میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتے جب تک کہ آپ کو اس کا مطلب واضح طور پر نہ آتا ہو اور جب تک آپ علامات کی زبان کا مطلب نہ سمجھ سکیں اس وقت تک آپ دوا کی فطرت نہیں سمجھ سکتے۔

دوا کا تجزیہ

- خون اور خون کی نالیاں (عروق دمویہ)
- لمف اور لمف نالیاں (عروق مایہ)۔
- اعصاب دماغ ریڑھ کی ہڈی اور اس کے تاثر پذیر اعصاب
- عضلات۔ بندھن
- اتصالی بافتیں
- ہڈیاں کری ہڈیاں اور جوڑ
- سیرس جھلیاں (غشاء مصلی) اور غشائے لعابی
- جلد
- اعضاء عضو۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس سکیم کے مطابق ہم دوا کا تجزیہ کر سکتے ہیں ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ دوا کے خون اور عروق دمویہ پر عروق مایہ پر اعصاب پر دماغ پر ریڑھ پر اور اس کے تاثر پذیر پٹھوں پر عضلات پر کیا اثرات مرتب ہوں گے سب سے پہلی تقسیم ہمیں جسمانی غذائیت کے بارے میں بتائے گی نمبر ۲ عروق مایہ سے پتہ چلے گا کہ اچھی مرمت کیسے جاری ہے اعصاب عضلات وغیرہ سے پتہ چلے گا کہ انسانی مشین کیسے حرکت کرتی ہے اسی طرح ہم اس سکیم پر مکمل عمل کریں گے۔

آپ ہر سرنامہ کے تحت ہونے والے معیار سے اختلاف کی نشاندھی کریں گے خون کی حالتوں کے تحت اجتماع خون یا افراط خون کی نشان دہی کریں گے اضافہ اور کمی جیسے کہ

Scanned by CamScanner

خون کی کمی اور فعل کی تبدیلی جیسے کہ سبز بھس یا Pyemia خون میں پیپ کی موجودگی اسی طرح عروق مایہ کی بابت جو کہ ہو سکتا ہے کہ مثبت یا منفی تبدیلی کا اظہار کریں اسی طرح آگے بڑھتے جائیں جب آپ دوا کا اس طریقے سے تجزیہ کریں گے تو آپ دوا کی مکمل خصوصیات کا بہت جلد علم ہو جائے گا آپ کو دوا کی خصلت معلوم ہو جائے گی آپ یہاں تک پہنچ گئے ہیں مگر ابھی آپ کی مشکلات کم نہیں ہوئیں ابھی آپ کو یہ معلوم کرنا ہے کہ ایک دوا کو دوسری دوا سے الگ کیسے کیا جائے گا۔

آپ کسی کھیت میں جاتے ہیں وہاں ۲۰۰ یا ۳۰۰ گائیں چرتی نظر آئیں گی آپ کو سب گائیں ایک جیسی محسوس ہوں گی لیکن اس کے باوجود ان کا چرواہا جانتا ہے کہ ہر گائے دوسری گائے سے الگ ہے وہ کیسے جانتا ہے وجہ یہ ہے کہ چرواہا ان کے جسمانی اختلاف کی وجہ سے ان سب کی الگ الگ پہچان رکھتا ہے اور یہ اختلافی پہچان اس نے گائیوں کے ساتھ رہ کر سیکھی ہے پس آپ بھی ادویات کے اختلافی نقاط سے ان کی الگ الگ پہچان کر سکتے ہیں ادویات ایک دوسری سے مماثلت رکھتی ہیں اور اختلافی نقاط میں ایک دوسری سے عدم مطابقت رکھتی ہیں پس علم حاصل کرنے کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ ادویات کا موازنہ کیا جائے کامیاب پریکٹس کے لئے اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ پہلا قدم۔

ایسی ادویات بھی ہیں جو ایک دوسرے کے اثرات زائل کر دیتی ہیں ہو سکتا ہے کہ آپ غلطی کر لیں آپ کا مریض دوا کا زیادہ اثر قبول کرنے والا ہو اور آپ کو دوا کے اثرات کم کرنا پڑیں یہ کل کی بات ہے کہ میں نے ایک مریض کو زکام کے لئے نکس وامیکا دی زکام میں تو کمی واقع ہو گئی مگر مریض سر درد کی وجہ سے مخبوط الحواس ہو گیا اس کا مطلب یہ ہے کہ نکس وامیکا کی زیادتی ہو گئی سر درد کو کم کرنے کے لئے میں نے اس کو کافیا دی دس منٹ کے اندر سر درد میں کمی ہوئی یہ یوں ممکن ہوا کہ نکس کے اثرات کو کم کیا گیا نہ کہ علامات کو دبایا گیا۔ کچھ ادویات ایسی بھی ہیں جو ایک دوسرے سے بہت زیادہ مماثلت رکھتی ہیں۔

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دونوں ادویات بالکل ایک جیسی ہیں مگر وہ ایک دوسرے کی

Scanned by CamScanner

کی دشمن ہیں پس آپ مٹیریا میڈیکا کی تمام ادویات کا ایک ایک کر کے تجزیہ کرتے جائیں حتی کہ تمام ادویات کا تجزیہ مکمل ہو جائے اپنے دماغ میں ادویات کی ایک ترتیب بنالیں تاکہ جب ان کو دوبارہ یاداشت میں لانا چاہیں تو آپ کو مشکل پیش نہ آئے اور وہ حقیقت جس کی ضرورت ہو سامنے آجائے اگر آپ صرف ایک دوا پڑھ لیں گے تو آپ کو ہر مریض اسی دوا کا مریض نظر آئے گا اگر آپ ایکونائٹ پڑھ لیں گے تو جو بھی مریض آپ کے پاس آئے گا ایکونائٹ کا مریض محسوس ہو گا پس ایکونائٹ اور اس کی مماثل ادویات آپ کے دماغ میں ہونی چاہئیں تب ہی آپ ادویات کو کامیابی سے استعمال کر سکیں گے اور یہ صرف تب ممکن ہے جب آپ مطالعہ کا ایک طریقہ کار اپنالیں آپ کو محسوس ہو گا کہ ادویات ایک دوسرے کے ساتھ خاص تعلقات رکھتی ہیں آپ کو پانچ اقسام کے تعلقات ملیں گے نمبر ا کو میں خاندانی تعلقات کہوں گا کیونکہ ان کا منبع ایک ہے جب ادویات ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتی ہوں تو بہت ضروری ہے کہ ان کا عمل ایک سا ہو۔ مثلاً ہالوجن۔ کلورین۔ آیوڈین۔ برومین فلورین میں بہت سی مشابہت موجود ہے کیونکہ ان کا خاندان ایک ہے اسی طرح جو ادویات نباتات کی بادشاہت سے لی گئی ہیں مثلاً وہ خاندان جس سے آرم ٹری فائلم تعلق رکھتی ہے آپ کو ایسی ادویات ملیں گی جو اس سے مشابہت رکھتی ہوں گی کیونکہ خاندان ایک ہے۔

سانپوں کے خاندان کو لیں (OPHIDIANS) آپ حیرت زدہ ہو کر لیکیس۔ اپلاپس اور کروٹیلس کے اختلافات بیان کریں گے مماثلت اگرچہ بعض اوقات قریبی ہوتی ہے لیکن یہ ادویات ایک دوسرے کے بعد کام کرنے سے انکاری ہیں اور ایک دوسرے کی پیروی نہیں کرتیں۔ اگنیشیا اور نکس کی مثال لیں دونوں کا خاندان ایک ہے مگر یہ ایک دوسرے کے بعد کام نہیں کرتیں اور نہ ہی ایک دوسرے کے اثرات زائل کرتی ہیں۔ ایسی ادویات بھی ہو سکتی ہیں جن کے عمل میں نمایاں مشابہت پائی جاتی ہو مگر وہ الگ الگ خاندان سے تعلق رکھتی ہوں۔ ان ادویات کو (CONCORDANT) ہم آہنگ ادویات کہا جاتا ہے ادویات جن میں یہ رشتہ داری ہو ایک دوسرے کی مددگار ہوتی ہیں اور ایک دوسرے کی

Scanned by CamScanner

پیروی کرتی ہیں ادویات کا ایک تعلق اور بھی ہے وہ ہے تعلق تکملہ یعنی ایک دوا نے جو کام شروع کیا تھا دوسری اس کو مکمل کرتی ہے یعنی پہلی دوا شفایاب کرنے سے قاصر تھی یہ ہی تعلق بیلاڈونا اور کلکیریا میں ہے اب ہم دوا کے اثرات زائل کرنے کی جانب آتے ہیں یہ ایک اور تعلق ہے چند لمحے پہلے میں نے اسی تعلق کا ذکر کیا تھا۔ انجام کار اب دشمنی کا تعلق اس کی بابت میں آپ کو کچھ بھی واضح کرنے سے قاصر ہوں حقیقت میں چند ادویات ہیں جو اگرچہ ایک دوسرے سے مشابہت بھی رکھتی ہیں مگر ایک دوسرے کی دشمن ہیں اگر ایک کے بعد ایسی دوسری دوا دے دی جائے تو مرض کا مرکب بنا دیں گی ایسی ادویات میں چائنا اور سور نیم ہیں ایپس اور رہس ٹاکس ہیں فاسفورس اور کاسٹیکم ہیں سلیشیا اور مرک ہیں۔

مختلف خیالات کو جانچنے کے لئے ہمیں میٹیریا میڈیکا کو سائنس کی مانند پڑھنا چاہئیے۔ اب ہم میٹیریا میڈیکا کی مختلف ادویات پر لیکچر شروع کریں گے اس مقصد کے لئے میں نے ادویات کے تین بڑے گروہ بنا دیئے ہیں ادویات کی فطری بادشاہت کے مطابق جن سے وہ ادویات حاصل کی گئی ہیں۔

نمبر ۱۔ ادویات جو حیوانی بادشاہت سے حاصل کی گئی ہیں۔

نمبر ۲۔ ادویات جو نباتاتی بادشاہت سے حاصل کی گئی ہیں۔

نمبر ۳۔ ادویات جو معدنیاتی بادشاہت سے حاصل کی گئی ہیں۔

ادویات کا ایک اور طبقہ بھی ہے جن کو نوسوڈز کہا جاتا ہے یہ ادویات امراض کے مواد سے تیار کی جاتی ہیں اگلا لیکچر ان ادویات پر ہوگا جو حیوانی بادشاہت سے حاصل کی گئی ہیں۔

Scanned by CamScanner

میں نے مطالعہ کو آسان بنانے کے لئے ان حیوانی جواہر کو ان کے فطری تعلق کے مطابق کر دیا ہے سب سے پہلے ریڑھ کی ہڈی رکھنے والے جانور حیوانی بادشاہت کے اس بڑے گروہ کے اندر سب سے پہلا گروہ دودھ پلانے والے جانوروں کا ہے اس کے بعد سانپوں کی گونا گوں اقسام ہیں ان کے بعد مچھلیاں اور آخر میں کیڑے مکوڑے دودھ دینے والے جانوروں کی جماعت سے ہمارے پاس ادویات کی لمبی فہرست ہے مگر ترتیب کے لحاظ سے ان ارکان کی تعداد بہت کم ہے بہت سی حیوانی ادویات موجود ہیں جن کی بابت ہم کچھ بھی نہیں جانتے ماسوائے ان کے ناموں کے ان ادویات کو کسی ایک خاص انسان نے استعمال کیا مگر اس کی آزمائش نہیں کی گئی اس فیلڈ میں بہت کم تحقیق کی گئی ہے اور یہ بات بھی ہے کہ جن ادویات کی آزمائش کی گئی ان کی مخالفت بھی کی گئی خاص طور پر سائی میکس (عام کھٹمل (BED BUG))اس دوا کو برا کہا گیا لیکن اس طرح کی اور ادویات کی بھی مخالفت کی گئی تعصب کی کوئی حد نہیں ہے ادویات جس لائق ہیں میں ان کی اتنی ہی حمایت کروں گا۔

ہمارا وہم ہمارا تعصب اور ہماری بھوک ہم سب کو متاثر کرتی ہے آیئے دودھ دینے والے جانوروں کی جانب واپس چلتے ہیں سب سے پہلے ماسکس کی جانب دھیان دیتے ہیں اسی طرح کی ایک اور دوا کسٹوریم ہے یہ ماسکس سے مشابہت رکھتی ہے میں اس کا ذکر اس لئے کر رہا ہوں کہ آپ دونوں کو جواہر کی صورت یاد رکھیں کیوں کہ دونوں اعصابی نظام پر ایک سی مشابہت سے عمل کرتے ہیں ماسکس کی بنیاد آپ سب لوگ جانتے ہیں کیسٹوریم بھی اسی کی مانند شے ہے جو اودبلاؤ سے حاصل کی جاتی ہے اور خصوصی طور پر عورتوں کے لئے بہت ہی مفید دوا ہے ٹائی فائڈ بخار کے بعد رد عمل میں کمی آجاتی ہے کیونکہ بخار اپنی قوت لگا چکا ہے اور اگر بخار کے بعد مریضہ تنک مزاج رہے کمزوری بہت ہو اور کمزور کر دینے والے پسینے آتے ہوں تو کیسٹوریم اس مریضہ کی فوری مددگار ثابت ہو گی۔

دوسرے نمبر پر حیوانی مصنوعات جس کو آپ سب جانتے ہیں اسے سکنک کہا جاتا

Scanned by CamScanner

ہے سکنک امریکہ کا گوشت خور جانور ہے جو اپنی حفاظت کے لئے پیچھے سے زبردست بدبو نکالتا ہے دوا کا نام میفائٹس پوٹوری اس ہے یہ بھی اعصابی نظام پر بہت قوت سے عمل کرتی ہے اگر مریض کی جسمانی طاقت بالکل خرچ ہو چکی ہو تو میفائٹس کو نچلی طاقتوں میں استعمال کرنے سے اعصابی نظام کی قوت بڑھ جاتی ہے تھکان اور کمزوری دور کرتی ہے لیکن اس کا بڑا استعمال کالی کھانسی میں کیا جاتا ہے یہ دوا سخت للکار والی کھانسی پیدا کرتی ہے جس کے ہمراہ حنجرہ میں درد ہوتا ہے میں نے اس دوا کو استعمال کیا ہے اگرچہ میفائٹس وقتی طور پر مریض کی حالت خراب کر دیتی ہے لیکن میفائٹس کالی کھانسی کے دورے کی طوالت میں کمی کر دیتی ہے اگر معمولی زکام ہو مگر کھانسی کی للکار نمایاں ہو تو میفائٹس کا انتخاب کیا جائے کھانسی رات کو زیادہ ہو اور سونے کے بعد بہت بڑھ جاتی ہو کھانسی کے ہمراہ دم گھٹنے کا احساس ہو بچہ سانس باہر نہ نکال سکتا ہو اینٹھنیں تعاقب کرتی ہوں بچہ قے کر دیتا ہو کبھی کبھار غذا کھانے کے کئی گھنٹوں بعد قے کرتا ہو پانی حنجرے میں چلا جاتا ہو آپ کو چاہئے کہ کالی کھانسی میں میفائٹس اور کوریلیم ربرم کا موازنہ کریں کوریلیم میں کھانسی آنے سے پہلے دم گھٹتا ہے اور بعد میں زبردست تھکاوٹ اور کمزوری ہو جاتی ہے جوں جوں مریض ہانپتا ہے تو سانس میں سے غوں غوں کی آواز آنا شروع ہو جاتی ہے دم کشی کی وجہ سے بچے کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اس تعلق سے آپ کا دھیان ڈروسرا کی جانب جانا چاہئے ڈروسرا کی کھانسی کا دورہ بار بار ہوتا ہے مریض کو سانس درست کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا ڈروسرا کی کھانسی دوپہر بارہ بجے شدت اختیار کر جاتی ہے کھانسی کے دوران بچہ پیٹ کو دونوں جانب سے پکڑ لیتا ہے اگر بلغم نہ اکھڑے تو قے ہو جاتی ہے ہو سکتا ہے مریض کو دست آنے لگیں جن میں خون اور بلغم شامل ہو۔

میفائٹس شراب خوروں کے دمہ میں بہت مفید دوا ہے اور یہ اس وقت بھی استعمال کی جا سکتی ہے جبکہ دمہ کے ہمراہ دق بھی موجود ہو اور ڈروسرا ناکام ہو چکی ہو ان علامات پر آپ کو ریو میکس اور سٹکٹا کا بھی سوچنا چاہیئے ریو میکس اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب مرض میں اضافہ کا وقت رات دو بجے ہو اور سٹکٹا کی سفارش ڈاکٹر ای ٹی بلیک نے کی ہے یہ اس وقت دی

Scanned by CamScanner

مقابلہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے عام سرد موسم میں اس مریض کو سردی بہت کم محسوس ہوتی ہے سردیوں میں ٹھنڈے پانی سے نہانا اس کو فرحت بخشتا ہے۔ دوا کی دوسری علامات جن پر توجہ دی جانی چاہیئے درج ذیل ہیں۔ اِدھر اُدھر ہونے والے درد۔ پیشاب کا دباؤ کہ پیشاب کیا جائے نفیس اعصابی ارتعاشات جو ہڈیوں تک جائیں اور ان کی وجہ سے پریشانی پیدا ہو مریض ٹانگوں میں اجتماع خون کی وجہ سے رات کو جاگ جائے (دیکھئے اورم) ٹانگیں بے آرام ہوں ایسا احساس ہو کہ ٹانگیں بے حس ہو جائیں گی۔ خوبصورت خیالات آئیں جن کی وجہ سے دماغی محنت نہ ہو سکے مریض بہت زیادہ بولے جیسے کہ شراب پی رکھی ہو سر میں درد اور بھراؤ کا احساس جس کا رخ اوپر کی جانب ہو سرسن ہو کند ذہنی ہو۔ سر بڑا محسوس ہو سر کے پچھلے حصے میں بوجھ اور دباؤ جیسے کسی نے انگلی سے دبایا ہو۔ آنکھوں کی جھلی سرخ اور اس میں اجتماع خون ہو نظر دھندلا جائے۔ الفاظ دھندلے اور دوڑتے نظر آئیں

اب اولیم اینی میل کی جانب آتے ہیں یہ بھی بنیادی طور پر کیسٹوریم اور ماسکس کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے یہ مادہ اسپ کی ریزش ہے اور اولیم اینی میل کا میلان صنف مخالف میں اکساہٹ پیدا کرنے کی جانب ہوتا ہے اس کے بعد ہمارے پاس کیسٹر ایکوی ہے یہ سرخ رنگ کا جوہر ہے جو گھوڑے کی ٹانگوں کی اندرونی جانب پیدا ہوتا ہے کیسٹر ایکوی کا بڑا استعمال اس وقت کیا جاتا ہے جب بھٹنیاں دکھتی ہوں پھٹی ہوئی ہوں اور حقیقت میں تقریباً لٹکی ہوئی ہوں۔

اب ہم دودھ سے تیار کی گئی ادویات کی جانب چلتے ہیں میں ان ادویات کی حمایت نہیں کروں گا آپ جج کا فریضہ سنبھال لیں کالج کے پروفیسر یا کسی رسالہ کے ایڈیٹر نہیں تاہم ہو سکتا ہے کہ وہ بہت روشن دماغ ہو آپ کے بارے میں فیصلہ کرے میں نے ان ادویات کے ساتھ کئی تجربات کئے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ ان میں سے چند ادویات بہت قیمتی ثابت ہوں گی آپ استعمال کر کے دیکھیں پہلی دوا لیک ڈی ویکسینم ہے (گائے کا دودھ) دوسری دوا لیک ڈی فلور ٹیم ہے (بالائی اترا ہوا دودھ) لیک ڈی فلور ٹیم نے بہت شہرت پائی اور اپنے لئے قدم

Scanned by CamScanner

رکھنے کی جگہ بنالی اس کی مخالفت بھی کم ہو گئی جبکہ دوسری ادویات کی زیادہ مخالفت کی گئی لیک ڈی فلوریم کو ذیابیطس کے علاج میں بہت استعمال کیا گیا ہے مریض کو ہدایت کی جاتی ہے کہ دودھ جس سے مکھن یا بالائی اتار لی گئی ہو (Skimmed milk) صبح دوپہر شام 1/2 لٹر ایسا دودھ استعمال کرے اس دوران تمام نشاستہ دار اغذیہ اور میٹھی اشیا کا استعمال بند کر دیا جائے اور دودھ کی مقدار بتدریج بڑھائی جائے حتی کہ مریض چار یا پانچ لٹر دودھ روزانہ پی جائے۔

لیک ڈی فلوریم کی آزمائش کی جا چکی ہے۔ لیک ڈی فلوریم شدید سر درد کو شفا بخشی ہے۔ شدید درد جو کہ پیشانی میں ہو درد کے ہمراہ متلی اور قے ہو اور ساتھ ہی سردی بھی لگتی ہو لیک ڈی فلوریم خاص طور پر ان عورتوں کی دوا ہے جو خون کی کمی کا شکار ہوں آپ ان علامات کو یاد رکھیں خون کی کمی والی عورتیں پیشانی دھڑکن دار درد متلی قے اور ضدی قبض۔

اب ہم کتیا کے دودھ کی جانب آتے ہیں لیک کینائنم کو نیویارک کے معالج کومس نے خناق (Diphtheria) میں استعمال کیا دودھ سے تیار کی گئی ایک اور دوا جس میں یقیناً کوئی دھوکا یا فریب نہیں ہے یہ دوا گدھی کے دودھ کو پھٹا کر تیار کی جاتی ہے اسے براعظم ایشیا کے میدانی علاقوں میں استعمال کیا جاتا ہے بہت سوں کا کہنا ہے کہ یہ دودھ کمزور معدہ اور خون کی کمی والے مریضوں اور سل کے مریضوں کے لئے بہت فائدہ مند غذا ہے کیونکہ یہ فوراً ہضم ہو جاتا ہے اس کے بعد ہمارے پاس دو اور ادویات ہیں فیل ٹوری اور فیل ولپی ان ادویات کو سخت قبض میں استعمال کیا جاتا ہے جبکہ بڑی آنت میں فضلہ جمع ہو گیا ہو پلمو ولپس ڈاکٹر گراوو گل نے متعارف کرائی جس نے (Law of Signatura Rerum کے تحت پلمو ولپس کو دمہ میں استعمال کیا کیونکہ لومڑیوں کا سانس نہیں پھولتا ان کا سانس بہت لمبا ہوتا ہے یہ میں آپ کو بغیر تصدیق کئے بتا رہا ہوں۔ اب سانپوں (Ophidias) کی باری ہے ہمارے پاس سانپ کے زہر سے بنی ہوئی ادویات کی بہت بڑی جماعت موجود ہے ان کا ذکر میں ابھی نہیں کروں گا بلکہ ان کا ذکر ہم اگلے لیکچر میں کریں گے۔ مچھلیوں میں سے صرف

Scanned by CamScanner

ہمارے پاس سانپ کے زہر سے بنی ہوئی ادویات کی بہت بڑی جماعت موجود ہے ان کا ذکر میں ابھی نہیں کروں گا بلکہ ان کا ذکر ہم اگلے لیکچر میں کریں گے۔ مچھلیوں میں سے صرف کاڈلیور آئل یا (اولیم جیکورس اصیلی) کا ذکر کروں گا اولیم جیکورس اصیلی ٹی بی کی کمزوری کے لئے بہترین دوا ہے اس دوا کو ایلوپیتھ اور ہومیوپیتھ دونوں ہی استعمال کر رہے ہیں بہت سے ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ اولیم جیکورس فریولا جیکل عمل کرتی ہے یہ غلط ہے۔ یہ دوا ہے

ڈاکٹر ہیوز کہتے ہیں کہ یہ دوا بطور تیل عمل نہیں کرتی کیونکہ اگر بطور تیل عمل کرے تو دوسرے تیل اس جیسے اچھے اثرات کیوں مرتب نہیں کرتے یہ دوا دراصل آیوڈین فاسفورس اور دوسرے عناصر کا مرکب ہے ڈاکٹر نیدہارڈ نے اس دوا کی آزمائش کی انہوں نے نچلی طاقتوں میں آزمائش کنندہ کو دوا دی حتٰی کہ انہوں نے علامات کی ایک فہرست حاصل کر لی ان علامات کو انہوں نے نمایاں علامات کہا ہے میں ان علامات میں سے چند علامات کا ذکر کروں گا جب کمر میں سردی کی لہر دوڑتی ہو آواز بیٹھ گئی ہو سینہ میں دکھن ہو آپ کو یہ علامات ٹی بی کی ابتدا میں نظر آئیں گی ہو سکتا ہے کہ سینہ میں اِدھر اُدھر چبھن دار درد ہوں چھوٹی چھوٹی جگہ جلن دار درد ہوں شام کے وقت بخار تیز ہو جاتا ہو بخار کے ہمراہ ہاتھوں کی ہتھیلیوں میں جلن ہوتی ہو کھانسی خشک ہو اور بہت کم بلغم خارج ہوتا ہو جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ یہ علامات ٹی بی کی ابتدا ظاہر کرتی ہیں یہ وہ علامات ہیں جو دیانت دار مشاہدہ کار ڈاکٹر نیدہارڑ نے بتائی ہیں مریض کی یہ علامات اس دوا سے شفایاب ہو جاتی ہیں جس مریض میں یہ علامات موجود ہوں اس کو آپ اولیم جیکورس اصیلی دے سکتے ہیں خواہ آپ اس کو خام حالت میں استعمال کریں یا طاقتوں میں دیں۔

اب ہم بیو فورانا کی جانب آتے ہیں یہ جنوبی امریکہ کے مینڈکوں کی ایک قسم ہے اس مینڈک کی جلد میں سے ایک تیل نما جوہر خارج ہوتا ہے جو زہریلے اثرات کا حامل ہے گاؤں کی عورتیں جب خاوند کے اصرار سے تنگ آجاتی تھیں تو وہ اس کو کسی مشروب میں ملا کر خاوند کو پلا دیتی تھیں تاکہ ان کا خاوند نامرد ہو جائے بیو فورانا کی آزمائش کی جا چکی ہے اور یہ دوا

Scanned by CamScanner

بہت ہی بے زار قسم کی علامات کا مجموعہ بناتی ہے نامردی اور ضعف پیدا کرتی ہے جس میں انسان شائستگی کھو دیتا ہے اور زبردست مشت زن بن جاتا ہے اور خلوت تلاش کرتا ہے تاکہ مشت زنی کر سکے مشت زنی یا ہم بستری کے بعد مرگی کے دورے پڑنے لگتے ہیں جسم میں سردی کی وہ لہر جو مرگی کا دورہ لاتی ہے اعضائے تناسل سے شروع ہوتی ہے ہو سکتا ہے کہ مریض کو ہم بستری کرتے وقت مرگی کا دورہ پڑ جائے مرگی کا دورہ اعضائے تناسل سے شروع ہو یا شمسی ضفیرہ (Solar Plexus) سے شروع ہو بیو فورانا ایسی مرگی میں بہترین کام کرتی ہے مرگی کے دورہ کی آمد سے پہلے مریض تنک مزاج ہو جاتا ہے اور پریشانی میں باتیں کرتا ہے اور بعد میں آزردہ ہو جاتا ہے مریض کی تیز کلامی کسی کی سمجھ میں نہیں آتی مرگی کے دورے کے بعد مریض کو گہری نیند آتی ہے۔ چند سال پہلے ڈاکٹر ولیم پین نے ایک ایسے مریض جس کو پیڑو کی جھلی کا ورم تھا اور بار بار مرگی کا دورہ پڑ جاتا تھا۔ بیو فورانا سے شفایاب کیا دورے کے بعد مریض کے اعضا ٹھنڈے ہو جاتے تھے اور ان پر شدید پسینہ آتا تھا۔ میں نے چند روز پہلے بیو فورانا سے ایک مریضہ کا بہت کامیابی سے علاج کیا درج ذیل علامات موجود تھیں جلد پر حلق میں اور فرج میں پھنسیاں تھی مژور دار درد تھے شکم بہت پر حس تھا ان پھنسیوں سے پیپ خارج ہوتی تھی مریضہ کا احساس تھا کہ اس کی انتڑیوں میں بھی اسی طرح کی پھنسیاں موجود تھیں جلد کی ایسی پھنسیاں جو پھٹ جائیں اور ان میں سے زرد مواد خارج ہو بیو فورانا ایسی پھنسیوں کو شفایاب کر دیتی ہے۔

اب ہم بیو فورانا سے مشابہت رکھنے والی ادویہ کا موازنہ کریں گے انڈیگو بھی مرگی کی دوا ہے اس کے درد اینٹھن دار ہوتے ہیں یہ درد پیٹ کے کیڑوں کی وجہ سے ہوتے ہیں اور معکوس درد ہیں انڈیگو ان بچوں کی دوا ہے جو رات کو سوتے ہوئے اچانک اٹھ جاتے ہیں ان کے مقعد میں خوفناک قسم کی خارش ہوتی ہے لیکن جب تک مریض افسردہ اور بے ہمت نہ ہو انڈیگو کوئی فائدہ نہ کرے گی اگر مریض پرجوش اور تیز تند ہو تو آپ کو بیو فورانا یا نکس وامیکا استعمال کرنا پڑے گی۔ آرٹی میزیا ولگیرس مرگی کی بہت اچھی دوا ہے جب مریض کو اکساہٹ یا

Scanned by CamScanner

خوف کی وجہ سے مرگی کا دورہ پڑ جاتا ہو اور ایک دورے کے بعد دوسرا دورہ آلیتا ہو دوروں کے بعد زبردست نیند آتی ہے

گھونگا نما پلپلے جانوروں سے ہم نے دو ادویات تیار کی ہیں وہ سیپیا اور میوریکس ہیں ان کی بابت ابھی میں کچھ نہیں کہوں گا آئندہ جب بھی موقع آیا تو ان کی بابت بتاؤں گا اب (Radi-ata) کی باری ہے اس گروہ سے ہم چار ادویات بنا چکے ہیں پہلی دوا کا نام کوریلیم ربرم ہے (سرخ مرجان) یہ دوا کئی امراض میں کام آتی ہے مگر میں صرف دو امراض کا ذکر کروں گا جہاں سورا اور سفلس کی سمتیں اکٹھی موجود ہوں گی وہاں کوریلیم ربرم کی ضرورت پڑے گی جسم کے اوپر مسطح دھبے ہوں یہ دھبے زیادہ تر ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر ہوں پہلے پہل ان کی رنگت سرخی مائل ہو اور بعد میں گہرے رنگ کے ہو جائیں یا تانبے کے رنگ جیسے ہو جائیں جو کہ سفلس کا نمایاں رنگ ہے کوریلیم ربرم اس وقت بھی شفایاب کرے گی جبکہ شنکر زخم کا رنگ سرخی مائل ہو۔ کوریلیم کی کالی کھانسی کو یک منٹی بندوق کہا جاتا ہے کھانسی کے دورہ کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں اور زیادہ تفصیل میں جائیں تو کوریلیم کی کھانسی دن کے وقت تھوڑی ہوتی ہے جلد جلد ہوتی ہے اور کھانسی میں سے گھنٹی بجنے کی آواز آتی ہے جب رات آتی ہے تو کالی کھانسی کا اصل دورہ شروع ہوتا ہے اور صبح ہونے تک اس میں اضافہ ہوتا رہتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بچے کا سانس بند ہو جائے گا جب دورہ ختم ہوتا ہے تو بچہ بالکل نڈھال ہو جاتا ہے ۔ کوریلیم میفائٹس سے مشابہت رکھتی ہے اس مشابہت کا میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں

"سینجیا ٹوسٹا کا ذکر ہم (ہالوجن ادویات) یعنی برومین آیوڈین وغیرہ کے ہمراہ کریں گے"

میڈوسا یا لعاب دار مچھلی اپنے اثرات میں ارٹیکا ارنز سے نزدیکی مشابہت رکھتی ہے اور چھپاکی (Urticaria) پیدا کرتی ہے معمولی ساگردوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ بیڈی آگا تازہ پانی کا اسفنج روس میں ہوتا ہے یہ دو ادو جگہ پر حملہ کرتی ہے پہلی جگہ لمف غدود ہیں بیڈی اگا لمف غدودوں میں بڑھوتری اور سختی لاتی ہے جب بیوبو گلٹی سخت ہو تو بیڈی آگا بڑی کامیابی سے

Scanned by CamScanner

استعمال کی جاسکتی ہے خاص طور پر اس وقت بیڈی آگا بہت فائدہ مند ہوتی ہے جب بیو بو کا غلط علاج کیا گیا ہو اس علامت پر بیڈی آگا کا رویہ اینی میلس سے مشابہت رکھتی ہے بیڈی آگا دل پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ ناپسندیدہ اضطراب سے پیدا ہونے والی دھڑکن میں مفید ہے پس اس علامت پر بیڈی آگا فاسفورس اور کافیا سے مماثلت رکھتی ہے بیڈی آگا دل کی عضوی خرابی میں کام نہیں آتی۔

ایمائل نائٹریٹ دل کے عضوی امراض میں نمایاں نظر آتی ہے خون کی رگوں کے تناؤ کو قابو رکھنے والے اعصاب کا فالج اس لئے جسم کے مختلف حصص میں اجتماع خون ہوتا ہے خاص طور پر سینہ اور سر میں بھراؤ ہو تو شفاء بخشتی ہے چہرے پر جوش ہوتا ہے حتیٰ کہ چہرہ مبالغہ آمیز حد تک سرخ ہوتا ہے سانس کی آمدورفت دب جاتی ہے نبض تیز مگر قوت میں کم ہوتی ہے دل میں رکاوٹ کا احساس ہوتا ہے مریض کو لازماً اٹھ کر بیٹھنا پڑتا ہے پیشاب میں معمولی سی البومن خارج ہوتی ہے مریض اتنا مشکوک ہوتا ہے کہ دروازہ کھلنے پر بھی مریض کے چہرہ پر خون کا جوش آجاتا ہے چالیس سال کی عمر کے بعد جب گرمی کی لہریں آتی ہوں تو ایمائل نائٹریٹ مظہر دوا ہوتی ہے۔

اب ہم کیڑوں کی جانب آتے ہیں ایسے کیڑے جن کے جسم ٹکڑوں میں بٹے ہوئے ہوتے ہیں بھڑ۔ شہد کی مکھی چیونٹیاں وغیرہ اس گروہ کی بہت سی ادویات ہمارے پاس موجود ہیں۔

کوکس کیکٹائی ایک چھوٹا سا کیڑا ہے جنوبی امریکہ سے تعلق رکھتا ہے کوکس کیکٹائی خاص طور پر کالی کھانسی میں استعمال کی جاتی ہے ایسی کالی کھانسی جو صبح کے وقت بڑھتی ہو صبح کے وقت جونہی جاگتا ہے اس کو کھانسی کا دورہ پڑ جاتا ہے اور رسے دار شفاف بلغم کی قے ہوتی ہے دورہ ختم ہو جاتا ہے منہ میں سے لمبے لمبے رسوں کی مانند بلغم لٹکتی ہے اس علامت کو آپ سب لوگ یاد رکھیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ مثبت علامت ہے اگر ایسی حالت موجود ہو تو کالی کھانسی کی ابتدا میں ہی کوکس کیکٹائی دے دی جائے تو مرض کا دورانیہ کم

Scanned by CamScanner

کھانسی خشک اور کتے کی آواز والی ہوتی ہے صبح کے وقت کھانسی میں اضافہ ہو جاتا ہے اور رسے دار بلغم خارج ہوتا ہے بلغم کا رنگ زرد ہوتا ہے جبکہ کوکس کیکٹائی میں بلغم شفاف رنگ خارج ہوتا ہے۔

سنیگا گول مٹول بچوں کی دوا ہے سنیگا کی کھانسی سے نکلنے والی بلغم کا رنگ انڈے کی سفیدی کی مانند ہوتا ہے بلغم اکھاڑنا مشکل ہوتا ہے کھانسی شام کے وقت زیادہ ہو جاتی ہے اگر بچے کی عمر زیادہ ہو تو وہ ایسے بوجھ کی شکایت کرے گا جو اس کے سینہ کو کچل رہا ہے سائی میکس ایسی دوا ہے جس کو میں نے کبھی استعمال نہیں کیا۔ باری کے بخار میں اس کی سفارش کی گئی ہے۔

غشائی پر دار (HYMENOPTERA) کاٹنے والے کیڑوں سے ہم نے ایپس میلی فیکا۔ ویسپا کرابرو اور فارمیکا روفا تیار کی ہیں اس موضوع کو میں ابھی نہیں چھیڑوں گا راست پر اں (COLEOPTERA) گروہ سے ہم نے کینتھرس تیار کی ہے کیڑوں کے اسی گروہ سے ہم نے ایک اور دوا ڈوری فورا حاصل کی ہے اسے آلو کا کیڑا بھی کہا جاتا ہے یہ کیڑا یا دوا زبردست زہریلی ہے اس کو کم سطح کی سوزشوں میں کامیابی سے استعمال کیا گیا ہے مثلاً سوزاکی سوجنیں جبکہ عضو کا رنگ جامنی یا گہرا سرخ ہو۔

جھینگر کے گروہ سے بنی ایک اور دوا کا ذکر کروں گا (ORTHOPTERA) اس کا نام بلاٹا یا کاکروچ ہے بلاٹا استسقاء کے علاج کے لئے شافی دوا ہے اس کے ذکر سے کتابیں بھری پڑی ہیں آخر میں ہم (ARACHNIDA) مکڑیوں کے گروہ سے بنی ادویات پر مستقبل کے لیکچر میں بحث کریں گے۔

Scanned by CamScanner

لیکچر نمبر ۳

The Ophidia زہریلے سانپ

حیوانی بادشاہت سے حاصل کی گئی ادویات کا ذکر کرتے ہوئے میں سب سے پہلے سانپوں کے قبیلے کا واضح ذکر کروں گا ان کو زہریلے سانپ کہا جاتا ہے ان میں سے جو ادویات ہم استعمال کرتے ہیں ان میں پہلے نمبر پر لیکسیس ٹرائی گونو سیفلس ہے اس دوا کی آزمائش ڈاکٹر ہیرنگ نے کی تھی اس کے بعد کروٹیلس ہورائیڈس کا نمبر ہے ایک اور دوا جس کی آزمائش ڈاکٹر موہر نے کی اس کا نام کروٹیلس کاسکاویلا ہے اس دوا میں چند ایسی علامات موجود ہیں جو دوسری ادویات میں نہیں ہیں اس کے بعد ناجاٹرائی پوڈینزیہ پھن دار سانپوں میں سے ہے ایک اور دوا ایلپس کوریلی نس ہے اس سانپ کی کمر پر چھلکے ہوتے ہیں جو گھونگے کی مانند نظر آتے ہیں آخری دوا بوتھراپس لینسیولیٹس اس دوا کو حاصل کرنے کے لئے میں نے ایک سال ضائع کیا ہے یہ دوا (Aphasia) پیدا کرتی ہے (مریض بے ربط جملے بولتا ہے کیونکہ مریض کے دماغ میں زخم ہوتا ہے) ان زہروں میں سے چار زہر بطور دوا استعمال کئے جاتے ہیں۔

سانپ کا زہر عام طور پر ایک چھوٹی سی تھیلی میں موجود ہوتا ہے جو سانپ کے دانتوں کے پیچھے ہوتی ہے۔ دانتوں کی پچھلی جانب ایک باریک نالی ہوتی ہے جو غدود میں سے زہر کو تھیلی میں لاتی ہے جب یہ زہر استعمال نہ ہو رہا ہو تو تھیلی منہ کی چھت کے ساتھ لگی رہتی ہے مگر جب سانپ جوش میں آتا ہے کاٹنے کے لئے منہ کھولتا ہے تو اس کے دانت باہر کی جانب آتے ہیں اسی لمحے اعصابی عمل کی وجہ سے ایک قطرہ زہر دوڑ کر باہر آتا ہے اور جہاں سانپ کاٹتا ہے وہاں داخل ہو جاتا ہے سانپ کاٹنے کے بعد کیا ہوگا۔ اس کا انحصار کئی باتوں پر ہے۔ بعض اوقات سانپ کا زہر زیادہ طاقت ور ہوتا ہے سانپ جتنا زیادہ غصے میں ہوگا اتنا ہی

Scanned by CamScanner

اس کا زہر چست عمل کرے گا اگر سانپ کاٹتے وقت راہ میں کپڑا حائل ہو گا تو کچھ زہر کپڑا چوس لے گا علاوہ ازیں انسانی قوت مدافعت بھی زہر کی راہ میں حائل ہوتی ہے۔

پس آپ سانپ کے زہر کے اثرات کو تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں پہلا اثر بجلی کی چمک جیسا یا جیسے پروسک ایسڈ کی ایک خوراک سانپ کاٹنے کے فوراً بعد مریض کے چہرے سے انتہائی روحانی تکلیف کا اظہار ہوتا ہے اور یکدم گر تا ہے اور مر جاتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ زہر بہت سخت ہے دوسری شکل میں جہاں سانپ کاٹتا ہے وہ جگہ سوج جاتی ہے سرخ نہیں ہوتی بلکہ گہرے ارغوانی رنگ کی ہو جاتی ہے خون پتلا ہو جاتا ہے اور مریض کے خون میں زہریلا پن پیدا ہو جاتا ہے (SEPTICEMIA) دل کی دھڑکن میں تیزی آجاتی ہے لیکن قوت اور ہم آہنگی کمزور ہوتی ہے خون پتلا ہو جاتا ہے مریض شکست خوردہ نظر آتا ہے پورا جسم سرد پسینے سے بھر جاتا ہے جبکہ خون جلد کے نیچے آنا شروع ہو جاتا ہے مریض کا اعصابی نظام زہر سے متاثر ہو کر کمزور ہو جاتا ہے اور ٹائی فائڈ بخار کی سی حالت پیدا ہو جاتی ہے اور مریض مر جاتا ہے یا پریشانی ظاہر ہو جاتی ہے چکر آنکھوں کے سامنے سیاہ دھبے آتے ہیں اندھا پن ہو جاتا ہے پورے جسم پر خاص قسم کا لرزہ طاری ہو جاتا ہے چہرہ پھولا ہوا ہوتا ہے سانس کی تنگی شروع ہو جاتی ہے حتی کہ سانس گھٹ گھٹ کر آتا ہے یا یہی عمل بہت آہستہ آہستہ ہوتا ہے چکروں کے بعد یا لرزہ کے بعد مریض کمزور ہو جاتا ہے سانپ کاٹے کا زخم گہرا سیاہی مائل یا گینگرین جیسا ہو جاتا ہے جسم سے خارج ہونے والے تمام مواد پیشاب پاخانہ پسینہ بدبو دار ہو جاتے ہیں ٹائی فائڈ کی پیچش جیسی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں مریض کی کمزوری بڑھتی جاتی ہے حتی کہ مریض وفات پا جاتا ہے سانپ کے طاقت ور زہر کے خون اور اعصاب پر مرحلہ وار حملے ہوتے ہیں۔

سانپوں کے زہر کا نمایاں عمل اعصاب پر ہوتا ہے اور فالج پیدا کرتا ہے سانپوں کے زہر کا راست عمل دل اور دماغ پر ہوتا ہے اس کے بعد خون میں بوسیدگی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے خون کے اجزاء علیحدہ ہونے شروع ہو جاتے ہیں اعصاب میں تبدیلی اور گنگرین

Scanned by CamScanner

ہو جانے کی وجہ مقامی موت۔ سب سے پہلے پریشانی کی کیفیت پیدا ہوتی ہے دماغی تنگ مزاجی۔ اور پر حسی جس کے ہمراہ وہم خوف وغیرہ بعد میں اعصابی پژمردگی ایسی کمزوری جو کہ مختلف شدید امراض میں پائی جاتی ہے یا عمر بڑھنے کے ساتھ جیسا کہ دماغ ماؤف ہو جاتا ہے بے حسی ہذیان اور فالج ہو جاتا ہے۔ رکاوٹ کا اظہار ہوتا ہے جیسے کہ حلق میں رکاوٹ مقعد میں رکاوٹ۔ گول رنگ نما پٹھوں میں رکاوٹ جسم کے ہر سوراخ سے خون نکلنا شروع ہو جاتا ہے جس کا رنگ گہرا ہوتا ہے خون میں سڑن پیدا ہو جاتی ہے۔

لیکسیس اور کروٹیلس میں یہ علامات زیادہ نمایاں ہیں ایلاپس میں کم اور ناجا میں بہت کم چہرہ بیمار زرد پریشان پھولا ہوا گہرا سرخ یا نیلاہٹ مائل ہوتا ہے خاص طور پر قوت مدرکہ میں تبدیلی آجاتی ہے نظر کمزور دھندلی دماغ اور ریڑھ میں اکساہٹ جس کا تعلق دماغی بے آرامی اور جسمانی پر حسی سے ہوتا ہے حتی کہ درد غالب اور ہمراہ کاہلی سن پن جھٹکے اور چیونٹیاں چلنے کا احساس۔ اب آپ جان چکے ہوں گے کہ یہ زہر کن امراض کو شفایاب کریں۔ گے کم درجہ حرارت والے بخار، سوزشیں، خناق، ٹائی فائڈ، کاربنکل، خون کا زہریلا پن جیسی تباہ کن سوزشیں بے ہوشی کی جانب میلان، اعصابی تھکاوٹ، شرابیوں کی مانند کانپنا دوران خون کی بے قاعدگی گرمی کی لہریں، مرگی کی مانند بھراؤ اور فالج۔ سانپ کے زہر سے رگیں خاص طور پر متاثر ہوتی ہیں پھیپھڑوں اور معدہ کی رگیں اور ریڑھ کے معاون اعصاب نتیجتاً آپ نمایاں علامات تلاش کرنا چاہیں گے نمایاں علامات حنجرہ کی نالی اور دل کی ہوتی ہیں سانپ کے زہروں کی تمام اقسام میں دم گھٹنے کا احساس، رکاوٹ کا احساس جو کہ پھیپھڑوں اور معدہ کی رگوں میں خراش سے پیدا ہوتا ہے (ریوی معدی عصب) تمام زہروں میں سانس کی تنگی اور دل کی علامات پائی جاتی ہیں اس کے بعد سانپوں کے زہروں کی تمام اقسام جلد پر زرد رنگ کے دھبے پیدا کرتی ہیں یہ یرقان نہیں ہے اور آپ کو اس میں الجھ نہیں جانا چاہئے یہ دھبے خون میں سے آتے ہیں اور اس کی وجہ خون کا سڑنا ہے جیسے کہ ہم زرد بخار یا خون میں پیپ کی موجودگی میں ہم دیکھتے ہیں (pyaemia) یہ دھبے صفرا کے بھی نہیں ہیں۔ یہ دھبے

Scanned by CamScanner

کروٹیلس میں نمایاں ہیں آپ دیکھیں گے کہ جلد کھردری اور خشک ہے جیسے کہ جلد کے اندر بالکل قوت موجود نہ ہو یا ہو سکتا ہے کہ جلد چپچپی ہو جو کہ لیکیس کا خاصہ ہے اخراجات بدبودار ہوں۔ لیکیس کے اخراجات بہت بدبودار ہوتے ہیں تمام سانپوں کے زہر دل کو کمزور کرتے ہیں نمایاں علامات جو سب زہروں میں موجود ہیں دل کمزور، پاؤں سرد اور لرزہ یہ لرزہ محض اعصابی نہیں ہوتا بلکہ خون کے زہریلے پن کی وجہ سے کمزوری سے پیدا ہوتا ہے پاؤں کی ٹھنڈک اجتماع خون کی وجہ سے نہیں ہوتی جیسا کہ بیلاڈونا کی علامت ہے اس کی وجہ دل کی ناتوانی ہوتی ہے۔ ناجا کی دل کی علامات لیکیس کی دل کی علامات سے مشابہت رکھتی ہیں لیکن ناجا کی علامات کی وجہ دل کے والو کے زخم کے گہرے اثرات ہوتے ہیں جبکہ لیکیس کی دل کی علامات کی وجہ دل کے وجع المفاصلی امراض کی ابتدا ہوتی ہے ناجا کی نمایاں علامات کپٹیوں اور پیشانی کا درد جس کے ہمراہ دل کی علامات موجود ہوتی ہیں۔ دل کی دھڑکن میں ہنگامہ مریض جاگتا ہے تو ہانپتا ہے سانپ کے دوسرے زہروں کی نسبت ناجا زیادہ پریشانی پیدا کرتی ہے۔

بیلاڈونا میں سر گرم اور پاؤں سرد ہوتے ہیں کیونکہ دوران خون سر کی جانب ہوتا ہے لیکن سانپوں کے زہروں میں پاؤں اس لئے سرد ہوتے ہیں کیونکہ دل اپنی ناتوانی کی وجہ سے خون کو پاؤں تک پہنچا ہی نہیں سکتا۔ سانپوں کے تمام زہر جوف دار بافتوں میں سوزش پیدا کرتے ہیں اس لئے جب خناق یا ٹائی فائڈ بخار میں جب جوفدار بافتیں سوج جاتی ہیں تو یہاں یہ ادویات کام آتی ہیں متاثرہ حصص کا رنگ گہرا سرخ یا ارغوانی سیاہ جیسا کہ گینگرین کی مانند ہو جاتا ہے خناق میں کروٹیلس زیادہ کامیابی سے عمل کرتی ہے جبکہ خناق کے ہمراہ نکسیر ثابت قدمی سے موجود ہو۔

ایلاپس کا مریض خون تھوکتا ہے اور خارج ہونے والے خون کا رنگ گہرا ہوتا ہے خاص طور پر جب دایاں پھیپھڑا متاثر ہو۔ ان زہروں کے بہت سے تریاق موجود ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ الکحل ان زہروں کی زبردست دشمن ہے قابل ذکر بات یہ ہے کہ ایک مریض جس کو سانپ نے کاٹا ہو وہ کتنی الکحل پی سکتا ہے مریض پر الکحل کے کوئی اثرات

Scanned by CamScanner

مرتب نہیں ہوتے۔

ڈاکٹر ہیرنگ کا مشورہ ہے کہ جس جگہ سانپ نے کاٹا ہو وہ جگہ آگ کے قریب رکھی جائے امونیا اور پوٹاشیم پر مینگنیٹ بھی سانپ کے زہر کا تریاق ہے ان سے بھی شفاء ہو جاتی ہے۔

لیکسیس (LACHESIS)

سب سے پہلے ہم لیکسیس پر توجہ دیتے ہیں تاکہ آپ اس موضوع کو مکمل طور پر سمجھ سکیں میں اپنی خواہش کے مطابق عالمگیر علامات کا ذکر کروں گا جو ہمیں معلوم ہیں خاص طور پر لیکسیس ان مریضوں کی دوا ہے جن کی جلد مخصوص طور پر حس ہو مریض سو رہا ہو یا حتی کہ بے ہوش ہو اور آپ اس کی نبض دیکھنا چاہیں یا چھوئیں تو وہ ظاہر کرے کہ اس کو الجھن ہو رہی ہے۔ سخت مالش یا دباؤ باعث زحمت نہیں ہوتا ڈاکٹر ہیرنگ جنہوں نے لیکسیس کی آزمائش کی کہتے ہیں کہ مریض گلے پر تنگ کپڑے برداشت نہیں کرتا ہمیشہ اپنا کالر ڈھیلا رکھتا ہے وہ کہتے ہیں کہ اس علامت نے آزمائش کے دوران ان کو بہت تنگ کیا انہوں نے اس علامت کو لکھ تو لیا مگر اس کو کوئی اہمیت نہ دی لیکن اس وقت سے لے کر اب تک اس علامت کی علاج کے دوران بار بار تصدیق ہوئی اور یہ علامت سچ ثابت ہوئی نہ صرف گردن کی مقامی علامت کے طور پر بلکہ جسم کی عالمگیر علامت کے طور پر بھی اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ گول اعصاب میں خراش یا سوزش کی وجہ مریض چھوا جانا برداشت نہیں کرتا یہ سوجن کی گواہی نہیں ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس کا تعلق آرنیکا ایکونائٹ اور بیلاڈونا کی دکھن سے نہ جوڑا جائے یہ پر حسی ایپس سے بھی مختلف ہے جس میں چھل جانے کا احساس ہوتا ہے اور دکھن کا احساس آرنیکا سے بہت زیادہ ہے یہ نکس وامیکا یا لائیکوپوڈیم کی پر حسی سے بھی مختلف ہے جن

Scanned by CamScanner

میں کھانے کے بعد کمر میں پر حسی ہوتی ہے۔

نمبر ۲۔ یہ دوا یعنی لیکیسس جسم کے بائیں حصے کو متاثر کرتی ہے ہومیوپیتھ ڈاکٹروں پر تنقید کی جاتی ہے کیونکہ ہومیوپیتھ کہتے ہیں کہ یہ دوا دائیں جانب کی ہے اور یہ دوا بائیں جانب کی ہے لیکن یہ عام سادہ حقیقت ہے کہ مرض جسم کے حصوں کا انتخاب کرتا ہے یہ راہ نمائی کافی ہے کہ یقین کر لیا جائے کہ دوا بھی ویسا ہی کرے گی جسم کا بایاں حصہ ادویات سے زیادہ متاثر ہوتا ہے کیونکہ جسم کا بایاں حصہ دائیں حصے سے ذرا کمزور ہوتا ہے لیکیسس کی ایک اور نمایاں خصوصیت اس کے ریوی معدی عصب یعنی (PNEUMOGASTRIC NERVE) پھیپھڑوں اور معدہ کے اعصاب پر عمل سے پیدا ہوتی ہے وہ ہے اس دوا کا نیند کو متاثر کرنا۔ یہ عالمگیر علامت ہے نیند کے بعد مریض کی حالت خراب ہو جاتی ہے یہ بھی درست ہے کہ لیکیسس سانس کے مرکز پر عمل کرتی ہے اور اس کو کمزور کرتی ہے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ نیند میں تکلیف کیوں زیادہ ہو جاتی ہے جب ہم جاگ رہے ہوں تو سانس کے عمل پر ہمارا اختیار ہوتا ہے اور نیند کے دوران یہ اختیار ختم ہو جاتا ہے یہ تبدیلی اس وقت رونما ہوتی ہے جب لیکیسس کے کمزور کرنے والے عمل کا ادعا ہوتا ہے۔

لیکیسس زندگی کے نقطہ عروج پر پیدا ہونے والے عوارضات کی بہت قیمتی دوا ہے مگر خاص طور پر عورتوں کی دوا ہے جنہوں نے جوانی میں بہت بچے پیدا کئے ہوں اور بہت زیادہ محنت کی ہو اس ناتوانی کی حالت میں ماہواری اچانک بند ہو جاتی ہے اور اخراجات کے دب جانے سے لیکیسس کی مریضہ بہت خوار ہوتی ہے یقیناً زندگی کے نقطہ عروج سے پہلے مریضہ ماہواری سے پہلے تکلیف اٹھاتی تھی ماہواری کے دوران نہیں۔ نبض کمزور اور لرزاں ہوتی ہے مخصوص سر درد اور دماغی علامات غصہ دلاتی ہیں گرمی کی لہریں اور اعصابی علامات لیکیسس کی نمایاں خصوصیت ہے۔

آیئے اب لیکیسس کی علامات پر تفصیل سے غور کرتے ہیں سب سے پہلے دماغی علامات مریض پریشان مضطرب۔ یا وہ گو باتونی ہوتا ہے ایک موضوع سے چھلانگ مار کر

Scanned by CamScanner

دوسرے موضوع پر چلا جاتا ہے بسا اوقات مریض کو خوف ہوتا ہے کہ اس کو زہر دے دیا جائے گا اس لئے اگر آپ اس کو دوا کھلانا چاہیں گے تو نہیں کھائے گا کبھی کبھار اضطراب ایک خاص شکل اختیار کر لیتا ہے مریض کو خیال آتا ہے کہ وہ مر چکا ہے اس کے جنازہ کی تیاری کی جا رہی ہے۔ دلچسپ کہانیاں غیر معمولی طور پر جسمانی علامات کو برانگیختہ کر دیتی ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مریض یاوہ گوئی کے ہمراہ غنودگی کا شکار ہو مگر پھر بھی اس کو نیند نہ آئے۔ مریض کے دماغ میں خیالات اس تیزی سے وارد ہوتے ہیں کہ وہ انکو لکھنے سے قاصر ہوتا ہے رات کو دیر تک جاگتا ہے دماغی عمل غیر ضروری طور پر بڑھا ہوا ہوتا ہے لیکن اکساہٹ کی یہ حالت ایک اور حالت میں مدغم ہو جاتی ہے جو جلد ہی پہلی حالت پر چھا جاتی ہے دماغ کمزور ہو جاتا ہے مریض کے لئے سوچنا مشکل ہو جاتا ہے۔ الفاظ کے ہجے نہیں کر سکتا (سلفر لائیکو پوڈیم۔ میڈھورینم) آنکھیں بند کرنے سے چکر آنے زیادہ ہو جاتے ہیں تھریڈون کی نمایاں علامت یہ ہے کہ چکروں درد اور متلی میں شور سے اضافہ ہو جاتا ہے دونوں ادویات لو لگ جانے (SUN STROKE) میں بہترین ادویہ ہیں۔

آپ کو چکروں میں اور دل کی کمزوری کی وجہ سے بے ہوشی میں درج ذیل ادویات سے موازنہ کرنا چاہیے (آرسنک۔ ہائیڈرو سیانک ایسڈ۔ ڈجی ٹیلس۔ وریٹرم البم) کیمفر۔ لاروسیریس یا ہائیڈرو سیانک ایسڈ کی ضرورت لمبی بے ہوشی کے دوران پڑے گی ایسا محسوس ہوگا کہ رد عمل کی کمی ہے چہرہ زرد نیلا جلد سرد اگر حلق میں مشروب زبردستی ڈالے جائے تو معدہ میں جاتے ہوئے ان کی آواز باہر سنائی دے گی اگر اس بے ہوشی کی وجہ جسم کے اندر کسی زہر کی موجودگی ہو جیسا کہ سرخ بخار تو علامات میں مماثلت ہوگی پھنسیاں نیلے رنگ کی ہونگی جب ان پھنسیوں کو دبایا جائے تو بہت آہستگی کے ساتھ ان کا رنگ دوبارہ نیلا ہو جائے گا۔ بے ہوشی میں ڈجی ٹیلس بھی سانپ کے زہروں کی حریف ہے سب سے پہلے نظر کی کمزوری واقع ہوتی ہے اور مریض متلی اور موت کی سی کمزوری کی شکایت کرتا ہے جو معدہ سے اٹھتی ہے کیمفر اور وریٹرم البم میں پسینے موجود ہیں جلد ٹھنڈی ہوتی ہے وریٹرم میں پیشانی

Scanned by CamScanner

پر سرد پسینہ آتا ہے جب مریض لیٹا ہوا ہو تو ممکن ہے کہ چہرے کا رنگ سرخ ہو لیکن مریض کو اٹھایا جائے تو اس کے چہرے کا رنگ زرد ہو جاتا ہے اور مریض مرجھا جاتا ہے مریض کی نبض دھاگے کی مانند باریک ہوتی ہے۔ یکمفر میں جلد برف کی مانند سرد ہوتی ہے مریض اچانک ڈوبنے لگتا ہے بالکل لاروسیریس کی مانند اگرچہ ہو سکتا ہے کہ مریض اپنے ہوش و حواس میں نہ ہو۔ جاگنے پر متلی سر کا بوجھل پن اور غنودگی ہوتی ہے جیسا کہ لوگ جانے سے ہوتا ہے سورج کی گرمی سے پیدا ہونے والے مرضانہ اثرات کے لئے آپ کو گلونائن۔ بیلاڈونا۔ نیٹرم کارب اور تھریڈون میں موازنہ کرنا چاہیئے (اوپر پڑھیں) پہلی دو ادویات میں چہرہ سرخ اور پھولا ہوا ہوتا ہے فالجی کمزوری (گلونائن) اور بے ہوشی ہوتی ہے یہ علامات لیکسیس سے مشابہت رکھتی ہے۔ لیکن دوسری ادویات نیٹرم کارب اور تھریڈون اس مریض کی ادویات ہیں جو پہلے ہی کمزور تھا اور اس کو لو لگ گئی۔

سانپوں کے زہر سے بنی تمام ادویات میں گرم موسم ناقابل برداشت ہوتا ہے اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے امراض موسم بہار یا گرمی کے موسم میں واپس آجاتے ہیں۔ لیکسیس کا مریض ہو سکتا ہے دماغی محنت سے تھکا ٹوٹا ہوا یا مدہوش ہو سورج کی گرمی اس کو کمزور کر دیتی ہے غنودگی لاتی ہے اور بے ہوش کر دیتی ہے اگر خون کا غلبہ تعاقب کر رہا ہو تو چہرہ گہرا سرخ اور ڈوبا ہوا ہوتا ہے ہاتھ اور پاؤں سرد ہوتے ہیں ممکن ہے یہاں یکمفر کی ضرورت محسوس ہو مگر اس وقت جب قوت حیات روبہ تنزل ہو اگر بے ہوشی لمبی ہوتی جائے جسم برف کی مانند سرد اور سرد پسینے میں نہایا ہوا ہو تو لیکسیس اور نیٹرم کارب دونوں ادویات مفید ثابت ہوتی ہیں۔ جب گرم موسم تھکان پیدا کرے تو اس علامت پر آپ کو سلیئم اور نیٹرم میور کے ساتھ بھی موازنہ کرنا چاہیے۔ اب لیکسیس کی دماغی علامات کی جانب واپس آتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ لیکسیس کا ہذیان بڑبڑاہٹ والا ہوتا ہے بعض اوقات مریض بے حس و حرکت ہو جاتا ہے مریض کے ہاتھ پاؤں سرد ہوتے ہیں جسم اور ہاتھ کانپتے ہیں اگر مریض کی زبان باہر نکلوائی جائے تو وہ کانپتی ہے یا دانتوں سے باہر ہی نہیں آتی زبان کا رنگ عموماً گہرا

Scanned by CamScanner

بھورا بسا اوقات زبان کی نوک پر باریک پھنسیاں ہوتی ہیں ہونٹ پھٹ جاتے ہیں گہرے سیاہی مائل رنگ کا خون نکلتا ہے پژمردگی کے بعد مریض یاوہ گوئی کرتا ہے کمزوری ٹائی فائڈ کی کمزوری جیسی ہوتی ہے اس کے بعد ہذیان ہو جاتا ہے مگر یہ ہذیان بیلاڈونا کا سا شدید نہیں ہوتا۔ ان علامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ لیکسیس ٹائیفائیڈ بخار کی بہت قیمتی دوا ہے اور ان تمام امراض کے لئے بھی جو ٹائیفائیڈ جیسے ہوں۔ یاوہ گوئی جس کا ذکر میں پہلے بھی کر چکا ہوں۔ لیکسیس کی مخصوص اور نمایاں علامت ہے ایک اور علامت جو ٹائیفائیڈ کے مریض میں ہو سکتی ہے وہ ہے وہم کہ جیسے مریض کسی نادیدہ قوت کے قبضے میں ہے دست عموماً موجود ہوتے ہیں اور پاخانہ خوفناک حد تک بدبودار ہوتا ہے۔ پاخانہ کی خوفناک بدبو لیکسیس کی نمایاں خصوصیت ہے خناق سرخ بخار اور اسی قماش کے دوسرے امراض میں بھی لیکسیس آپ کی مددگار ثابت ہوگی حتیٰ کہ جب پاخانہ بن رہا ہو اور ہر طرح سے فطری ہو لیکن پاخانہ آنے سے پہلے یہ خوفناک بدبو خارج ہوگی۔

ہو سکتا ہے کہ ٹائیفائیڈ بخار میں لیکسیس کی ضرورت کچھ عرصہ بعد محسوس ہو جب مریض بے ہوش ہو اور اس کا نچلا جبڑا گرا ہوا ہو اور دوسری ہمراہی علامات یہ ظاہر کر رہی ہوں کہ دماغ کا فالج قریب ہے۔ اب میں لیکسیس سے مماثل ادویات کا ذکر کروں گا جن کی ان حالات میں ضرورت پڑ سکتی ہے یاوہ گوئی (بکواس) جو کہ لیکسیس کا خاصہ ہے اس علامات کا موازنہ سٹرامونیم۔ ایگریکس۔ میفائٹس ایکٹیاریسی موسا اور پارس کوارڈی فولیا سے کیا جائے سٹرامونیم لیکسیس سے الگ ہو جائے گی کیونکہ سٹرامونیم کا چہرہ سرخ ہوتا ہے اور دوسری حواسی علامات کی گواہی بھی ہوگی۔ ایگریکس کی بکواس کے ہمراہ چہرہ اور گردن کے پٹھوں کی تشنجی حرکات شامل ہوں گی۔ پریشان کلامی اور خوشی بھی موجود ہوگی۔ میفائٹس کی فضول بکواس بالکل ایسی ہوتی ہے جیسے مریض نے شراب پی رکھی ہو۔ ایکٹیاریسی موسا کی فضول بکواس ماہواری دب جانے سے پیدا ہوتی ہے۔ ہذیان زچہ یا شرابیوں کے ہذیان میں لیکسیس بہت مفید دوا ہوتی ہے۔ ایکٹیاریسی موسا جب چوہوں کے خیالی قیاسات ہوں تو ان کو شفایاب

Scanned by CamScanner

کر دیتی ہے۔ بے خوابی سر میں بے تابی دیوانگی کا احساس فضول بکواس ایک موضوع سے دوسرے موضوع پر۔ مسلسل موضوع کا بدلنا۔ ضروری ہے کہ مریض حرکت کرتا رہے۔
لیکسیس میں ہاتھ نمایاں طور پر لرزتے ہیں دست آتے ہیں شدید کمزوری ہوتی ہے اور ان کے ہمراہ فضول بکواس اور وہم شامل ہوتا ہے۔ پارس کوارڈی فولیا کی بکواس بہت حد تک چائے کی پیدا کردہ بکواس سے مشابہت رکھتی ہے ایک قسم کی خوش دلی کے ہمراہ مریض بچوں جیسی باتیں کرتا ہے۔ ٹائیفائیڈ سے مماثل بخاروں میں آپ لیکسیس کا موازنہ اوپیم۔ ہائیوسائمس۔ آرنیکا۔ لائیکوپوڈیم۔ ایپس۔ میورائٹک ایسڈ۔ بپٹیشیا۔ اور رہس ٹاکس سے کریں۔

ٹائیفائیڈ میں اوپیم کی ضرورت بھی اس وقت پڑے گی جب آپ کو محسوس ہو کہ اچانک دماغ کو فالج ہو سکتا ہے لیکن اس حالت کی علامات اور لیکسیس کی علامات میں نمایاں فرق موجود ہوتا ہے۔ علامات جو اوپیم کا اظہار کرتی ہیں نچلا جبڑا گر جاتا ہے مریض بے ہوش ہوتا ہے سانس گھٹ گھٹ کر اور زور سے آتا ہے چہرہ کا روپ سیاہی مائل یا زردی مائل سرخ روپ چہرہ جتنا زیادہ سیاہی مائل سرخ ہوگا اوپیم اتنی ہی نمایاں دوا ہوگی۔ لیکسیس کی دماغی حالت کی وجہ ٹائیفائیڈ کے زہر کا دماغ پر اثر ہے لیکن اوپیم میں دماغی بھراؤ ثانوی اثرات کی وجہ سے ہوتا ہے۔

اوپیم کی نسبت ہائیوسائمس یقیناً لیکسیس سے زیادہ مماثلت رکھتی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ نچلا جبڑا ڈھلکا ہوا ہے مریض کمزور ہے کانپ رہا ہے اور اس کے ہمراہ پٹھوں میں پھڑکن جو کہ ہائیوسائمس کی نمایاں علامت ہے ہائیوسائمس میں اوپیم کی مانند نیند میں مریض خراٹے بھی لیتا ہے شدید تھکاوٹ اور پاخانہ کا بلا ارادہ اخراج۔ آرنیکا میں بھی دماغ پر خون کا غلبہ ہوتا ہے مریض بے ہوش ہوتا ہے نچلا جبڑا گرا ہوا ہوتا ہے آنکھیں ایک جگہ جم جاتی ہیں لیکن بے ہوشی کے دوران بھی مریض کو بستر گرم اور سخت محسوس ہوتا ہے۔ چہرہ سیاہی مائل سرخ ہوتا ہے پاخانہ اور پیشاب از خود خارج ہو جاتے ہیں ایک ایسی علامت جو آرنیکا کو اوپیم

Scanned by CamScanner

سے الگ کرتی ہے وہ جسم پر اِدھر اُدھر گہرے سیاہی مائل دھبے ہیں ان دھبوں کے کنارے بے ترتیب اور دھبوں کی ظاہری صورت سیاہی مائل یا نیلاہٹ مائل ہوتی ہے (Echymosis)

لائیکوپوڈیم لیکسیس کی مددگار دوا ہے اس لئے کسی بھی اور دوا کی نسبت لیکسیس کے بعد لائیکوپوڈیم نمایاں مظہر ہوتی ہے جب مریض بے ہوشی میں ہو نچلا جبڑا ڈھلکا ہوا ہو سانس میں سے کھڑ کھڑاہٹ کی آوازیں آتی ہوں سانس باہر نکالتے وقت اور اندر کھینچتے وقت بلغم کھڑ کھڑ کرتا ہو آنکھیں ایک جگہ جم گئی ہوں ان میں چپچپا مادہ بھرا ہوا ہو دماغ کا فالج ہو جانے کا خطرہ ہو تو لائیکوپوڈیم بہت اہم دوا ہے میرا مطلب ہے کہ لائیکوپوڈیم مظہر دوا ہوتی ہے۔

ایپس میں نچلا جبڑا لٹک جانا نمایاں نہیں ہے لیکن ایپس لیکیس کی ہذیانی بڑبڑاہٹ سے مماثلت رکھتی ہے کانپتی ہوئی زبان وغیرہ میں بھی مماثل ہے تاہم شہد کی مکھی کا زہر اعصابی اضطراب کے ہمراہ اونگھ اور بے خوابی پیدا کرتا ہے بعد میں ہزیانی بڑبڑاہٹ خوشی بیگانگی کا اظہار شکم سوجا ہوا اور ہاتھ پر حس کلائیاں سر دبلا ارادہ پاخانے۔ پر حسی دراصل چھل جانے کا احساس ہے اور یہ پر حسی لیکیس سے بہت مختلف ہوتی ہے۔

میورائٹک ایسڈ کی نمایاں علامت ڈوبا ہوا چہرہ ہے دھنسا ہوا چہرہ زبان نرم اور جڑ حلمہ زبان سے محروم یا زبان بھوری سخت اور سکڑی ہوئی پٹھوں کی کمزوری کی وجہ سے مریض بستر کی پائنتی کی جانب کھسک جاتا ہے۔

ہیپٹیشیا کا چہرہ سیاہی مائل مریض مدہوش نظر آتا ہے مریض کاہل ہوتا ہے بے ہوشی ہوتی ہے اور سوال کا جواب دیتے دیتے سو جاتا ہے پتلے سیاہی مائل پاخانے جو زبردست بدبودار ہوتے ہیں ہو سکتا ہے کہ رہس ٹاکس لیکیس کے عمل کی ہیئت کا روپ دھار لے جب اونگھنے کا عمل ظاہر ہو اور بڑبڑاھٹ موجود ہو زبان پھٹی ہوئی ہو خشک ہو دانتوں پر گندے ذرات موجود ہوں (Sordes) پاخانہ بلا ارادہ خارج ہو جاتا ہو۔ درجے میں تو بے شک سانپ کا زہر رہس ٹاکس سے کمتر ہے مگر دوسری علامات جو بعد میں ظاہر ہوتی ہیں برابر ہے۔

Scanned by CamScanner

بے آرامی رہس ٹاکس کی نمایاں علامت ہے زبان کی نوک پر سرخ تکون ہوتی ہے اور اخراجات بھی اتنے بدبودار نہیں ہوتے جتنے کہ لیکسیس کے اخراجات بدبودار ہوتے ہیں آپ یہ بات اپنے ذہن میں جمالیں کہ رہس ٹاکس فاسد اکساہٹ والی دوا ہے اور اس کو مظہر علامات سے مماثل ہونا چاہیئے اس کا استعمال اس وقت ضروری ہوگا جبکہ فاسد اکساہٹ کے بعد کاہلی پیدا ہو جائے۔

ٹائیفائیڈ میں لیکسیس کی دماغی علامات اور اس کے اظہار اور مماثل ادویات کے اظہار کو چھوڑتے ہیں اور اب ہم لیکسیس کی سر کی علامات کی جانب توجہ دیتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ سر میں دھڑکن دار درد ہوتا ہے خاص طور پر بائیں ابرو کے اوپر زکام لگنے سے پہلے دماغی پراگندگی پیدا ہو جاتی ہے۔ جوں ہی زکام ظاہر ہوتا ہے تو اس علامت میں فوری تخفیف ہو جاتی ہے نمایاں علامت یہ کہ جب اخراجات شروع ہو جاتے ہیں تو مریض بہتری محسوس کرتا ہے ذاتی طور پر میں نے ماہواری کی بندش کو لیکسیس سے شفایاب کیا ہے جبکہ ماہواری بند ہونے کی وجہ سے سر درد موجود تھا۔ جوں ہی ماہواری جاری ہوئی سر درد کو افاقہ ہو گیا عمر کے آخری حصے میں جب ماہواری بند جاتی ہے تو پیشانی میں جلن ہوتی ہے۔

نزلاوی اور وجع المفاصلی سر درد میں آپ مرکیورس۔ سنکونا۔ پلساٹیلا۔ برائی اونیا اور جلسی میم سے موازنہ کریں اگر زکام دب جانے سے سر درد شروع ہو جائے تو مرک شفایاب کر دیتی ہے یہ سر درد دھڑکن دار درد ہوتا ہے اور ناک کی جانب دباؤ ہوتا ہے سنکونا کے سر درد میں معمولی سی ہوا لگنے سے اضافہ ہو جاتا ہے برائی اونیا اور پلساٹیلا اس وقت فائدہ مند ہوتی ہیں جب اخراجات گاڑھے زرد یا سبز ہوں۔ جلسی میم میں مریض سست ہوتا ہے حرکت نہیں کرنا چاہتا درد پشت سر سے شروع ہو کر پیشانی اور چہرہ تک جاتا ہے ہو سکتا ہے کہ سر درد کی وجہ معدہ کی ابتری یا انتڑیوں کی خرابی ہو یہ بھی ممکن ہے کہ بخار کے ہمراہ سر درد ہو یا کسی بھی جراثیمی مرض کے ہمراہ سر درد ہو مریض کے دوران خون کا میلان سر کی جانب ہوتا ہے سر میں دھڑکن چہرہ کا رنگ سیاہی مائل سرخ چہرہ پھولا ہوا عام نیند سے لے کر گہری بے ہوشی

Scanned by CamScanner

دماغی پراگندگی اور ابتری بسا اوقات سر درد کے ہمراہ جزوی اندھا پن دل کی دھڑکن میں اضافہ اور غشی سر درد کی نوعیت درج ذیل ہو سکتی ہے چبھن دار سر درد جس کا نشانہ ناک کی جڑ ہوتی ہے بسا اوقات. درد رخسار کی ہڈی سے کان میں جاتا ہے یہ درد کی مخصوص علامت ہے رخسار کی ہڈی سے کان میں درد کے متوازی درد کی ایک اور قسم ہے سر سے آنکھوں تک درد اور آنکھوں میں درد یہ تمام درد لیکسیس کے مخصوص درد ہیں ایک اور درد جس کا اب میں ذکر کروں گا ممکن ہے اس کی بنیاد وجع المفاصل ہو سر کا درد متاثرہ حصے سے گردن اور کندھوں میں جاتا ہے اور اکثر گردن میں معمولی سی سختی بھی موجود ہوتی ہے وجہ خواہ زکام ہو یا (نقرس) ہو۔

شدید سر درد میں آپ کو لیکسیس مظہر دوا نظر آئے گی جب دماغ کی جھلیوں (Menengitis) میں ورم ہو گا سر درد کی شدت سے مریض مجبور ہو کر چیخے چلائے گا۔ سر کو اِدھر اُدھر حرکت دے گا۔ تکیے میں گھسیڑے گا زبان کا رنگ سڑابیری کی مانند ہو گا لیکسیس اس وقت خاص طور پر فائدہ مند ثابت ہو گی جب مرض سرخ بخار یا ٹائیفائیڈ کی مانند ترقی نہ کر چکا ہو یا اس کی لہر گزر چکی ہو پہلے نمبر پر مریض غنودگی میں مبتلا ہو لیکن سو نہ سکتا ہو دل کی دھڑکن تیز ہو یا مریض کانپتا ہو اور جلد بے ہوشی آگھیرے مریض کو نیند زیادہ آئے مریض کو جگانا مشکل ہو۔

سر کا درد جیسا کہ دماغی جھلیوں کے ورم میں ہوتا ہے آپ کو چاہیئے کہ بیلاڈونا اور لیکسیس کا تعلق یاد رکھیں ان دونوں ادویات میں صرف ایک درجے کا فرق ہے۔ دونوں ادویات دماغ کی جھلیوں کے ورم (Menengitis) سرخ باد (Erysipilas) سرخ بخار (Scarlet Fever) اور (Epilepsy) مرگی تک میں فائدہ مند ہیں لیکن بیلاڈونا ان امراض کی ابتدا کی نمائندگی کرتی ہے یا بیلاڈونا ایسی حالت کی دوا ہے جس میں بے ہوشی شامل ہو سوزش موجود ہو۔ مکمل پژمردگی نہ ہو۔ بیلاڈونا کا مریض گہری نیند سے جاگتا ہے تو رونا شروع کر دیتا ہے دانت پیستا ہے اور خوف زدہ ہوتا ہے نبض طاقتور ہوتی ہے جلد کا رنگ چمکدار سرخ یا گہرا سرخ ہوتا ہے اگر پھنسیاں یا ابھار موجود ہوں جیسا کہ سرخ بخار میں

Scanned by CamScanner

اور خطرہ ہو کہ غیر صحت مند پیپ کا عمل شروع ہو جائے گا جیسا کہ سانپوں کے زہر میں ہوتا ہے اکثر اوقات ہم بیلا ڈونا استعمال کرنے کے بعد خون کا زہریلا ہونا اور دماغی تھکاوٹ اور فالج کے خطرہ جیسی گواہی حاصل کرتے ہیں ایسے حالات میں لیکسیس کی ضرورت ہوتی ہے۔
مریض اب بھی نیند کے دوران روتا ہے یا خوف زدہ ہو کر جاگتا ہے۔ حلمہ زبان ہموار ہوتے ہیں۔

سرگرم چہرہ سرخ نبض تیز مگر زیادہ ضعیف ہو پاؤں سرد ہوں جلد پر بے ترتیب گرمی ہو دماغ زیادہ دھندلا ہو غنودگی رازداری سے بڑھتی جا رہی ہو سوزش سے متاثر حصہ یا جھوٹی جھلی یا حمرہ یا جو بھی ماجرا ہو اس کا رنگ زیادہ ارغوانی ہوتا جا رہا ہو تو ان علامات سے تبدیلی کا اظہار ہو رہا ہے۔

لیکسیس کے عمل کی جانب متوجہ ہوں تو ہم دیکھتے ہیں کہ لیکسیس آنکھوں پر اثر انداز ہوتی ہے نظر کمزور جاگنے پر اضافہ آنکھوں کے سامنے سیاہ ترمرے اڑتے دکھائی دیتے ہیں نظر اچانک دھندلا جاتی ہے دل کی حرکات تیز ہوتی ہیں غشی اور اعصاب کانپتے ہیں جب نظر کی کمزوری کی وجہ چکر اور دل کے امراض ہوں تو لیکسیس ادویات کی سردار دوا ہے۔ ہم لیکسیس کو ایسے سکتہ جس میں خون پتلی کے اندر پھیل جائے میں بہت کامیابی سے استعمال کر سکتے ہیں۔ لیکسیس خون کو جذب کرانے میں بہت کامیابی سے عمل کرتی ہے۔ آنکھ کی پتلی کے ایسے حالات میں لیکسیس کی قریب ترین مماثل ادویات کروٹیلس۔ فاسفورس۔ آرنیکا۔ بیلا ڈونا اور ہیما میلس ہیں۔ آنکھوں کی خنار یزی سوزش لیکسیس طلب کرتی ہے جب نیند کے بعد علامات میں اضافہ ہو جاتا ہو روشنی سے خوف آتا ہو درد جلن دار چبھن دار پھاڑنے والے ہوں جو بڑھ کر کنپٹیوں سر اور پشت سر تک پہنچ جاتے ہوں ساتھ ہی ساتھ آنکھوں اور پپوٹوں میں خارش ہو اور ڈنگ دار درد ہوں چھونے سے اضافہ ہو جاتا ہو نظر دھندلی ہو آنکھوں کے سامنے سیاہ دھبے پھڑ پھڑاتے ہوں۔

آنکھوں کی پیپ دار سوزش میں کروٹیلس کی ضرورت پڑے گی جب آنکھوں کے

Scanned by CamScanner

سامنے سیاہ دھبے پھڑ پھڑاتے ہوں۔

آنکھوں کی پینپ دار سوزش میں کروٹیلس کی ضرورت پڑے گی جب آنکھوں کے گرد کاٹنے والے درد ہوں صبح کے وقت پپوٹے سوجے ہوئے ہوں۔ بھنوؤں کا اعصابی درد ہو ماہواری کے دوران آنکھوں کے گرد کاٹنے والے درد ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ کانوں کے امراض بھی شفایاب کر دے جب کانوں میں گرجنے گانے یا کئی قسم کی آوازیں سنائی دیتی ہوں اور کانوں میں انگلی مارنے سے آوازیں آنا بند ہو جاتی ہوں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کانوں میں یہ آوازیں غلبہ خون کی وجہ سے نہیں آتیں۔ بلکہ ان کی وجہ نزلاوی ہوتی ہے خاص طور پر کانوں کی نالی کی بندش کانوں کا میل اپنی خاصیت بدل لیتا ہے لیس دار اور بدبو دار ہو جاتا ہے کانوں اور زائدہ حلمیہ کے درمیان سوجن ہوتی ہے سوجن کے ہمراہ دھڑکن دار درد اور سختی موجود ہوتی ہے ان علامات پر آپ نائٹرک ایسڈ۔ کیپسیکم۔ اورم۔ ہیپر سلفر اور سلیشیا کے ساتھ موازنہ کریں۔

ایلاپس اور کروٹیلس بھی کانوں پر اثر انداز ہوتی ہیں ایلاپس لیکسیس کی مانند نزلہ پیدا کرتی ہے کانوں میں سے سیاہ رنگ کا میل خارج ہوتا ہے کانوں میں بھنبھناہٹ ہوتی ہے اور کان بہتے ہیں ایلاپس کے اخراجات زردی مائل سبز اور خونی ہوتے ہیں لیکسیس میں کان کی نالی بند ہوتی ہے اور ان میں انگلی مارنے سے بہتری ہوتی ہے کروٹیلس میں ایسا احساس ہوتا ہے کہ جیسے کانوں کی نالی میں کوئی شے ٹھونس ٹھونس کر بھری ہو دایاں کان زیادہ متاثر ہوتا ہے ایسا احساس ہوتا ہے کہ کانوں کا میل گرم ہو کر گاڑھا ہوتا جا رہا ہے۔

لیکسیس کے مریض کا چہرہ کئی طرح کا ہوتا ہے یقیناً اس کی وجہ جسمانی حالت ہوتی ہے کئی امراض جن میں لیکسیس مظہر دوا ہو چہرہ بے رونق اور مٹی رنگا ہوتا ہے وہ امراض جن میں پھنسیاں نکل آتی ہیں خارش نکل آتی ہے ان میں چہرہ نیلاہٹ مائل سرخ اور پھولا ہوا ہوتا ہے اگر خارش یا ابھار باہر ظاہر ہوں تو یہ چھدرے ہوتے ہیں اور ان کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے چہرے سے پریشانی اور دردناک اظہار ہوتا ہے۔ اس کے ہمراہ بدحواسی ہوتی ہے چہرہ کی

Scanned by CamScanner

صورت بدل جاتی ہے چہرہ گرم اور پھولا ہوا ہوتا ہے سرخ جیسے کہ سوجا ہوا ہے یا جیسے بدکاری کرنے کے بعد آنکھوں کے گرد نیلے حلقے ہوتے ہیں لیکن جب مریض کو شکم کی تکالیف ہوں تو چہرہ کا رنگ مٹی کی مانند بھورا ہوتا ہے لیکسیس میں چہرہ کا تشنج جبڑے کا اکڑ جانا چہرہ کا مسخ ہو جانا پایا جاتا ہے۔ جسم پچھلی جانب اکڑ جاتا ہے رونا چلانا۔ پاؤں سرد چہرہ کا اچانک سوج جانا موجود ہے چہرہ کی سوجن میں آپ ایپس ۔ بیلاڈونا۔ آرسنک۔ لائیکوپوڈیم۔ ہائیوسائمس۔ رہس ٹاکس۔ پلساٹیلا۔ سٹرامونیم۔ کالی کارب اور فاسفورس سے موازنہ کریں.

آنکھوں کے گرد نیلے حلقوں میں آرسنک ۔ کیوپرم۔ فاسفورس۔ سیکیل کار اور وریڑم البم سے موازنہ کریں۔

زرد بیمار اور مٹی رنگ کے چہرے میں آرسنک۔ بیوفو۔ لائیکوپوڈیم۔ کاربوویج۔ رہسٹاکس۔ سنکونا۔ فاسفورس اور فاسفورک ایسڈ سے موازنہ کریں۔

اگر چہرہ بدکار کا سا نظر آئے تو بپٹیشیا۔ ہائیوسائمس۔ کاربوویج ۔ نکس وامیکا۔ سلفر اور اوپیم اور نکس موسکاٹا سے موازنہ کریں۔

تشنج چہرہ میں نکس وامیکا۔ ہائیوسائمس۔ بیلاڈونا۔ ہائیڈروسیانک ایسڈ۔ لائیکوپوڈیم۔ سائی کیوٹاروسا۔ کیمفر۔ فائی ٹولاکا اور آرسنک سے موازنہ کریں۔

ایپس آرسنک اور کالی کارب میں چہرہ پھولا ہوا ہوتا ہے تاہم سرخی موجود نہیں ہوتی۔ ایپس میں پپوٹوں میں چبھن دار درد ہوتے ہیں اور سختی کا احساس بھی ہوتا ہے آرسنک میں آنکھوں کے گرد سوجن ہوتی ہے پیشانی اور ابروؤں کے درمیان سوجن ہوتی ہے۔ (نیٹرم آرسنک) کالی کارب میں اوپر والے پپوٹوں پر تھیلیاں بنی ہوتی ہیں اچانک گال سوج جاتے ہیں۔

آرسنک کی ظاہری صورت سانپوں کے زہروں سے بہت مشابہت رکھتی ہے بے آرامی بے چینی اور درد نمایاں ہوتے ہیں تنک مزاجی اور موت کا خوف موجود ہوتا ہے۔ چہرہ بقراطی ڈوبا ہوا چہرے کے ابھار نوک دار آنکھیں زیادہ گہری اور سرد پسینے جب چہرہ کا رنگ مٹی

Scanned by CamScanner

کے رنگ جیسا ہو تو کمزوری اور ضعف کی حالت ہوتی ہے۔ اگر جبڑا لٹک جانے کی علامت موجود ہو تو مریض زرد اور لیٹا ہوا ہو گا جیسے کے مرا پڑا ہے تاہم جسم گرم ہو گا مریض اچانک اٹھے گا اور شدید اینٹھنیں شروع ہو جائیں گی اس کے بعد دوبارہ مریض پہلے کی مانند حالت سکوت میں چلا جائے گا آنکھیں قدرے کھلی ہوں گی اور آنکھوں کے سفید پردے پر گوند ہو گی۔

لائیکوپوڈیم کا چہرہ زرد یا پیلا ہو گا چہرہ پر گہری اور لمبی لکیریں ہوں گی تشنجی حرکات ایک جیسی ہوں گی اگرچہ لائیکوپوڈیم کی آزمائش کے دوران پیدا ہونے والے تشنج کے پھیلاؤ اور سکڑاؤ میں فرق موجود ہے آپ دیکھیں گے کہ زبان باہر نکلتی ہے اور اندر چلی جاتی ہے چہرے کے اعصاب میں تشنجی لرزہ ہوتا ہے منہ کے زاویے کبھی اوپر چلے جاتے ہیں کبھی نیچے آجاتے ہیں ناک کے نتھنے پھولتے ہیں اور سکڑ جاتے ہیں ممکن ہے آنکھیں جزوی طور پر کھلی ہوں اور گید سے بھری ہوئی ہوں یہ خراب علامت ہے اس علامت کا مطلب ہے کہ دماغ تھک چکا ہے۔

فاسفورس کا چہرہ زرد ہوتا ہے مگر خون کی کمی اور راکھ جیسی وضع سے پہچانا جاتا ہے یہ یاد رکھیں کہ فاسفورس کا چہرہ بھی سانپوں کی ادویات کی مانند پھولا ہوا ہوتا ہے ڈوبا ہوا چہرہ آنکھوں کے گرد نیلے حلقے اور ہونٹ نیلے ہوتے ہیں۔

ہائیوسائمس چہرے کے اظہار اور تشنج میں لیکسیس سے مماثلت رکھتی ہے اس کا چہرہ بے وقوفانہ اور شراب نوشوں کا سا ہوتا ہے چہرے کا رنگ نیلا اور حلیہ بگڑا ہوا ہوتا ہے یا چہرہ سوجا ہوا اور زردی مائل سرخ ہوتا ہے چہرے کے اعصاب کے ایک گروہ میں جھٹکے نظر آتے ہیں مرض کے حملے سے پہلے شدید بھوک لگتی ہے۔

سٹرامونیم متورم چہرے کی وجہ سے دوسری ادویات سے الگ کی جاسکتی ہے جاگنے پر خوف اور دہشت روشنی سے تشنج کا واپس آجانا۔ سمٹا ہوا بے نور اداس چہرہ پیشانی پر سلوٹیں۔ ہائیڈروسیانک ایسڈ کے تشنج اور چہرہ کا رنگ ایلاپس سے مشابہت رکھتے ہیں ایلاپس

Scanned by CamScanner

کی مانند جو کچھ پیا جائے معدہ میں جاتے ہوئے اس کی آواز سنائی دیتی ہے لیکن ایلاپس میں معدہ کے منہ کا یہ تشنجی سکڑاؤ ہوتا ہے جس کے بعد یکدم آسودگی ہو جاتی ہے۔ ہائیڈروسیانک ایسڈ کے تشنج میں جلد زردی مائل منہ جبڑے اور کمر کے پٹھے متاثر ہوتے ہیں اچانک جھٹکا محسوس ہوتا ہے جو بجلی کی مانند سر سے پاؤں تک جاتا ہے اور اس کے بعد تشنج شروع ہو جاتے ہیں اس علامت پر ہائیڈروسیانک ایسڈ لیکسیس کی نسبت سائی کیوٹاروسا اور ہیلی بورس سے زیادہ قریب ہے لیکن سائی کیوٹاروسا میں سانپ کے زہر کی مانند اینٹھن کی وجہ سے سانس کی تنگی ہوتی ہے سائی کیوٹا کسی بھی دوا سے زیادہ سانس کی تنگی پیدا کرتی ہے یہ دوا ٹکٹکی پیدا کرتی ہے اینٹھنوں کے بعد شدید کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔

کیمفر اور لیکسیس میں فوری طور پر تمیز کی جا سکتی ہے کیمفر کی ٹھنڈک اور نچلے ہونٹ کا لٹک کر دانتوں کا نظر آنا۔ لیکسیس کی نمایاں علامت چہرے کا سرخ باد ہے خاص طور پر مرض بائیں جانب نمایاں ہوتا ہے ممکن ہے ابتدا میں چہرہ چمک دار سرخ ہو لیکن جلد ہی سیاہی مائل نیلاہٹ اختیار کر لیتا ہے CELLULAR TISSUE جوف دار بافتوں میں زہر پھیلا ہوا نظر آتا ہے پس ہمیں متاثرہ حصے میں آنکھ کی پھلاوٹ نظر آتی ہے اب اس نیلاہٹ مائل چہرہ کی وجہ کمزوری ہے جو اس کے ہمراہ ہوتی ہے۔ حتیٰ کی مرض کی ابتدا میں بھی جبکہ جلد کا رنگ ابھی سرخ ہوتا ہے کمزوری موجود ہوتی ہے۔

نبض کی رفتار اگرچہ تیز ہوتی ہے مگر نبض ضعیف ہوتی ہے لازم ہے کہ پاؤں ٹھنڈے ہوں اور سر بھی ٹھنڈا ہو یوں مریض فوری غنودگی کا شکار ہو جاتا ہے ہذیانی بڑبڑاہٹ ہوتی ہے یا مخالف جھوٹی اکساہٹ ہوتی ہے فضول بکواس جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں موجود ہوتی ہے اب آپ کو لیکسیس کے سرخ باد اور اس سے مماثل ادویات کے سرخ باد میں فرق جاننا ہے ان ادویات میں سب سے اوپر ہیلاڈونا ہے ہیلاڈونا کی ابتدائی علامات لیکسیس سے کوئی مشابہت نہیں رکھتیں لیکن مرض کے دوران جب کہ شدید سوزش ہوتی ہے تو پھولا ہوا چہرہ نیلاہٹ مائل سرخ ہو جاتا ہے اور گیگرین کا خطرہ منڈلانے لگتا ہے یا جب دماغ متاثر ہو جاتا

Scanned by CamScanner

پڑتی ہے جب دماغی علامات بیلاڈونا کے قابو سے باہر ہو جائیں اور اکساہٹ ہذیانی بے ہوشی کو راستہ فراہم کر رہی ہو نبض کمزور ہو تیز ہو اور اعضاء کی ٹھنڈک کی وجہ قوت حیات کا ڈوبنا ہو نہ کہ خون کا اوپر کی جانب میلان۔ کروٹیلس بھی بیلاڈونا کے ساتھ ایسا ہی تعلق رکھتی ہے۔

ایپس سرخ باد میں تب مظہر نظر آئے گی جب متاثرہ حصص کا میلان استسقاء کی جانب ہو گا اگر چہرہ متاثر ہوتا ہے تو پپوٹے پانی سے بھری ہوتی تھیلیوں کی مانند باہر نکلے نظر آتے ہیں چہرہ کا رنگ عموماً گلابی ہوتا ہے یا چہرہ کا رنگ گہرا ارغوانی ہوتا ہے لیکن کبھی بھی لیکسیس کی مانند سیاہی مائل نیلا نہیں ہوتا۔ اگر چہ یہ ہو سکتا ہے کہ تباہی کی جانب میلان ہو۔ مکھی کے زہر کی پیدا کردہ اعصابی اکساہٹ اس کی دوسری ہم جنس ادویات سے مختلف ہوتی ہے۔ یہ اضطرابی حالت ہے تنگ کرنے والا احساس جو مریض کو سونے نہیں دیتا اگر چہ مریض کو غنودگی ہوتی ہے۔

رہسٹاکس اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب سرخ باد آبلہ نما ہو مریض ست ہوتا ہے جیسا کہ لیکسیس میں ہے چہرے پر چھوٹے چھوٹے آبلے پیدا ہو جاتے ہیں اور چہرے کا رنگ گدلا سرخ ہوتا ہے ایپس جیسا ارغوانی نہیں ہوتا۔

اگر لیکسیس کے مریض میں آبلے بن جائیں تو ان میں فوراً پیپ بھر جاتی ہے اس تعلق سے اگر رہس ٹاکس کو دیکھا جائے تو رہس ٹاکس میں زیادہ آبلے جلن چبھن دار درد اور خارش ہوتی ہے ساتھ ہی ساتھ اعضاء میں درد اور بے چینی بھی موجود ہوتی ہے لیکسیس کی سوزش نیلاہٹ مائل سرخ اور میلان گینگرین کی جانب ہوتا ہے۔

یوفورئیم سرخ باد کے ہمراہ گینگرین بھی پیدا کرتی ہے اور اس میں زہر جیسی پریشانی بھی ہے نظر دھندلا جاتی ہے یہ دوا آپ کی توجہ کی طلبگار ہے دائیں گال کا رنگ سیاہی مائل سرخ یا نیلاہٹ مائل سرخ ہوتا ہے اور مٹر کے دانے کے برابر آبلے بن جاتے ہیں اور ان میں زرد رنگ کا سیال بھرا ہوتا ہے درد چھیدنے والے اور کترنے والے ہوتے ہیں اور مسوڑھے سے کان میں جاتے ہیں جب درد کم ہو جائے تو کھلی اور کیڑے چلنے کا احساس ہوتا ہے۔

Scanned by CamScanner

زرد رنگ کا سیال بھرا ہوتا ہے درد چھیدنے والے اور کترنے والے ہوتے ہیں اور مسوڑے سے کان میں جاتے ہیں جب درد کم ہو جائے تو کھجلی اور کیڑے چلنے کا احساس ہوتا ہے۔

ممکن ہے کہ لیکسیس چہرے کے اعصابی درد (Prosopalgia) میں مظہر دوا ہو جب درد دائیں جانب ہو اور شدید ہو اور جب حلقہ چشم کے اوپر پھاڑنے والے درد ہوں اور رخسار کی ہڈیوں میں کھودنے اور پیچ کسنے والے درد ہوں جیسے کہ کھودا جارہا ہے یا پیچ کسا جارہا ہے جونہی آنکھیں بند کی جائیں ہذیان ہو جاتا ہے۔

دانت بوسیدہ ہو جاتے ہیں ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں مسوڑھے سوجے ہوئے اور نیلے ہوتے ہیں مسوڑھوں میں دھڑکن دار درد ہوتے ہیں۔

لیکسیس کو بھرے ہوئے دانت کی جڑ کی سوزش میں یا دانت کی جڑ کے پھوڑے میں کامیابی سے استعمال کیا جاسکتا ہے موازنہ کریں مرکیورس۔ ہیپر سلفر۔ فلورک ایسڈ اور پیٹرولیم۔

دانت درد میں کوئی بھی دوا ماسوائے مرکیورس کے لیکسیس جیسی نہیں ہے جب مسوڑھا سوجا ہوا ہو۔ دانت بوسیدہ ہو دانت کی جڑ میں پھوڑا ہو کہا جاتا ہے کہ مرکیورس براہ راست دانت کے مواد پر عمل کرتی ہے۔ درد پھاڑنے والا اور دھڑکن دار ہوتا ہے اور گولی کی مانند چہرہ اور کانوں میں جاتا ہے۔ لیکسیس میں مسوڑھا سوجا ہوا اور سیاہی مائل سرخ ہوتا ہے یا گرم اور تنا ہوا ہوتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مسوڑھا ابھی ٹوٹ جائے گا مرکیورس میں بستر کی گرمی سے مرض میں اضافہ ہوتا ہے اکثر اوقات مرکیورس کے بعد لیکسیس کی ضرورت پڑتی ہے جب مریض کے منہ سے رال بہت بہتی ہو صرف مرکیورس میں مسوڑھوں کے کنارے سفید اور مسوڑھے گندے ہوتے ہیں۔ جب منہ کے اندر آبلے ہوں تو لیکسیس کا موازنہ نائٹرک ایسڈ میوراٹک ایسڈ، آرسنک، ایپس اور ہیپٹیشیا سے کیا جائے لیکن مرکیورس کاربو ویج۔ سٹافی سیگریا کالی کلوریکم، آیوڈین، سلفیورک ایسڈ اور نائٹرک ایسڈ سے زیادہ مماثل دوا ہے۔

Scanned by CamScanner

بیپٹیشیا میں مسوڑھوں سے خون رستا رہتا ہے مسوڑھے سیاہی مائل سرخ یا ارغوانی رنگ کے نظر آتے ہیں منہ میں تھوک کی زیادتی ہوتی ہے بدبو آتی ہے اور پاخانہ بدبودار ہوتا ہے اور یوں یہ دوا لیکسیس سے قریبی مماثلت رکھتی ہے دونوں ادویات پھیپھڑوں کی ٹی بی کے آخری درجے میں مظہر ہوتی ہیں جب منہ میں آبلے ہوں۔ دونوں ادویہ زبان کی علامات اور عام علامات میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں بیپٹیشیا کی زبان درمیان سے زرد اور زبان کے کنارے چمکدار سرخ ہوتے ہیں لیکسیس کی زبان سرخ خشک اور خاص طور پر زبان کی نوک دمکتی ہے زبان کے کناروں اور نوک پر آبلے ہوتے ہیں۔

نائٹرک ایسڈ کا تھوک تیزابی ہوتا ہے منہ میں سوئی چبھنے والے درد ہوتے ہیں جیسے کہ لکڑی کی پھانس چبھ گئی ہو منہ کے چھالے اور مسوڑھے عموماً سفیدی مائل ہوتے ہیں زبان پر کھردری جگہیں بھی ہوتی ہیں ساتھ ہی ساتھ ٹیس دار درد بھی موجود ہوتے ہیں۔

میورائٹک ایسڈ کے زخم گہرے نیلاہٹ مائل ہوتے ہیں اور ان زخموں کے کنارے سیاہی مائل ہوتے ہیں لعاب دار جھلیاں جگہ جگہ سے ننگی ہوتی ہیں اور کھردرے دھبوں پر آبلوں کے نشان ہوتے ہیں۔

آرسنک لیکسیس کی مانند نظر آتی ہے مسوڑھوں سے خون زبان کے کناروں پر آبلے یا بدبودار پاخانے شدید جلن کے ہمراہ بے چینی کمزور ہونے کے باوجود مریض حرکت کرنے کی کوشش کرتا ہے اگر گینگرین ہو تو منہ میں شدید جلن اور درد ہوتا ہے منہ میں تپش ہوتی ہے۔ دونوں ادویات میں زخموں کا رنگ نیلاہٹ مائل یا سیاہی مائل ہوتا ہے زخموں کا گوشت مردار ہوتا ہے لیکن آرسنک میں دماغی چڑچڑاپن ہوتا ہے۔ ایپس کے آبلے زبان کے کناروں پر ہوتے ہیں یا پھر جھنڈ کی شکل میں آبلے ہوتے ہیں منہ اندر سے سرخ گلاب کے رنگ کا ہوتا ہے اندر سے منہ سوجا ہوا ہوتا ہے اور اس سوجن میں مکھی کاٹے جیسے درد ہوتے ہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ زبان کا کنارہ گرم پانی سے جل گیا ہو عام طور پر مکمل منہ میں بھی ایسا ہی محسوس ہوتا ہے۔

Scanned by CamScanner

کاربو وتیج۔ سٹافی سیگریا۔ سلفیورک ایسڈ میں مسوڑھے مرکیورس سے زیادہ سفید ہوتے ہیں مسوڑھے اسفنجی اور نیلاہٹ مائل کی بجائے زخمی ہوتے ہیں سٹافی سیگریا میں ممکن ہے کہ مسوڑھوں پر پھوڑے نکل آئیں جن کا رنگ نیلاہٹ مائل سرخ یا زرد ہو خاص طور پر سٹافی سیگریا کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب مرکیورس کا غلط استعمال کیا گیا ہو یا پھر ان مریضوں میں ضرورت پڑے گی جو سفلس زدہ ہوں چہرہ ڈوبا ہوا ہو آنکھوں کے گرد نیلگوں حلقے ہوں۔

سلفیورک ایسڈ زبردست کمزوری پیدا کرتی ہے زردی مائل سفید مسوڑھے جلد زرد مریض جلد باز اور بے حد زود حس ہوتا ہے کانپنے کی مسلسل شکایت کرتا ہے تاہم اس کے کانپنے کو دوسرے لوگ نہیں دیکھ سکتے۔

سیلی سائیلک ایسڈ عام قسم کا منہ کا آکلہ پیدا کرتی ہے جلن دکھن اور سانس بدبودار ہوتا ہے لائیکوپوڈیم بھی اسی کی مانند منہ کا آکلہ پیدا کرتی ہے لیکن زبان کی جڑ کے نزدیک (NEAR THE FRAENUM) لیکسیس زبان کی نوک پر آبلے۔ نائٹرک ایسڈ۔ فائی ٹولیکا نیٹرم ہائیڈروکلور گالوں کی اندرونی جانب آبلے پیدا کرتی ہیں۔

فائی ٹولیکا اندرون منہ اور حلق کی علامات میں لیکسیس سے مماثلت رکھتی ہے (اگلا لیکچر ملاحظہ کریں) دونوں ادویات شدید کمزوری پیدا کرتی ہیں ڈوبا ہوا چہرہ۔ نظر کمزور، آنکھوں کے گرد نیلاہٹ، منہ میں دکھن، تالو میں دکھن۔ زبان کے کناروں پر آبلے۔ زبان کی نوک سرخ تھوک زیادہ۔ فائی ٹولیکا میں تمیز کی جاسکتی ہے کیونکہ فائی ٹولیکا' میں نگلتے وقت زبان کی جڑ میں شدید درد ہوتا ہے یہ درد جسم کے دردوں دکھن اور تھکاوٹ کا حصہ ہوتا ہے۔

ہیلی بورس بھی منہ کا آکلہ پیدا کرتی ہے لیکن اس آبلوں کا رنگ زردی مائل اور ان کے کنارے ابھرے ہوئے ہوتے ہیں دوبارہ اپنے موضوع بوسیدہ دانتوں کی جانب واپس آتے ہیں۔ کریوزوٹ کا دانت درد چہرے کے بائیں جانب جاتا ہے کریوزوٹ اس درد کو شفایاب کر دیتی ہے دانت بہت جلد گلنے لگ جاتے ہیں مسوڑھوں سے سیاہی مائل خون نکلتا ہے لیکن اس کے ہمراہ ہونے والا چہرے کا درد جلن دار ہوتا ہے مریض پریشان ہوتا ہے حتیٰ

Scanned by CamScanner

کہ بچوں کی مانند تشنج ہونے لگتا ہے۔

تھوجا میں دانت مسوڑھوں کے کناروں سے گلنا شروع ہوتے ہیں دانت کے اوپر والا حصہ ظاہری طور پر صحت مند ہوتا ہے مسوڑھے سیاہی مائل سرخ اور ان پر دھاریاں ہوتی ہیں دانت زرد ہو جاتے ہیں اور ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

لیکچر نمبر ۴

OPHIDIA سانپ

LACHESIS لیکسیس

اب ہم لیکسیس کا ناک حلق اور سینے پر عمل دیکھتے ہیں جہاں تک زکام کا تعلق ہے لیکسیس بے حد پتلے اخراجات پیدا کرتی ہے ناک سے رقیق اخراج جس سے قبل اکثر دھڑکن دار سر درد ہوتا ہے۔ بائیں کنپٹی اور پیشانی میں شدید درد جونہی نزلاوی اخراجات جاری ہو جائیں سر درد کم ہوتا جاتا ہے۔ زکام کے ہمراہ ناک میں آبلے چہرہ اور پپوٹے سرخ اور پھولے ہوئے سارے جسم پر رینگن دار سردی. دل کی دھڑکن میں اضافہ اور تمام جسمانی نظام میں ڈھیلا پن پیدا کرتی ہے پس لیکسیس موسم بہار کے زکام میں کار آمد دوا ہے لیکن اس وقت بھی لیکسیس فائدہ مند دوا ہے جب مرکیورس کے غلط استعمال یا سفلس کی سمیت کی وجہ سے ناک سے بو آتی ہو یہاں پر آپ کو چاہیئے کہ آپ کالی بائی کرام کے ساتھ موازنہ کریں کیونکہ کالی بائی کرام لیکسیس کی بہت اچھی پیروکار ہے اور م نائٹرک ایسڈ مرکیورس اور لیک کینائنم سے بھی موازنہ کریں۔ لیک کینائنم سفلس کی سمیت سے پیدا ہونے والی ناک کی بو اور دل کا درد بھی شفایاب کرتی ہے جب منہ اور ناک کے کونے پھٹے ہوئے ہوں۔

ہو سکتا ہے کہ نزلہ حلق تک بڑھ جائے اور آپ دیکھیں گے کہ گلسوئے بڑھے ہوئے ہوں گے خاص طور پر بایاں گلسوا یا یہ بھی ممکن ہے ہے کہ سوجن بائیں سے دائیں جانب تک پھیل جائے جب حلق کا معائنہ کیا جائے تو حلق کا رنگ سرخی مائل یا گلاب کے پھول کی مانند سرخ مگر نیلاہٹ مائل نظر آئے گا مریض حلق میں رکاوٹ کی شکایت کرتا ہے

Scanned by CamScanner

کہ جیسے حلق اچانک بند ہو جائے گا یا حلق میں جیسے کوئی ڈلا پھنسا ہوا ہے جس کو مریض لگاتار نگلنے کی کوشش کرتا ہے مگر یہ احساس دوبارہ واپس آ جاتا ہے۔ بائیں گلسوئے کا درد زبان جبڑے اور کانوں تک جاتا ہے کھردرا پن اور جلن بھی ہمراہ ہوتی ہے۔ بیرونی طور پر نرخرے کو چھوا جانا ناقابل برداشت ہوتا ہے حتیٰ کہ گلسوؤں میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ سخت اشیاء نگلنے سے افاقہ ہوتا ہے جبکہ مائع اشیاء اور خالی نگلنے سے درد میں اضافہ ہوتا ہے۔ میں گلسوؤں میں پیپ اسلئے کہتا ہوں کہ جب گلسوئے بڑھ جاتے ہیں اور حلق کو بند کر دیتے ہیں تو کچھ بھی نگلنا مشکل ہوتا ہے کچھ بھی کھانے کی کوشش کی جائے تو غذا یا تو منہ یا ناک کی راہ فوراً باہر آ جاتی ہے لیکن جب حلق کی عام سوزش ہو اور گلسوئے زیادہ سوجے ہوئے نہ ہوں تو غذا کھانے سے وقتی طور پر تکلیف میں کمی واقع ہوتی ہے ہو سکتا ہے کہ نزلہ نرخرے کی نالیوں تک بڑھ جائے تو اس وقت مختلف قسم کی علامات ترقی کرتی ہیں۔ مریض کو خراش دار گدگدی والی کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔ جونہی مریض سونے کی کوشش کرتا ہے کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔ مریض اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے کیونکہ اس کو احساس ہوتا ہے کہ سانس بند ہو جائے گا۔ مریض حلق پر چھوا جانا یا کپڑا لگنا بھی برداشت نہیں کر سکتا اسلئے مریض کالر ڈھیلا رکھتا ہے یہ لیکسیس کے نزلہ کی مختصر علامات ہیں۔

لیکن فرض کریں کہ ہم حلق کے اعضا کی بات کر رہے ہیں ہمیں حلق کے اندر زیادہ خطرناک امراض کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے مثلاً خناق۔ ہو سکتا ہے کہ خناق میں حلق کے ایک حصے یا مکمل حلق میں مظہر دوا نظر آئے آپ کو کوشش کر کے علامات تلاش کرنا ہوں گی اگرچہ علامات وہی ہیں جو میں آپ کو بتا چکا ہوں ان علامات کے علاوہ بھی علامات ہوں گی ناک سے رقیق اور زرد بدبو دار مواد خارج ہوتا ہے یہ اخراج چھیلن پیدا کرتا ہے حقیقت میں یہ خطرناک علامت ہے۔ خناق میں حلق زیادہ سیاہی مائل ہوتا ہے بائیں گلسوئے کی جھلی زیادہ نمایاں ہوتی ہے مرض بائیں طرف سے دائیں جانب بڑھنے کا میلان رکھتا ہے فوری طور پر گینگرین دائیں جانب بڑھنا شروع ہو جاتی ہے یہ ہی خناق کے مرض کا خاصہ ہے اس کے ہمراہ سانس بدبو دار

Scanned by CamScanner

ہو جاتا ہے اور پورے جسم میں سوزش پیدا ہونے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے حتٰی کہ حلق کی رگوں میں اتنا زہر سرایت کر جاتا ہے کہ آپ کو گردن کے غدود باہر سے سوجے نظر آئیں گے جوف دار بافتیں بھی متاثر ہوتی ہیں سوجن اتنی شدید بھی ہو سکتی ہے کہ گردن سوج کر ٹھوڑی اور سینہ کی درمیانی ہڈی تک آجائے۔ لمف غدود بھی سوج جاتے ہیں اور ان کا رنگ سیاہی مائل ارغوانی ہوتا ہے اس کے بعد پیپ پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ جب پیپ پیدا ہو جائے تو یہ اچھی نہیں ہوتی اگرچہ بچے کو بخار ہوتا ہے مگر بچہ غنودگی میں ہوتا ہے دل کی رفتار تیز مگر ضعیف ہوتی ہے۔ نبض کا ضعف اور ہاتھ اور پاؤں کی ٹھنڈک ظاہر کرتی ہے کہ دل کمزور ہو چکا ہے۔ یہ خناق کی ایک قسم ہے جس میں آپ لیکسیس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں کہ خناقی حالت خنجرہ تک چلی جائے اور تب بھی لیکسیس کی ضرورت پڑے اس سے آپ کو یہ نہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ لیکسیس خناق خنجرہ کی دوا ہے لیکن جب یہ مخصوص علامات جن کا میں ذکر کر رہا ہوں موجود ہوں تو لیکسیس کی ضرورت پڑے گی مریض نیند سے اچانک جاگ جاتا ہے اور اس کو محسوس ہوتا ہے کہ جیسے اس کا گلا دبایا جا رہا ہے اس کے ہمراہ خناقی کھانسی بھی ہوتی ہے۔

لیکسیس کی مانند کروٹیلس اور ناجا بھی خناق میں استعمال کی جا سکتی ہیں جب خناق کے ہمراہ نکسیر موجود ہو تو۔ کروٹیلس میں منہ سے خون رستا ہے محض ناک کے پچھلے حصے سے نہیں بلکہ رخساروں کی لعاب دار جھلیوں سے خون رستا ہے۔

ناجا بھی لیکسیس کی مانند مریض کی مدد کرتی ہے جب کہ ورم خنجرہ ہو۔ مریض اپنے گلے کو پکڑے گا۔ گلا بند ہونے کا احساس ہو اندرون منہ سیاہی مائل سرخ ہو سانس چھوٹا مگر بدبودار ہو کھانسی میں بیٹھی ہوئی آواز ہو حلق اور ہوا کی نالی کے اوپری حصے میں کھردرے پن کا احساس ہو۔

خناق میں لیک کینائم بھی لیکسیس سے مماثلت رکھتی ہے لیکن اپنی خاص عادت کی وجہ سے لیکسیس سے الگ ہو جاتی ہے لیک کینائم کا خناق جگہ بدلتا ہے خاص طور بائیں جانب سے شروع ہو گا سوجن دکھن حتٰی کہ جھلیاں بھی متاثر ہوں گی پھر مرض اچانک حلق کی

Scanned by CamScanner

دائیں جانب حملہ آور ہو جائے گا چند گھنٹوں بعد پھر بائیں جانب واپس ہو جائے گا جہاں سے شروع ہوا تھا جھلی کا رنگ زردی مائل بھورا اور دہی کی مانند سفید یا اگر زخم بن جائیں تو وہ چاندی کی مانند چمکتے ہیں۔

لائیکوپوڈیم بھی لیکسیس سے مشابہت رکھتی ہے لائیکوپوڈیم کی علامات میں شام ۴ بجے سے رات ۸ بجے تک اضافہ ہوتا ہے اور حلق کا دایاں حصہ متاثر ہوتا ہے بچہ نیند سے اچانک خوف زدہ ہو کر جاگ جاتا ہے یا تنک مزاج اور غصہ ور ہو جاتا ہے۔

ایپس میلی فیکا کی نمایاں علامت حلق کا استسقاء ڈنک دار درد اور زبان کے کناروں پر آبلے ہیں۔

پھیپھڑوں کے امراض میں آپ لیکسیس کو بہت مفید پائیں گے ہم لیکسیس کو دمہ میں بھی استعمال کر سکتے ہیں اگر ان چند علامات میں سے ایک یا بہت سی علامات موجود ہوں۔ دمہ کے دورے کی وجہ سے مریض نیند سے جاگ جاتا ہو گردن یا سینہ کے گرد معمولی سا دباؤ بھی برداشت نہ کر سکتا ہو آخر کار کھانس کر پانی کی مانند رقیق بلغم خارج کرتا ہو بلغم نکل جانے کے بعد مریض کو افاقہ محسوس ہوتا ہو لیکسیس کی اس علامت سے بہت تغافل برتا گیا ہے میں نے اس علامت پر لیکسیس استعمال کر کے ایک ناقابل شفا مریض کو افاقہ مہیا کیا ہے۔

ممکن ہے نمونیہ میں لیکسیس مفید دوا ہو مگر نمونیہ کی ابتدا میں نہیں لیکسیس کی آزمائش میں ایسی کوئی علامت نہیں ہے جو یہ بتائے کہ لیکسیس نمونیہ میں کام آسکتی ہے۔ یہ دوا پھیپھڑوں میں بھراؤ پیدا نہیں کرتی نہ ہی مخاریا ریشہ دار تہ نشین پیدا کرتی ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے مرض کے آخری درجے میں یہ نمایاں کردار ادا کرے جب نمونیہ بدل کر ٹائیفائڈ مخار بن گیا ہو اور پھیپھڑوں میں پھوڑا پیدا ہو گیا ہو۔ دماغی علامات میں وہم ہذیان اور بڑبڑاہٹ ظاہر ہو جائیں تھوک جھاگدار ہو جس کے ہمراہ خون کی ملاوٹ ہو پیپ موجود ہو اور مریض کو شدید پسینے آ رہے ہوں۔

یقیناً سلفر پیپ کی پیدائش روکنے کے لئے بہتر دوا ہے جبکہ ٹائیفائیڈ کی علامات نہ

Scanned by CamScanner

ہوں لیکن آپ احتیاط کریں کسی ایسے مریض کو جسے نمونیہ کے بعد ٹی بی ہو گئی ہو آپ سلفر کیسے دے سکتے ہیں کیونکہ اگر آپ نے سلفر دے دی تو یہ بالکل ایسا ہی فعل ہے جیسے کہ آپ نے پہاڑ سے اترنے والے کسی شخص کو دھکا دے دیا ہو یہ صرف موت لا سکتی ہے۔

امراض سینہ میں بعض اوقات ایلاپس بہت مفید خدمات انجام دیتی ہے دایاں پھیپھڑا زیادہ متاثر ہوتا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ دونوں پھیپھڑے متاثر ہوں صبح کے وقت دائیں پھیپھڑے میں شدید درد ہوتا ہے جس کی وجہ سے مریض چارپائی سے اٹھ نہیں سکتا پینے کے بعد سینے میں ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے کھانسی کے ہمراہ سینہ میں شدید درد ہوتا ہے خاص طور پر دائیں پھیپھڑے کی نوک پر درد جیسے اس کو کوئی پھاڑ رہا ہے بلغم میں سیاہ خون شامل ہوتا ہے۔

لیکسیس کو آپ پھیپھڑوں کی ٹی بی میں استعمال کر سکتے ہیں ضروری نہیں ہے کہ لیکسیس شفا بخش ثابت ہو مگر افاقہ مہیا کر سکتی ہے یاد رکھیں کہ صرف اس وقت جب نمونیہ کے بعد ایک یا دونوں پھیپھڑوں میں ٹی بی کی علامات موجود ہوں۔ ٹی بی کی ترقی یافتہ حالت میں بھی آپ لیکسیس استعمال کر سکتے ہیں جب مریض کو ابکائی دار کھانسی آتی ہو جو مریض کو نیند سے بیدار کر دیتی ہو کھانسی کے اختتام پر ٹھوس سبز پیپ دار بلغم خارج ہو جس کی وجہ سے ابکائیاں آئیں اور مریض بلغم تھوکنے کی بجائے بلغم کی قے کرے مریض کو ہر اونگھ کے دوران پسینے آتے ہوں گردن سینہ اور کندھوں پر بھرپور پسینہ آتا ہو جب جسمانی قوت میں بہت کمی ہو جائے تو نبض شدید ضعف کا اظہار کرتی ہے۔

اب ہم غذا کی نالی کی جانب توجہ دیتے ہیں یعنی منہ سے نیچے زبان کی علامات کے لئے ٹائیفائیڈ بخار کا حوالہ دیتا ہوں لیکسیس ان مریضوں کے لئے فائدہ مند ہے جن کا معدہ بہت کمزور ہو اس کمزوری کی وجہ مرکری کونین الکحل یا بری عادات ہوں ان کا معدہ اتنا ضعیف ہوتا ہے کہ عام سادہ سی غذا بھی ہضم نہیں کر سکتا خاص طور پر تیزابی اشیاء ناموافق پڑتی ہیں اور معدہ کی علامات میں اضافہ ہو جاتا ہے اور دست آنے لگتے ہیں بسا اوقات معدہ

Scanned by CamScanner

کے کترن دار دردوں میں غذا کھانے کے بعد یا فوراً بعد افاقہ ہو جاتا ہے لیکن جلد ہی معدہ میں وزنی کیفیت دباؤ اور بد ہضمی کی دوسری علامات ظاہر ہو جاتی ہیں. مریض کافی اور کستورا مچھلی کی خواہش کرتا ہے جو ناموافق نہیں پڑتیں۔ سانپ کے دوسرے زہروں کا مانند لیکسیس بھی یرقان پیدا کرتی ہے۔ حتی کہ اگر جگر میں پھوڑا نکل آئے تب بھی استعمال کی جا سکتی ہے جب چھونا یا کپڑا لگنا ناقابل برداشت ہو شکم کے دائیں جانب گہرائی میں دھڑکن ہوتی ہو اگرچہ انتڑیوں کی علامات زیادہ نہیں ہیں مگر یہ علامات اہم ہیں لیکسیس پانی کے سے دست پیدا کرتی ہے ان دستوں میں سے بدبو کے بھبھکے اٹھتے ہیں۔ سن یاس کے دست شرابیوں کے دست۔

لیکسیس خاص طور پر دستوں کے لئے استعمال کی جا سکتی ہے جو موسم بہار میں زیادہ ہو جاتے ہیں زبان صاف سرخ اور چمکدار ہوتی ہے (کالی بائی کرام) شکم ہوا سے پھولا ہوا ہوتا ہے کمر اور پیٹ کو چھونا ناقابل برداشت ہوتا ہے مقعد میں مسلسل عذاب کی کیفیت جو پاخانہ کے لئے نہیں ہوتی یہ محض انتڑیوں کی تشنجی کیفیت ہے جس کے ہمراہ مقعد میں غیر ضروری پر حسی ہوتی ہے۔ مقعد باہر نکل آتا ہے اور مقعد کا چھلا اس کی واپسی میں رکاوٹ ڈالے رکھتا ہے پاخانہ کے بعد مقعد میں ایسا احساس ہوتا ہے کہ جیسے کوئی چھوٹی ہتھوڑی سے کوٹ رہا ہے۔ یہ علامات ضعف معدہ کے مریضوں میں عام ہوتی ہیں خاص طور پر ان مریضوں میں جنہوں نے شراب کا بہت استعمال کیا ہو۔ اکثر تو نہیں مگر پھر بھی مقعد میں لمبے بواسیری مسے پیدا ہو جاتے ہیں جو باہر لٹک جاتے ہیں جو سن یاس میں تکلیف کا باعث ہوتے ہیں یا ماہواری کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ ہر کھانسی یا چھینک کے ہمراہ چبھن دار درد ہوتا ہے یہ مسے قبض کی وجہ سے بھی پیدا ہو جاتے ہیں مریض پاخانہ پر بیٹھ کر اینٹھتا ہے لیکن مقعد کے چھلے میں درد ہونے کی وجہ سے اینٹھنا ترک کر دیتا ہے۔ پاخانہ کی بے کار خواہش ہوتی ہے مقعد بند محسوس ہوتا ہے پاخانہ بھیڑ کی مانند سخت گولیاں اور شدید بدبو دار ہوتا ہے.

بد ہضمی میں لیکسیس ہیپر سلفر سے بہت مماثلت رکھتی ہے مگر مسالہ دار غذا سے افاقہ ہوتا ہے تاہم ہیپر سلفر میں عام سادہ غذا ناموافق پڑتی ہے بے مثال خواہشات ہوتی ہیں

Scanned by CamScanner

کہ کونسی غذا معدہ کو طاقت بخشے گی مریض مسالہ دار اغذیہ یا شراب کی خواہش کرتا ہے۔ غذ معدہ کے ڈھیلے پن میں افاقہ پیدا کرتی ہے لیکن جوں ہی ہضم کا عمل شروع ہوتا ہے تو غذا سے نفرت ہو جاتی ہے کیونکہ ہضم کا عمل سست اور نامکمل ہوتا ہے انتڑیاں کاہل ہوتی ہیں حتٰی کہ نرم پاخانہ بھی باہر نہیں نکلتا۔

سنکونا میں بھی ہضم کا عمل سست ہوتا ہے کھانے کے بعد زبردست نقاہت پیدا ہو جاتی ہے۔ سنکونا کا مریض کافی کے بچوں کی خواہش کرتا ہے پھل کھانے سے دست آنے لگتے ہیں اور بڑی آنتوں میں خمیر اٹھتا ہے دونوں ادویات میں بھراؤ کی کیفیت موجود ہے لیکن سنکونا کے بھراؤ کی وجہ سے شکم میں درد ہوتا ہے ڈکار آنے سے بہت معمولی افاقہ ہوتا ہے یا بالکل کوئی افاقہ نہیں ہوتا کڑوے ڈکار اور کڑوا ذائقہ دونوں ادویات میں موجود ہے۔ سنکونا میں کھانے کے بعد منہ کا ذائقہ بگڑ جاتا ہے۔ غذا چباتے وقت ذائقہ میں تبدیلی نہیں ہوتی غذا کا فطری ذائقہ محسوس ہوتا ہے بدبودار ہوا خارج ہوتی ہے پاخانہ بدبودار ہوتا ہے۔ زردپانی کے سے دست پاخانہ میں غیر ہضم شدہ غذا کے اجزا خارج ہوتے ہیں لیکن رات کو مرض میں نمایاں اضافہ ہو جاتا ہے۔ غذا کے بعد پیدا ہونے والی تکان کسی بھی طور لیکسیس کی مانند نہیں ہوتی۔

پیچش میں جب بدبودار اور گینگرین کی مانند تبدیلیاں ظہور پذیر ہوتی ہیں تو دونوں ادویات کے اخراجات چاکلیٹ کے رنگ اور مردار کی بو والے ہوتے ہیں جس کے ہمراہ ٹھنڈک اور زبردست کمزوری ہوتی ہے دونوں میں سے ایک دوا کو الگ کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ سنکونا ان امراض کے لئے قابل ترجیح دوا ہے جن کی بنیاد ملیریائی ہو ایسی پیچیدگیاں سانپ کے زہروں کی نمائندگی نہیں کرتیں اعصابی ہیجان دونوں ادویات میں قریبی مماثلت رکھتا ہے شکم کے اوپری حصے کو ہلکا سا چھوا جانا بھی برداشت نہیں ہوتا دونوں ادویات میں کپڑوں کا چھوا جانا بھی ناقابل برداشت ہوتا ہے لیکن سنکونا میں عام زود حسی زیادہ بڑھی ہوئی ہوتی ہے جبکہ لیکسیس میں سستی کاہلی کے ہمراہ جلد پر حس ہوتی ہے۔

Scanned by CamScanner

سنکونا اس وقت موزوں ہوتی ہے جب تیزی سے طاقت نکال لے جانے والی سوزش کے بعد اخراجات بدبودار ہوں یا اخراجات نے شدید کمزوری پیدا کر دی ہو۔ انحطاط جاری ہو اگر ٹی بی کی علامات موجود ہوں تو انتخاب آسان ہو جاتا ہے اضافی طور پر ممکن ہے ہمیں سنکونا کی خون کی کمی زرد پن۔ کانوں میں گھنٹیاں بجنا آسانی سے غش کھا جانا نظر آئیں ان علامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ سنکونا کتنی تیزی سے خون پر اثر انداز ہوتی ہے۔

کئی نقاط پر مرکیورس لیکسیس کی مماثل ہے اور لیکسیس مرکیورس کی پیروی بھی کرتی ہے۔ لیکسیس مرکیورس کے زہر کی تریاق بھی ہے۔ بھوک کم زبان پر پشم متلی جس کے ہمراہ شکم کے اوپری حصے میں چھونے سے پر حسی معدہ کے منہ پر بوجھ سے موت کی سی غشی کمزوری حتٰی کہ معمولی سی قابل ہضم غذا سے ایسا احساس ہوتا ہے کہ معدہ بوجھ کی وجہ سے لٹک گیا ہو معدہ کی پر حسی اور معدہ پر کپڑا برداشت نہ کرنا بھی علامات کا حصہ ہے شکم کے دونوں اوپری حصوں میں یہ پر حسی مماثل ہوتی ہے۔ معدہ میں بھراؤ کا احساس اور اوپر کی جانب دباؤ مریض دائیں جانب کروٹ لے کر سو نہیں سکتا اگر سوء ہضمی کی شکایت ہو تو مریض بدگمان اور ساری رات بے چین رہتا ہے ساتھ ہی ساتھ مریض کو عروقی ہیجان ہوتا ہے۔ اور پسینے آتے ہیں حقیقت میں یہ فاسد اکساہٹ لیکسیس کی سستی کاہلی کے بالکل برعکس ہے۔

شکم کی پیپ دار سوزش جیسا کہ بڑی آنت کی سوزش (TYPHLITIS) میں دونوں ادویات فائدہ مند بھی ہیں اور ایک دوسرے کی مددگار بھی ہیں۔ مرکیورس میں پسینہ آنے سے کوئی افاقہ نہیں ہوتا۔ پاخانہ کیچڑ کی مانند یا زیادہ اینٹھنا پاخانہ یا بغیر پاخانہ۔ لیکسیس اس وقت پیروی کرتی ہے جب علامات ٹائیفائیڈ جیسے حالات کا خطرہ سر پر منڈلانے کا اظہار کرتی ہوں۔ مریض صرف گھٹنے اوپر کی جانب کر کے لیٹ سکتا ہے اگر مریض بائیں کروٹ لے تو شکم میں گولا سا لڑھکتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔

مرکیورس مقعد اور سوراخ مقعد میں زبردست اینٹھن پیدا کرتی ہے مقعد باہر نکل

Scanned by CamScanner

آتا ہے جو کہ سیاہی مائل اور سوجا ہوا ہوتا ہے۔ لیکسیس کے مروڑ تشنجی ہوتے ہیں اور مقعد میں سکڑاؤ کا احساس ہوتا ہے دونوں ادویات میں مزمن قبض موجود ہوتا ہے مریکورس میں پاخانہ کے لئے اینٹھنا پڑتا ہے جس کے بعد مستحکم یا ریزہ ریزہ پاخانہ آتا ہے اور پاخانہ کرتے وقت سردی محسوس ہوتی ہے۔

آرسنک شکمی اور جسمانی کمزوری بڑھاتی ہے جن ادویات کا ابھی ہم ذکر کر رہے ہیں ان کا حوالہ دے رہا ہوں اب جبکہ یہ حقیقت ہے کہ مریض یہ جانتا ہی نہیں کہ اسے قوت درکار ہے پس اس لئے خاموشی سے لیٹتا نہیں ہے۔ تاہم مریض کی جسمانی قوت بہت کم ہو چکی ہوتی ہے اگر ایک لفظ میں بیان کریں تو مریض کمزور تو ہوتا ہے مگر تھکاوٹ کا احساس نہیں ہوتا۔ ذرا سی محنت سے غشی پیدا ہو جاتی ہے۔ ذائقہ ختم ہو جاتا ہے یا ذائقہ کڑوا کھٹایا بدبودار ہوتا ہے معدہ میں سوجن کا احساس جیسے کہ معدہ پانی سے بھرا ہوا ہے۔ کافی پینے کی خواہش اور تیزابی اشیا کھانے کی خواہش ہوتی ہے کافی مریض کو موافق پڑتی ہے۔ یہ علامت لیکسیس میں بھی موجود ہے۔ جلن کا احساس ہوتا ہے زبان سرخ اور کھردری ہوتی ہے اور غذا کھانے کے بعد پریشانی اور بوجھ ہوتا ہے معدہ کی مزمن سوزش میں اس سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے بار بار متلی ہوتی ہے مگر نوبتی متلی ۱۲ بجے دن اور متلی کے ہمراہ شدید نقاہت ہوتی ہے۔ قے کئی اقسام کی ہو سکتی ہے لیکن لیکسیس کی کیچڑ نما خونی یا صفراوی قے سے مختلف ہوتی ہے کیونکہ قے کرتے وقت بے ترتیب اینٹھنیں ہوتی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ معدہ کی سوزش ہے۔

شرابیوں کی کپکپاہٹ اور اعصابی کمزوری میں لیکسیس فائدہ مند دوا ہے معدہ میں مروڑ دار درد ہوتا ہے۔ تشنجی سکڑاؤ جس کو غذا کھانے سے وقتی طور پر افاقہ ہو جاتا ہے صفرایا بلغم کی قے آتی ہے۔ آرسنک کے درد جلن دار اور نوبتی ہوتے ہیں کھٹی یا تیزابی قے آتی ہے شدید پیاس لگتی ہے لیکن قے صرف پانی کی ہوتی ہے۔

کیڈمیم سلف میں متلی ہوتی ہے قے کے مواد کا رنگ زردی مائل یا سیاہ ہوتا ہے

Scanned by CamScanner

تیزابی نمکین ڈکار آتے ہیں چہرے پر سرد پسینہ آتا ہے معدہ میں کترن اور جلن ہوتی ہے۔ بیئر پینے کے بعد معدہ میں مروڑ پڑتے ہیں نچلی انتڑیوں میں پکڑنے والے درد ہوتے ہیں کیڈ میم سلف اور لیکسیس دونوں معدہ یا شکم کی پر حسی پیدا کرتی ہیں چھونا ناقابل برداشت ہوتا ہے شکم پر ادھر اُدھر دھبوں کی صورت میں اور دکھن ہوتی ہے۔

شکم کی جھلی کی سوجن۔ چاکلیٹ کے رنگ کے بدبودار خونی اخراجات جیسے کہ پیچش کے اخراجات ہوتے ہیں انتڑیوں میں سکڑاؤ کا احساس اور کاٹنے والے درد ہوتے ہیں لیکن آرسنک میں زیادہ آزردگی اور اس کے ہمراہ جان کنی کا اظہار ہوتا ہے درد کے باوجود مریض حرکت کرتا ہے مریض بیان کرتا ہے تکلیف ناقابل برداشت ہے چارپائی پر تکلیف کی وجہ سے لوٹتا ہے ناامید ہوتا ہے کہ وہ اب زندہ نہیں رہے گا معدہ کے منہ کی شدید پر حسی اسی بات کی دلالت کرتی ہے کہ معدہ میں شدید سوزش ہے اور یہ سوزش لیکسیس کی سوزش سے زیادہ ہوتی ہے۔

زرد بخار کی قے میں لیکسیس میں اضافی طور دانتوں پر زرد پشم ہوتی ہے اور شکم پر حس ہوتا ہے۔ آرسنک میں بھی مقعد میں مڑور دار درد ہوتے ہیں اور مقعد باہر نکل آتا ہے۔ دردناک اینٹھن اور جلن ہوتی ہے بواسیری مسوں میں جلن ہوتی ہے خاص طور پر شراب پینے والوں کے مسوں میں جلن ہوتی ہے ہر پاخانہ کے ہمراہ مسے باہر نکل آتے ہیں اور جلن ہوتی ہے۔ شکم یا انتڑیوں سے آنے والے اخراجات بدبودار اور سیاہی مائل ہوتے ہیں بسااوقات پاخانہ ازخود نکل جاتا ہے۔ جس کے ہمراہ شدید کمزوری اور ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے لیکن لیکسیس کے مقعد کے مروڑ دار درد آرسنک سے کم ہوتے ہیں دکھ جس کو مقعد کا سکڑاؤ کہتے ہیں کسی اور دوا میں نہیں۔

علاوہ ازیں آرسنک کے پاخانے زیادہ تیزابی مقعد میں کھردرے پن کا احساس اور چھل جانے کا احساس پیدا کرتے ہیں۔

جو کچھ میں نے ان دو ادویات کے فرق کے بارے میں بیان کیا ہے اختصار اور

Scanned by CamScanner

جامعیت کے ساتھ دوبارہ بیان کرتا ہوں۔ایک دوا آنتوں میں سوزش شدید چڑچڑاپن انتہائی دماغی تکلیف اور زبردست ضعف پیدا کرتی ہے دوسری دوا قوت کی کمی سستی کاہلی کے ہمراہ اعصابی ہیجان سکڑاؤ اور جلد کی پرحسی پیدا کرتی ہے لیکن پھر بھی چند دماغ زیادہ تفصیل چاہتے ہیں اور ہر کوئی زیادہ درستگی سے عام دماغی علامات یاد رکھتا ہے اگر یہ علامات خصوصی توجہ سے پیدا ہوئی ہوں جب آنتوں میں زخم بن جائیں اور ان کا میلان مردار گوشت کی جانب ہو اخراجات بدبودار پیپ دار اور خونی ہوں تو ان دونوں ادویات میں بہت قریبی تعلق ہے قوت حیات مکمل طور پر روبہ تنزل ہوتی ہے زبان اور پھٹے ہوئے ہونٹوں سے خون رسنے لگتا ہے ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اس کے باوجود بہترین فرق دماغی تنک مزاجی ہے جو کہ آرسنک کا خاصہ ہے اور چھونا ناقابل برداشت جو کہ لیکسیس کا خاصہ ہے اس میں ہی ہے۔

معدہ کی قوت ہاضمہ کی کمزوری میں کاربو ویج لیکسیس سے مشابہت رکھتی ہے شرابیوں کی تکالیف، سوہضمی کی وجہ سے سانس کا پھول، جانا غذا کی نالی کا سکڑاؤ، کمر کے گرد کپڑوں سے تکلیف، خونی بدبودار پیپ دار پاخانے، یکدم جسمانی قوتوں کا ڈھے جانا (نقاہت) کافی کی خواہش ہوتی ہے مگر کافی پینے سے کوئی افاقہ نہیں ہوتا کاربو ویج اور لیکسیس دونوں ادویات میں دودھ ناموافق پڑتا ہے۔ لیکن سانپوں کے زہروں میں دودھ کی خواہش ہوتی ہے۔ کاربو ویج میں چربی دار گوشت' فاسد گوشت، مچھلی، کستورا مچھلی کھانے سے شکم میں ہوا بھر جاتی ہے۔ برف، سرکہ، کھٹی گوبھی، بھی شکم میں ہوا پیدا کرتے ہیں ڈکار کھٹے اور تیزابی ہوتے ہیں دونوں ادویات میں ڈکار آنے سے افاقہ ہوتا ہے مگر لیکسیس میں ڈکار آنے سے مرض کے اضافی احساس میں کمی واقع ہوتی ہے۔ دونوں ادویات میں ڈکار آنے سے سانس لینے میں سہولت پیدا ہو جاتی ہے۔ کاربو ویج میں ڈکار آنے سے اوپر کی جانب تناؤ جو دل کے غلاف کی جانب ہوتا ہے میں کمی واقع ہوتی ہے۔ لیکسیس میں ڈکار آنے سے کمی واقع ہوتی ہے ڈکار نہ آنے سے سانس میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ ڈکار تسلسل سے آتے ہیں ایک کے بعد دوسرا ڈکار جس کی وجہ سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سانس گھٹ جائے گا لیکسیس میں خالی ڈکار بھی

Scanned by CamScanner

جن کے آنے سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

کاربو وتیج میں غذا کے بعد بو جھل پن، بھر اؤ، غنودگی مع شکم میں بھر اؤ کا احساس ایسا احساس کہ پیٹ پھٹ جائے گا۔ معدہ میں جلن بھی بڑھ جاتی ہے۔ بو جھل پن کاربو وتیج کی نمایاں خصوصیت ہے اور یہ احساس شکم میں ہوتا ہے۔ شکم میں ایسا احساس کہ معدہ بو جھ کی وجہ سے لٹک رہا ہے سر میں بو جھل پن کا احساس کہ سر میں سیسہ بھرا ہوا ہے حلق میں جلن کا رینگ رینگ کے چلنے کا احساس ہوتا ہے لیکسیس کا بو جھ بھر اؤ شکم سیری کا احساس ہے اس وجہ سے روح کی کمی کا احساس ہوتا ہے۔ یہ احساس بھی کہ معدہ اور انتڑیوں میں ڈھیر سا پیدا ہو رہا ہے۔ معدہ میں شدید جلن اور بھر اؤ جیسے کہ کوئی پتھر نیچے آرہا ہے۔ مریض کو احساس ہوتا ہے کہ اس کو ساکن کھڑے رہنا چاہئیے یا اس کو قدم بہت احتیاط کے ساتھ رکھنا چاہئیے۔ یہ ڈھیر لیکسیس کی قرین قیاس سکڑاؤ کی علامت کا حصہ ہے اور ہم اکثر اس علامت کو لیکسیس کی مخصوص علامت نامزد کرتے ہیں۔ کاربو وتیج میں شکم سے بدبو دار ہوا خارج ہوتی ہے سڑی ہوئی ہوا یا جب مقعد سے ہوا خارج ہوتی ہے تو جلن بدبو اور رطوبت لئے ہوتی ہے۔ ہوا کی محبوسیت مع جلن کئی علامات کی وجہ ہوتی ہے اور اس کی مقدار سانپوں کے زہر سے زیادہ ہوتی ہے ہوا کی محبوسیت نچلی جانب مثانہ پر بھی بو جھ ڈالتی ہے۔ لیکسیس شکم کے کترن دار دردوں میں تخفیف پیدا کرتی ہے جب غذا کھالی جائے تو درد میں کمی ہو جاتی ہے مگر کاربو وتیج اس وقت شفایاب کرتی ہے جب جلن کے ہمراہ سکڑاؤ دار درد مریض کو دہرا کر دیتے ہوں۔ درد دورہ دار ہوتے ہیں اور مریض کا سانس روک دیتے ہیں جلن سینہ اور شکم تک پھیل جاتی ہے۔

مقعد میں مروڑنے والے درد کاربو وتیج کی نمایاں علامت ہیں اور مقعد میں سکڑاؤ لیکسیس کی خاصیت ہے یہ علامت جس کا ہم پہلے بھی مشاہدہ کر چکے ہیں پاخانہ کرنے کی بے سود خواہش میں ظاہر ہے جبکہ کاربو وتیج میں پاخانہ کرنے کی خواہش ہوا کے دباؤ کی وجہ سے بے کار ہو جاتی ہے۔ دونوں ادویات میں بواسیری مسوں کا رنگ نیلا اور مسے باہر نکلے ہوتے ہیں جیسے کہ عیاشی کے بعد نکل آتے ہیں۔ یہ سکڑاؤ دونوں ادویات کا فرق نمایاں کرتا ہے اسی

Scanned by CamScanner

طرح سر درد اور دست بھی۔ دونوں ادویات میں دھڑکن دار سر درد ہوتا ہے مگر کاربو ویج کے سر درد میں بوجھ کا احساس ہوتا ہے پتلے دست آتے ہیں۔

ٹائیفائیڈ بخار ہو یا خاص بخار ہو یا پیڑو کی جھلی کی سوزش کی وجہ سے بخار ہو۔ پیچش کی وجہ ہو کاربو ویج یکدم قوت حیات ڈھے جانے کی تصویر پیش کرتی ہے جبکہ لیکسیس میں ہاتھ اور پاؤں سرد دل کمزور اور غنودگی ہوتی ہے جس کا مطلب ہے کہ قوت حیات ختم ہو رہی ہے لیکن مریض موت کے اتنا قریب نہیں ہوتا جتنا کہ کاربو ویج میں ہوتا ہے۔ کاربو ویج میں قوت حیات کا یکدم ڈھے جانا شکم میں پھلاوٹ ٹانگیں سرد خاص طور پر گھٹنوں تک ٹانگیں سرد دھاگے کی مانند باریک نبض، سانس سرد، انتڑیوں سے اخراج بند یا بلا ارادہ اخراج، اخراجات بدبودار، پیپ دار خونی دست۔

کاربو ویج کے ہرنیا (فتق) میں آرسنک کی مانند پریشانی لیکن بے آرامی کی بجائے بے چینی ہوتی ہے۔ جبکہ آرسنک کا مریض بار بار جگہ بدلتا ہے کاربو ویج لیکسیس سے بھی مماثل ہے کیونکہ کاربو ویج کا مریض بھی پیٹ پر کپڑے برداشت نہیں کرتا۔ اعضا سے بدبو اگر رکاوٹی ہرنیا ہو۔ تاہم بہت بدبودار ہوا خارج ہوتی ہے اور شکم بہت پھولا ہوا ہوتا ہے۔

گریفائٹس میں پریشانی مالی خولیا زبان کی نوک پر آبلے بائیں جانب حلق میں ایک ڈھیر کا احساس۔ ایسا احساس کہ غذا حلق میں سے مشکل سے گزرتی ہے۔ خالی نگلنے سے تکلیف ہوتی ہے غذا کی نالی سے حنجرے تک سکڑاؤ دار ڈکار، غذا کے بعد مریض لازماً کپڑے ڈھیلے کرتا ہے شکم کے درد کو کھانے سے افاقہ ہوتا ہے۔ مزمن درد شکم خاص طور پر شراب پینے کے بعد معدہ میں ڈھیر کا احساس شکم ہوا سے پھول جاتا ہے سر میں بھراؤ ہوتا ہے بدبودار ہوا خارج ہوتی ہے نیند میں سانس کی گھٹن جو نیند سے جگادے فوراً بستر چھوڑنا پڑے مریض مجبوراً کچھ نہ کچھ کھانے تاکہ درد میں افاقہ ہو۔ بدبودار پاخانے آئیں۔

لیکن گریفائٹس شکم میں لیکسیس سے زیادہ ہوا پیدا کرتی ہے گریفائٹس کے درد جلن دار اور پکڑنے والے ہوتے ہیں معدہ میں ڈھیر کا احساس اور اس کے ہمراہ مسلسل

Scanned by CamScanner

ضربات۔ سینہ کی تیز اہی جلن۔ نیند میں دم گھٹنے کے دورے میں عموماً رات کے بارہ بجے کے بعد اضافہ ہو جاتا ہے۔

نیند کے دوران کی بجائے نیند کے بعد کسی بھی وقت اور سونے پر جو سکڑاؤ محسوس ہوتا ہے وہ حنجرہ کی بجائے سینہ میں ہوتا ہے۔ پاخانہ بدبو دار ہوتا ہے جس میں نصف غیر ہضم شدہ غذا خارج ہوتی ہے۔ پاخانہ سیاہی مائل اور پھس پھسا ہوتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہضم کا عمل نامکمل ہے اور یہ گریفائٹس کی نمایاں علامت ہے گریفائٹس اور لیکسیس کی جسمانی علامات میں بھی مماثلت پائی جاتی ہے دونوں ادویات کی بلغمی مزاج مریضوں کو وقتاً فوقتاً ضرورت محسوس ہوتی ہے لیکن گریفائٹس کا مریض موٹا ٹھنڈا قبض کی شکایت جلد پر پھنسیاں جلد پھٹ جاتی ہے اور اس میں سے چپچپا مواد خارج ہوتا ہے ایک طرف اس وقت چند علامات سانپ کے زہر سے مماثل ہیں مگر گریفائٹس زیادہ تر آرسنک نکسوامیکا اور لائیکوپوڈیم کے قریب ہے۔ گریفائٹس آرسنک اور نکس وامیکا سے شکم کی سوجن اور درد میں مماثلت رکھتی ہے گریفائٹس لائیکوپوڈیم سے پیٹ میں ہوا بھر جانے کی علامت میں مماثل ہے۔

سلفیورک ایسڈ بھی سانپ کے زہر سے کچھ نہ کچھ مماثل ہے خاص طور پر شرابیوں کی تکالیف میں۔ تاہم سلفیورک ایسڈ کے کاٹ کرنے والے یا دکھ دینے والے اثرات بہت نمایاں ہیں یہ بات غذا کی نالی کی شدید سوجن سے نظر آتی ہے لیکن اعصابی نظام اس طرح الجھا ہوا ہوتا ہے کہ کئی علامات بالکل لیکیس کی علامات محسوس ہوتی ہیں مثال کے طور پر شکم کے اوپری حصے میں پر حسی، آنتوں میں سکڑاؤ کا احساس، لرزہ، پریشانی، خوف، پکڑنے والے کاٹنے والے مروڑنے والے درد اور متلی جس سے غشی ہو جائے۔ حنجرہ میں مروڑنے والے درد، چہرہ زرد، مضطرب نبض، حلق سے معدہ تک غذا کی نالی میں سکڑاؤ نگلنا مشکل شدید کمزوری ضعف مزید بر آں دونوں ادویات میں برانڈی پینے کی خواہش موجود ہے۔

سلیفورک ایسڈ اس وقت اچھا عمل کرتی ہے جب مریض کمزور ہو ضعف کا شکار ہو اور کانپنے کی شکایت کرتا ہو تاہم کانپنا اندرونی احساس ہے بیرونی نہیں مریض پریشان اور بے

Scanned by CamScanner

آرام ہوتا ہے ہر کام جلدی جلدی کرتا ہے چہرہ زرد بسا اوقات چہرے پر خشک چھوٹے دھبے ہوتے ہیں خاص طور پر اس وقت جب کہ بواسیر کی حالت بہت زیادہ خراب ہو۔ کھٹے ڈکار آتے ہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ معدہ ٹھنڈا ہے اور ڈھیلا ہے ممکن ہے کہ انگور کی شراب افاقہ پیدا کرے مگر کشید شدہ شراب مرض میں اضافہ کر دیتی ہے جیسا کہ لیکسیس کی علامت ہے سلفیورک ایسڈ کی خاص الخاص علامت یہ ہے کہ معدہ ٹھنڈا پانی قبول نہیں کرتا جب تک پانی میں برانڈی نہ ملائی گئی ہو شکم کے پٹھے تشنجی طور پر سکڑتے ہیں۔ پاخانے لیکسیس کی مانند زرد لیکن پاخانہ ظاہری حالت میں کترا ہوا اور ریشہ دار ہوتا ہے۔ پاخانے پانی کے سے پتلے اور بدبودار دست اور مسے مرطوب ہوتے ہیں اور ان میں جلن ہوتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ پاخانے کو روک دیں۔

اب جب کہ سلفیورک ایسڈ ورم پیدا کرتی ہے اس لئے اس کو لیکسیس کے ہمراہ یاد رکھا جائے جب کہ پاخانہ بڑی آنت میں ایسے حالات کی نشاندہی کرے۔

سلفیورک ایسڈ ایلاپس سے بھی مماثلت رکھتی ہے جو کچھ پیا جائے معدہ میں برف کی مانند محسوس ہوتا ہے لیکن سلفیورک ایسڈ میں پانی میں برانڈی شراب ملا کر پینے سے افاقہ ہوتا ہے ایلاپس کے دست سلفیورک ایسڈ کے دستوں سے مماثل ہوتے ہیں لیکن اس دوا کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جب پاخانہ میں سیاہ جھاگ دار خون خارج ہوتا ہو اور انتڑیوں میں مروڑنے والے درد ہوتے ہوں.

یہاں کالچیکم کا ذکر ضروری ہے کیونکہ کالچیکم لیکسیس سے مماثل ہے۔ کالچیکم میں بھی معدہ میں ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے (ایلاپس) کپڑوں کا دباؤ برداشت نہیں ہوتا معدہ میں جلن ہوتی ہے قے دست اور مقعد میں مروڑنے والے درد ہوتے ہیں پاخانہ کی خواہش ،بدبودار ہوا خارج ہوتی ہے دست بدبودار ہوتے ہیں چھونے سے پرحسی... ضعف سانس کی آمدورفت آہستہ اور کمزور نبض لیکن عام طور پر متلی موجود ہوتی ہے خوراک کی بو سے شدید متلی۔ لیکن اگر مریض خاموشی سے لیٹا رہے یا بیٹھا رہے تو قے دب جاتی ہے (وریٹرم البم

Scanned by CamScanner

حسیات بہت تیز۔ تیز روشنی یا تیز بو تکلیف میں اضافہ پیدا کرتی ہے (نکس وامیکا) قے اور دست بالکل موسم گرما کے ہیضہ کی مانند ہر پاخانہ کے بعد مقعد میں سکڑاؤ' پاخانہ کی بے سود خواہش یہ مماثلت بلحاظ اہمیت چھونے سے پر حسی' مقعد کے چھلے میں سکڑاؤ اور ضعف تک محدود ہے دوسری علامات اتنی مختلف ہیں کہ دوا کے انتخاب میں بہت آسانی ہوتی ہے۔

لیکسیس کے ہیضہ کی علامات میں معمولی سی حرکت کرنے سے متلی ہوتی ہے اور منہ میں بہت زیادہ تھوک پیدا ہوتا ہے اب کالچیکم کی علامات بھی ہو بہو یہی ہیں دوسری علامات واظہار فرق کا فیصلہ کرتے ہیں۔

معکوس سوزش جیسے کہ رنگ برنگ تشنج۔ جن بچوں کے دانت نکل رہے ہوں ان کے پاخانے کیچڑ نما ہوتے ہیں اور یہ بچے سر کو گھماتے ہیں ان علامات میں کالچیکم پوڈوفائلم سے مماثلت رکھتی ہے۔

بیلاڈونا۔ لیکسیس۔ رہس ٹاکس اور بپٹیشیا شکم کی جھلی کی سوجن اور آنتوں کی سوجن کا ادویاتی گروہ ہے بیلاڈونا کی سوزش دوسری ادویات سے مختلف ہے اس کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جب مرض کی وجہ سے ضعف کم ہو اگر ضعف بہت ہو تب دوسری ادویات کی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکسیس بیلاڈونا کی پیروی اس وقت کرتی ہے جب بچوں کو سوزشی دست آرہے ہوں اور یکدم قبض ہو جائے اور شکم میں سوجن اور پر حسی پیدا ہو جائے خاص طور پر ایک مخصوص جگہ پر پر حسی یا اگر پیپ پڑ جائے اور مرکیورس کام نہ کرے یا رجحان گینگرین کی جانب ہو۔

شکم کی جھلی کی سوزش میں لیکسیس مرض کے آخری حصے میں کام آتی ہے جب بخار مسلسل موجود ہو اور رات کے ایک بجے بخار میں اضافہ ہو جاتا ہو جلد پر ہلکا سا چھوا جانا بھی ناقابل برداشت ہو اگر ٹائی فائڈ موجود ہو تو مرض میں الجھاؤ پیدا ہو جاتا ہے لیکسیس کی ضرورت اس وقت بھی پڑے گی جب بڑی آنت میں سوزش کی وجہ سے پیپ پڑ جائے لیکسیس خاص طور پر بیلاڈونا' برائی اونیا اور مرکیورس کار کی مددگار ہے۔

Scanned by CamScanner

لیکسیس رہس ٹاکس سے بھی مماثلت رکھتی ہے لیکن اس میں ٹائی فائڈ کی علامات زیادہ ہوتی ہیں اس لئے مرض کے آخر میں کام آتی ہیں۔ رہس ٹاکس میں غنودگی، مسلسل بخار درجہ حرارت زیادہ، بے آرامی، زباں خشک پھٹی ہوئی بھوری، زبان کی نوک پر سرخ تکون، دست کیچڑ کی مانند پانی کے سے بدبودار زردی مائل بھورے دست، خونی دست، نیند کے دوران خود بخود پاخانہ خارج ہو جائے اس کے ہمراہ رانوں میں پھاڑنے والے درد۔ جبکہ لیکسیس میں کمر کے پٹھوں سے رانوں تک پر درد سختی ہوتی ہے۔

بڑی آنت کی سوزش میں کوئی بھی دوا بیلاڈونا کی مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔ رہس ٹاکس میں سوجن کو آرام سے نیچے سے اوپر کی جانب دبانے سے افاقہ ہوتا ہے لیکسیس میں چھوا جانا گوارا ہی نہیں ہوتا۔ مقعد اور مقعد کے گرد سوجن میں رہس ٹاکس کی ضرورت پڑ سکتی ہے اگر سوجن کی وجہ چوٹ ہو۔ لیکسیس کی ضرورت اس وقت ہو گی جب مقعد میں پھوڑا نکل رہا ہو اور پیپ کے اخراج کے لئے راستہ نہ ہو اگر مقعد کے گرد ارغوانی رنگ ہو۔

کالچیکم لیکسیس سے اس وقت مماثل ہوتی ہے جب مریض شدید کمزور ہو مریض بے ہوش ہو شکم گرم ہو ہاتھ پاؤں سرد ہوں نبض دہاگے کی مانند ہو اگر سر کو اٹھایا جائے تو سر نیچے گر جائے جبڑا لٹک جائے چہرہ بقراطی ہو زبان نکالنا مشکل ہو پاخانے بلا ارادہ خارج ہو رہے ہوں۔ لیکن کالچیکم میں شکم ہوا سے بہت زیادہ پھولا ہوا ہوتا ہے اور پاخانہ میں سفید چھلکے یا سفید دھجیاں خارج ہوتی ہیں زبان پر یا تو بھورے رنگ کی گہری پشم ہوتی ہے یا زبان چمک دار سرخ ہوتی ہے ماسوائے زبان کی جڑ کے کیونکہ جڑ ڈھکی ہوئی ہوتی ہے۔ آزمائش کے دوران یا ایسے مریضوں میں جن میں زہریلی علامات پیدا ہوئیں ان سے معلوم ہوا کہ کالچیکم شکم کے نچلے حصے میں پر حسی پیدا نہیں کرتی۔

آرنیکا کی بے ہوشی گہری ہوتی ہے سانس دھونکنی کی مانند آتا ہے زبان خشک، زبان کے پچھلے حصے پر بھوری پشم، شکم ہوا سے پھولا ہوا، پاخانہ اور پیشاب بلا ارادہ خارج ہو جاتے ہیں آرنیکا کی مخصوص علامت چوٹ لگنے سے جلد کا نیلا پن اور چھل جانے کا احساس ہے درد کی

Scanned by CamScanner

سے مریض بے آرام ہوتا ہے یہ بے آرامی اس وقت دور ہو جاتی ہے جب مریض کو نرم کپڑے پہنا دیئے جائیں اور اس کی جگہ بدل دی جائے۔

ادویات جو مقعد میں سکڑاؤ پیدا کرتی ہیں درج زیل ہیں بیلاڈونا۔ کاسٹیکم۔ نائٹرک ایسڈ۔ نیٹرم میور۔ اگنیشیا۔ کالی بائی کرام۔ اوپیم۔ جلسی میم۔ میز یریم کو کولس انڈیکا۔

بیلاڈونا میں پاخانہ کی خواہش مقعد اور اعضائے تناسل میں دباؤ اور مقعد کے سکڑاؤ کے ساتھ باری باری بدل کر آتی ہے مقعد میں مروڑ دار سکڑاؤ جیسا کہ پیچیش میں ہوتا ہے۔

کاسٹیکم میں جبری بے فائدہ پاخانہ کی خواہش ہوتی ہے اس کے ہمراہ پریشانی اور چہرہ سرخ ہوتا ہے۔ نائٹرک ایسڈ میں لکڑی کی پھانس چبھ جانے کا احساس ہوتا ہے پاخانہ کے دوران سکڑاؤ پیدا ہوتا ہے اور پاخانہ کے بعد کئی گھنٹوں تک جاری رہتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مقعد پھٹ گیا ہے نیٹرم میور میں سکڑاؤ کا احساس پاخانہ کے دوران ہوتا ہے پاخانہ مقعد کو پھاڑ کر گزرتا ہے بار بار پاخانہ کی لاحاصل خواہش پیدا ہوتی ہے مقعد میں تشنجی سکڑاؤ ہوتا ہے اگنیشیا مقعد کا درد پیدا کرتی ہے۔ پاخانہ کرنے کے بعد گولی مارنے کے سے کاٹنے والے درد ہوتے ہیں پاخانہ کے بعد سوراخ مقعد میں پیچ و تاب ہوتا ہے علامات غیر مناسب بے ترتیب متلون جیسا کہ ہسٹریا کی علامات ہیں۔

کالی بائی کرام میں مقعد میں ڈاٹ کا احساس ہوتا ہے۔ لیکسیس کی مانند بھورے جھاگ دار پانی کے دست جو علی الصبح بے ربط آواز کے ساتھ خارج ہوتے ہیں دست آنے کے بعد مقعد میں مروڑ پڑتے ہیں۔

اوپیم میں قولنج کی وجہ سے مقعد تشنجی طور پر بند ہو جاتا ہے ضدی قسم کا قبض ہوتا ہے پلمبم اوپیم سے مشابہت رکھتی ہے۔ لیکسیس کی نمایاں علامات پاخانہ کا تقاضہ اور مقعد میں عذاب جسکی وجہ مقعد کا سکڑاؤ ہوتا ہے اور اتنا شدید درد ہوتا ہے کہ مریض کو پاخانہ ترک کرنا پڑتا ہے بواسیری مسے باہر نکل آتے ہیں جن کے ہمراہ مقعد میں سکڑاؤ ہوتا ہے درج بالا علامات کی وجہ سے لیکسیس ان ادویات سے الگ ہو جاتی ہے۔

Scanned by CamScanner

لیکسیس کی قریب ترین مماثل دوا یقیناً میز یریم ہے پاخانہ کے بعد مقعد باہر نکل آتا ہے اور مقعد میں سکڑاؤ ہوتا ہے بہ لحاظ دوسری علامات دونوں ادویات ایک دوسری سے سراسر مختلف ہیں۔

پیچیش میں کالی بائی کرام اور لیکسیس کی رشتہ داری کو بھی یاد رکھنا چاہئے دونوں ادویات میں زبان سرخ کٹی ہوئی اور ہموار ہوتی ہے پیچیش میں پاخانے سیاہی مائل ہوتے ہیں پس دونوں ادویات ٹائیفائڈ جیسے حالات اور شدید امراض میں مفید ہیں اور ایک دوسرے کی مددگار بھی ہیں بدبودار اخراجات کی وجہ سے لیکسیس کالی بائی کرام سے الگ ہو جاتی ہے جب کہ کالی بائی کرام کے اخراجات جیلی کی مانند پاخانہ یا بسا اوقات رسے دار بلغم خارج ہوتی ہے۔

کوکولس کی خاص علامت پاخانہ کے بعد مقعد کا تشنجی سکڑاؤ ہے جس کے ساتھ مریض غش کھا جاتا ہے تاہم مقعد کا سکڑاؤ کم ہے (مقابلہ کریں اگنیشیا)

Scanned by CamScanner

لیکچر نمبر ۵

سانپ THE OPHIDIA

لیکسیس (جاری) لیکسیس مردوں کی شہوت پرستی میں اضافہ اور جسمانی قوت میں کمی پیدا کرتی ہے۔ دماغ ہر قسم کے سبز باغ دکھاتا ہے مگر شہوت اور انزال دونوں نامکمل ہوتے ہیں عورتوں کے اعضا پر لیکسیس بہت قوت سے اثر انداز ہوتی ہے بیضہ دانی کے ساتھ لیکسیس کا خاص تعلق ہے خاص طور پر بائیں بیضہ دانی کے ساتھ۔ بیضہ دانی کی سوجن بیضہ دانی میں درد ان کی رسولیاں گومڑ لیکسیس سے شفایاب ہو جاتے ہیں جب لیکسیس کی مخصوص پر حسی موجود ہو کپڑوں کا بوجھ برداشت نہ ہو اور لیکسیس کی دوسری نمایاں علامات موجود ہوں ماہواری بہت کم ماہواری کا بہل خون گلٹی دار سیاہ اور شدید بدبو دار ہوتا ہے کولہوں میں درد بائیں بیضہ دانی میں نچلی جانب بوجھ تمام تکالیف رکی ہوئی ماہواری جاری ہونے سے کم ہو جاتی ہے رحم پر معمولی سا دباؤ بھی برداشت نہیں ہوتا۔

لیکسیس کو زچگی کے ورم رحم میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے جب زچگی کے اخراجات بدبو دار ہوں چہرہ کا رنگ ارغوانی اور مریضہ بے ہوش ہو۔ لیکسیس بیضہ دانی کی رسولیوں میں بھی کارآمد دوا ہے جب مرض بائیں سے دائیں بڑھنے کا میلان ہو لیکسیس اس وقت بھی مظہر دوا ہوتی ہے جب بیضہ دانی میں پیپ پڑ چکی ہو۔ حتٰی کہ لیکسیس کو خاص طور پر ہیپر سلفر یا مرکیورس کے بعد استعمال کیا جا سکتا ہے جب مرض نے مریض کو بہت کمزور کر دیا ہو۔

سفلس میں لیکسیس مرکیورس کے اثرات دور کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے یا اس وقت جب شنکرز زخم گینگرین بننے لگے۔ لیکسیس کا اظہار حلق کی دکھن میں تلاش کیا جا سکتا

Scanned by CamScanner

ہے شنکر زخم کے گرد نیلے رنگ کا حلقہ ہو رات کو ہڈیوں میں درد ہو شدید درد اور شنکر کی ناسوری شکل ہو۔ سفلس کی سمیت سے پیدا ہونے والے ٹانگوں کے زخم ہموار اور ان کے گرد نیلا حلقہ ہوتا ہے پنڈلی کی ہڈی کا گل جانا اعضا پر حس اور چوٹ کی مانند نیلاہٹ حلق میں زخم رات کو ہڈیوں میں درد جو مرکیورس کے زیادہ استعمال سے پیدا ہو گئے ہوں۔

لیکسیس کے نیلے زخموں کی مماثلت ہیپر سلفر 'ایسافوٹیڈا سلیشیا اور آرسنک سے ہے آبلے پھنسیاں چھالے پھوڑے جو زخم کے گرد ہوں تو لیکسیس کی مماثلت آرسنک ۔ فاسفورس لائیکوپوڈیم 'مرکیورس' ہیپر سلفر 'سلیشیا وغیرہ سے ہے۔ پھنسیوں کے گرد حلقہ میں جلن میں آرسنک۔ لائیکوپوڈیم۔ مرکیورس۔ سلیشیا سے مماثل ہے۔ اگر پیپ بدبودار ہو تو لیکسیس آرسنک۔ ایسافوٹیڈا۔ لائیکوپوڈیم۔ سلیشیا۔ سلفر اور ہیپر سلفر سے مماثل ہے اگر زخم ہموار ہوں تو آرسنک۔ ایسافوٹیڈا۔ لائیکوپوڈیم۔ مرکیورس۔ سلیشیا۔ فاسفورک ایسڈ وغیرہ سے مماثل ہے۔ اگر زخم سیاہی مائل یا گینگرین بن جائیں تو آرسنک۔ سیکیل کار۔ سلیشیا۔ پلمبم۔ کاربو ویج۔ یوفوربیم۔ میورائک ایسڈ لیکسیس سے مماثل ادویات ہیں۔

لیکن لیکسیس کی جلن بہت شدید ہے جب زخم کو چھوا جاتا ہے تب شدید جلن ہوتی ہے زخم کے گرد کی جلد داغ دار ہوتی ہے ٹانگوں کے زخم گہرے ہونے کی بجائے سطحی طور پر پھیلتے ہیں گہرے زخم (کالی بائی کرام) زخموں سے اخراج کم مقدار ہوتا ہے اور جسمانی قوت میں کمی واقع ہو رہی ہوتی ہے۔ سیاہی مائل پھنسیاں زخم کے گرد حلقہ ڈالے ہوتی ہیں اور ارد گرد کی جلد مردہ ہوتی ہے بسا اوقات اخراج بند ہو جاتا ہے تو مریض بے خبر اور ٹھنڈا ہو جاتا ہے ٹانگوں کا استسقاء ہو جاتا ہے نیلاہٹ مائل سرخ سوجن عروق دمویہ کے ساتھ ساتھ موجود ہوتی ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وریدوں کی سوزش موجود ہے یہ سب کچھ آرسنک ۔ کاربو ویج۔ ہیوفو۔ سیکیل کار۔ سنکونا وغیرہ کی مانند لگتا ہے لیکن آرسنک میں عروق کی شدید برانگیختگی ہوتی ہے اعصابی چڑچڑاپن اور تھکاوٹ ہوتی ہے۔ کاربو ویج کی کمزوری ضعف پھر بھی لیکسیس سے زیادہ ہوتا ہے سانس سرد۔ سرد پسینے اور قوتوں کا ڈھے جانا۔ السر (زخم) سے

Scanned by CamScanner

مردار کی بو آتی ہے۔ معتدل حالات میں دونوں ادویات میں کوئی مماثلت نہیں ہے کیونکہ کاربو ویج جلد کی تہ ہونے والی جگہوں میں بہت جلن اور کھردراپن پیدا کرتی ہے زخم کے گرد سختی ہوتی ہے پر حسی نہیں ہوتی پر حسی لیکسیس کی خاصیت ہے۔

ہیپر سلفر کو لیکسیس سے مماثلت کی وجہ سے یاد رکھنا چاہئیے کیونکہ یہ بھی مرکیورس کے زیادہ استعمال کے بعد کام آتی ہے زخم کے گرد کا حلقہ بہت پر حس ہوتا ہے لیکن اس میں دکھن اور چھل جانے کا احساس ہوتا ہے اس کے ہمراہ شدید پر حسی ہوتی ہے اگرچہ ہو سکتا ہے کہ جس جگہ پیپ پڑی ہوئی ہو اس کا رنگ نیلاہٹ مائل ہو جائے اور مریض کو کمزوری محسوس ہو۔ تاہم یہ قوت حیات میں کمی یا گینگرین بننے کا ثبوت نہیں ہے جیسے کہ لیکسیس میں ہوتا ہے یہاں لائیکوپوڈیم بھی لیکسیس کی مددگار دوا ہے۔ اگر سفلس کی سمیت سے پیدا ہونے والا زخم حلق میں ظاہر ہو۔ تو اس کا رنگ گہرا بھورا زرد ہوتا ہے اور شدت دائیں جانب ہوتی ہے پیشانی پر تانبے کے رنگ کی پھنسیاں چہرے کا رنگ پھیکا زرد اکثر چہرے پر لکیریں ہوتی ہیں۔ لیکن عروق میں وہ سرخی نہیں ہوتی جو زرد جلد کے اندر سے چمکتی ہیں جیسا کہ لیکسیس کی علامت ہے۔

شنکر زخم سست رفتار ہوتا ہے مسے جوؤں کی مانند۔ ٹانگوں کے زخم مندمل ہونے میں نہیں آتے ان میں جلن دار پھاڑنے والے درد ہوتے ہیں جن میں رات کے وقت اضافہ ہو جاتا ہے اگر ان زخموں پر پلٹس یا کوئی اور شے باندھی جائے تو زخم زیادہ خراب ہو جاتا ہے پیپ کا رنگ بسا اوقات سنہری زرد ہوتا ہے سوہضمی کی شکایت بھی موجود ہوتی ہے۔

نائٹرک ایسڈ کا زخم ناسوری ہوتا ہے زخم پنڈلی کی ہڈی پر ہوتا ہے زخم کے کنارے بے ترتیب ہوتے ہیں اور بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ لیکسین کے زخم اور نائٹرک ایسڈ کے زخم میں یہ ہی فرق ہے جو آسانی سے پہچانا جا سکتا ہے بے شمار دانہ دار ابھار ہوتے ہیں خون آسانی سے نکل آتا ہے منہ اور حلق کی علامات میں بھی امتیاز کیا جا سکتا ہے کیونکہ ہونٹوں کے کنارے پھٹے ہوئے ہوتے ہیں اور حلق میں پھانس چبھ جانے کا احساس ہوتا ہے۔

Scanned by CamScanner

کالی آیوڈیٹم کی علامات کا سلسلہ لیکسیس سے بہت مختلف ہے ہڈیوں میں دکھ دینے والے اور کترنے والے درد۔ ناک اور پیشانی کی ہڈیوں میں جلن اور دھڑکن سبزی مائل زرد مواد جو چھیل دے ناک سے بو۔ آبلے جن کا داغ باقی رہ جائے سفلس کی سمیت تیسرے درجے کے ابھار پھنسیاں شنکر زخم جس کے کنارے سخت اور زخم سے دہی کی مانند پیپ خارج ہوتی ہے زخم جو گہرائی بناتے جائیں شدید سر درد لیکسیس سے بھی بہت زیادہ شدید سر درد جس کی وجہ سے سر میں گٹھلیاں بن جائیں۔ ملائم بافتوں اور ہڈیوں میں زہر سرایت کرنے کا میلان۔ پس کالی آیوڈیٹم لیکسیس سے زیادہ عمل کرتی ہے لیکسیس تو صرف ملائم بافتوں پر اثر انداز ہوتی ہے اور ان میں زہر پھیلاتی ہے۔

لیکسیس کی رحم اور بیضہ دانی کی علامات میں آپ کی توجہ درج ذیل مماثلت کی جانب دلانا چاہوں گا۔ پلاٹینا کی ماہواری کثیر اور سیاہ رنگ ہوتی ہے پلاٹینا کی مریضہ مغرور ہوتی ہے خواہش نفسانی بڑھ جاتی ہے اور اس کے ہمراہ اعضائے تناسل میں خوشگوار بے چینی اور جھنجھناہٹ ہوتی ہے یا اس کے ہمراہ فرج میں مڑورنے والے درد ہوتے ہیں بیضہ دانی کی تکالیف میں جب لیکسیس ناکام ہو چکی ہو تو پلاٹینا شفا سے ہم کنار کرتی ہے جیسے کہ بیضہ دانی میں پیپ پڑ جانا۔ کالی آیوڈیٹم بیضہ دانی میں سے پیپ آنا بند کرتی ہے بیضہ دانی میں جلن دار درد اور شدید بوجھ کا رخ نچلی جانب ہوتا ہے۔

پیلیڈیم بھی لیکسیس کی مانند دائیں بیضہ دانی کی سختی اور سوجن دور کرتی ہے جبکہ دماغی طور پر دونوں ادویات بہت اختلاف رکھتی ہیں پیلیڈیم کی مریضہ خود غرض ہوتی ہے دوسروں سے اچھے برتاؤ کی توقع کرتی ہے نتیجتاً مریضہ کی انا مجروح ہوتی ہے جذبات بیضہ دانی کے دردوں میں اضافہ کرتے ہیں یہ علامت لیکسیس میں بھی موجود ہے مگر درد بڑھنے کا طریقہ الگ ہے۔ لیکسیس کی مریضہ بہت خوش ہوتی ہے یا کم از کم برانگیختہ ضرور ہوتی ہے کہانیاں جن سے مریضہ کا تعلق ہوتا ہے اس کو رلا دیتی ہیں۔ پیلیڈیم کی مریضہ آسانی سے مشتعل ہو جاتی ہے مجلس میں بات چیت یا شام کے کھانے پر مہمانوں کی خاطر مدارات کرنے

Scanned by CamScanner

سے مریضہ کے دردوں میں اضافہ ہو جاتا ہے مریضہ جسمانی اور دماغی طور پر تھک جاتی ہے۔

بیضہ دانی کی تکالیف میں ایپس لیکسیس کے قریب ترین دوا ہے لیکن ایپس خاص طور پر دائیں بیضہ دانی پر عمل کرتی ہے بیضہ دانی میں جلن کاٹنے والے درد اور چھل جانے کا احساس ہوتا ہے بسااوقات یہ درد بر چھی مارنے کے سے ہوتے ہیں۔ رحم کا ٹل جانا یا نتوالرحم یا ماہواری کے دوران دائیں بیضہ دانی کا بوجھ نچلی جانب ہوتا ہے۔ درد کے بعد بہت ہی کم مقدار سیاہی مائل آؤں خارج ہوتی ہے دونوں ادویات میں درد بائیں بیضہ دانی سے دائیں بیضہ دانی میں جاتے ہیں لیکن ایپس میں انگڑائی لینے سے یہ درد ہوتے ہیں بیضہ دانی میں کچھاؤ کا احساس ہوتا ہے یہ نمایاں علامت ہے ہو سکتا ہے کہ درد کسی بھی بیضہ دانی میں ہو لیکن ایپس کا درد دائیں بیضہ دانی میں ہوتا ہے اس کے ہمراہ چھاتی کی بائیں جانب درد اور کھانسی ہوتی ہے دماغی طور پر دونوں ادویات میں بہت مماثلت پائی جاتی ہے (دیکھیں دماغ) دونوں ادویات میں حسد، باتونی پن اور نفسانی خواہش کی زیادتی بے آرامی اور کھلبلی بھی موجود ہے۔

آرسنک بھی رحم اور بیضہ دانی پر اثر انداز ہوتی ہے رحم سے سیاہ خون خارج ہوتا ہے اور خواہش نفسانی بڑھی ہوئی ہوتی ہے لیکن یہ طاقتور دوا دائیں بیضہ دانی پر اثر انداز ہوتی ہے دائیں بیضہ دانی میں شدید جلن بے آرامی اور کچھاؤ والے درد ہوتے ہیں ان دردوں میں پاؤں کو مسلسل حرکت دینے سے افاقہ ہوتا ہے ماہواری کے درد کو گرم ٹکور سے افاقہ ہوتا ہے۔

لائیکوپوڈیم کے درد لیکسیس کے برعکس ہیں لائیکوپوڈیم کے درد دائیں سے بائیں کو جاتے ہیں اور لائیکوپوڈیم میں ہمیشہ معدہ اور شکم کی علامات موجود ہوتی ہیں اگرچہ گریفائٹس اکثر بائیں بیضہ دانی پر اثر انداز ہوتی ہے لیکن یہ دائیں بیضہ دانی کے درد کو دور کرتی ہے جب درد کے بعد فرج سے اخراج ہوتا ہو مزاجی طور پر گریفائٹس لیکسیس سے مختلف ہے۔

لیکسیس کی ایک اور نمایاں علامت یہ ہے کہ جب اخراجات جاری ہو جائیں تو دردوں میں کمی ہو جاتی ہے (مقابلہ کریں) مائکس میں ماہواری شروع ہونے پر کچھاؤ ماہواری

Scanned by CamScanner

جاری ہونے پر دردوں میں افاقہ۔

زنکم میں بھی ماہواری جاری ہونے پر بائیں بیضہ دانی کے چھیدنے والے دردوں میں افاقہ ہوتا ہے (بالکل لیکسیس کی مانند) پلاٹینم اور امونیم کارب میں ماہواری کے ہمراہ درد جاری رہتے ہیں پلاٹینا کی ماہواری کثیر مقدار ہوتی ہے جبکہ امونیم کارب میں دردوں کے درمیان ماہواری آتی ہے۔ اکٹیاریسی موسامیں جتنی زیادہ ماہواری ہوگی درد بھی اتنی شدت کے ساتھ ہوگا۔ اب دل دوران خون اور بخار کی جانب آتے ہیں جیسے کہ میں پہلے بھی آپ کو آگاہ کر چکا ہوں کہ لیکسیس کا ہدف دوران خون ہوتا ہے سن یاس میں گرمی کی لہریں خون کا دورہ سر کی جانب جس کے ہمراہ پاؤں ٹھنڈے ہوتے ہیں دل کی دھڑکن تیز دل میں کچھاؤ جیسے کوئی رسی سے باندھ کر کھینچ رہا ہو اس کے ہمراہ سینہ میں جبر کی کیفیت جاگنے پر سانس کی تنگی اور لیٹنے سے معذوری یہ علامات لیکسیس کو طلب کرتی ہیں۔ جب سینہ کا استسقاء ہو یا دل کے غلاف میں پانی پڑ گیا ہو۔ اور ان کی وجہ دل کے امراض ہوں۔

عام استسقائی حالتوں میں بھی لیکسیس مظہر دوا ہوتی ہے جب پیشاب سیاہی مائل یا مکمل طور پر سیاہ ہو اور پیشاب میں البومن شامل ہو۔ اور استسقائی جگہ کی جلد سوجی ہوئی اور نیلاہٹ مائل ہو۔ مجھے یک مریض یاد ہے اس کی عمر ۶۰ سال تھی جس کو اسی طرح کا استسقاء تھا لیکسیس کے زیر اثر وہ چھ ماہ تک زندہ رہا مگر جب اس کو موت آئی بلا درد تھی۔ لیکسیس خاص طور شرابیون کے استسقاء اور سرخ بخار کے بعد پیدا ہونے والے استسقاء جبکہ درج بالا علامات موجود ہوں تو لیکسیس شفا بخش ثابت ہوتی ہے۔

گردوں اور مثانے کے امراض میں بیرونی علامات کی بجائے مکمل علامات پر لیکسیس کا انتخاب کیا جانا چاہیے مثلاً جب پیشاب میں البومن خارج ہو رہی ہو یا گردوں کی مہلک خرابی ہو سانس کی علامات میں نیند کے بعد اضافہ ہو جاتا ہو بہ نسبت پیشاب کی علامات کے نیلی جلد نمایاں علامت ہے۔

مثانہ کی سوزش میں لیکسیس اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب بدبو دار بلغم اور لیکسیس

Scanned by CamScanner

کے عالمگیر تغفن کی جانب میلان موجود ہو پیشاب کی یہ بدبو بہت زیادہ تیز ہوتی ہے جب یہ اندازہ کیا جائے کہ یہ بلغم جتنی دیر مثانہ میں رہی ہے اس حساب سے اتنی بدبو دار نہیں ہونی چاہیے جتنی بدبو دار ہوتی ہے اس بدبو کی وجہ سے لیکسیس دوا مظہر ہوتی ہے۔

پیشاب میں خون آنا کے مرض میں تو لیکسیس اپنی ہم چشم کروٹیلس کی مانند اس وقت طلب کی جاتی ہے جب علامات سے یہ معلوم ہو جائے کہ خون میں بگاڑ آگیا ہے جیسا کہ کم درجہ حرارت والے بخاروں میں ہوتا ہے پس خون میں ملے ہوئے مخصوص تہ نشین یا ریشے موجود ہوں جن کی ظاہری صورت جلے ہوئے بھوسے جیسی ہوتی ہے سرخ بخار کے بعد اگر پیشاب میں البومن آنے لگے تو اس کے ہمراہ استسقاء بھی موجود ہوتا ہے جس کی وجہ جلد پر چھلکے اترنے میں دیر ہوتی ہے پیشاب سیاہ ہوتا ہے یا پیشاب میں سیاہ دھبے ہوتے ہیں ان دھبوں کی ظاہری شکل بالکل ہیلی بورس کی مانند ہوتی ہے دوسری ادویات جن میں سیاہ پیشاب خارج ہوتا ہے درج ذیل ہیں کاچیکم۔ نیٹرم میور۔ کاربالک ایسڈ۔ ڈجی ٹیلس۔ ایپس۔ امونیم بینز ائیکم آرنیکا۔ اوپیم۔ کاربو ویج۔ آرسنک۔ بینز وئک ایسڈ۔ کالی کارب۔ ٹیری بن تھینا ان تمام ادویات میں گدلا سیاہ پیشاب موجود ہے تاہم لیکسیس واحد دوا ہے جو جھاگ دار پیشاب پیدا کرتی ہے اور اس کی عام علامت پر ہم پہلے ہی گفتگو کر چکے ہیں۔ ہیلی بورس میں حواسی بے اعتنائی پٹھوں کی کمزوری چہرہ زرد پھولا ہوا جیلی کی مانند آؤں والے دست اور ان کے ہمراہ استسقاء بھی ہوتا ہے ہو سکتا ہے کہ مریض لیٹ کر آسانی سے سانس لے سکے یہ علامت آرسنک اور لیکسیس کے بالکل برعکس ہے اور اس علامت سے ہیلی بورس لیکسیس سے الگ ہو جاتی ہے۔

ڈجی ٹیلس میں پیشاب سیاہ گدلا اور کم مقدار آتا ہے دل کی کمزوری کی وجہ سے غشی نیلاہٹ مائل چہرہ بالکل لیکسیس کی مانند نظر آتا ہے مگر لیکسیس میں زیادہ تر حنجرہ میں سکڑاؤ جس کے ہمراہ سینہ میں دباؤ اور سکڑن موجود ہوتی ہے لیکن ڈجی ٹیلس کی دم گھٹنے والی سکڑن ایسی ہے کہ جیسے سینہ کے اندرونی حصے ایک دوسرے تک پھیل گئے ہوں ڈجی ٹیلس میں دل بیٹھنے کا

Scanned by CamScanner

احساس یا معدہ میں غشی کہ جیسے زندگی کا چراغ گل ہونے والا ہے موجود ہے۔

ٹیری بن تھینا کا پیشاب دھوئیں کے رنگ کا اور گدلا ہوتا ہے جس کے تہ نشین پسی ہوئی کافی کے رنگ کے ہوتے ہیں۔ ٹیری بن تھینا کی ضرورت اکثر سرخ بخار کے بعد ہونے والے استسقاء میں پڑتی ہے پیشاب میں خون کے سرخ ذرات خارج ہوتے ہیں پیشاب میں خون' سانس کی تنگی' مریض مجبور ہوتا ہے کہ وہ چارپائی پر سہارا لے کر یا ٹیک لگا کر بیٹھے۔ زبردست غنودگی ہوتی ہے زبان خشک اور صاف شفاف ہوتی ہے۔ ٹیری بن تھنیا گردوں کے امراض کی ابتدا میں استعمال کی جاتی ہے جب بھراؤ غالب ہو یعنی اس سے پہلے جب ابھی گردوں میں تبدیلی آنا شروع نہ ہوئی ہو۔

ٹیری بن تھینا لیکسیس سے زیادہ جلن اور کمر درد پیدا کرتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ پیشاب میں سے بنفشہ کی خوشبو آئے۔ ٹائی فائڈ بخار میں گردوں سے اخراج اور پاخانے لیکسیس سے مشابہت رکھتے ہیں بدبودار پاخانے انتڑیوں سے خون جس کی وجہ انتڑیوں کے زخم ہوتے ہیں۔ انتڑیوں سے آنے والا خون سیاہ دھوئیں کے رنگ کا ہوتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے پسی ہوئی کافی ہو۔ پیشاب بدبودار ہوتا ہے پیشاب میں خون کے ذرات ہوتے ہیں علاوہ ازیں ٹیری بن تھینا بے ہوشی پیدا کرتی ہے زبان خشک صاف شفاف اور زبردست کمزوری لیکن ٹیری بن تھینا اور دوسری ادویات میں فرق محسوس کیا جا سکتا ہے کیونکہ ٹیری بن تھنیا میں پیٹ پھولا ہوا ہوتا ہے جلن ہوتی ہے اور زبان نرم ہوتی ہے۔

ایپس سرخ بخار کے بعد ہونے والے استسقاء مین لیکسیس سے مماثلت رکھتی ہے کیونکہ دونوں ادویات میں پیشاب میں البومن آتی ہے پیشاب کی مقدار کم ہوتی ہے رنگ سیاہی مائل اور اس میں سڑے ہوئے خون کے اجزا شامل ہوتے ہیں سانس کی تنگی ہوتی ہے لیکن ایپس میں پیاس عموماً بہت کم ہوتی ہے جلد کا رنگ زرد موم کی مانند ہوتا ہے اور جسم پر اِدھر اُدھر خارش کے دانے جن کی مماثلت سوزشی دانوں سے ہوتی ہے سرخ رنگ کی پھنسیاں یا سرخ بادہ کی مانند گلابی رنگ کی پھنسیاں اور جسمانی اعضاء کی استسقائی حالت۔

Scanned by CamScanner

کے امراض میں آرسنک کی ضرورت پڑتی ہے جب پیشاب کم آرہا ہو پیشاب میں البومن آئے مگر پیشاب میں خون موجود نہ ہو اور آرسنک کی دل کی علامات یا اس کی دماغی بے چینی موجود ہو اس لئے اس دوا کا یہاں فرق تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر پیشاب گدلا سیاہی مائل ہو اور اس میں خون شامل ہو پیشاب کے تہ نشین پسی ہوئی کافی کی مانند ہوں سانس کی آمدورفت صرف ٹیک لگا کر بیٹھنے سے ہی آسان ہو سانس کی نالیوں کا نزلہ ہو سانس لینے میں بہت تنگی ہو جب تک بلغم نہ اکھڑ جائے حنجرہ میں مروڑ دار کچھاؤ ہو تو دوا کے انتخاب کے لئے مزید موازنہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

آرسنک اس وقت شفایاب کرتی ہے جب پیشاب سیاہ گوبر کے پانی کا سا ہو اور گردوں میں سے کینچلی کے ٹکڑوں کی وافر مقدار خارج ہو رہی ہو سانس کی تنگی شام کو زیادہ ہو جب مریض بستر پر لیٹنا چاہے اور مریض رات کے بارہ بجے دوبارہ اٹھ جائے بلغم کے اخراج سے سانس کی تنگی میں افاقہ ہو۔ لیکن لیکسیس میں سانس کی تنگی لیٹنے سے شدت اختیار کر جاتی ہے اور مریض سو جاتا ہے بلغم کم مقدار اکھڑتا ہے اور گاڑھا ہوتا ہے بلغم کے اخراج سے افاقہ ہوتا ہے لیکن لیکسیس میں حلق کو کپڑا لگنے سے بہت تکلیف ہوتی ہے جبکہ آرسنک میں یہ علامت موجود نہیں ہے۔ لیکسیس کا مریض کالر ڈھیلا رکھتا ہے کپڑے ڈھیلے رکھتا ہے تاکہ کپڑوں کا دباؤ کم ہو جائے اور سانس لینے میں آسانی ہو لیکن آرسنک میں جلد پر حس ہوتی ہے۔

کالچیکم معدہ گردوں اور انتڑیوں کی لعاب دار جھلیوں میں بھراؤ پیدا کرتی ہے پیشاب سیاہی مائل گدلا اور اس میں البومن شامل ہوتی ہے پیشاب خونی بھی ہوتا ہے اور کالی سیاہی کی مانند بھی ہو سکتا ہے استسقاء موجود ہوتا ہے لیکن کالچیکم کو لیکسیس سے الگ کرنا آسان ہے کیونکہ کالچیکم میں پیشاب کی نالی میں خراش اور پیشاب کرنے کے بعد مثانہ میں مروڑ پڑتے ہیں یہ علامت خاص طور پر جوڑوں کے درد کے مریضوں میں نمایاں ہوتی ہے جو اس کے ہمراہ اعصابی کمزوری کا شکار بھی ہوتے ہیں اعصابی کمزوری کے ہمراہ پر حسی بھی شامل ہوتی ہے اگرچہ آخری علامت لیکسیس سے مماثلت رکھتی ہے مگر کالچیکم کا فرق درج ذیل

Scanned by CamScanner

علامات سے مل سکتا ہے۔ چھونے سے بہت زیادہ پر حسی (ماسوائے پھولے ہوئے شکم کے) قوت مدرکہ تیز خاص طور پر سخت بو سے مریض زیادہ متاثر ہوتا ہے شکم میں ہوا دماغی تھکاوٹ پیدا کرتی ہے جس کی وجہ سے مریض خیالات مجتمع نہیں کر سکتا سوچنے کا سلسلہ قائم نہیں رکھ سکتا۔ سر کی چوٹی کی جلد تنی ہوئی محسوس ہوتی ہے' زبان پر پشم' متلی زبردست کمزوری' تاہم بیرونی اثرات غصہ دلاتے ہیں۔ کالچیکم کی ایک خاص علامت یہ ہے کہ اگر تھوک زیادہ بن رہا ہو پیشاب بہت زیادہ آرہا ہو تو پاخانہ کم ہو جاتا ہے اور مروڑ پڑتے ہیں یا پھر اس کے بالکل الٹ۔

میں اس وقت لیکسیس کے بخار کی علامات پر تفصیل سے بحث نہیں کروں گا کیونکہ لیکسیس کی دماغی علامات کے ضمن میں اس کا ذکر کر چکا ہوں لیکن میں باری کے بخار کی بابت ضرور بات کروں گا بخار جو موسم بہار میں دوبارہ واپس آجاتا ہے حالانکہ موسم خزاں میں مریض کونین استعمال کر چکا ہوتا ہے بعد دوپہر ایک یا دو بجے سردی لگتی ہے۔ لیکسیس کی سردی کی مخصوص علامت یہ ہے کہ مریض کہتا ہے کہ اس پر کپڑوں کے انبار لگا دیئے جائیں اس لئے نہیں کہ مریض سردی سے کانپ رہا ہے اور وہ گرم ہو جائے بلکہ اس لئے کہ کپڑوں کے بوجھ تلے ساکن رہ سکے مریض چاہتا ہے کہ اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا جائے تاکہ اس کی تھرتھراہٹ سینہ اور سر کے درد کو افاقہ ہو سکے۔ اس بخار کا وصف دل آزار جلن سینہ اور دل پر دباؤ ہے جس کے ہمراہ غنودگی اور یاوہ گوئی بھی ہوتی ہے لرزہ کے دوران مضبوطی سے پکڑنے کی خواہش جلسی میم کی بھی نمایاں علامت ہے۔ کاربو ویج میں بھی لیکسیس کی مانند سال کے بعد مرض کا عود کر آنا موجود ہے بخار کے دوران مریض فضول بکواس کرتا ہے پیاس بالکل نہیں ہوتی سانس بوجھل ہوتا ہے شدید کمزوری ہوتی ہے اور اس کمزوری کی وجہ کونین کا غلط استعمال اور مرض کی طوالت ہوتی ہے لیکن لرزہ کے دوران پیاس بہت زیادہ لگتی ہے لرزہ سے قبل پیاس نہیں ہوتی' گھٹنے سرد ہوتے ہیں حتیٰ کہ ان کو لپیٹ بھی دیا جائے تب بھی سرد رہتے ہیں شام کو گرمی اور جلن کی لہریں حملہ آور ہوتی ہیں پیاس نہیں ہوتی۔ شکم میں ہوا بھر

Scanned by CamScanner

جاتی ہے۔ یک جانبی سردی خاص طور پر بائیں جانب اور نقاہت بہت نمایاں ہوتی ہے۔

کیمپیسکم میں لرزہ سے پہلے پیاس لگتی ہے لرزہ کمر سے شروع ہوتا ہے گرمی کی خواہش ہوتی ہے نبض بے ترتیب اور رک رک کر آتی ہے کیمپیکم کا لرزہ کمر سے شروع ہو کر سارے جسم میں پھیل جاتا ہے لرزہ کے دوران پیاس جاری رہتی ہے اور پینے سے لرزہ میں اضافہ ہو جاتا ہے (دیکھیں ایلاپس) مریض کو گرمی پہنچانے سے افاقہ ہوتا ہے اگر گرم پانی کی بوتل مریض کمر کے نیچے رکھی جائے تو گرمی پہنچنے سے افاقہ ہوتا ہے۔

مینینتھس اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب سردی ناک کی نوک کانوں کی لو انگلیوں کی پوروں اور پاؤں کے پنجے سے شروع ہو ہاتھ پاؤں برف کی مانند سرد ہوتے ہیں جبکہ بقایا جسم گرم ہوتا ہے جب ایسے بے ترتیب مرض میں لیکسیس کو طلب کیا جاتا ہے ناک کی نوک سرد، جلد نیلی، شدید کمزوری جو کہ دھاگے کی مانند باریک نبض سے ظاہر ہوتی ہے یہ علامت ہی فرق واضح کرنے کے لئے کافی ہے اگر زیادہ متفقہ اور درست طور پر کہا جائے تو درج ذیل تمام ادویات میں دھاگے کی مانند باریک نبض موجود ہے۔ سردی جلد کا نیلا پن اور یقیناً ضعف بھی پیدا کرتی ہیں۔

وریٹرم البم میں سردی اور پیاس اکٹھی ہوتی ہیں اور (اگر اندرونی) سردی ہو تو پنجلی جانب آتی ہے نہ کہ اوپر کی جانب، جلد نیلی سرد اور بے لچک۔ ہاتھ نیلے چہرہ منہ زبان سرد، سانس بوجھل، سانس کے لئے جدوجہد کرنا پڑے، دل کمزور، سرد چپچپے پسینے پیشانی پر سرد پسینہ کثیر مقدار گرمی سے کوئی افاقہ نہیں ہوتا۔

آرسنک میں بیرونی گرمی سے افاقہ منہ اور زبان سرد چہرہ نیلا کسی ایک عضو کی جلد نیلی شدید کمزوری کے باوجود بے آرامی، پریشانی، بے چینی، سرد چپچپا پسینہ سانس لینے میں دشواری کے حملے۔ کیمفر جلد برف کی مانند سرد لیکن اندرونی طور پر گرمی جس کی وجہ سے مریض اوپر لیا ہوا کپڑا اتار دیتا ہے چہرہ موت کی مانند زرد، اعضا نیلے، سانس گرم، مروڑ دار درد مریض اگر ہوش میں تو آواز بدلی ہوئی اس کے بعد گہری نیند۔

Scanned by CamScanner

ہائیڈرو سیانک ایسڈ تمام جسم پتھر کی مانند سرد نبض بہت کمزور ناقابل محسوس لمبی غشی مشروب غذا کی نالی میں آواز پیدا کر کے گزریں۔ مریض دل کو مضبوطی سے پکڑے کہ دل میں تکلیف ہے مڑوڑ دار درد خاص طور پر کمر کے پٹھے اور جبڑے کے پٹھے سخت ہو جائیں۔

ہیلی بورس پٹھے ڈھیلے مریض اچانک گر جائے ٹھنڈک پیشانی پر سرد پسینہ نبض مدہم شدید تشنج ہوں جن کے ہمراہ شدید ٹھنڈک ہو گھٹنوں میں درد ہو (وجع المفاصل) ڈجی ٹیلس لیکسیس (سانپ کے زہر) کی مانند دل کی کمزوری پیدا کرتی ہے۔ جلد پر بکثرت سرد پسینہ آتا ہے لیکن دل کی علامات میں کوئی افاقہ نہیں ہوتا۔ ہر تیسری نبض غائب پانچویں یا ساتویں نبض غائب نبض بہت مدھم۔ یاد رہے کہ لیکسیس میں سینہ پر جبر ہوتا ہے اور پاؤں سرد ہوتے ہیں جوں ہی پاؤں گرم ہو جاتے ہیں سینہ کا جبر کم ہو جاتا ہے۔

سیکیل کار جلد سرد چہرہ زرد ڈوبا ہوا ہونٹ نیلے مریض کپڑا لینا پسند نہیں کرتا۔ اعضاء میں جھنجھناہٹ مریض اپنے ہاتھوں کو کھلی ہوئی انگلیوں سے پکڑتا ہے سرد چپچپے پسینے بہت مدھم بات کرتا ہے ہکلا کر بولتا ہے۔

ہائیو سائمس لیکسیس سے کمر سے سردی لگنے کی علامت میں مماثل ہے۔ جسم بیرونی طور پر سرد اینٹھن ہذیان لیکن ہائیو سائمس میں رات کو شدید سردی لگتی ہے اور پاؤں سے شروع ہو کر ریڑھ کی ہڈی تک آتی ہے۔ اور اس کے بعد گردن تک جسم کا درجہ حرارت کم ہو جاتا ہے جس کے ہمراہ شریانوں کا عمل بھی مدھم ہو جاتا ہے۔ غنودگی یا ہذیانی برانگیختہ گفتگو مریض بستر کی چادر کو چنتا ہے مریض کو خوف ہوتا ہے کہ کوئی اسکو زہر نہ دے دے وہم سراب اعصاب میں جھٹکے آتے ہیں۔ لیک نیتھس میں بھی لیکسیس کی مانند سردی کے دوران آنکھیں چمکدار ہوتی ہیں۔ برف کی مانند سرد گرمی پہنچانے سے افاقہ ہوتا ہے لیکن لیک نیتھس میں ہی صرف چمکدار آنکھیں اور گالوں پر سرخ گول دائرے اور ان کے ہمراہ بخار اور ہذیان ہوتا ہے۔

لائیکوپوڈیم لیکسیس کی پیروی کرتی ہے اس کی ضرورت تب پڑتی ہے جب مریض

Scanned by CamScanner

بے وقوف نظر آتا ہو اونگھتا ہو سردی ایسے محسوس ہوتی ہو کہ جیسے برف پر لیٹا ہوا ہے ایک پاؤں گرم دوسرا سرد ہو (یہ اہم علامت ہے) مریض کو ایسا محسوس ہو کہ جیسے دوران خون ساکن ہو گیا ہے۔ باری کے بخار میں سردی لیکسیس کی مانند کمر سے شروع ہوتی ہے اور مرض میں شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک اضافہ ہوتا ہے یا شام ۷ بجے اضافہ ہوتا ہے ہاتھ اور پاؤں سن اور برف کی مانند ہوتے ہیں کھٹے ڈکار آتے ہیں یاقے مستقل طور پر موجود ہوتی ہے خاص طور پر گرمی اور سردی کے دوران پسینہ آنے کے بعد پیاس لگتی ہے لیکن مریض گرم اشیاء پینے کی خواہش کرتا ہے۔

یہاں بھی اور کئی مواقع پر بھی ایپس لیکسیس (سانپ کے زہروں) کی مدد کرتی ہے دونوں ادویات پرانے یا غلط علاج شدہ امراض میں کام آتی ہیں بعد دوپہر سردی لگتی ہے سینہ پر دباؤ' ناک ٹھنڈا' نبض مضطرب' ہاتھوں اور بازوں کی جلد کا رنگ نیلا' ظاہری طور پر ہمت ہار جانے والی حالت' لیکن مکھی کے زہر (ایپس) میں گرمی سے تکالیف میں اضافہ ہوتا ہے جبکہ لیکسیس میں یہ علامت نہیں ہے ایپس میں سینہ پر نمایاں جبر ہوتا ہے حلق بند ہونے کا احساس بھی ہوتا ہے زبان سرخ زبان کی نوک اور کناروں پر آبلے سردی لگنے کے دوران پیاس زیادہ ہوتی ہے (سردی لگنے سے پہلے نہیں) (چھپا کی.)

کیوپرم میں سردی اور اینٹھن کا اظہار ایک ہی وقت میں ہوتا ہے تمام جسم برف کی مانند سرد۔ بازوؤں اور ٹانگوں میں زبردست اینٹھن اور اس کے ہمراہ سرد پسینے جلد نیلی اور ہمت ہار دینے والی علامت پیشاب کی مقدار کم کیوپرم کو ہیضہ کی یخ بستہ حالت میں کیمفر کے بعد کامیابی سے استعمال کیا جاسکتا ہے لیکن کیوپرم دوسری قسم کی علامات ہمت ہار جانا میں بھی استعمال کی جاسکتی ہے کیوپرم سانپ کاٹنے کے بعد پیدا ہونے والی اینٹھوں ہذیان اور بے ہوشی کا تریاق بھی ہے۔

ہو سکتا ہے کہ لیکسیس سرخ بخار میں مظہر دوا نظر آئے بلکہ ان امراض میں جن کا میلان مہلک پن کی جانب ہو۔ بچہ غنودگی میں مبتلا ہو اور فوراً ہی گہری نیند سو جاتا ہو سرخ باد

Scanned by CamScanner

بہت سست رفتار یا جلد پر نامکمل ظاہر ہوتا ہو سرخ بادہ کا رنگ گہرا ارغوانی ہو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سرخبادہ اور موتی جھرا مرکب شکل میں نکل رہے ہوں۔ لیکسیس میں حلق کی جھلیوں میں سورزش کا موجود ہونا ضروری ہے جیسے کہ میں آپ کو پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ لیکسیس خناق کی دوا ہے حلق کی جوف دار بافتیں سوجی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور یہ امکان ہوتا ہے کہ ان میں پیپ پڑ جائے حلق کا معائنہ کرنے پر آپ کو گلسوؤں کا رنگ سیاہی مائل سرخ نظر آئے گا اور ان پر گندی سفید پشم نظر آئے گی خاص طور پر بائیں گلسوئے پر زبان کی جڑ میں گندی زرد پشم اور اس میں سے حلمہ زبان نمایاں نظر آئیں گے۔ نبض مدہم جلد سرد ناک اور منہ سے سیاہی مائل خون رستا ہے معالجوں کی اکثریت سرخ باد کا علاج شروع کرتے وقت غلطی کرتی ہے مرض کا علاج شروع کرتے وقت غلطی کا مطلب ایک یا دو حقائق یا تو مرض قدیم اور الجھا ہوا ہوتا ہے یا مرض پست ہوتا ہے اور انجام موت۔ غلطی یہ ہے کہ علاج بیلاڈونا سے شروع کرتے ہیں آیئے ایک لمحے کے لئے بیلاڈونا اور لیکسیس کا فرق ملاحظہ کریں۔

دونوں ادویات میں زبان کا رنگ سٹرابیری کی مانند سرخ ہوتا ہے دھڑکن دار سر درد سرخ چہرہ تیز بخار بیلاڈونا اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب عمل میں تیزی ہو شدید ہذیان موجود ہو حلق کا رنگ چمکدار سرخ نبض بھری ہوئی اور اچھلتی ہو سرخ بادہ چمکدار سرخ اور ہموار ہو جبکہ دوسری جانب لیکسیس وہاں کام آتی ہے جب قوت حیات میں کمی غالب ہو سرخ باد کا رنگ ارغوانی ہو اور سست رفتاری سے باہر آرہا ہو کاہلی ہو گردن کے غدود نمایاں طور پر سوجے ہوئے ہوں اور دوسری مہلک علامات جن کا اوپر تعین کیا جا چکا ہے موجود ہوں۔

کارہنکل اور کینسر میں ہم لیکسیس کی بابت اس وقت سوچتے ہیں جب ارد گرد کی جگہ سوجی ہوئی ہو سوجن کا رنگ ارغوانی ہو یا سیاہی مائل ہو پیپ بننے کا عمل بہت سست رفتار ہو ان حالات میں اگر لیکسیس دے دی جائے تو پیپ زیادہ خارج ہوتی ہے اور اس کی کیفیت بھی بہتر ہو جاتی ہے اور مریض کی قوت بحال ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

جب مہلک پھوڑے نکل آئیں تو لیکسیس کو برانڈی شراب کے ہمراہ استعمال کرنا

Scanned by CamScanner

چاہیے یہ ڈاکٹر ڈنہم کا تجربہ ہے۔ اب میں چند الفاظ لیکسیس کی کمی بیشی (جہت) کی بابت کہوں گا۔ جہت جیسے کہ آپ جانتے ہیں کہ یہ علامات کا اظہار ہے اس لئے اس کا علم حاصل کرنا اشد ضروری ہے خاص طور پر اس لئے تاکہ دوا سے مماثل ادویات کا فرق تلاش کرنا آسان ہو جائے۔ مثلاً ممکن ہے کہ دو ادویات حلقہ چشم میں ایک جیسا گولی مارنے کا سا درد پیدا کریں لیکن ایک دوا کا درد دبانے سے کم ہوتا ہے دوسری کا نیند لینے سے تو ہم علاج کے دوران اس قابل ہو جاتے ہیں کہ ان ادویات کے فرق کو محسوس کر سکیں۔ مرض کی جہت کی علامات اسی طرح اہم ہیں جیسے اسم ذات اور اسم صفت احتیاط لازم ہے کہ ادویات ایک دوسری کی جگہ ان علامات پر استعمال نہ ہو جائیں جن کی جہت میں اختلاف ہو اکثر ہم ایسے مریض دیکھتے ہیں کہ دونوں ادویات کا فرق محض جہت کا ہوتا ہے مثال کے طور پر نیند کے بعد اضافہ۔

لیکسیس کی جہت درج ذیل ہیں۔

زیادتی نیند کے دوران خاص طور پر حلق کی علامات گلا بند ہونے کے احساس سے مریض جاگ جاتا ہے نیند کے بعد اضافہ خصوصاً صبح کے وقت اضافہ۔

دن کا وقت۔ عام طور پر دن بارہ بجے سے رات بارہ بجے تک مریض کی حالت بری ہوتی ہے اس کے باوجود چند نمایاں علامات ایسی بھی ہیں جن میں صبح اور قبل دوپہر اضافہ ہوتا ہے جس کی وجہ جزوی طور پر جاگنے کے بد اثرات ہوتے ہیں چند علامات صبح کو دیر سے ظاہر ہوتی ہیں ان علامات کو ہم کام سے منسوب کر سکتے ہیں مثلاً مریض جاگتا ہے تو اس کا سر چکرا رہا ہوتا ہے یہی علامت آنکھیں بند کرنے سے دن ۱۱ بجے لوٹ آتی ہے۔ بائیں جانب سر کی چوٹی پر درد صبح جاگنے پر کمزوری انگلیوں کے پورے سن صبح جلدی میں اٹھ کر بیٹھنے سے سانس کی آمد و رفت آہستہ ہو جاتی ہے سانس لینا مشکل اور سانس میں سیٹی کی آوازیں آتی ہیں.

شام اور رات بارہ بجے سے پہلے ہمیں یہ خاص اشتعال نظر آتا ہے حلق پر حس دست۔ کچومر نکال دینے والی خشک کھانسی۔ کبھی کبھار دوپہر بارہ بجے سے پہلے مرض میں اضافہ۔

Scanned by CamScanner

درجہ حرارت اور موسم :

سرد ہوا میں اضافہ درجہ حرارت کی تبدیلی اور بستر کی گرمی سے اضافہ گیلا ہونے سے اضافہ۔ مرطوب موسم طوفانی موسم اور گرمی سے اضافہ، کپڑے لپیٹنے سے اضافہ۔ زیادہ سرد موسم یا زیادہ گرم موسم نقاہت پیدا کرتا ہے آگ کے نزدیک اضافہ۔

حرکت آرام اور حالت :

بستر سے اٹھتے وقت اضافہ بیٹھنے سے اضافہ مگر بیٹھی ہوئی حالت سے اٹھتے وقت افاقہ۔ جس جانب درد ہو اس جانب لیٹنے سے افاقہ لیکن بستر کی گرمی سے اضافہ (دیکھیں درجہ حرارت) حرکت کرنے سے چند علامات میں بہتری ہوتی ہے لیکن اگر زیادہ حرکت کی جائے تو بہتر نہیں ہوتی۔ چھونا، دباؤ، چوٹ، چھونے سے اضافہ خواہ خفیف چھوا جائے چوٹ کے بد اثرات کے لئے مفید ہے جب زخم سوراخ کرنا شروع کردے زخموں سے بے تحاشا خون نکلے یا گینگرین ہو جائے۔

Scanned by CamScanner

لیکچر نمبر ٦

زہر عنکبوت۔ مکڑی کا زہر

مکڑیوں کے زہر جو بطور دوا استعمال کئے جاتے ہیں
میں آپ کی توجہ ان ادویات کی جانب دلانا چاہتا ہوں

۱) مائی گیل لیسی اوڈورا
۲) لائی کوساٹیر نٹولا
۳) ٹیر نٹولا بینسیس
۴) ارینیاڈایاڈیما
۵) ارینیاسی نینسیا
٦) تھریڈون کراساویکم

اس گروہ کی ادویات کا عمل دہرا ہے یہ تمام ادویات خون کو زہریلا کر دیتی ہیں اور عصابی نظام پر نمایاں عمل کرتی ہیں تشنجی امراض جیسا کہ رعشہ ہسٹیریا وغیرہ پیدا کرتی ہیں دوسری اعصابی علامات کے علاوہ پریشانی اضطراب کانپنا شدید بے آرامی شدید بے حسی اعصابی ضعف اور نوبتی پن پیدا کرتی ہیں۔ مکڑی کے زہر انسانی جسم پر بہت گہرا اثر کرتے ہیں اس لئے مکڑی کے زہر مخدوش اور مزمن امراض میں استعمال کئے جاسکتے ہیں اب ہم ان ادویات کا بالترتیب مطالعہ شروع کرتے ہیں سب سے پہلے مائی گیل لیسی اوڈورا کا نمبر ہے۔

مائی گیل لیسی اوڈورا .

مائی گیل لیسی اوڈورا سیاہ رنگ کی مکڑی ہے جو کیوبا میں پائی جاتی ہے اس کی آزمائش

Scanned by CamScanner

سب سے پہلے ڈاکٹر جے سی ہاورڈ نے کی۔ اگر رعشہ کا مرض پیچیدہ نہ ہو تو مائی گیل ہماری ادویات میں سے نمبر ایک دوا ہے مریضہ روحانی طور پر مردہ دل ہو افسردہ ہو مریضہ پیشانی میں بوجھل درد کی شکایت کرتی ہو مریضہ کے منہ کے پٹھوں میں مسلسل جھٹکے آتے ہوں۔ اکثر سر کو ایک جانب جھٹکا لگتا ہے عموماً سر کی دائیں جانب عموماً دائیں بازو اور دائیں ٹانگ کے پٹھوں میں بھی جھٹکے لگتے ہیں پٹھوں پر اختیار ختم ہو جاتا ہے اگر سر پر ہاتھ رکھنے کی کوشش کی جائے تو ہاتھ جھٹکے سے واپس چلا جاتا ہے جب بولنے کی کوشش کی جائے تو الفاظ منہ سے جھٹکوں کی صورت نکلتے ہیں۔

مجھے رعشہ کی ایک مریضہ یاد ہے جب اس کو مائی گیل لیسی اوڈورا دی گئی تو تشنجی علامات بہت جلد دور ہو گئیں مریضہ چھوٹی بچی تھی سالوں تک تندرست رہی ڈاکٹر جے سی ہاورڈ جن کا میں نے حوالہ دیا ہے انہوں نے ہی مجھے یہ علامات دی تھیں کہ ان علامات پر مائی گیل استعمال کی جا سکتی ہے منہ کے پٹھوں میں جھٹکے آتے ہیں منہ اور آنکھیں تسلسل سے جلد بند ہوتی ہیں اور کھلتی ہیں چہرے پر ہاتھ نہیں رکھا جا سکتا ہاتھ درمیان میں رک جاتا ہے اور شدید جھٹکے سے واپس آتا ہے چلنے کا انداز بدل جاتا ہے بیٹھی ہوئی حالت میں ٹانگیں حرکت کرتی رہتی ہیں بولتے وقت مریض ٹانگیں کھینچ لیتا ہے سارا جسم مسلسل حرکت کرتا رہتا ہے (رعشہ۔)

رعشہ میں مائی گیل سے مماثل دوا ایگریکس ہے اس میں بھی رعشہ کی زاویہ دار حرکات موجود ہیں لیکن اس کی ایک مخصوص علامت آنکھوں کے پپوٹوں میں خارش ہے یا جسم کے مختلف حصوں میں خارش جیسے کہ برفاب سردی سے جسم پر خارش پیدا ہو جاتی ہے (FROST BITE) پپوٹے مسلسل حرکت کرتے رہتے ہیں ریڑھ کی ہڈی چھونے سے پر حس ہوتی ہے۔

اکٹیا ریسی موسا رعشہ میں اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب حرکات بائیں جانب ہوں اور رعشہ کے ہمراہ پٹھوں کا درد بھی ہو یا جوڑوں میں درد ہوتا ہو یا تمام مرض رحم ٹل

Scanned by CamScanner

کی وجہ سے ہو۔

ٹیر نٹولا۔ کا رعشہ دائیں بازو اور دائیں ٹانگ کا ہوتا ہے اور یہ رعشہ رات کو بھی جاری رہتا ہے اگنیشیا۔ جب رعشہ کی وجہ جذبات ہوں۔

زی زیا۔ رعشہ میں اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب رعشہ کی حرکات رات کو بھی جاری رہیں سٹرامونیم کے رعشہ کی نمایاں علامات درج ذیل ہیں۔ مریض کی شکل مسلسل تبدیل ہوتی ہے۔ مریض ابھی ہنس رہا ہے تو ابھی حیران ہے زبان بار بار تیزی سے باہر نکلتی ہے سر کبھی آگے کی جانب کبھی پچھلی جانب جاتا ہے ریڑھ کی ہڈی اور پورے جسم میں تشنجی جھٹکے لگتے ہیں ہاتھ اور پاؤں مسلسل حرکت میں رہتے ہیں۔ اگرچہ ان میں مسلسل جھٹکے نہیں آتے مگر ان کی حرکات گھومنے والی ہوتی ہیں مرکز کے گرد چکر تاہم یہ حرکات خوبصورت ہوتی ہیں جسم کے تمام پٹھے مسلسل حرکت کرتے رہتے ہیں ہو سکتا ہے کہ زبان میں ہکلاہٹ بھی ہو اگر دماغ متاثر ہو چکا ہو تو مریض آسانی سے خوف زدہ ہو جاتا ہے نیند میں خوف زدہ ہو کر جاگ جاتا ہے یا مریض اکثر دعائیہ انداز اختیار کرتا ہے جس کے ہمراہ دل سوزی کا اظہار کرتا ہے اور ہاتھ بند ہوتے ہیں مریض بار بار اپنا سر تکیے سے اٹھاتا ہے۔

ڈاکٹر کورن ڈوار فر نے بہت غور و غوض کے بعد ایک دو سالہ بچے کو ایگریکس دی بچے کو گردن توڑ بخار تھا ایپس اور سلفر سے کوئی افاقہ نہ ہوا تھا بچے نے سر گھمانا بند کر دیا ضعف اور نقاہت کا خطرہ دور ہو گیا اور بچہ شفایاب ہو گیا۔ میں نے ذاتی طور پر ایک بچی کو ایگریس دی جس کو، ٹائی فائڈ بخار تھا بچی اپنا سر گھماتی تھی اور اپنے کپڑوں کو کاٹتی تھی صحت میں کچھ ترقی ہوئی مگر ٹیر نٹولا دی گئی جس سے مرض میں معمولی سا اضافہ ہوا جس کے بعد بچی شفایاب ہو گئی ان ادویات کو یاد رکھنا چاہئے جب ضعف اور نقاہت سر پر منڈلا رہے ہوں۔ (ای اے فیرنگٹن) دوبارہ مائی گیل کی جانب آتے ہیں جو علامات میں آپ کو پہلے بتا چکا ہوں ان میں درج ذیل علامات کا اضافہ کر لیں کاروبار کے متعلق ہذیانی بات چیت تمام رات بے آرامی۔ موت کا خوف۔ مایوسی۔ چہرے سے پریشانی ظاہر ہو متلی اور دل کی دھڑکن نظر کی کمزوری عام ضعف

Scanned by CamScanner

شام کے وقت تمام جسم لرزے تیس منٹ شدید لرزہ ہو اور اس کے بعد بخار ہو جائے اور مریض کانپے ایک کنپٹی سے دوسری کنپٹی تک اور آنکھوں میں شدید درد۔

مائی گیل ایک بچے کو کچھ وقت کے لئے دی جاتی رہی دوا کے دوران تشنج کی علامات ظاہر ہوئیں زبردست نعوذ جب آلہ تناسل شہوت میں ہوتا تو ٹیڑھا ہو جاتا سیدھا نہ رہتا نتیجتاً مریض کو شدید درد ہوتا ڈاکٹر ولیم سن نے مشاہدہ کیا تو ان کو یہ راہنمائی ملی کہ مائی گیل کو سوزاک میں استعمال کیا جاسکتا ہے جب آلہ تناسل ٹیڑھا ہو جائے ڈاکٹر مذکور نے مائی گیل کی نچلی طاقتیں استعمال کیں لیکن اب تو مائی گیل کی بلند طاقتیں بھی استعمال کی جارہی ہیں دونوں طاقتیں خواہ بلند ہوں یا نچلی ایک سے نتائج دیتی ہیں۔

لائی کوساٹیر نٹولا

ٹیر نٹولا کے کاٹ لینے سے جو زہر پھیل جاتا ہے اس کی علامات بھی سانپ کی علامات جیسی ہوتی ہیں جس جگہ مکڑی کاٹ جائے وہ جگہ سوج جاتی ہے جلد کا رنگ بدل جاتا ہے لمف غدود بڑھ جاتے ہیں زہر گردن کے غدود اور جوف دار بافتوں کے نیچے پہنچ جاتا ہے تو یہ سوج جاتے ہیں سوجن کا رنگ سیاہی مائل یا ارغوانی ہوتا ہے حلق بند ہونے کا شدید احساس ہوتا ہے جب نکسیر آئے تو خون کے لوتھڑے خارج ہوتے ہیں نکسیر آنے سے افاقہ ہوتا ہے دماغ میں بھراؤ ہوتا ہے کیونکہ گردن کی شریانوں میں شدید دھڑکن ہوتی ہے لیکن ان علامات کے ہمراہ چہرہ کا رنگ زرد مٹی کے رنگ جیسا ہوتا ہے حلق سوجا ہوا اور اس کا رنگ ارغوانی ہوتا ہے نگلنے میں دقت پیش آتی ہے اور اس کی بنیاد فالج جیسی ہوتی ہے (حلق کا فالج) مریض کے حلق میں جلن ہوتی ہے جس وجہ سے مریض بہت پانی پیتا ہے۔ پاخانہ کا رنگ سیاہ اور پاخانہ بدبودار ہوتا ہے پیشاب کم مقدار اور بڑی مشکل سے آتا ہے پس لائیکوساٹیر نٹولا اور لیکسیس کو ایک دوسرے سے الگ کرنے میں بہت کم مدد ملتی ہے لیکن اور بھی بہت سی علامات ہیں

Scanned by CamScanner

اعصابی مظاہر جو کہ لائی کو سا کی امتیازی خصوصیت ہیں اعصابی علامات تمام مکڑیوں کے زہروں میں موجود ہیں لیکن لائی کو سا کی اعصابی علامات۔ اس گروہ کی دوسری ادویات سے زیادہ ہیں۔ ہسٹیریا ریڑھ کی ہڈی میں نمایاں ہیجان۔ لیکن میں نے جو مخصوص علامات دیکھی ہیں وہ ہے اعصاب کے اختتام پر زبردست ہیجان مریض اپنے ہاتھوں کو مسلسل حرکت دیتا ہے تاکہ وہ اس ہیجان پر قابو پا سکے مریضہ کے سامنے اگر کوئی ستار گٹار یا ڈھولک بجائی جائے تو مریضہ کو برانگیختہ کر دیتی ہے اور مریضہ مخبوط الحواس ہو جاتی ہے جبکہ یہ مشاہدے میں نہیں آیا کہ مریضہ کو ہسٹیریا ہو جاتا ہے جوں ہی مریضہ کی جانب توجہ کی جاتی ہے تو مریضہ کو جھٹکے لگنا شروع ہو جاتے ہیں اگر مریضہ کو سر درد ہو تو سر کو تکیے پر رگڑنے سے درد میں افاقہ ہوتا ہے۔

ٹیرنٹولا رحم اور بیضہ دانیوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے اگر رحم اور بیضہ دانیاں بڑھ گئی ہوں تو ان میں تخفیف پیدا کرتی ہے رحم کے ملحقات میں درد اور اس کے ہمراہ سکڑاو دار سر درد بھی ہوتا ہے شکم کے نچلے درمیانی حصے اور چوتڑوں میں بھی جلن دار درد ہوتے ہیں جن کے ہمراہ پیڑو میں شدید وزن کا احساس ہوتا ہے ماہواری باافراط آتی ہے اور ماہواری کے بعد فرج میں خارش ہوتی ہے مریضہ کو پورے جسم میں دکھن ہوتی ہے خاص طور پر اس وقت جب مریضہ حرکت میں ہو۔ مریضہ نیند کی خواہش کرتی ہے لیکن اتنی پریشان ہوتی ہے کہ سو نہیں سکتی۔

اب ہم ایک لمحے کے لئے ان ادویات کی جانب متوجہ ہوتے ہیں جو ٹیرنٹولا سے مشابہت رکھتی ہیں سب سے پہلے ہم کالی برومیٹم کو لیتے ہیں ہماری کتاب الادویہ میں کالی برومیٹم جیسی اور کوئی دوا نہیں ہے جو اتنی معکوس علامات رکھتی ہو معمولی سی سوزش جیسے کہ بچوں کے دانتوں کا نکلنا یا ہاضمہ کے عمل میں معمولی سی خرابی کی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ اینٹھنیں پیدا ہو جائیں تاہم وہ علامات جن کو میں خاص طور پر اہم سمجھتا ہوں وہ ہے مرکز سے دور حصص میں سوزش ہے، سوزش والی جگہ کو حرکت دینے یا اس کو استعمال کرنے سے افاقہ ہوتا ہے۔

Scanned by CamScanner

کروکس اس لائق ہے کہ اس کا ذکر کیا جائے کروکس بھی ہسٹیریا کے سے حالات پیدا کرتی ہے اور اس دوا میں اتنی طاقت ہے کہ ہسٹیریا پیدا کرے اور اس کے ہمراہ رعشہ کی علامات بھی ہوں۔ کروکس کی مریضہ کودتی ہے ڈانس کرتی ہے ہنستی ہے ہر کسی کو چومنے کی کوشش کرتی ہے پٹھوں کے ایک گروہ میں اینٹھنیں ہوتی ہے مریضہ غصہ میں ہو تو اچانک اظہار تاسف کرنے لگتی ہے یا غصہ میں ہو تو بہت باتیں کرتی ہے یکے بعد دیگرے ہنستی ہے ٹیرنٹولا کی مانند مریضہ راگ رنگ سے متاثر ہوتی ہے کسی کو گانا گاتے سن کر اس کے ساتھ گانے کی کوشش کرتی ہے لیکن کروکس میں راگ رنگ سے افاقہ نہیں ہوتا جیسے کہ ٹیرنٹولا میں ہوتا ہے۔

ایکٹیاریسی موسا مکڑیوں کے زہر سے مشابہت رکھتی ہے کیونکہ یہ ان کی مانند بے خوابی بے چینی کپکپی اور موت کا خوف پیدا کرتی ہے۔ اضطراب کے اکثر ثبوت ملتے ہیں ایکٹیا ریسی موسا اور ٹیرنٹولا میں رحم کے امراض کے معکوس اثرات ہیں۔ بستر پر لیٹتے ہی جھٹکے لگنا شروع ہو جاتے ہیں جس جانب مریضہ لیٹی ہو اس جانب سے مریضہ مجبوراً کروٹ بدل لیتی ہے اضطرابی لرزہ تھر تھراہٹ اور سردی۔ دماغی علامات میں دونوں ادویات ایک دوسرے سے مختلف ہیں ایکٹیاریسی موسا اضطراب پیدا کرتی ہے مریضہ کہتی ہے کہ اس کی کھوپڑی اڑ جائے گی ہذیان ہوتا ہے مریضہ ایک موضوع سے دوسرے موضوع پر چھلانگ لگاتی ہے عجیب وغریب اشیاء دیکھتی ہے رحم کی سوزش کی وجہ سے زبردست پریشانی اور خوف ہوتا ہے آنکھوں کے ڈیلوں میں نیزہ مارنے کا سا درد ہوتا ہے جو سر کے پچھلے حصے تک جاتا ہے۔ مریضہ ملول ہوتی ہے جیسے کہ مشکل میں ہو ٹھنڈی آہیں بھرتی ہے اگلے دن خوشی سے لرزتی ہے خرم و مسرور خوش مزاج اور کھلنڈری ہوتی ہے۔

ایکٹیاریسی موسا کی سر کی علامات تھریڈون جیسی نہیں ہیں تھریڈون کی مریضہ کے سر میں ایسا احساس ہوتا ہے کہ وہ سر کو ہوا میں بلند کر سکتی ہے۔

ہائیوسائمس اس وقت فائدہ مند ہے جب پٹھوں کے گروہ میں جھٹکے نمایاں طور پر

Scanned by CamScanner

نظر آتے ہوں یعنی مریضہ بے خوابی کا شکار ہوتی ہے اور مضطرب ہوتی ہے یا نیند میں روتی ہے سسکیاں بھرتی ہے سر دائیں بائیں گرتا ہے مریضہ ہر شے پر بے وقوفوں کی مانند ہنستی ہے ہکلاتی ہے دماغی اضطراب باتونی پن مریضہ پریشان مشکوک مصائب زدہ مگر مریضہ خبطی نہیں ہوتی۔

کاسٹیکم بھی کچھ مماثلت رکھتی ہے رات کو بے آرام ہونا اور حرکت میں رہنا مریضہ کو کسی جگہ سکون میسر نہیں آتا شام کے وقت اعضا میں ناقابل برداشت بے کلی، شام کے وقت اضطراب، بزدلی، شرمیلا پن، لرزہ رات کے وقت بے آرام مریضہ تھوڑی سی نیند لے کر جاگ جاتی ہے مریضہ خود کو دس منٹ تک ایک جگہ نہیں رکھ سکتی اپنا سر بلا ارادہ دائیں بائیں گھماتی ہے حتی کہ تھک کر سو جاتی ہے نیند کے دوران بازو اور ٹانگیں مسلسل حرکت کرتی رہتی ہیں جسم کے دائیں حصے میں جھٹکے آتے ہیں منہ اور آنکھوں میں اینٹھن دار حرکت جس کے ہمراہ بے خوابی، بے چینی، ابھاروں کی صدائے بازگشت، یہ دوا ان لوگوں کو موافق ہے جن کو جوڑوں کی تکالیف ہوں یا جن کو فالج ہو۔ خاص طور پر چہرہ کا یک جانبی فالج (لقوہ) یا زبان کا فالج منہ کا فالج جس کی وجہ سے چہرہ کا حلیہ بگڑ گیا ہو۔

بیلاڈونا جسمانی بے قراری پیدا کرتی ہے جیسا کہ رعشہ میں ہے مریض آگے پیچھے حرکت کرتا ہے خاص طور پر ہاتھوں اور پاؤں کو حرکت دیتا ہے زیادہ دیر تک ایک جگہ ساکن نہیں رہ سکتا زوردار جھٹکے پچھلی جانب لے جاتے ہیں اگرچہ ممکن ہے کہ جھٹکے مریض کو آگے کی جانب دہرا کر دیں مریض سر کو تکیے میں گھسیڑ دیتا ہے سر کو محض تکیے سے رگڑتا نہیں ہے جیسا کہ ٹیرنٹولا میں ہے بیلاڈونا میں کھچاؤ بھی موجود ہے۔ خلاف معمول پرحسی خبط کے ہمراہ ہنسی ڈانس کرنا اور وحشیوں کی مانند چلانا لیکن بیلاڈونا کی وہ علامات جو اسے دوسری ادویات سے الگ کرتی ہیں وہ یہ ہیں زبردست بھراؤ گردن کی شریانوں میں شدید پھڑکن وحشی نظریں آنکھوں کی پتلیاں پھیلی ہوئی اور آنکھیں اندر کی جانب گہری۔

ہسٹیریا کی حالتوں میں اگنیشیا اگرچہ کئی طرح سے ٹیرنٹولا سے مماثلت رکھتی ہے

Scanned by CamScanner

مگر اگنیشیا کا اپنا ذاتی تشخص ہے جو بہت مشہور ہے اعصابی نظام بہت جلد متاثر ہو جاتا ہے عمل کی بد نظمی اور معکوس عمل مریضہ بے انتہا جذباتی اثر قبول کرتی ہے خوف اور غم مریضہ کو زبردست متاثر کرتے ہیں ذرا سی مخالفت سے مریضہ بے زار ہو جاتی ہے اور فوری طور پر طیش میں آجاتی ہے اس لئے معمولی سی تلخی سے مریضہ غم سے رو پڑتی ہے تاہم مریضہ کی دماغی حالت میں غصہ اور طیش نظر نہیں آتا بر خلاف اس کے مریضہ خاموشی سے اپنے غم کی پرورش کرتی ہے اور ان کے خیالوں میں غرق رہتی ہے حتی کہ مرض تمام جسم کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے یوں مریضہ اور زیادہ مضطرب اور ساتھ ہی ساتھ روز بروز کمزور ہوتی جاتی ہے دل کی دھڑکن مضطرب نبض غیر مستقل۔ مریضہ لمبے اور ٹھنڈے سانس بھرتی ہے معدہ میں خالی پن کا احساس ہوتا ہے متلی اور منہ کا ذائقہ خراب حلق میں ایک لوتھڑے کا احساس۔ مریضہ کی دماغی ابتری کی شدت کی وجہ سے سوجن ہم اثر۔ بے خوابی یا اعضا میں زبردست پھڑک چونکنا غم افسوس محبت میں ناکامی یا ایسی ہی مماثل وجوہات جو ہسٹیریا پیدا کرنے میں معاون ہوں یار عشہ پیدا کر دیں مزاج عجیب و غریب طریقے سے بدلتا ہے ابھی مریضہ ہنس رہی ہے مذاق کر رہی ہے ابھی مریضہ پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دے گی مریضہ کی اداؤں میں تیزی ہر کام تیزی سے کرتی ہے اسلئے کام نامکمل اور برے طریقے سے ہوتا ہے مریضہ کو شدید تکلیف دہ سر درد ہوتا ہے یہ علامات دباؤ کے احساسات کے بعد نمایاں ہوتی ہیں درد آنکھوں میں جاتا ہے جس سے یہ احساس ہوتا ہے کہ آنکھیں اندر سے باہر کی جانب دبائی جا رہی ہیں یا درد ناک کی جڑ میں جاتا ہے یہ بھی ممکن ہے کہ درد کسی چھوٹی سی جگہ تک محدود ہو جیسے کہ کیل چبھ گیا ہو پس اس مرض کا نام (ClavusHystericus) ہے۔ ہسٹیریا کے دورے کے عروج پر مریضہ بے آرام ہوتی ہے اس کو سردی لگتی ہے اور اکثر نظر میں ابتری بیان کرتی ہے آنکھوں کے سامنے آگ کے پیچ دار شعلے اڑتے نظر آتے ہیں (تھریڈون) آخر کار کثیر مقدار پیشاب آکر دورہ ختم ہو جاتا ہے۔ اب جب کہ دونوں ادویات افسردگی بے اعتنائی بھرپور مالیخولیا اور ہسٹیریا کی حالت پیدا کرتی ہیں۔ لیکن صرف اگنیشیا کی دماغی حالت معکوس

Scanned by CamScanner

ہوتی ہے ٹیر نٹولا میں عیاری بہانے تراشنے کے دورے اور وحشیانہ طور پر ناچنا پایا جاتا ہے۔

یہاں پر پلاٹینا کو مکڑی کے زہروں سے نہیں الجھانا چاہیے کیونکہ پلاٹینا مختلف قسم کا ہسٹیریا پیدا کرتی ہے یہ درست ہے کہ پلاٹینا عمل میں ابتری لاتی ہے پریشانی۔ لرزہ۔ موت کا خوف پیدا کرتی ہے مریضہ کو موت سر پر کھڑی نظر آتی ہے افسردہ مزاجی کے ہمراہ ہنسی اور خوش مزاجی بدل بدل کر آتی ہے خواہش نفسانی میں اکساہٹ اور اینٹھن لیکن مریضہ میں غرور اور تکبر ہوتا ہے۔ ذاتی امتیاز۔ جبکہ جن ادویات پر ہم غور کر رہے ہیں ان میں یہ علامت نہیں ہے دماغی ابتری ترقی کر کے اپنی ذات کو دوسروں سے بڑا جاننے میں بدل جاتی ہے اس دوران مریضہ ارد گرد موجود لوگوں کو حقیر جانتی ہے۔ ہنسی کے دورے نہ صرف زور دار ہنسی بلکہ اودہم مچانے والے ہوتے ہیں بلکہ دورہ مرض کے درمیان ہوتا ہے اور یہ دورے مریضہ کی افسردہ فطرت کے حالات سے پیدا ہوتے ہیں سر کا درد کھچاؤ دار ہوتا ہے ایسا ہی سر درد ٹیر نٹولا میں بھی ہے مگر ٹیر نٹولا کا سر درد نچوڑنے والا اور مروڑ دار ہوتا ہے جس کے ہمراہ سن پن کا احساس ہوتا ہے درد بتدریج بڑھتے اور کم ہوتے ہیں رحم کا سخت ہو جانا دونوں ادویات میں پایا جاتا ہے۔

پیلیڈیم اپنے دماغی مظاہر کی وجہ سے فوری طور پر پہچانی جاتی ہے مریضہ گھمنڈی یا مغرور نہیں ہوتی بلکہ تنک مزاج ہوتی ہے اور بد قسمتی سے گالیاں نکالتی ہے راگ رنگ مجلس یا جوش دار بات چیت مریضہ میں اکساہٹ اور دائیں بیضہ دانی میں درد پیدا کرتی ہے اس دن مریضہ خود کو تھکا ہوا محسوس کرتی ہے۔ مریضہ خود کو حقیر سمجھتی ہے۔ تاکہ دوسرے لوگ اس کو اچھا سمجھیں پس مریضہ خود کو مسلسل حقیر سمجھتی ہے رحم میں کمزوری نمایاں جیسے کہ رحم ڈوب رہا ہے جانگھ میں خالی پن کا احساس جیسے کہ شکم میں سے آنتیں نکل گئی ہیں۔

ماسکس کی مریضہ بھی پیلیڈیم کی مانند زبان دراز ہوتی ہے مریضہ اس وقت تک زبان درازی کرتی ہے جب تک کہ اس کے ہونٹ نیلے نہیں ہو جاتے اور آنکھوں کو ٹکٹکی نہیں لگ جاتی اس کے بعد مریضہ کو غش آجاتا ہے اور مریضہ فرش پر گر جاتی ہے مریضہ کو اچانک

Scanned by CamScanner

حبس دم کا دورہ پڑ جاتا ہے یا سینہ میں مروڑدار درد ہوتے ہیں مریضہ عام طور پر بھی غش کھا جاتی ہے دل کی دھڑکن زیادہ تمام جسم لرزتا ہے تمام جسم سرد۔ ہسٹیریائی سر درد کے ہمراہ غشی کے دورے۔ کثیر مقدار زرد پیشاب زرد چہرہ اور غشی کے ہمراہ موت کا خوف کہ جیسے موت سر پر کھڑی ہے (پلاٹینا۔ ٹیر نٹولا) مریضہ کہتی ہے کہ موت آرہی ہے۔ چکر اشیاء گول گول چکر کھائیں (جب تھریڈون سے چکر پیدا ہو جائیں تو ماسکس ان کو ختم کرتی ہے۔ آنکھیں بند کرنے سے چکر) سر درد ایسا جیسے کہ سر پر اِدھر اُدھر وزن سے دبایا جارہا ہے ایک اور علامت جس کا اکثر مشاہدہ کیا گیا ہے وہ ہے ٹانگوں پر کیڑوں کی سرسراہٹ جس کی وجہ سے نیند نہیں آتی۔

اس تعلق سے اضافی طور پر ٹیر نٹولا کے ساتھ ان ادویات کا مطالعہ بھی کیا جانا چاہیے۔

زنکم۔ خلوت میں پاؤں ہلتے ہیں حتی کہ رات کو سوتے وقت بھی پاؤں ہلتے رہتے ہیں ایسافوٹیڈا نے ہزاروں بار یہ بے آرامی دور کی ہے اسی طرح امونیم کارب اور ایکٹیاریسی موسا بھی بے آرامی دور کرتی ہے اور ان کا ذکر بھی کیا جاچکا ہے۔

آرسنک ضدی قسم کے رعشہ میں مفید دوا ہے جب درج ذیل علامات موجود ہوں ٹانگیں بے آرام ہوں مریض ان کی جگہ بدلتا رہے اور افاقہ حاصل کرنے کہ لئے حرکت کرے۔

میفائٹس بھی ٹانگوں کی بے آرامی دور کرتی ہے اس میں ایسا احساس پایا جاتا ہے کہ جیسے ٹانگیں بے حس ہو جائیں گی۔

سکٹا پلمونیریا میں یہ احساس ہوتا ہے کہ جیسے ٹانگیں ہوا میں تیر رہی ہیں ایک آزمائش کنندہ اتنی خوش طبع ہو گئی کہ بستر پر لیٹ گئی اور ٹانگیں چلانا شروع کر دیں اور یہ دعویٰ کیا کہ وہ محسوس کرتی ہے کہ وہ اڑنا چاہتی ہے یہ اکساہٹ ہمیں ٹیر نٹولا کی یاد دلاتی ہے جس میں چھلانگ مارنے کی خواہش ہوتی ہے۔ مقابلہ کریں سٹرامونیم۔ ایگریکس۔ سائی

Scanned by CamScanner

کیوٹا۔ہائیوسائمس۔ کروکس۔ اور نیٹرم میور جن میں بہ نسبت نزدیکی اشیاء کے بلندی سے کودنا پایا جاتا ہے۔

اسارم یوروپیم میں یہ احساس موجود ہے کہ جیسے جسم ہوا میں چکر کھا رہا ہے ساتھ ہی ساتھ جذبات سے لرزنا اور سردی کا احساس بھی پایا جاتا ہے لیکن اسارم یوروپیم ٹیر نٹولا کے ساتھ کوئی مماثلت نہیں رکھتی۔ اسارم یوو پیم تھریڈون سے بہت معمولی مماثلت رکھتی ہے اس میں شور ناقابل برداشت ہوتا ہے فرق صاف ظاہر ہے۔

اسارم یوروپیم کی مریضہ اتنی پرحس ہوتی ہے کہ ریشم کے کپڑے پر ناخن سے کھرچنے سے مریضہ کے پورے جسم میں لہر دوڑ جاتی ہے حالانکہ مریضہ ریشمی کپڑے کو مسلسل کھرچتی ہے۔

اگرچہ میں نے بہت ساری ادویات کی فہرست تیار کی ہے جن کی علامات مکڑی کے زہر کی علامات سے مماثل ہیں مگر صرف درج ذیل ادویات مکڑی کے زہر کے ساتھ گہری رشتہ داری رکھتی ہیں۔ اگنیشیا۔ ماسکس۔ ایکٹیاریسی موسا۔ ایگریکس۔ سٹرامونیم۔ بیلاڈونا۔ میگنیشیا میور آخری دوا رحم کے مروڑدار دردوں میں مماثل ہے۔

ٹیر نٹولا کیوبنسس

ٹیر نٹولا کیوبنسس بالوں والی مکڑی ہے مکمل طور پر کاربنکل کی تصویر بناتی ہے حتی کہ مردار گوشت پیدا کر دیتی ہے اور دعویٰ کرتی ہے کہ آرسنک اور کاربو ویج کی ہم پلہ ہے کیونکہ یہ گوشت کو مردار بناتی ہے اس کو موثر طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے جب مریض زبردست شکست خوردہ ہو دست آرہے ہوں اور ملیریا بخار ہمراہ ہو۔ شام کو بخار تیز ہو جاتا ہو خبیث قسم کے دردوں کے ہمراہ یہ علامات موجود ہوں تو یہ دوا جادو نما اثر دکھلاتی ہے اس لئے اس کا موازنہ آرسنک اور کسی حد تک لیکیسس انیتھراسینم اور سلیشیا سے بھی کیا جائے۔

Scanned by CamScanner

اریناڈایاڈیما

اریناڈایاڈیما گراووگل نے ایسے مریضوں کے لئے تجویز کی تھی جو پانی والا جسم رکھتے ہوں ایسے جسم مرطوبیت برداشت نہیں کر سکتے مرطوب موسم ارینیا کی علامات میں اضافہ کر دیتا ہے یا جب مریض دلدلی علاقوں میں رہتے ہوں ارینیا خاص طور پر مزمن ملیریا کی دوا ہے جب ہوا میں رطوبت بڑھ جانے سے بخار میں اضافہ ہو جاتا ہو دھوپ والے دن مریض بہتر محسوس کرتا ہو لیکن جونہی موسم مرطوب ہو جاتا ہو مریض بیمار پڑ جاتا ہو شدت کے دوران مریض سردی لگنے کی شکایت کرتا ہے کہ جیسے جسم کی ہڈیاں برف کی بنی ہوئی ہیں ہڈیوں میں درد جس کے بعد معمولی سا بخار ہو جائے یا نہ بھی ہو۔ سردی لگنے کا ایک خاص وقت مقرر ہوتا ہے ایک دن چھوڑ کر اسی وقت سردی لگتی ہے یا ہر ہفتے یا کسی خاص وقفے کے بعد۔ آپ کو مریض کی تلی بڑھی ہوئی نظر آئے گی مریض کو جریان خون کی شکایت بھی ہو گی ہو سکتا ہے کہ مریض پہلے کونین کھاتا رہا ہو یا مریض نے کونین نہ بھی کھائی ہو۔ سنکونا اور چینی نم سلف دونوں ادویات اریناڈایاڈیما سے مماثلت رکھتی ہیں یہ مماثلت علامات کی واپسی کا وقت ہے دونوں ادویات میں تلی کی سوجن اور دلدلی مقامات میں رہنے سے بخار موجود ہے۔

سیڈرون امریکی سانپ (RATTLE SNAKE) کے زہر کی فاد ہے اور پانی سے خوف (Hydrophobia) (خوف الماء کو شفا دیتی ہے اس کو بھی اریناڈایاڈیما کی مماثل کہا جا سکتا ہے اور عام طور پر مکڑیوں کے زہر سے مماثل بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ شہوت پرست عورتوں کے لئے بہتر دوا ہے جن میں اکساہٹ بہت ہو برانگیختگی ہو۔ بخار کی عین الوقتی علامات موجود ہوں یا اعصابی درد کی علامات جو عین ہر روز وقت پر آتی ہوں یہ دوا گرم ملکوں یا مرطوب دلدلی جگہوں کے جاڑے کے بخار میں استعمال کی جاتی ہے۔ دلدلی علاقوں کی مناسبت سے سیڈرون اریناڈایاڈیما سے کچھ مماثلت رکھتی ہے لیکن سیڈرون گرم علاقوں کی دوا ہے اور ارینیا سرد مرطوب علاقوں کی دوا ہے پہلے سردی لگتی ہے پھر معمولی سا

Scanned by CamScanner

بخار ہو جاتا ہے یا بغیر بخار سردی محسوس ہوتی ہے سیڈرون میں سر میں بھراؤ کا احساس چہرے پر گرمی اور سردی کی لہریں باری باری اور خشک گرمی جس کے ہمراہ نبض تیز اور بھری ہوئی ہوتی ہے۔ اب تک جتنی آزمائش کی جا چکی ہے ارینیا ڈایا ڈیما اتنی اکساہٹ پیدا نہیں کرتی جتنی کہ اوپر درج کی گئی تینوں مکڑیوں سے بنی ادویات پیدا کرتی ہیں اس کے باوجود شواہد موجود ہیں کہ یہ اعصابی نظام پر اثر انداز ہوتی ہے غذا کھانے کے بعد سر میں ابتری پراگندگی جس میں تمباکو نوشی سے افاقہ ہوتا ہے سر درد کھلی ہوا میں نیست و نابود ہو جاتا ہے رات کو بستر پر لیٹنے کے بعد اوپر والے جبڑے اور نچلے جبڑے میں شدید درد ہوتا ہے نیند بے آرام ہوتی ہے مریض بار بار جاگ جاتا ہے اور یہ احساس ہوتا ہے کہ بازو اور ہاتھ زبردست سوجے ہوئے ہیں جیسے کہ پہلے سے دگنے لمبے اور دگنے طاقتور ہو گئے ہیں یہ علامت ان ادویات کی ادنیٰ علامت ہے جو دماغی نخاعی اعصابی نظام پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

ارینیا دستوں کو شفایاب کرتی ہے اور ارینیا کے مریض اکثر اس میں مبتلا ہوتے ہیں پاخانہ پانی کا سا پتلا اور انتڑیوں میں زبردست گڑگڑاہٹ ہوتی ہے جس کا مطلب ہے کہ انتڑیوں میں زبردست خمیر اٹھ رہا ہے۔ دانت کا درد مرطوب موسم میں شدید ہو جاتا ہے جوں ہی مریض بستر پر لیٹتا ہے دانت کے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے یہ علامت آپ کو مرکیورس کی یاد دہانی کراتی ہے ارینیا کی ایک ایسی علامت بھی ہے جو معالجے کے دوران میری نظروں سے نہیں گزری وہ علامت ہے کلائی کی ہڈیوں میں جانے والی رگوں میں سن پن (ULNAR-NERVE) جہاں جہاں جاتی ہے ان حصوں میں سن پن کا احساس ہوتا ہے۔

ارینیا ہڈیوں پر بھی حملہ آور ہوتی ہے خاص طور پر ایڑی کی ہڈی (Os Calcis) کے امراض میں جب ہڈی میں شدید بوجھل کھودنے والے درد ہوتے ہوں ہو سکتا ہے کہ اس کی وجہ لمبی ہڈیوں کی جھلی کی سوجن ہو یا اس کے ہمراہ ہڈیوں کی بوسیدگی بھی شامل ہو بسا اوقات ایسا احساس ہوتا ہے کہ ہڈیاں برف کی مانند سرد ہیں یہ خصوصاً اندرونی علامت ہے۔

Scanned by CamScanner

(تھریڈون کراساویکم)

تھریڈون سر درد۔ پریشانی اور ہسٹیریا میں ٹیر نٹولا سے مماثلت رکھتی ہے آزمائش کے مطابق اس میں بے آرامی اور مشغولیت کی علامات مماثل ہیں مریض خود کو مصروف رکھنا چاہتا ہے۔ اگرچہ مریض کو کسی کام میں خوشی محسوس نہیں ہوتی۔ لیکن ایک خاص نمایاں علامت یہ ہے کہ مریض شور سے بہت پر حس ہوتا ہے چکر اور سر درد لازم ہیں حتی کہ معدہ کی تکالیف بھی۔ آنکھیں بند کرنے سے چکر اور متلی جس میں شور اور حرکت سے اضافہ ہو جاتا ہے (ایسے چکر جو آنکھیں بند کرنے سے بڑھتے ہوں موازنہ کریں لیکسیس۔ ایپس۔ آرنیکا۔ پائیپر میتھا سٹیکم۔ آرسنک۔ تھوجا۔ پیٹرولیم۔ چیلی ڈونیم۔ سیپیا) شور کی آواز دانتوں میں گھس جاتی ہے ہر شور اور گونج کا نفوذ پورے جسم میں ہوتا ہے سر درد اس وقت شدید ہو جاتا ہے جب دوسرے لوگوں کے فرش پر چلنے کی آواز آرہی ہو۔ میں نے سر کے ایسے درد کو تھریڈون سے ختم کیا ہے جب مریض میں ایسی ہی پر حسی متلی اور حرکت سے اضافہ موجود تھا یہ علامات مکڑی کے زہر کا سچا لوازمہ ہیں۔ کمزوری۔ لرزہ۔ ٹھنڈک اور پریشانی۔ ہسٹیریا بھی تھریڈون سے شفایاب ہو جاتا ہے وقت بہت جلد گزرتا ہے باتونی پن زندہ دلی موجود۔ ایسا احساس ہوتا ہے کہ مریضہ کا سر اس کا اپنا نہیں ہے اور وہ اس کو اٹھا نہیں سکتی آنکھوں کے سامنے نورانی ارتعاشات روشنی سے پر حسی اگر مریضہ روشنی کی جانب دیکھے تو سیاہ ارتعاش پیدا ہوتے ہیں نظر دہری۔ ورزش کے بعد غش آجائے، دل کے گرد پریشانی کے ہمراہ سینہ کی بائیں جانب تیز درد یا بائیں کندھے میں تیز درد، سوتے ہوئے مریضہ زبان کاٹ لے تمام علامات کے ہمراہ کمزوری سردی یا سرد پسینہ باآسانی آجائے آنکھیں بند کرنے پر متلی میں اضافہ ہو خیالات غائب ہونے میں شدت آجائے۔

تھریڈون سپائی جیلیا سے بہت مماثلت رکھتی ہے سپائی جیلیا میں بائیں آنکھ کے اوپر

Scanned by CamScanner

تیز اعصابی درد ہوتا ہے درد گردن سے شروع ہو کر بائیں آنکھ کے اوپر جا کر ٹھہر جاتا ہے سپائی جیلیا کا سر درد سورج چڑھنے کے ساتھ شروع ہوتا ہے اور دوپہر کو درد میں شدت آجاتی ہے اور بتدریج کم ہوتے ہوئے سورج غروب ہونے کے ساتھ درد ختم ہو جاتا ہے اگر ایسا درد تھریڈون کے استعمال کے بعد پیدا ہو جائے تو اس کو ماسکس شفایاب کرتی ہے۔

برائی اونیا کا سر درد بھی کبھی کبھار تھریڈون کے سر درد جیسا ہوتا ہے میں نے ایک عورت کے سر درد کا علاج کیا جس کو شدید سر درد اور متلی ہوتی تھی اور حرکت کرنے سے اضافہ ہو جاتا تھا۔ برائی اونیا دی گئی مگر برائی اونیا ناکام ہو گئی تاہم مریضہ نے بعد میں بتایا کہ شور سے سر درد اور متلی میں اضافہ ہو جاتا ہے تو میں نے بالمثل تھریڈون میں تلاش کر لیا۔ فرش پر چلنے کی آواز سے جب سر درد میں شدت آئے تو موازنہ کریں۔ بیلاڈونا۔ سینگونیریا۔ سمندری سفر کی متلی میں بھی آپ تھریڈون استعمال کر سکتے ہیں۔ جب مریضہ بحری جہاز کے ہر ہچکولے پر آنکھیں بند کر لے یہ مریضائیں بحری سفر میں شدید بیمار ہو جاتی ہیں۔ اور اتنی بیمار ہو جاتی ہیں کہ موت کی نوبت آجاتی ہے۔ ریڑھ کی ہڈی بہت زود حس ہوتی ہے ریڑھ کی ہڈی کا معائنہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ پر حسی ریڑھ کے مہروں کے درمیان ہے اور یہ پر حسی اتنی شدید ہوتی ہے کہ مریض کرسی سے کمر لگا کر نہیں بیٹھ سکتا بلکہ ایک طرف ہو کر بیٹھتا ہے تاکہ کرسی کا دباؤ ریڑھ کی ہڈی پر نہ پڑے۔

تھریڈون کا ایک خاص استعمال جس کی میں نے تصدیق کی ہے میں نے تھریڈون کو فلوریڈا کی ٹی بی میں استعمال کیا ہے۔ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ تھریڈون کا میلان مرض کو روکنے کی جانب ہے چند مریضوں میں مرض کی ترقی رک جاتی ہے ایک علامت جس کو میں اچھا سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ سینہ کی بائیں جانب بہت اوپر شدید چبھن دار درد جو پچھلی جانب جاتا ہے ڈاکٹر باروخ نے اس علامت کو تھریڈون سے شفایاب کر لیا جبکہ دوسرے تمام معالج ناکام ہو چکے تھے۔

مرٹس کمنس اور پکس لیکوئیڈا سینہ کی بائیں جانب درد میں تھریڈون کی ہم سر ادویات

Scanned by CamScanner

ہیں مرٹس کا درد کندھے میں جاتا ہے اور اس علامت کو مرٹس اکثر شفایاب کر دیتی ہے حتی کہ ٹی بی میں بھی لیکن پکس لیکوئیڈا سینہ کی بائیں جانب تیسری پسلی اور سینہ کی ہڈی کی درمیانی جگہ کا انتخاب کرتی ہے جہاں سینہ کی ہڈی تیسری پسلی سے ملتی ہے (اگر پکس ناکام ہو جائے تو اپنی سم سٹیلیٹم کی جانب رجوع کریں کیونکہ یہ دوا جسم کے دونوں جانب تیسری پسلی پر عمل کرتی ہے) پکس کی ایک اور علامت پھیپھڑوں میں پیپ دار بلغم کی کھڑ کھڑاہٹ بھی ہے۔

ڈاکٹر باروخ نے تھریڈون کو ہڈیوں کے خنازیری امراض میں بھی استعمال کیا ہے خاص طور پر سلفر کلکیریا اور لائیکوپوڈیم اور دوسری عام ادویات ناکام ہونے کے بعد۔ میرے خیال میں تھریڈون ناک سے بو آنا میں بھی فائدہ مند ہے جس کے ہمراہ ہڈیوں کی بوسیدگی بھی پائی جائے کیونکہ تھریڈون ہڈیوں پر بھی حملہ آور ہوتی ہے اور اکثر ناک سے آنے والے زرد یا سبزی مائل بدبو دار مواد کو بند کر دیتی ہے۔

Scanned by CamScanner

لیکچر نمبر ۷

کینتھرس (تیلنی مکھی) (سپین کی مکھی)

اب جس دوا کا مطالعہ ہم شروع کر رہے ہیں وہ کینتھرس ہے اس کو سپین کی مکھی بھی کہا جاتا ہے۔ میرا مقصد یہ ہے کہ میں اس کی نمایاں ترین علامات کی بابت بات کروں سطحی طور پر اس کا ان ادویات کے ساتھ موازنہ بھی کیا جائے گا جو کینتھرس سے مماثلت رکھتی ہیں سب سے پہلے تکمیل کی غرض سے میں آپ کی توجہ دو ادویات کی جانب دلاتا ہوں ایک دوا لائی ٹاٹا وٹاٹا اور دوسری کینتھرس سٹرائی گوسا ہے۔ لائی ٹاٹا وٹاٹا آلو کی مکھی ہے کیڑا نہیں ہے اس کا ادویاتی نام ڈوری فورا ہے یہ دوا بالکل کینتھرس کی مانند عمل کرتی ہے ڈوری فورا کو جلد پر لگایا جائے تو سب سے پہلے جلد کی سوزش پیدا کرتی ہے۔ اس جگہ آبلے بن جاتے ہیں متاثرہ حصہ سرخ ہو جاتا ہے تقریباً سرخ بادہ کی مانند سرخ ہوتا ہے آخر کار آبلے پھٹ جاتے ہیں اور زخم بقایا رہ جاتا ہے یہ ممکن ہے کہ اس حصے کی موت واقع ہو جائے۔

کینتھرس سٹرائی گوسا بھی کینتھرس کی نسل سے تعلق رکھتی ہے یہ مکھی روئی کے پودے کی دشمن ہے اور اس کو تباہ و برباد کر دیتی ہے اس میں آبلے ڈال دینے کی نمایاں قوت موجود ہے۔ کینتھرس کی بہت سی اقسام اور بھی ہیں کینتھرس سنیریا۔ کینتھرس مارجی ناٹا۔ کینتھرس ایٹراٹا۔ کینتھرس نوٹیلی۔ مائی کیبس سیکورائٹ۔ فیلا ٹیریا۔ آخری دو اقسام چین سے درآمد کی گئی ہیں۔

کینتھرس یا سپین کی مکھی کو ایلوپیتھ حضرات مدتوں سے آبلے ڈالنے کے لئے استعمال کرتے چلے آرہے ہیں۔ جب اس کو جلد پر لگایا جائے تو سب سے پہلے تو سوزش پیدا کر دیتی ہے اور یہ سوزش سرخ باد کی ہم شکل ہوتی ہے اس کے بعد آبلے پیدا ہو جاتے ہیں ان آبلوں میں زردی مائل سفید ماءالدم موجود ہوتا ہے جوں جوں سوزش ترقی کرتی ہے آبلے بڑے ہوتے

Scanned by CamScanner

جاتے ہیں اور ان کا مواد پیپ نما ہو تا جاتا ہے بالا خر اس حصے کی موت واقع ہو جاتی ہے اس کا انحصار کینتھر س کے طویل استعمال پر ہے بسا اوقات بڑے بڑے آبلے بن جاتے ہیں جو چاندی کے سکے آدھے ڈالر کے برابر ہوتے ہیں یعنی ۵ سم کے قریب یہ آبلے اونچے ابھرے ہوئے ہوتے ہیں اور ان میں بھرا ہوا پانی جلن پیدا کرتا ہے جلن پیدا کرنا ہی دراصل کینتھر س کی خاصیت ہے کیونکہ آزمائش کے دوران کینتھر س کی بنیادی بات جلن ہی ثابت ہوئی ہے اس قسم کی سوزش سے پیدا ہونے والے درد یقیناً بہت شدید ہوتے ہیں ان دردوں کی خاصیت جلن ہی ہے بسا اوقات جب رگیں اس سوزشی عمل سے گزر رہی ہوتی ہیں تو ان میں بھالا مارنے کا سا شدید درد ہوتا ہے لیکن واحد دوا کینتھر س ہی نہیں ہے کہ جب اس کو جلد پر لگایا جائے یا اندرونی طور پر کھایا جائے تو اس طرح کی سوزش پیدا کرتی ہے۔

درج ذیل ادویات کا بیرونی استعمال جلد یا بدیر جلد پر آبلے پیدا کر دیتا ہے کینتھر س کی گوناگوں اقسام۔ فارمیکاروفا۔ رہس ٹاکس کی اقسام اناکارڈیم اوری اینٹل۔ اناکارڈیم آکسی ڈینٹل۔ رنین کیولس پودے کی اقسام جیسے کہ کلیمیٹس۔ رینن کولس بلبو سس۔ رینن کولس سیکلیر ٹیس۔ پلساٹیلا۔ ایکونائٹ۔ کیلتھا۔ ہیلی بورس ایکٹیا پی کاٹا۔ اریسیا خاص طور پر آرم میکو لیٹم آرم ٹری فائلم۔ پیلیڈیم۔ پکس لیکوئیڈا۔ ٹیری بن تھینا۔ تھوجا۔ نکس جگلنس۔ جنی نم سلف۔ پلمبگو کی کئی اقسام ایلم سٹائیوا کی کئی اقسام یوفوربیم پودے (زہریلے رس دار پودے) خاص طور پر کروٹن ٹگ۔ ہرا۔ یوفوربیا کرول۔ یوفوربیم آفشی نیلس۔ مینسی نیلا۔ سناپس نائیگرا۔ پائپر نگرم۔ کیپسیکم۔ میزیریم۔ تھاپسیا گارگیریکا۔ کلورال۔ کوتورامتورا۔ ڈروسرا۔ پوڈوفائلم۔ چمافیلا۔ اولی اینڈر۔ چیلیڈونیم۔ کاچلریا آرم۔ وریٹرم البم۔ کیمفر۔ پکرک ایسڈ۔ امونیم کاسٹیکم۔ کلکیریا کاسٹیکا۔ سلفر۔ سلفیورک ایسڈ۔ کالی ہائیڈرو سلفیوریکم۔ نائٹرک ایسڈ آرسنک سے بنی ادویات۔ کاربالک ایسڈ۔ مرکری۔ کیوپرم آرسینی کوسم۔ انٹی مونیم ٹارٹ وغیرہ۔

رہس ٹاکس اور اناکارڈیم آبلے پیدا کرتی ہیں جلد بہت سرخ ہو جاتی ہے اور زہریلے

Scanned by CamScanner

اثرات پیدا ہوتے ہیں اناکارڈیم میں بھوک کی کمی اور معدہ کی دوسری علامات جو اہم علامات کے ہمراہ موجود ہوتی ہیں رہس ٹاکس جلد کی سرخی اور آبلے پیدا کرتی ہے زہر سرایت کرنے کی وجہ سے ان آبلوں کے گرد سرخ گھیرا ہوتا ہے سوزش کی نمایاں ترقی یافتہ شکل سے مرض کی ترقی واضح نظر آتی ہے سب سے پہلے خارش کا غلبہ ہوتا ہے یا جھنجھناہٹ ہوتی ہے جبکہ کینتھرس میں جلن اور سخت تکلیف ہوتی ہے۔ جیسے کہ زخم پر نمک لگادیا گیا ہو۔ یہی کینتھرس کا نمایاں احساس ہے کینتھرس کو چند مریضوں میں کسی خصوصی مقام پر لگایا گیا تو پستر والی جگہ کے گرد ایگزیما کی مانند ابھار پیدا ہوئے اور چند مریضوں میں آبلوں والی جگہ نرم پلپلی اور گودے دار ہوگئی اور اس کی ظاہری صورت گینگرین کی مانند ہوگئی۔ لیکن رہس ٹاکس کی مانند جلد سرخی مائل بھوری نہیں ہوتی۔

کروٹن ٹگ۔ ہزاروں کی تعداد میں باریک آبلے پیدا کرتی ہے جن کی بنیاد سرخ ہوتی ہے اور ان پر شدید خارش ہوتی ہے جب آلات تناسل پر حملہ ہو تو پیشاب کرتے وقت درد ہوتا ہے اور چند آبلے بڑے ہو جاتے ہیں دوسرے آبلے ٹوٹ جاتے ہیں اور ان کی جگہ سرخ اور مرطوب ہوتی ہے یہ آبلے ممکن ہے کہ پھنسیاں بن جائیں جو بالآخر پھٹ جائیں اور ان پر بھورے رنگ کے کھرنڈ بن جائیں۔

ہرابر ازیلی اینس کینتھرس کی نزدیکی رشتہ دار ہے دونوں ادویات جلد میں کھچاؤ پیدا کرتی ہیں ایک پوشیدہ بندھن کا احساس کروٹن ٹگ میں ایسا احساس موجود ہے مگر ہرا اس احساس کو پھنسیوں سے بدل دیتی ہے اور پھنسیوں میں اس قسم کا کھچاؤ موجود ہوتا ہے پھنسیاں اتنی تنی ہوئی ہوتی ہیں کہ جب پھٹتی ہیں تو ان کا مواد اچھل کر باہر نکلتا ہے اس دوا کی نمایاں علامت انگوٹھے کے ناخن کے نیچے لکڑی کی پھانس چبھی ہونے کا احساس ہے. یہ ابھار ان ہڈیوں کو ترجیح دیتے ہیں جو باہر کو ابھری ہوئی ہوں جیسے کہ کھوپڑی اور کانوں کی ابھری ہوئی ہڈیوں کی جلد۔

فارمیکاروفا کو جلد پر لگایا جائے تو سوزشی سرخی پیدا کرتی ہے جس کے ہمراہ خارش

Scanned by CamScanner

اور جلن ہوتی ہے معمولی سا مواد نکلتا ہے اور چھلکے اترتے ہیں پیشاب میں خون اور البومن خارج ہوتے ہیں اور پیشاب کرنے کی جبری خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کلیمیٹس کرسپا۔ یہ کینتھرس (سپین کی مکھی) کی غذا ہے کلیمیٹس ایرکٹا کی بابت ہم جانتے ہیں کہ جلد پر سوزش پیدا کرتی ہے اور جلد پر آبلے پیدا ہو جاتے ہیں جن میں جلن ہوتی ہے جو پھنسیاں بن جاتے ہیں اور ان میں سے چھیل دینے والا زرد آب خارج ہوتا ہے پیشاب قطرہ قطرہ آتا ہے یا رک رک کر آتا ہے کیونکہ پیشاب کی نالی سکڑی ہوئی ہوتی ہے۔

رنین کیولس بلبوسس اور رنین کیولس سیکلیر یٹس ایک ہی طرح کا عمل کرتی ہیں۔ رنین کیولس بلبوسس میں ہو سکتا ہے کہ آبلے نیلاہٹ مائل سیاہ ہوں اور ممکن ہے کہ جو مواد ان میں سے خارج ہو وہ ٹھوس ہو جائے لیکن رنین کیولس سیکلیر یٹس آبلے پیدا کرتی ہے جن کے بعد جلد کھردری ہو جاتی ہے اور اس میں سے تیزابی اخراج ہوتا ہے جو کینتھرس کے آبلوں کے اخراج سے مشابہ ہوتا ہے۔

نیلاہٹ پن میں رنین کیولس بلبوسس لیکسیس سے مماثلت رکھتی ہے لیکن لیکسیس گہرے نیلاہٹ مائل آبلے پیدا کرتی ہے اور یہ آبلے کجھلانے کے بعد پیدا ہوتے ہیں سخت کھرنڈوں میں رنین کیولس بلبوسس انٹی مونیم کروڈم سے مماثل ہے۔

زہریلے رس والے پودوں کی بہت سی اقسام آبلے پیدا کرتی ہیں اور ان پودوں کی ایک قسم کا نام یوفوریم آفشی نیرم ہے اور یہ دوا سرخ بادہ کے آبلوں کے لئے استعمال کی جاتی ہے جبکہ گال سرخ ہوں اور ان پر زرد آبلے جن کی جسامت مٹر کے دانے کے برابر ہوتی ہے پیدا ہو جاتے ہیں (اس پودے کا عرق لگانے سے) ہرا کی مانند تیز بخار۔ یوفوریم آفشی نیرم اور یوفوریم سائی پیرس یاس میں موجود ہے دونوں ادویات رخساروں کی ابھری ہوئی ہڈیوں کے ساتھ خاص لگاؤ رکھتی ہیں۔

کینتھرس ناک کی جلد پر حملہ آور ہوتی ہے (گریفائٹس) یوفوربیا پیلپس ناک کے ساتھ ساتھ گالوں کی جلد پر بھی حملہ آور ہوتی ہے۔

Scanned by CamScanner

مینسی نیلا زبردست سوزش پیدا کرتی ہے اس کے پتوں سے ٹپکنے والا پانی اگر جلد پر لگ جائے تو ممکن ہے کہ آبلے پڑ جائیں لیکن اس سے پیدا ہونے والا سرخ بادہ کینتھرس سے بہت زیادہ شدید ہوتا ہے اس کی مماثلت گالوں کی سرخی سے ہے اور اس کو سرخ بخار میں استعمال کیا جاچکا ہے۔ تھاپسیا گارگینیکا ناف نما پودا ہے یہ دوا کروٹن سے نزدیکی مماثلت رکھتی ہے یہ بہت زیادہ آبلے پیدا کرتی ہے تاہم یہ آبلے فوری طور پر پیپ سے بھر جاتے ہیں۔

میزریم بھی بہت چھوٹے چھوٹے آبلے پیدا کرتی ہے جن میں ناقابل برداشت کھجلی ہوتی ہے لیکن ان آبلوں سے نکلنے والا مواد فوری طور پر سخت بلند ابھرے ہوئے چھلکوں میں بدل جاتا ہے اور ان کھرنڈوں کے نیچے سے تیزابی پیپ رستی رہتی ہے۔

کپسیکم۔ کیمفر۔ ٹیری بن تھینا۔ پکس لیکوئیڈا اور پائپر نائیگرم بہت سست رفتاری سے آبلے پیدا کرتی ہیں اور ان میں سے بہت سی ادویات جلد کو سرخ کرنے کے کام آتی ہیں۔

کپسیکم کو اس حقیقت سے پہچانا جاسکتا ہے کیونکہ یہ ایسی جگہ آبلے پیدا کرتی ہے جو پسینہ آنے سے گیلی ہو چبھتی ہوئی جلن کا احساس ہوتا ہے جبکہ کینتھرس کی جلن سخت تکلیف دہ ہوتی ہے جیسے کہ زخم پر نمک لگادیا گیا ہو۔

کیمفر کو اگر جلد پر لگایا جائے تو یہ سرخ بادہ کی مانند سوزش پیدا کرتی ہے جلد بہت سرخ اور چمکدار ہو جاتی ہے اور بالآخر آبلے بن جاتے ہیں (کیمفر کا گاڑھا محلول لگانے سے) ہم کیمفر کی بابت اس وقت سوچتے ہیں جب جلدی امراض کی واپسی شروع ہو اور کیمفر کی جانی پہچانی علامات تشنج اور ہمت ڈھے جانا موجود ہوں (نقاہت)۔

پکس اور ٹیری بن تھینا شدید کھجلی پیدا کرتی ہیں خاص طور پر پکس میں جلد پھٹ جاتی ہے بے خوابی ہوتی ہے کھجانے سے خون نکل آتا ہے۔

پوناش سے بنی ادویات آبلوں کی بجائے پھنسیاں پیدا کرتی ہیں آخری دو آبلوں اور پھنسیوں کے درمیان حالت پیدا کرتی ہے کالی ہائیڈرو سیلفوریکم اور کالی نائیٹریکم کو جب بیرونی طور پر لگایا جائے تو آبلے پیدا کرتی ہیں کالی بروماٹم بالوں کی تھیلیوں میں آبلے پیدا کرتی ہیں

Scanned by CamScanner

(اندرونی طور پر کھانے سے) کالی بائی کرام ایسے آبلے پیدا کرتی ہے جن کا درمیانی حصہ دبا ہوا ہوتا ہے ان آبلوں سے پیپ خارج ہوتی ہے اور بعد میں زخم کا داغ باقی رہ جاتا ہے کالی ہائیڈری آئیوڈیم اندرونی طور پر استعمال کرنے سے آبلے پیدا کرتی ہے ان آبلہ نما پھوڑوں میں خفیف سا آئیوڈین موجود ہوتا ہے اس لئے کوئی بھی دوا کینتھرس کے آبلوں سے مماثل نہیں ہے۔

کلورال کئی اقسام کے ابھار پیدا کرتی ہے اس کے آبلوں کے گرد عروق شعریہ میں خون کی نمایاں زیادتی ہوتی ہے۔ چنی نم سلف ایسا سرخ بادہ پیدا کرتی ہے جو سرخ بخار سے مماثل ہوتا ہے لیکن یہ دوا بہنے والے آبلے پیدا کرتی ہے جن کے زخم بن جاتے ہیں یا خشک ہو کر کھرنڈ بن جاتے ہیں ممکن ہے کہ آبلوں کا مرض (PEMPHIGUS) بھی پیدا کر دے۔

آبلوں کے مرض (PEMPHIGUS) میں کینتھرس کا موازنہ کاسٹیکم۔ رہس ٹاکس۔ رینن کیولس۔ سیکلیر یٹس وغیرہ سے کریں درجہ ذیل ادویات اس قسم کے آبلے پیدا کرتی ہیں اور اس لائق ہیں کہ تحقیق کی جائے۔

کیلتھا۔ نائٹرک ایسڈ۔ چنی نم سلفیوریکم۔ کاربونیم آکسی جینی سیٹم۔ کیلتھا میں آبلوں کے گرد ایک گول دائرہ بنا ہوا ہوتا ہے اور ان پر کھجلی ہوتی ہے تیسرے دن ان آبلوں پر کھرنڈ بن جاتے ہیں۔

کوپے وا لعاب دار جھلیوں پر اثر انداز ہوتی ہے اس کے بعد معدہ اور انتڑیاں متاثر ہوتی ہیں اور سب سے آخر میں جلد کی باری آتی ہے باجرے کے برابر سرخ دانے نکل آتے ہیں ان کی بنیاد بھی سرخ ہوتی ہے۔ (چھپاکی) آبلے جن میں سے بے اندازہ بدبو دار مواد خارج ہوتا ہے۔

کاربونیم اکسیجن شیائک اعصاب کے ساتھ ساتھ آبلے پیدا کرتی ہے اس لئے یہ آبلے ہرپیز زاسٹر (تب خالہ) سے مماثلت رکھتے ہیں تب خالہ ایسا مرض ہے جس کو کینتھرس بسا اوقات شفایاب کر دیتی ہے کاربونیم آکسیجن بڑے اور چھوٹے آبلے بھی پیدا کرتی ہے۔

کینتھرس آلات بول کے ساتھ نمایاں نسبت رکھتی ہے تجربات سے ثابت ہو چکا

Scanned by CamScanner

ہے کہ جب کینتھرس مظہر دوا ہو تو گردوں اور مثانہ کی علامات موجود ہوتی ہیں۔ اگر کینتھرس کو بیرونی طور پر استعمال کیا جائے تو تب بھی گردوں اور مثانہ کی علامات پیدا ہو سکتی ہیں یہ بھی حقیقت ہے کہ کینتھرس کو اندرونی طور پر استعمال کیا جائے تو تب بھی ایسی ہی علامات پیدا ہو سکتی ہیں آیئے ہم کینتھرس کی کچھ علامات کی جانب توجہ دیتے ہیں۔ گردوں میں یہ جھل درد بسا اوقات گردوں میں جلن دار کاٹنے والے درد جو پیشاب کی نالی میں سے ہوتے ہوئے مثانہ میں جائیں بیرونی طور پر گردوں کی جگہ کو چھوا جانا ناقابل برداشت ہوتا ہے۔ پیشاب کرنے کی مسلسل خواہش بنی رہتی ہے اکثر اوقات یہ کاٹنے والے درد بڑھ کر خصیوں کی ڈوری اور آلہ تناسل تک جاتے ہیں جس کے ہمراہ خصیے اوپر چڑھے ہوئے ہوتے ہیں یہ علامت بچوں میں دیکھی جا سکتی ہے جو اپنے آلہ تناسل کو پکڑ کر کھینچتے ہیں ہو سکتا ہے ان کو شدید درد نہ ہو صرف بے کلی ہو بے چینی ہو بے آرامی کا احساس ہو جب آپ کو یہ علامت بچوں میں نظر آئے تو عموماً کینتھرس مظہر دوا ہوتی ہے دیگر اوقات آپ مرگ سال کا بھی سوچ سکتے ہیں یہ علامات یقیناً بچے کی عادت بھی ہو سکتی ہے جس کو ایسا کرنے سے منع نہ کیا گیا ہو اگر بچے کی عادت ہو تو یہ علامت یقیناً ان ادویات کی نہیں ہے۔

مثانہ کی طرف آتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ پیٹ کے نچلے حصے میں زبردست پر حسی موجود ہوتی ہے (خاص طور پر اس وقت جب مثانہ پیشاب سے بھرا ہوا ہو) اور مثانہ میں مروڑ دار درد ہوتا ہے بسا اوقات مریض کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ ہر دو یا تین منٹ بعد پیشاب کرے پیشاب نہ تو زیادہ آتا ہے نہ ہی آسانی سے آتا ہے بلکہ پیشاب قطرہ قطرہ کر کے آتا ہے پیشاب گرم اور چھیل دینے والا ہوتا ہے کبھی کبھار خونی پیشاب آتا ہے جس کے ہمراہ جلن اور کٹن ہوتی ہے درد اس وقت زیادہ ہوتا ہے جب پیشاب پگھلے ہوئے سیسے کی مانند ہوتا ہے۔ جلن اور پیشاب کرنے کی خواہش پیشاب کرنے کے بعد بھی جاری رہتی ہے یوں مریض مسلسل عذاب میں مبتلا رہتا ہے ہر چند منٹ بعد پیشاب کرنے کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے جس کو روکنا مشکل ہوتا ہے پیشاب کی ہئیت بدل جاتی ہے پیشاب میں کم و بیش یا مکمل طور پر خون

Scanned by CamScanner

شامل ہوتا ہے کیونکہ پیشاب کی نالی کے کسی حصے سے خون آرہا ہوتا ہے تاہم پیشاب کا رنگ گہرا سرخی مائل ہوتا ہے کیونکہ اس میں خون شامل ہوتا ہے پیشاب میں بلغم تہ نشین ہوتی ہے ریشہ دار کاسٹ اور برحلمی خلیات موجود ہوتے ہیں پیشاب جہاں سے گزرتا ہے جھلیوں کے گول تہ شدہ ٹکڑے کاٹ کر لاتا ہے گردوں کی نالیوں سے پیشاب کی نالی سے اور مثانہ سے۔ یہ سب کچھ خوردبین سے دیکھا جاسکتا ہے (یہ ہے کینتھرس کی تصویر) جب کینتھرس غایت درجہ تک عمل کرتی ہے تو کینتھرس کی درج بالا تصویر بنتی ہے ان علامات سے آپ کو مرض کے تمام درائج کی شدت اور معمولی سی تکلیف کا علم ہو سکتا ہے جو مثانہ کی گردن پر ہوتی ہے اور پیشاب کرنے کے بعد تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ یہ علامات کینتھرس طلب کرتی ہیں اور یہ علامات کئی امراض میں موجود ہو سکتی ہیں آپ کینتھرس کو گردوں کی سوزش خاص طور پر حاد سوزش خواہ ایک گردے کی ہو یا دوسرے گردے کی یا علی الخصوص میں استعمال کر سکتے ہیں۔

جب پیشاب میں پتھری کا اخراج ہو رہا ہو تو ہم جانتے ہیں کہ کینتھرس بہت کار آمد دوا ہے خاص طور پر اس وقت جب کہ گردہ میں شدید درد ہو بحثوں میں یہ بات کہی جاتی رہی ہے کہ درد گردہ کو ہومیو پیتھک ادویات سے کم کرنا یا ختم کر دینا ایک بہت بڑا جھوٹ ہے۔ پیشاب کی نالی تنگ ہوتی ہے اور پتھری کی جسامت بڑی اس لئے درد پیدا ہونا لازمی ہے پتھری بغیر درد کے خارج ہو ہی نہیں سکتی مگر یہ غلط ہے مظہر دوا پتھری گزرنے سے پیدا ہونے والے درد کو بڑی حد تک کم کر سکتی ہے۔

آپ کو بچوں کی پتھری میں کینتھرس کی علامات ملیں گی جب درد آلہ تناسل کے سر تک جائے گا اور بچہ مسلسل اپنے آلہ تناسل کو کھینچتا ہو گا۔

مثانہ کی شدید سوزش میں دوسری ادویات کی بجائے آپ کو کینتھرس زیادہ مظہر دوا ملے گی جب سوزش کی وجہ سے مثانہ سے خون آرہا ہو تب بھی کینتھرس مظہر دوا ہو گی۔

پرانی علامات کی موجودگی کی شدت کی وجہ سے کینتھرس پیشاب میں رکاوٹ بھی

پیدا کرتی ہے یہ کینتھرس کا ضمنی عمل ہے۔

سوزاک میں کینتھرس کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جب شدید جلن ہو نہ کہ عام اخراج کے ہمراہ عام جلن اور دکھن بلکہ حد درجہ شدید جلن اور پر درد شہوت موجودہ ہو۔ نعوذ سوزاکی ہو۔ پیپ دار اخراج یا خونی اخراج ہو کینتھرس کی ضرورت اس وقت بھی ہو گی جب سوزاک کو انجکشنوں سے دبادیا گیا ہو اور سوزاک نے مثانہ کی گردن پر قبضہ جمالیا ہو۔ اب چند باتیں تعلق دار ادویات کے بارے میں بھی ہو جائیں کینابس سٹائیوا کینتھرس سے بہت مماثلت رکھتی ہے خاص طور پر پیشاب کی نالیوں کے مظاہر میں کینابس سٹائیوا میں بھی پیشاب کی نالی سے زرد پیپ خارج ہوتی ہے کینابس کی ضرورت اس وقت اور بڑھ جاتی ہے جب اخراج پتلا ہو اور پیشاب کرتے وقت جلن اور دکھن ہوتی ہو محسوس ہوتا ہے کہ کینابس سٹائیوا میں جلن اور دکھن زیادہ ہے جبکہ کینتھرس میں جلن کٹن اور مروڑ۔۔ حشفہ کا رنگ گہرا سرخ اور حشفہ سوجا ہوا ہوتا ہے ممکن ہے نعوذ سوزاکی بھی موجود ہو۔

کینابس سٹائیوا ہو سکتا ہے کہ گردوں کے حادورم میں بھی فائدہ مند ثابت ہو لیکن گردوں کے عمومی امراض میں کام نہ آئے گی پھر بھی کینابس سٹائیوا گردوں میں کھچاؤ دار درد پیدا کرتی ہے جو بڑھ کر جنگاسہ کے غدودوں تک جاتے ہیں جن کے ہمراہ متلی اور پیٹ کے اوپری حصے میں پریشانی کا احساس ہوتا ہے۔

کینابس انڈیکا۔ ایشیائی ممالک میں بہت استعمال کی جاتی ہے اور دماغ پر عجیب وغریب اثرات مرتب کرتی ہے اثرات میں کینابس انڈیکا اوپیم سے بڑھ کر ہے کینابس انڈیکا کے دماغی اظہار کے دو مرکزی نقاط فاصلے کا سراب اور وقت کا مغالطہ ہیں وقت اور فاصلے کی پہچان غلط ہو جاتی ہے وقت اور فاصلہ بہت زیادہ بڑھا ہوا لگتا ہے۔ مثال کے طور پر مریض آپ سے کہے گا کہ وہ بھوکا ہے اور اس نے چھ ماہ سے کچھ نہیں کھایا حالانکہ جن برتنوں میں اس نے کھانا کھایا ہو گا وہ اس کے پاس پڑے ہونگے یا کھڑکی میں کھڑا ہو کر چند فٹ دور اشیاء کو کئی گز دور بتائے گا لیکن اس وقت ہمیں کینابس انڈیکا کی پیشاب کی علامات درکار ہیں یہ علامات

Scanned by CamScanner

کینتھرس سے مماثلت رکھتی ہیں اور جب نعوذ سوزاکی موجود ہو تو کینابس انڈیکا سوزاک کی سر فہرست دوا ہے۔

کینابس انڈیکا کے گردوں کے امراض میں ہنستے وقت گردوں میں درد چبھن جلن ہوتی ہے خون میں پیشاب کا زہر پھیل جاتا ہے اور سر میں شدید درد ہوتا ہے ایسا احساس ہوتا ہے کہ سر کی چوٹی کھل رہی ہے اور بند ہو رہی ہے اگر ہذیان ظاہر ہو جائے تو وقت اور فاصلے کا مغالطہ بہت بڑھا ہوا ملے گا جس کا میں پہلے ہی ذکر کر چکا ہوں۔ ایکوی زیٹم ہائی میل پانی میں اگنے والا پودا ہے اس میں سلی سک ایسڈ کی بڑی مقدار ہوتی ہے یہ دوا بھی کینتھرس کی مانند گردوں اور مثانے پر اثر انداز ہوتی ہے لیکن اس میں کینتھرس کی نسبت مروڑ دار درد کم اور پیشاب میں خون بھی کم آتا ہے پیشاب میں جلن بھی کم ہوتی ہے اور پیشاب میں جھلی کے ٹکڑے بھی نہیں ہوتے جب پیشاب میں بلغم موجود ہو تو کینتھرس کی بجائے ایکوی زیٹم استعمال کی جائے۔ پیشاب کرنے کے بعد مثانہ پر حس ہو جاتا ہے مثانہ میں دکھن اور شدید بوجھل درد ہوتا ہے پیشاب کرنے کی مسلسل خواہش بنی رہتی ہے کبھی کبھار مثانہ میں پھلاوٹ کا احساس بھی ہوتا ہے کثیر مقدار میں پیشاب آتا ہے پیشاب کرتے وقت پیشاب کی نالی میں جلن دار درد ہوتے ہیں۔ ایکوی زیٹم بول بستری کو بہت کامیابی سے شفایاب کر دیتی ہے جب مثانہ میں جلن بھی موجود ہو۔ خاص طور پر عورتوں میں جب پیشاب میں خون اور البومن بھی موجود ہو تو بہت کامیاب دوا ہے۔

لائی نیریا ایک اور دوا ہے جو بول بستری پیدا کرتی ہے اور شفاء بخش بھی ثابت ہوتی ہے جب بار بار پیشاب کرنے کی درد بھری خواہش موجود ہو اور مریض رات کو بار بار اٹھ کر پیشاب کرتا ہو۔ یوپے ٹوریم پرپیورم بھی ایکوی زیٹم سے مماثل ہے جب عورتوں کے مثانہ میں جلن ہو ان حالات میں انگلینڈ کے ڈاکٹر رچرڈ ہیوز نے اس دوا کو استعمال کیا یہ دوا بھی بار بار اور دردناک پیشاب کی خواہش پیدا کرتی ہے یا تو پیشاب کثیر مقدار میں آتا ہے یا بہت کم اور پیشاب کا رنگ گہرا ہوتا ہے پیشاب میں بلغم شامل ہوتا ہے۔

Scanned by CamScanner

پیٹرو سلینیم (اجمود کی ایک قسم) کی نمایاں علامت بار بار یکدم پیشاب کرنے کی ناقابل مزاحمت خواہش ہے مریض اگر بچہ ہو تو اچانک پیشاب کرنے کی خواہش کرے گا اور اگر اس کو فوری طور پر پیشاب نہ کرایا جائے تو بچہ درد کی وجہ سے اوپر نیچے کودے گا۔ آپ دیکھیں گے کہ سوزاک میں پیٹرو سلینیم فائدہ مند ثابت ہو گی جب اس کی مخصوص علامت اچانک پیشاب کی حاجت اور پیشاب کا قطرہ قطرہ کر کے نکلنا موجود ہو گی۔ کینتھرس۔ مرک۔ کینابس انڈیکا سب ادویات میں پیشاب کرنے کی اچانک خواہش کا پیدا ہونا موجود ہے۔ لیکن یہ خواہش سب ادویات سے بڑھ کر پیٹرو سلینیم میں موجود ہے۔ کلیمیٹس ایرکٹا کا انتخاب اس وقت کیا جاتا ہے جب پیشاب میں آؤں یا بلغم موجود ہو مگر پیپ موجود نہ ہو اور پیشاب دفعتاً جوش سے خارج ہو۔ یا مریض کو پیشاب کرنے کے لئے بہت دیر انتظار کرنا پڑے اور پیشاب کے صرف چند قطرے خارج ہوں پیشاب کی نالی میں زبردست جلن اور کٹن ہو جس کے بعد کثیر مقدار میں بغیر درد پیشاب خارج ہو۔ کلیمیٹس کا خیال سوزاک کی ابتدا میں بھی آنا چاہیے جب پیشاب کی نالی سوج کر پیشاب میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہو۔

کونیم مثانہ اور پیشاب کی نالیوں کے امراض میں اس وقت فائدہ مند ثابت ہوتی ہے جب پیشاب میں پیپ آ رہی ہو نہیں تو یہ بھی کلیمیٹس کی مانند ہے اس میں بھی پیشاب دفعتاً جوش سے خارج ہوتا ہے اور پیشاب کرنے کے بعد کاٹنے والے درد ہوتے ہیں کھڑا ہو کر پیشاب کرنے سے پیشاب آسانی سے آتا ہے (سار سپریلا) ڈوری فوراپچوں کی پیشاب کی نالی کی سوزش میں کام آتی ہے وہ بچے جن کی عمر ۱۰ سال ہو اور سوزش کی وجہ بیرونی خراش ہو ایسے مریضوں کے لئے ہائیوسائمس کو بھی ذہن میں رکھیں۔

کبھی کبھار سوزاک میں کیمپیسم کی ضرورت بھی پڑے گی خاص طور فربہ اشخاص کے سوزاک میں جن کے پٹھے ڈھیلے ہوں یا ایسے فربہ افراد جو ست الوجود ہوں سوزاکی اخراج ٹھاذرد ہو مریض مجری البول میں ڈنگ دار درد کی شکایت کرتا ہو اور پیشاب کرنے کے بعد چبھن دار درد کی شکایت کرتا ہو۔

Scanned by CamScanner

کوپے وا پیشاب کی نالی کی سوزش (URETHRITIS) پیدا کرتی ہے مثانہ کی گردن اور پیشاب کی نالی میں جلن ہوتی ہے سوزاک کا مواد دودھیا رنگ اور کاٹ کرنے والا ہوتا ہے مجری البول سوجا ہوا اور اس میں ایسی دکھن ہوتی ہے جیسے زخمی ہو۔

کیوبیبا پیشاب کی نالی میں جلن اور پیشاب کرنے کے بعد پیشاب کی نالی میں سکڑاؤ پیدا کرتی ہے اس کا اخراج بلغمی ہوتا ہے دونوں ادویات کوپے وا اور کیوبیبا اس وقت فائدہ مند ہوتی ہیں جب سوزش کی وجہ سے مثانہ کی جھلی موٹی ہو گئی ہو لیکن کسی بھی دوا کا اتنا زبردست عمل نہیں ہے جتنا کہ کینتھرس کا ہے۔

تھوجا میں بار بار سوزاک ہو جانے کی علامات ملتی ہیں مریض کو لگاتار پیشاب کی خواہش بنی رہتی ہے۔ اور یہ خواہش بہت شدید ہوتی ہے مریض خونی پیشاب کے چند قطرے خارج کر سکتا ہے اگر یہ چند قطرے خارج نہ ہوں تو زبردست کھجلی ہوتی ہے سوزاکی اخراج پتلا اور سبزی مائل ہوتا ہے اعضائے تناسل اور مقعد کے گرد سے نکل آتے ہیں رات کو دردناک شہوت آگھیرتی ہے (نعوذ سوزاکی) جس کی وجہ مریض کی نیند اچاٹ ہو جاتی ہے یعنی مریض جاگ جاتا ہے۔ کینتھرس میں نعوذ پیشاب میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے مگر تھوجا میں ایسا نہیں ہے۔

سوزاک میں ارجنٹم نائٹریکم کینابس انڈیکا کی پیروی کرتی ہے جب سوزاکی اخراج پیپ دار ہو پیشاب کی نالی سوجی ہوئی اور دکھتی ہو۔

مرک سال اور مرک کار اس وقت مدد کرتی ہیں جب سوزاکی اخراج کا رنگ سبز پیپ دار ہو اور مرض میں رات کے وقت اضافہ ہو جاتا ہو مرک کار مروڑ جلن اور سوجن پیدا کرتی ہے یوں یہ کینتھرس کے بہت زیادہ قریب ہے مجری البول بہت سرخ ہوتا ہے مرک سال میں پیشاب کرتے وقت کینتھرس سے بھی زیادہ جلن ہوتی ہے۔

چما فیلا مثانہ کے نزلہ میں فائدہ مند دوا ہے اس نزلہ کی وجہ پتھریاں ہوتی ہیں رات کو بار بار پیشاب آتا ہے کمزوری بہت ہوتی ہے تیز چبھن درد مثانہ کی گردن سے شروع

Scanned by CamScanner

ہو کر مجری البول تک آتے ہیں مثانہ کی گردن میں جلن کے لئے آپ بہت ساری ادویات استعمال کر سکتے ہیں میں چند ادویات کا ذکر کروں گا۔

اری جیرون۔ خون یا خون کے بغیر پیشاب

پلساٹیلا۔ جب پیشاب کرنے کے بعد کاٹنے والے درد ہوں اور مقام جھانٹ پر دباؤ ہو اور دکھن ہو۔ فیرم فاس کا مریض جتنی دیر کھڑا رہے گا علامات میں اضافہ ہو گا مگر پیشاب کرنے سے افاقہ ہوتا ہے ایپی جیا۔ کوپے وا۔ ایپس کا مطالعہ بھی کیا جانا چاہیے خاص طور پر عمر رسیدہ مستورات کے ضمن میں کوپے وا کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔

کپسیکم میں مثانہ کی گردن پر تشنجی سکڑاؤ اور کاٹنے والے درد ہوتے ہیں مرکیورس ایسی ٹیکس میں جب پیشاب ختم ہو جائے تو بالکل نیٹرم میور کی مانند کاٹنے والے درد ہوتے ہیں۔

ڈجی ٹیلس کے مریض کو بستر پر لیٹنے سے افاقہ ہوتا ہے کیونکہ لیٹ جانے سے مثانہ کی گردن پر بوجھ کم ہو جاتا ہے۔

سلفر سوزاک کے بقایا جات کو ختم کرتی ہے۔

آئی پومیا نیل جو کہ مارننگ گلوری کی ایک قسم ہے (نیلوفر) اس کو بطور دوا ڈاکٹر جیکب جینز نے گردے کی پتھری کے لئے استعمال کیا تاکہ پتھری گردے سے نکل کر مثانے میں آجائے علامات درج ذیل تھیں۔ گردوں میں شدید کاٹنے والے درد جو پوری پیشاب کی نالی میں جاتے ہوں یا جس گردے میں درد ہو صرف اسی پیشاب کی نالی میں جاتے ہوں دوسری ادویات سے ممتاز کرنے والی علامت یہ ہے کہ درد گردہ کی وجہ سے متلی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

ہائیڈرنجیا۔ جب گردوں میں شدید درد ہو جس کی وجہ پتھری یا ریگ کا اخراج ہو۔ سار سپریلا۔ جب بچوں کے گردوں میں پتھری ہو اور بچے پیشاب کرنے کے بعد چیختے چلاتے ہوں اور ان کے لنگوٹ پر بھورے رنگ کی ریگ نظر آتی ہو۔ اوسی مم۔ گردوں میں

Scanned by CamScanner

درد اور خون آتا ہو اور پیشاب میں پریرا بریوا کی مانند نہ صرف اینٹ کے رنگ کی ریگ آتی ہو بلکہ خون کی معقول مقدار خارج ہو رہی ہو اوسی مم خاص طور پر دائیں جانب کی دوا ہے ٹیری بن تھینا بھی گردوں پر کینتھرس کی مانند عمل کرتی ہے لیکن یہ دوا کینتھرس سے مختلف ہے ٹیری بن تھینا کا پیشاب سیاہی مائل دھوئیں کے رنگ کا ہوتا ہے کیونکہ پیشاب میں خون کی آمیزش ہوتی ہے جس کی وجہ گردوں میں اجتماع خون ہوتا ہے۔

کاچلیر یا آر موریسیا۔ ایک قیمتی دوا ہے یہ دوا مجری البول میں پیشاب کرتے وقت اور پیشاب کرنے کے بعد جلن اور کٹن پیدا کرتی ہے اور پیشاب رک رک کر آتا ہے پیشاب کو اگر رکھ دیا جائے تو جیلی کی مانند گاڑھا ہو جاتا ہے۔ ہمارے پاس ایک اور دوا ایووا ارسی ہے جب مثانہ میں پتھری ہو اس کی پیشاب کی نالی کی علامات میں اس کے مقابلہ کی کوئی دوا نہیں ہے جب مثانہ میں پتھری ہو پیشاب میں جلن کٹن اور پیشاب جلتا ہوا خارج ہوتا ہو پیشاب کی دھار یکدم رک جاتی ہو جیسے کہ پتھری راہ میں آگئی ہو جب پیشاب خارج ہو تو یہ رسے دار ہوتا ہے کیونکہ پیشاب میں بلغم اور خون شامل ہوتا ہے یہ دوا پیشاب کی نالی کی دیواروں کی سوزش دور کرتی ہے اور اس وقت تک افاقہ مہیا کرتی ہے جب تک اپریشن کر کے پتھری نہ نکال لی جائے پریرا بریوا اس سے مماثل دوا ہے پتھری کے لئے بہترین ہے جب مریض ہاتھوں اور پاؤں کے بل ہو کر پیشاب کرتا ہو زبردست مروڑ پڑتا ہو اور پیشاب قطرہ قطرہ کر کے خارج ہوتا ہو درد گردوں سے شروع ہو کر جنگاسہ میں جاتے ہوں حتیٰ کہ درد پاؤں تک چلے جاتے ہوں پیشاب میں یورک ایسڈ کی کثیر مقدار خارج ہوتی ہو اور پیشاب میں خون بھی شامل ہو۔ پریرا بریوا ہمیں بربرس ولگیرس کی یاد دلاتی ہے بربرس اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب گردے متاثر ہوں اور گردوں میں تیز چبھن دار درد ہوتے ہوں درد گردوں سے ہر جانب پھیلتے ہوں خاص طور پر نچلی جانب اور آگے کی جانب پورا پیڑو درد سے بھر جاتا ہو۔ درد رانوں اور کولہوں میں جاتے ہیں جب پیشاب خارج ہوتا ہے تو پیریرا بریوا سے زیادہ کیچڑ نما ہوتا ہے۔ پیشاب میں چکنی مٹی کے گارے کی مانند تہ نشین ہوتے ہیں اس کا ظاہری رنگ زرد اور گدلا ہوتا ہے۔

Scanned by CamScanner

بربرس ولگیرس اس وقت بہت فائدہ مند دوا ہے جب حوض گردہ یا پیشاب کی نالی میں پتھری موجود ہو۔اب آپ دونوں ادویات کا فرق پہچان چکے ہوں گے پریرا بریوا کا درد رانوں میں جاتا ہے اور بربرس کا درد جنگاسہ اور کولہے میں جاتا ہے جب پیشاب قطرہ قطرہ آرہا ہو تو آپ کو کیمفر کی ضرورت پڑ سکتی ہے لیکن کیمفر کی ضرورت اس وقت پڑے گی جب کینتھرس کو بے تحاشہ استعمال کیا گیا ہو اور اس کے نتیجے میں پیشاب قطرہ قطرہ آرہا ہو۔

جب گردوں کی علامات کینتھرس کی وجہ سے پیدا ہوئی ہوں تو چند مریضوں میں آپ کو کیمفر کی بجائے کالی نائٹریکم کی ضرورت پڑے گی۔

ایپس بھی کینتھرس کے استعمال سے پیدا ہونے والی مثانہ کی سوزش (CYSTITIS) کو دور کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

ایکونائٹ گردوں کے امراض کی ابتدا میں موزوں ہے جب کہ بلا تغیر و تبدل ترقی کینتھرس کی جانب جارہی ہو پیشاب کرنے کی خواہش پیشاب کی مقدار کم جس کے ہمراہ پریشانی بے چینی اور جسمانی درجہ حرارت بہت بڑھا ہوا ہو بخار ہو اور علامات کینتھرس کی علامات سے یکسر مختلف ہوں۔

جس طرح کینتھرس بافتوں پر اثر انداز ہوتی ہے اور سوزش پیدا کرتی ہے اسی طرح کینتھرس دماغ میں بھی سوزش پیدا کرتی ہے کیونکہ اکثر اوقات مریض تند خو ہوتا ہے مریض کو غصے کے دورے پڑتے ہیں مریض اپنے کپڑے پھاڑ لیتا ہے جو مریض کے قریب آئے اس کو کاٹ لیتا ہے مریض کتے کی مانند بھونکتا ہے اسی طرح چمکدار اشیاء علامات میں اضافہ کرتی ہیں جیسے کہ پانی کے گلاس کو دیکھنا یا شیشہ دیکھنا۔ یہ علامات ہائیڈروفوبیا کی علامات سے بہت مماثلت رکھتی ہیں اور یہ علامات یہ اشارہ بھی کرتی ہیں کہ زچگی کی اینٹھنوں اور دماغ کی سوزش میں بھی کینتھرس کو استعمال کیا جاسکتا ہے آنکھیں چمکدار پتلیاں بڑی حد تک پھیلی ہوئی چہرہ زرد یا زردی مائل چہرے سے ایسا ظاہر ہو کہ بہت گہری تکلیف ہے ان علامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ دماغ کی سوزش یا دماغ کی جھلیوں کی سوزش موجود ہے اگرچہ یہ تمام علامات تو نہیں مگر

Scanned by CamScanner

علامات کی اکثریت بیلاڈونا سے مماثلت رکھتی ہے بیلاڈونا میں پانی برداشت نہیں ہوتا کینتھرس اور بیلاڈونا کا فرق مریض کے چہرے سے ظاہر ہوتا ہے۔ بیلاڈونا کا چہرہ چمکدار سرخ اور عروق دموبہ میں دھڑکن ہوتی ہے جبکہ کینتھرس کا چہرہ زردی مائل یا زرد ہو اور چہرے پر جھریاں ہوتی ہیں مریض کے چہرے سے شدید تکلیف کا اظہار ہوتا ہے جب کینتھرس مظہر دوا ہو تو پیشاب کرتے وقت درد اور پیشاب قطرہ قطرہ آتا ہے۔

کیمفر اور آرسنک بھی کینتھرس کی نزدیکی رشتہ دار ہیں ان تینوں ادویات میں پریشانی بے آرامی اور مریض کے چہرے سے دکھ کا اظہار ہوتا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مرض کی شدت کیا ہے اور اس جانب اشارہ بھی ہے کہ قوت حیات ڈوبتی جارہی ہے شدید سوزشوں میں آرسنک کینتھرس سے قریبی مماثلت رکھتی ہے۔۔ زبردست جلن۔ پیاس۔ دکھ اور آخر کار ہمت کا جواب دے جانا (COLLAPSE) جب خون میں یوریا کی مقدار بڑھ جائے تو دونوں ادویات کام آتی ہیں تاہم آرسنک میں فاسد نفسانی خواہش نہیں ہوتی اور آرسنک کے ہذیان میں اپنے اعضاء کو کاٹ دینے کی خواہش یا خودکشی کا میلان ہوتا ہے مریض کو موت کا خوف ہوتا ہے بے آرامی اکثر بے ہوشی سے بدلتی رہتی ہے۔

کیمفر بھی کینتھرس کی مانند ہذیان مالیخولیا۔ نفسانی پاگل پن۔ شہوت پرستی۔ پیشاب میں رکاوٹ پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا اندرونی جلن بیرونی ٹھنڈک اجتماع خون یا اندرونی اعضاء میں سوزش جیسے کہ دماغ معدہ مثانہ وغیرہ۔ کیمفر قوت حیات کا ہمت ہار جانا (نزع کی حالت) اور ٹھنڈک پیدا کرتا ہے آخری علامات کیمفر کی نمایاں ترین علامت ہے۔ اکساہٹ کی علامات کیمفر کا ردعمل ہیں لیکن کینتھرس میں اس کے برخلاف اکساہٹ کے اثرات ہیں جبکہ ٹھنڈک کینتھرس کے طویل استعمال کا ردعمل۔ عملی طور پر آپ خود فیصلہ کر سکتے ہیں کیمفر میں ہذیان مالیخولیا اور تشنج موجود ہے جب ٹھنڈک اور زبردست تھکاوٹ موجود ہو تو اس کی خاص وجہ ابھاروں کا دب جانا ہوتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ کینتھرس لعاب دار جھلیوں میں شدید سوزش پیدا کرتی ہے جیسی سوزش جلد پر پیدا کرتی ہے کینتھرس حلق کی سوزش میں مظہر دوا ہوتی ہے

Scanned by CamScanner

جب سوزش خناق کی مانند ہو حلق میں شدید جلن اور کھردرے پن کا احساس ہو حلق اور حنجرہ میں سکڑاؤ کا احساس ہو کہ اگر پانی پینے کی کوشش کی جائے تو حلق بند ہو جائے گا حتی کہ پانی پینے سے مثانہ کی علامات میں اضافہ ہو جاتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پانی کی آواز یا پانی کو دیکھنے سے نگلنے والے پٹھوں میں سکڑاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ کینتھرس کو خناق میں بہت کامیابی سے استعمال کیا گیا جب حلق کی درج بالا علامات کے ہمراہ کینتھرس کی پیشاب کی علامات موجود تھیں اور مریض بہت کمزور تھا۔

بیلاڈونا میں بھی حلق میں رکاوٹ کا احساس موجود ہے۔ مائع اشیاء نگلتے وقت اس احساس میں اضافہ ہو جاتا ہے حلق میں شدید سوزش ہوتی ہے لیکن جلن بہت کم ہوتی ہے اور آبلے بھی نہیں ہوتے آبلے کینتھرس (سپین کی مکھی) کی خصوصیت ہیں حلق کی علامات میں کینتھرس سے درج ذیل ادویات سے بہت زیادہ مماثلت رکھتی ہے۔ مرکیورس کروسی وس۔ آرسنک۔ آرم ٹری فائلم۔ ڈائی فن بیکیا۔ اور کپسیکم۔ سب سے پہلی مماثلت مرک کار سے ہے اور اس کی نمایاں علامات فیصلہ کن ثابت ہوتی ہیں اگرچہ مرک کار زبان کی سوجن پیدا کرتی ہے زبان پر دانتوں کے نشانات بن جاتے ہیں زبان پر گہرے زخم بن جاتے ہیں جب کہ کینتھرس کی خاصیت آبلے پیدا کرنا ہے۔

آرم ٹری فائلم میں منہ کے کنارے اور زبان کے کنارے پھٹ جاتے ہیں زکام تیزابی ہوتا ہے اور تھوک خراش پیدا کرتا ہے ڈائی فن بیکیا منہ میں آبلے اور جلن پیدا کرتی ہے (منہ کا آکلہ) کپسیکم جلن دار آبلوں کو افاقہ مہیا کرتی ہے منہ اور حلق سوجا ہوا ہو رنگت سیاہی مائل ہو حلق میں سکڑاؤ کا احساس ہو زخم ہموار ہوں نگلتے وقت تکلیف میں اضافہ ہو سنابار سرخ بخار میں بھی استعمال کی جاتی ہے لیکن جو بلغم خارج ہوتا ہے گندہ زرد اور رسے دار ہوتا ہے حلق میں خشکی کا احساس ہوتا ہے مریض رات کو جاگتا ہے۔

ایپس کینتھرس سے منہ اور حلق کی سرخ بادہ کی علامات میں اور خناق میں کچھ مماثلت رکھتی ہے لیکن ایپس میں کمزوری ابتداء میں ہوتی ہے جبکہ کینتھرس کی کمزوری آخر

Scanned by CamScanner

میں واقع ہوتی ہے۔

کینتھرس غذا کی نالی اور معدہ میں سوزش پیدا کرتی ہے علامات بالکل وہی ہوتی ہیں جن کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے کھردرا پن۔ زبردست پیاس پینے سے نفرت اور قے۔ کینتھرس پیچش میں بھی استعمال کی جا سکتی ہے جب پاخانہ خون آمیز اور کیچڑ نما ہو جس میں انتڑیوں کے ٹکڑے بھی شامل ہوں حالانکہ مجھے یقین ہے کہ یہ ٹکڑے انتڑیوں کے نہیں ہوتے بلکہ یہ ریشہ دار بناوٹیں ہوتی ہیں جو سوزش کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہیں نمایاں علامت مروڑ ہے مروڑ کے ہمراہ پیشاب کی کمی بھی موجود ہوتی ہے شکم میں قولنج کی مانند درد ہوتا ہے درد مریض کو دہرا کر دیتے ہیں درد پکڑنے والے کاٹنے والے جلن دار اور ادھر ادھر ہوتے ہیں پیچش میں کینتھرس سے مماثل کی ادویات ہیں ان میں سے ایک دوا کالوسنتھ ہے جس کے درد مریض کو دہرا کر دیتے ہیں پاخانہ خونی اور کیچڑ نما ہوتا ہے کھانے یا پینے سے اضافہ ہوتا ہے دونوں ادویات میں آنتوں کے کھرچے جانے کا احساس موجود ہے کالوسنتھ میں شکم کو دبانے پاخانہ آنے اور دہرا ہونے سے افاقہ ہوتا ہے۔ دونوں ادویات کو پتھالوجی کی نظر سے دیکھا جائے تو کالوسنتھ میں اعصابیت نمایاں ہوتی ہے جب کہ کینتھرس میں سوزش کا غلبہ ہوتا ہے۔

کالچیکم ایک اور دوا ہے جو کینتھرس سے مماثل ہے اس میں شکم ہوا سے پھولا ہوا ہوتا ہے پاخانہ میں جیلی کی مانند سفید ڈلے خارج ہوتے ہیں پاخانہ کرنے کے بعد مروڑ پڑتے ہیں اور مقعد میں درد ہوتا ہے جس سے مریض بہت دکھ اٹھاتا ہے پاخانہ کرنے کے دوران سے بھی زیادہ دکھ۔ ایک اور مماثل دوا کپسیکم ہے جو کہ مرطوب موسم میں پیدا ہونے والی پیچش کی دوا ہے خاص طور پر موٹے اور پلپلے اشخاص کے لئے موزوں ہے معمولی سی سرد یا گرم ہوا کا جھونکا دوروں میں اضافہ کر دیتا ہے پانی پینے سے درد میں اضافہ اور کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔

آپ دیکھیں گے کہ سلفر مزمن امراض یا ثابت قدم امراض میں کام آنے والی دوا ہے خاص طور پر جب ایک پاخانہ سے دوسرے پاخانہ تک مقعد میں مروڑ جاری رہیں جیسا کہ

Scanned by CamScanner

نکس وامیکا کی علامت ہے یا جب خون اور مروڑ بند ہو چکے ہوں مگر پاخانہ کیچڑ نما اور بار بار اچانک پاخانہ کرنے کی خواہش موجود ہو۔ زنکم سلفیوریکم نے کئی بار پیچش کے مزمن مرض کو شفایاب کیا ہے شکم کے اطراف درد ہوتا ہے قرین قیاس ہے کہ درد بڑی آنت میں ہوتا ہے۔

کالی بائی کرام کینتھرس کی پیروی کرتی ہے جب ابھی انتڑیوں کے ٹکڑے پاخانہ میں خارج ہو رہے ہوں اور اخراجات جیلی کی مانند ہوتے جا رہے ہوں۔

اب میں کینتھرس کے آلات تناسل پر اثر کی بابت بیان کروں گا کینتھرس خواہش نفسانی میں تحریک پیدا کرتی ہے اور ہم بستری کی شدید خواہش پیدا ہوتی ہے شدید شہوت پیدا ہوتی ہے کہ شدید خیزش پیدا ہو جاتی ہیں حتی کہ ہم بستری کے بعد بھی ایستادگی میں کمی واقع نہیں ہوتی۔ نعوذ سوزاکی میں بھی کینتھرس طلب کی جاتی ہے بے قابو شہوت میں بھی کینتھرس کی جانب اشارہ ملتا ہے خواہ اس کی وجہ دماغی امراض ہوں یا نہ ہوں۔

کینتھرس کی خیزش کا مقابلہ پکرک ایسڈ سے نہیں کیا جانا چاہیئے کیونکہ پکرک ایسڈ کی خیزش کے ہمراہ ریڑھ کا مرض شامل ہوتا ہے جیسا کہ (MYLITSIS) حرام مغز یا ہڈی کے گودے کی سوزش دماغی پردوں کا ورم (Menengitis) چال میں لڑکھڑاہٹ (Locomotor Ataxia) وغیرہ نعوذ اتنا شدید ہوتا ہے کہ جیسے آلہ تناسل پھٹ جائے گا۔ کینتھرس زنانہ اعضاء تناسل پر بھی عمل کرتی ہے اور عورتوں میں شدید خواہش نفسانی پیدا کرتی ہے ایسی علامات موجود ہوں تو بہت فائدہ مند دوا ہے۔

کینتھرس کو ہم دردزہ میں بھی استعمال کر سکتے ہیں اس میں یہ خاصیت موجود ہے کہ یہ رحم میں سے آنول اور دوسری غیر ضروری اشیاء کو نکال دیتی ہے جب رحم میں آنول رہ گئی ہو تو اس کو نکالنے کے لئے بھی کینتھرس کو استعمال کیا جا سکتا ہے خواہ بچے کی پیدائش کے بعد ہو یا حمل ضائع ہونے کے بعد ہو۔

کینتھرس سرخ بادہ میں بھی فائدہ مند دوا ہے خاص طور پر ایسا سرخ بادہ جس میں آبلے ہوں سرخ بادہ ناک سے شروع ہو خواہ اس کے ہمراہ آبلے ہوں یا نہ ہوں اس کے بعد

Scanned by CamScanner

سرخ بادہ ایک گال پر یا دوسرے گال پر پھیل جاتا ہے آبلے پیدا ہو جاتے ہیں جب یہ آبلے پھٹتے ہیں تو ان میں سے خراش دار مواد خارج ہوتا ہے۔ گریفائٹس کا سرخ باد بھی ناک سے شروع ہوتا ہے لیکن گریفائٹس مزمن سرخ باد میں فائدہ مند دوا ہے۔

کینتھرس کو جل جانے میں بھی یاد رکھا جائے درد اور جلن دور کرنے میں یہ دوا اپنا ثانی نہیں رکھتی اور جلی ہوئی جگہ کی بہت جلد مرمت کر دیتی ہے اندرونی طور پر دوا کی طاقتیں کھلائی جائیں اور بیرونی طور پر دوا کا لوشن لگایا جائے اگر فوری طور پر دوا کا لوشن جلی ہوئی جگہ پر لگا دیا جائے تو ممکن ہے کہ آبلے پیدا ہی نہ ہوں۔

جل جانے میں آپ کو چاہیے کہ آپ سا پو سوڈا۔ سوڈا بائی کارب۔ آرسنک اور کار بالک ایسڈ کے ساتھ کینتھرس لوشن کا موازنہ کریں کاربالک ایسڈ اس وقت فائدہ مند ثابت ہوتی ہے جب جلی ہوئی پر جگہ پر زخم بن جائیں۔

Scanned by CamScanner

لیکچر نمبر ۸

HYMENOPTERA

گرہ دار کیڑے

گرہ دار کیڑوں کے گروہ سے ہم نے ایپس میلی فیکا۔ ویسپا کرابرو۔ فارمیکا رو فا اور بمبس ادویات تیار کی ہیں۔ ان کیڑوں کے زہر کے مقامی اثرات جانے پہچانے ہیں ان کے کاٹنے سے جلد سوج جاتی ہے جلن دار درد ہوتا ہے یہ بھی ممکن ہے کہ اس جگہ کا گوشت مردار ہو جائے۔

اگر کسی زود حس فرد کو اس زہر کی بڑی مقدار کا انجکشن لگا دیا جائے تو یہ عام علامات پیدا ہو سکتی ہیں بے ہوشی۔ تھکاوٹ۔ سردی اور ٹھنڈک شدید بے آرامی بے حسی اور حتیٰ کہ موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

خاص قسم کی چیونٹیوں کے ڈنگ (فارمیکا۔ دیمک نہیں) جو کہ عصبی پر دار پتنگا ہے۔ ان میں ایسا زہر ہوتا ہے جس کو فارمک ایسڈ کہا جاتا ہے یہ زہر سوزش آفرین تیزاب ہے۔ یہ تیزاب بچھو بوٹی کے غدودوں کے بالوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ چند رینگنے والے کیڑوں (Catterpillars) اور تارپین کے پرانے تیل میں بھی پایا جاتا ہے۔

ایپس میلی فیکا (شہد کی مکھی)

ایپس میلی فیکا دوا کے دو نام ہیں ہر نام طریقہ کار کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔ یا تو ایپس

Scanned by CamScanner

میلی فیکا یعنی شہد کی مکھی یا ایپی ایم وائرس (یعنی شہد کی مکھی کا زہر) اصل دوا درج ذیل طریقہ سے بنائی گئی ہے گھنٹی نما جار کے نیچے سفید پلیٹ رکھی جاتی ہے جار میں ایک سوراخ ہوتا ہے جس میں چھڑی داخل کی جاسکتی ہے جار میں سینکڑوں کی تعداد میں شہد کی مکھیاں بھر دی جاتی ہیں چھڑی سے شہد کی مکھیوں کو چھیڑ کر غصہ دلایا جاتا ہے تاکہ وہ جار اور پلیٹ پر غصے میں ڈنگ ماریں چند لمحوں بعد مکھیوں کو آزاد کر دیا جاتا ہے جار اور پلیٹ پر سینکڑوں کی تعداد میں دھبے دیکھے جاسکتے ہیں ان دھبوں پر الکحل ڈالی جاتی ہے اور یوں شہد کی مکھی کا طاقتور زہر حاصل کیا جاتا ہے یہ ایپی ایم وائرس ہے دوسرے طریقہ کار میں شہد کی پوری مکھی کو استعمال کیا جاتا ہے اور اس کی طاقتیں اٹھائی جاتی ہیں یوں ہمیں ایپس میلی فیکا دوا ملتی ہے۔ دونوں ادویات کی علامات علیحدہ نہیں کی گئیں۔

ایپس میلی فیکا ہماری کتاب الادویہ میں انمول اضافہ ہے علامات کو سمجھنے کے لئے آئیں ہم اس کے زہریلے اثرات کا مشاہدہ کریں اگر ہم ہاتھ پر شہد کی مکھی سے کٹوالیں تو مکھی کے کاٹنے کے بعد اس جگہ تیز چبھن دار یا جلن دار درد شروع ہو جائے گا جگہ سوج جائے گی اور شدید دکھن ہو گی جہاں مکھی نے کاٹا ہو گا وہ جگہ ایسے محسوس ہو گی جیسے چھل گئی ہو یا جیسے اس جگہ کو پیٹا گیا ہو سوجن کا رنگ ابتدا میں گلابی ہو گا بہت جلد سوجن پھیل جائے گی اور درد شدید ہو جائے گا جلن اور چبھن دار گولی مارنے کا سا درد بسا اوقات درد دھڑکن دار ہو گا متاثرہ حصے میں گرمی سے جلن اور چبھن میں اضافہ ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ سوجن جلد تحلیل ہو جائے یا جاری رہے اگر سلسلہ جاری رہا تو آپ دیکھیں گے کہ ظاہری گلابی رنگ گہرا ہوتا جائے گا حقیقتاً یہ سرخ باد کے رنگ میں ڈھل جائے گا۔ سوجن کو دبانے سے گڑھا پیدا ہو گا ایسا محسوس ہو گا کہ متاثرہ جگہ میں پانی بھر گیا ہے اگر علاج نہ کیا جائے اور سوجن کو اجازت دے دی جائے تو ممکن ہے کہ گینگرین ہو جائے۔

تجربات بتاتے ہیں کہ جلد کی یا جوف دار جگہ کی علامات ہر اس جگہ موجود ہوں گی جہاں ایپس مظہر دوا ہو گی اسلئے علامات اس لائق ہیں کہ ان کو نمایاں کیا جائے دکھن اور جلن

Scanned by CamScanner

نمایاں ہوتی ہے چبھن دار درد اور کچلے جانے کا احساس دکھن کا احساس بڑی نفاست سے چھوا جانا بھی نا قابل برداشت ہوتا ہے سوجن بہت جلد بڑھ جاتی ہے جلد کے نیچے سیرم جمع ہو جاتا ہے اور یہ علامت عالمگیر ہے اسلئے ایپس کی پیدا کردہ سوجن سخت نہیں ہوتی لیکن یہ ایسی سوجن نہیں ہے جو ایکونائٹ سے شفایاب ہو جائے نہ ہی یہ ایسی سوجن ہے جس کو بیلاڈونا شفا سے ہمکنار کر سکے کیونکہ بیلاڈونا کی سوجن اچانک پیدا ہو جاتی ہے اور آرام سے غائب ہو جاتی ہے سرخ چمکدار سوجن جس میں دھڑکن دار درد ہوتا ہے یا تو سوجن خود بخود ختم ہو جاتی ہے یا پھر اس میں پیپ پڑ جاتی ہے۔

اس لئے ایپس کی سوجن طاقت ور نہیں ہوتی۔ سفیدی مائل سوجن اور اس کا میلان گینگرین کی جانب ہوتا ہے ایک مریض کو مکھی ہاتھ پر کاٹ گئی تھی مگر اس کو گردن کی پشت پر کاربنکل نکل آیا تھا۔

ایپس کے عمل سے قوت حیات میں خوفناک حد تک کمی ہو جاتی ہے شدید تھکان۔ لیٹ جانے کی خواہش موت کی مانند غشی کا احساس مریض موت کی پیش گوئی کرتا ہے اعصاب کانپنے کا احساس ٹھنڈک اور بے ہوشی خاص طور پر یکدم پھوٹ پڑنے والے امراض میں دل کمزور نبض کمزور نبض غیر محسوس جیسے کلائیوں میں نبض موجود نہ ہو۔

جن مریضوں کو ایپس کی ضرورت ہوتی ہے ان میں سے بہت سوں کے اعصابی نظام میں سوزش موجود ہوتی ہے تاہم ضعف ہمراہ ہوتا ہے۔ مریض برانگیختہ ہوتا ہے اور خوشی سے ناچتا ہے مریضہ شدید قسم کی بدقسمتی پر ایسے ہنستی ہے کہ جیسے اسے بہت بڑی خوشی مل گئی ہو۔ مریضہ بار بار اپنا پیشہ بدلتی ہے اور کسی ایک پیشے پر مستقلاً قائم نہیں رہتی۔

جو علامات بیان کی جا چکی ہیں اس کے نتیجے میں ایپس ایسی دماغی علامات جو ہسٹیریا سے مشابہت رکھتی ہوں استعمال کی جا سکتی ہے۔ اضطراب بے آرامی برانگیختگی۔ افسوسناک واقعات پر ہنسی کام کرتے وقت چنچل پن پریشان لڑکیوں میں یہ علامات ایپس کی طلب گار ہوتی ہیں اور ایپس کامیاب رہتی ہے۔ لڑکیاں اشیاء ہاتھوں سے گرا دیتی ہیں اور بے ڈھنگے

Scanned by CamScanner

طریقے سے بنتی ہیں۔ ان لڑکیوں کی خواہش نفسانی میں بھی شدت ہوتی ہے اور ان کا جھکاؤ حسد کی جانب ہوتا ہے۔

دماغی پراگندگی اور غشی جس کی بابت میں پہلے بیان کر چکا ہوں امراض میں قوت حیات کی کمی کی جانب اشارہ کرتی ہیں جیسے کہ مہلک امراض سرخ بخار خناق۔ ٹائیفائیڈ بخار وغیرہ۔ سکتہ کے دورے کے بعد مکمل بے ہوشی میں جب اوپیم ناکام ہو جائے تو ایپس فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ سرخ بخار میں جبکہ تیز بخار ہو تو بے آرامی اور ایک قسم کا اعصابی اضطراب ہوتا ہے منہ اور حلق بہت سرخ ہوتا ہے زبان کے کناروں پر آبلے ہوتے ہیں اندرون منہ پھولا ہوا ہوتا ہے منہ کے اندر جلن دار ڈنگ دار درد ہوتے ہیں جیسے کہ جگہ بھاپ سے جل گئی ہو۔ منہ اور حلق میں کھردرے پن کا احساس ہوتا ہے جلد میں سوئیاں چبھتی ہیں حمرہ کے دانے باجرے کے دانوں کی مانند بکھرے ہوتے ہیں جسم کے کسی حصے میں پھولی ہوئی سوجن موجود ہوتی ہے ضعف مرض کی ابتدا میں ہی شروع ہو جاتا ہے ساتھ ہی ساتھ پیشاب کی مقدار کم ہو جاتی ہے تیز بخار ہوتا ہے اور غنودگی ہوتی ہے۔

دماغی جھلیوں کی سوزش میں ایپس نمایاں اہمیت کی حامل دوا ہے جو شفایاب کرتی ہے اس سے کوئی غرض نہیں کہ مرض کا کیا نام ہے جب مریض نیند میں چیخ مارے تو شک پڑ جاتا ہے کہ دماغی جھلی کی سوزش موجود ہے ایسے مریض میں اعصابی بے آرامی کی ابتدا ہوتی ہے اور یہ علامت شہد کی مکھی کے زہر کی نمایاں علامت ہے اور یہی علامت ترقی پذیر ہو کر مخدوش حالات کو جنم دیتی ہے۔ دماغی پردوں کی ٹیوبر کلر سوزش میں یا دماغی پراگندگی میں جب اس کی وجہ خارش کا دبایا جانا ہو یا خارش ترقی نہ کر سکی ہو تو ایپس کی جانب اچھی راہنمائی ہے۔

ہمیں اپنے فائدے کے لئے یہاں ایپس کا موازنہ بیلاڈونا۔ ہیلی بورس۔۔ آرسنک۔ زنکم برائی اونیا۔ سلفر۔ کیوپرم۔ گلونائن۔ لیکسیس۔ رہس ٹاکس۔ ہائیو سائمس۔ نیٹرم میور اور بوسٹاسے کرنا چاہئے۔

Scanned by CamScanner

اس میں کوئی شک نہیں کہ جہاں ایپس کی ضرورت ہو وہاں بیلاڈونا استعمال کر لی جاتی ہے اگر معالج تھوڑی سی احتیاط کرے تو دونوں ادویات کا فرق تلاش کر سکتا ہے کیونکہ ایپس کا اضطراب اور پریشانی کم ہوتی ہے جبکہ بیلاڈونا کی دماغی سوزش زیادہ شدید ہوتی ہے۔ بیلاڈونا میں شدید بھراؤ ہوتا ہے اور گردن کی شریانوں میں زبردست پھڑکن ہوتی ہے آنکھیں شدید سرخ ہوتی ہیں اور غنودگی ہوتی ہے جو کہ اچانک خوفزدہ چیخ سے ٹوٹ جاتی ہے لیکن ایپس میں قوت حیات کی شدید کمی ہوتی ہے جبکہ بیلاڈونا میں اتنی کمی نہیں ہوتی۔

اگر مرض سرخ بخار ہے تو حمرہ کے دانے ہموار اور چمک دار سرخ ہوتے ہیں باجرے کے دانوں کی مانند نہیں ہوتے۔ جلد گرم اور چہرہ سرخ ہوتا ہے یا چند مریضوں کا چہرہ زرد لیکن اتنا زرد بھی نہیں اور نہ ہی پھولا ہوا ہوتا ہے جیسا کہ ایپس کی علامت ہے ہو سکتا ہے کہ گردن کے غدود سوجے ہوئے ہوں لیکن ان میں رساؤ نہیں ہوتا نہ ہی چہرے کی لالی سرخ بادہ کی سی ہوتی ہے جیسا کہ مکھی کے زہر کی علامت ہے (ایپس)

اگر دماغی جھلی کی سوزش ہو اور اجتماعی خون کی علامات موجود ہوں تو بیلاڈونا کی ضرورت پڑے گی۔ ایپس اس وقت مظہر دوا ہو گی جب اعصابی گھبراہٹ کا غلبہ ہو گا اور اس کے ہمراہ چیخ جو کہ گھائل کر دینے والے چھیدنے والے دردوں کو روک دیتی ہے۔ دماغی جھلیوں کے ورم میں بیلاڈونا کم استعمال ہوتی ہے جبکہ ایپس زیادہ استعمال کی جائے گی کیونکہ جہاں تک سوزش کی علامات کا تعلق ہے دماغی چیخ نمایاں ہوتی ہے۔

ہیلی بورس اس وقت فائدہ مند ثابت ہو گی جب ایپس کی سوزش دماغی بے حسی کو جگہ دے دے رد عمل میں کمی ہو پیشانی پر جھریاں پڑ جائیں آنکھوں کی پتلیاں پھیل گئی ہوں نچلا جبڑا گر گیا ہو مریض گہری نیند میں ہو ایک ٹانگ اور ایک بازو بلا ارادہ حرکت کرتے رہتے ہوں پیشانی پر زبردست سرد پسینہ ہو ایسے مریضوں میں ہیلی بورس رد عمل پیدا کر دے گی تاکہ کوئی دوسری دوا شفایابی سے ہمکنار کر سکے۔

ٹائیفائیڈ بخار میں ایپس اور ہیلی بورس میں بہت فرق ہے اگرچہ ایپس میں ضعف

Scanned by CamScanner

بہت زیادہ ہوتا ہے بے اعتنائی ہوتی ہے۔ بے ہوشی ہوتی ہے اور معدہ میں بہت ہی لطیف دکھن ہوتی ہے۔ لیکن ہیلی بورس میں حواسی بے اعتنائی ہوتی ہے ناک کے نتھنے سیاہی مائل دھوئیں کے رنگ کے ہوتے ہیں نبض مدھم ہوتی ہے چھونے یا دبانے سے کوئی رد عمل پیدا نہیں ہوتا۔

برائی اونیا بھی ایپس سے معمولی سی مشابہت رکھتی ہے اس کی ضرورت تب محسوس ہوتی ہے جب دماغ میں اجتماع خون کی وجہ حمرہ کو دبا دیا جانا ہو دماغ سن ہو بے حس ہو لیکن حسی ابتری اتنی نہیں ہوتی جتنی کہ ایپس اور ہیلی بورس میں ہوتی ہے مریض ہر وقت چباتا رہتا ہے چہرہ گہرہ سرخ ہوتا ہے ہونٹ پھٹے ہوئے ہوتے ہیں جب مریض کو پینے کے لئے کوئی مشروب دیا جائے تو بے صبری سے پیتا ہے اگر بچے کو ہلایا جائے تو درد کی وجہ سے رونا شروع کر دیتا ہے آخر میں جب دماغی پژمردگی بڑھ کر گہری نیند میں بدل جائے تو ہیلی بورس پیروی کرتی ہے حتٰی کہ چبانے کا عمل اور بے صبری سے پینا بھی مسلسل موجود ہو ایپس اس وقت پیروی کرتی ہے جب گہری نیند اور اس کے ہمراہ دماغی چیخ بھی موجود ہو۔

کیوپرم ایپس کا مقابلہ کرتی ہے جب دماغی جھلیوں کی سوزش کی وجہ حمرہ کا دب جانا ہو لیکن علامات رنگ برنگ ہوں کیوپرم میں زور کی چیخ موجود ہے جس کے بعد شدید تشنج ہوتا ہے انگوٹھے اندر کی جانب مڑ جاتے ہیں چہرہ زرد ہونٹ نیلے آنکھوں کے ڈیلے مسلسل گول دائرے میں حرکت کرتے ہیں۔

اگر ایپس کے مریض میں اینٹھنیں پیدا ہو جائیں تو ان کی شدت کم ہوتی ہے آدھے جسم میں بے چینی اور جھٹکے آتے ہیں اور آدھا جسم لنگڑا اور کانپتا ہے۔ جلدی ابھار دب جانے میں ایپس کی قریب ترین دوا سلفر ہے دونوں ادویات ایک دوسرے کی بہترین پیروی کرتی ہیں۔

گلونائن میں بھی ایپس کی سی دماغی چیخ موجود ہے لیکن اس میں ایک الگ سا احساس ہے کہ جیسے سر بے تحاشا پھیل گیا ہے۔ گلونائن میں تشنجی قے کی بنیاد دماغی ہوتی ہے زیادہ

Scanned by CamScanner

نمایاں علامت دماغ میں شدید اجتماعِ خون اور دھڑکن ہوتی ہے۔

زنکم دماغی سوزش پیدا کرتی ہے بچہ خوف زدہ ہو کر جاگ جاتا ہے سر کو گھماتا ہے نیند میں روتا ہے پاؤں مسلسل بے آرام ہوتے ہیں حرکت کرتے ہیں زنکم خون کی کمی کا شکار بچوں کی دوا ہے ایسے بچے بہت کمزور اور ناتواں ہوتے ہیں کہ ان پر حمرہ کا حملہ ہو جائے تو اس کو باہر نہیں نکال سکتے۔ ٹائیفائیڈ بخار میں شدید ضعف ہوتا ہے۔ دماغی فالج کا خطرہ سر پر منڈلا رہا ہوتا ہے ہاتھ اور پاؤں نیلے ہو جاتے ہیں بے ہوشی ترقی پذیر ٹھنڈک۔ نبض مدھم نچلا جبڑا گر جاتا ہے ان علامات پر دی گئی زنکم بہت کامیابی سے شفایاب کرتی ہے۔

اگرچہ رہس ٹاکس ایپس کی دشمن دوا شمار ہوتی ہے لیکن اس کی بہت سی علامات ایپس سے مماثلت رکھتی ہیں مثال کے طور پر سرخ بخار کا پیدا کردہ ضعف حلق کی سوجن گردن کی جلد کا سرخ بادو غیرہ حمرہ کے دانے باجرے کی مانند سستی اور استسقاء (پھلاوٹ والی سوجن) میں دونوں ادویات موزوں ہیں تاہم رہس ٹاکس کے ابھاروں کا رنگ گہرا اور سرخ بادکا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے شدید جسمانی بے چینی ہوتی ہے ایپس جیسی بے آرامی نہیں ہوتی۔

آرسنک بھی ایپس سے کئی طرح کی مماثلت رکھتی ہے دونوں ادویات میں جگہ بدلنے کی خواہش موت کا خوف بے آرامی اور شدید ضعف موجود ہے۔ دماغی جھلاہٹ دونوں میں موجود ہے لیکن پریشانی اور موت کا خوف آرسنک میں زیادہ ہے اور ایپس میں اعصابی بے آرامی موجود ہے اگر دماغی امراض میں دونوں ادویات کی ضرورت محسوس ہو خاص طور پر اس وقت جب دماغ کا استسقاء ہو پانی پڑ گیا ہو تو آرسنک میں جلد گرم چہرہ زرد اور گرم ہو گا بچہ بے ہوش ہو گا اچانک بچہ اپنا منہ ٹیڑھا کرے گا اور یہ جھٹکا پورے جسم میں جائے گا یا ایسا محسوس ہو گا کہ بچہ مرا ہوا ہے آنکھیں آدھ کھلی ہونگی آنکھوں کے سفید پردے پر گوند جمی ہو گی پپوٹوں پر چھونے سے کوئی تاثر پیدا نہ ہو گا۔

ہائیوسائمس اور لیکسیس دونوں ادویات میں حسد مشترک ہے۔ نیٹرم

Scanned by CamScanner

میور۔ بووسٹا۔ لیکسیس۔ ایتھوزا۔ اگنیشیا۔ نکس بموسکاٹا ان تمام ادویات کا بھد اپن ایپس سے مماثل ہے اور نیٹرم میور کا بھد اپن ایپس کے بہت نزدیک ہے۔

میں پہلے بھی آپ کو بتا چکا ہوں کہ ایپس استسقاء میں فائدہ مند ہوتی ہے اور جو علامات ایپس کو طلب کرتی ہیں درج ذیل ہیں عام استسقاء کی حالت ہو تو ہم دیکھتے ہیں کہ جلد کی ایک خاص ظاہری شکل ہوتی ہے جلد شفاف اور مومی دکھائی دیتی ہے۔

جلد کا رنگ سفیدی کی جانب یا اس میں معمولی زردی کی آمیزش ہوتی ہے پیشاب کم آتا ہے اور پیاس بالکل نہیں ہوتی نمایاں علامت جلد کی شفافیت اور پیاس کا نہ ہونا ہے اب وجوہات کی جانب آتے ہیں ایپس ان استسقائی حالات میں مفید دوا ہے جس کی بنیاد گردے ہوں استسقاء سرخ بخار کا نتیجہ ہو یا نہ ہو پیشاب کی مقدار کم ہوتی ہے اور اس میں البومن موجود ہوتی ہے پیشاب میں کاسٹ اور ٹیوب کی طرح کے ٹکڑے خارج ہوتے ہیں۔ (Urinjferous Tubules) آنکھوں کے پپوٹے سوج جاتے ہیں جلد دکھتی ہے کہ جیسے کچلی گئی ہو چند مریضوں کو جلن دار درد ہوتا ہے اگر استسقاء کی وجہ دل ہو تو پاؤں سوج جاتے ہیں خاص طور پر چلنے کے بعد سوج جاتے ہیں جس کے ساتھ جلن اور ناقابل برداشت دکھن ہوتی ہے اگر استسقاء سینہ پر حملہ آور ہو تو ممکن ہے اس کی دوا ایپس ہی ہو اگر اس کی وجہ دل ہو۔ مریض لیٹنے سے قاصر ہوتا ہے اسے سینہ میں سکڑاؤ کا احساس ہوتا ہے جیسا احساس لیکسیس میں ہے کھانسی اس وقت تک ہوتی رہتی ہے جب تک کہ بلغم معمولی مقدار میں ڈھیلی ہو کر اکھڑ نہ آئے پس اس علامت پر ایپس بالکل لیکسیس کی مانند ہے لیکن ان علامات کے ساتھ ساتھ ایپس میں ایک دماغی علامت بھی ہے جو کہ اگرچہ سینہ سے اٹھتی ہے ایک ایسا احساس ہے کہ مریض زندہ نہیں رہے گا۔ یہ دم کشی کا احساس نہیں ہے بلکہ یہ دماغی تکلیف ہے مریض یہ سمجھ ہی نہیں سکتا کہ دوسرا انسان کس طرح لے گا یہ احساس اتنا شدید ہوتا ہے سینہ کی ان علامات کے ہمراہ مریض کو ایک اور عجب سا احساس ہوتا ہے کہ وہ مرنے والا ہے لیکن اس میں خوف کی شدت کا اظہار نہیں ہوتا جیسا کہ ایکونائٹ کے بخار میں ہوتا ہے نہ

Scanned by CamScanner

ہی آرسنک جیسی شدید بے آرامی بلکہ یہ ایک قسم کی پریشانی یا تشویش ہے۔

پھیپھڑوں کے پردوں کی سوزش کے ہمراہ استسقاء ہو تو ایپس بہترین ادویات کی نمبر ایک دوا ہے جو استسقاء کو ختم کرتی ہے ایپس اور سلفر بہت سے مریضوں کو شفایاب کر دیتی ہیں۔

ایپس غشائے زلالی پر بھی اثر انداز ہوتی ہے (Synovial Mem-branes) اور ان میں سوزش پیدا کرتی ہے (Synovitis) (یہ جھلیاں جوڑوں کو چکنا رکھتی ہیں) جوڑوں کی سفید سوجن۔ خاص طور پر ایپس جب گھٹنوں پر اثر انداز ہوتی ہے تو ان میں تیز برچھی مارنے کے سے درد ہوتے ہیں معمولی سی حرکت سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے اس کی نمایاں علامت تیز برچھی مارنے کے سے درد ہیں۔

برائی اونیا بھی غشائے زلالی پر اثر انداز ہوتی ہے لیکن برائی اونیا کے درد چبھن دار ہوتے ہیں اور تناؤ ہوتا ہے اور ان دردوں میں بستر کی گرمی سے افاقہ ہوتا ہے جبکہ ایپس کے دردوں کو سرد اشیا لگانے سے افاقہ ہوتا ہے۔

گھٹنوں کے استسقاء میں آیوڈین فائدہ مند دوا ہے اور ایپس کی بہتر پیروی کرتی ہے خاص طور خنازیری مزاج بچوں میں (موازنہ کریں کالی آیوڈائڈ)۔

استسقاء کی ایک اور قسم بھی ہے جس کی دوا ایپس ہے وہ ہے دماغی استسقاء اکثر خالی دماغی استسقاء میں ایپس مظہر دوا نہیں ہوتی بلکہ جب کسی میکانکی وجہ سے دماغ کے پردوں پر ورم آجاتا ہے اور اس کے بعد جھلیوں میں ماء الدم جمع ہو جاتا ہے لیکن دماغ کی ٹیوبر کلر سوزش میں ایپس فائدہ مند دوا ہے مرض کے پہلے درجے میں ایپس مظہر دوا ہوتی ہے وہ علامات جو ایپس کو طلب کرتی ہیں درج ذیل ہیں بچہ اپنا سر تکیہ میں گھسیڑتا ہے سر کو ایک جانب سے دوسری جانب گول گول گھماتا ہے ہر تھوڑی دیر بعد بچہ نیند سے بیدار ہو جاتا ہے اور تیز چیخ مارتا ہے اور اس خاص چیخ کی وجہ درد ہوتی ہے جسم کے ایک جانب جھٹکے آتے ہیں تو جسم کی دوسری جانب فالجی کیفیت ہوتی ہے بھینگا پن موجود ہوتا ہے۔ نبض تیز مگر کمزور

Scanned by CamScanner

ہوتی ہے پیشاب کم آتا ہے اگر ایسے حالات میں ایپس کچھ نہ کر سکے تو کوئی اور دوا ایسی نہیں ہے جو شفایاب کر سکے۔ ایپس کی ایک خاصیت ہے جو اہم ہے کہ میں آپ پر ظاہر کر دوں وہ ہے عمل کی آہستگی آپ کو تین چار دن انتظار کرنا پڑے گا اس کے بعد آپ کو ایپس کے اثرات کا اندازہ ہو گا ایپس کا سب سے بہترین عمل یہ ہے کہ پیشاب کی مقدار میں اضافہ ہو جائے گا۔

استسقاء میں ایپس کا موازنہ آرسنک سے کیا جانا چاہیے کیونکہ آرسنک ایپس کی قریب ترین دوا ہے آرسنک کی جلد بھی شفاف ہوتی ہے اور آرسنک بھی دل گردوں یا جگر کی خرابی سے پیدا ہونے والے استسقاء میں مفید دوا ہے۔ ایپس اور آرسنک کا فرق درج ذیل ہے آرسنک میں ناقابل تحمل پیاس ہوتی ہے مگر مریض ایک یا دو گھونٹ پانی پیتا ہے کیونکہ اس سے زیادہ مقدار میں پانی اس کا معدہ برداشت ہی نہیں کرتا غذا کھانے سے اور پینے سے قے ہو جاتی ہے میں نے ایک ایسا مریض بھی دیکھا ہے جس کو ایک چمچہ دوا دینے سے بھی قے آ جاتی تھی۔ مریض نمایاں طور پر بے آرام ہوتا ہے۔

ایپس کا موازنہ ایپو سائنم کینابینم کے ساتھ کیا جانا چاہیے اس دوا کو مغربی ممالک میں استسقاء کے لئے بہت استعمال کیا جاتا ہے جسم کے کسی بھی حصے کی استسقائی سوجن ہو۔ استسقا سینہ ہو۔ استسقاء شکم ہو پیٹ میں پانی پڑ جائے جس کی وجہ کوئی عضوی مرض نہ ہو مریض کسی بھی قسم کی غذا برداشت نہیں کر سکتا غذا یا پانی فوراً قے ہو جاتے ہیں سوراخ معدہ میں ڈوبنے خالی پن اور ضعف کا احساس ہوتا ہے۔

ایسی ٹک ایسڈ ایک اور دوا ہے جو ایپس سے مماثلت رکھتی ہے ایسی ٹک ایسڈ ایسے استسقاء میں فائدہ مند ہے جب چہرہ اور اعضا کا استسقاء ہو اور ان کی ظاہری شکل موم کی مانند یا سنگ مرمر کی مانند نظر آئے خاص طور پر جب شکم اور جسم کے نچلے حصے سوجے ہوئے ہوں۔ تاہم شکم کے استسقاء میں بہت فائدہ مند دوا ہے یوں دوا ایپس سے مماثلت رکھتی ہے لیکن ایسی ٹک ایسڈ میں پیاس موجود ہے جبکہ ایپس میں پیاس نہیں ہے۔ اس میں پیٹ کی

Scanned by CamScanner

خرابی ہمیشہ موجود ہوتی ہے کھٹے ڈکار آتے ہیں منہ میں پانی بھر آتا ہے اور دست آتے ہیں ایسی ٹک ایسڈ کے ساتھ ناانصافی کی جارہی ہے حالانکہ یہ استسقاء کی دوا ہے آپ دیکھیں کہ ایسی ٹک ایسڈ ایپس اور آرسنک کے درمیان کھڑی ہے اور ایپس اور آرسنک دونوں سے مختلف ہے اس کی وجہ اس کی شکمی علامات کی اہمیت ہے۔

استسقاء دماغ میں جب کہ اخراجات جاری ہوں ایپس کی قریب ترین مماثل دوا سلفر ہے سلفر بجائے دماغی جھلی سے خاص تعلق کے عام اصولوں کی بنا پر دی جاتی ہے کسی بھی صحت مند بچے میں ٹیوبر کلر کی سمیت سے دماغی جھلی کا ورم پیدا نہیں ہوتا اس کی تہ میں کمزوری کا موجود ہونا بہت ضروری ہے۔ سلفر بھی اس درجے میں کام آتی ہے جس میں ایپس۔ اگر ایپس رد عمل پیدا کرنے میں ناکام ہو جائے خاص طور پر جب بچے کا مزاج خنازیری ہو اور سلفر کی دوسری علامات بھی موجود ہوں۔ بچہ بے ہوش ہو پیشانی پر سرد پسینہ ہو اور اعضا میں جھٹکے آتے ہوں۔ خاص طور پر ٹانگوں میں جھٹکے آتے ہیں پاؤں کے نیچے اور کبھی کبھار پاؤں کے انگوٹھے میں مروڑ دار درد ہوتا ہے پیشاب دب گیا ہوتا ہے سلفر اس وقت اور بھی مظہر دوا ہوتی ہے جب کوئی بھی جلد کا مرض ظاہر ہونے سے پہلے خارش یا جلدی ابھاروں کو دبا دیا گیا ہو۔

استسقاء دماغ میں ہیلی بورس ایپس سے مشابہت رکھتی ہے۔ ایپس اسوقت فائدہ مند ہوتی ہے جب ابھی سوزش موجود ہو کیونکہ ایپس کی مخصوص علامت دماغی چیخ ہے۔ لیکن ہیلی بورس اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب بے ہوشی غالب ہو بچہ بے حس و حرکت پڑا ہوا ہو آنکھوں پر روشنی سے کوئی رد عمل نہ ہوتا ہو پیشاب بالکل دب گیا ہو جسم کا ایک پہلو خود کار حرکت کرتا ہو مریض کی پیشانی کے پٹھوں میں شکنیں آپ کو نظر آئیں گی۔ معتدل حالات میں اس سے پہلے کہ بے ہوشی گہری ہو آپ کو درج ذیل علامات میں ہیلی بورس مظہر دوا نظر آئے گی۔ پیشانی کے پٹھوں میں شکنیں موجود ہوں گی ان کے ہمراہ مسلسل چبانے کا عمل بھی ہوگا بچے کو کسی شے کی خواہش نہ ہوگی کیونکہ وہ کوئی شے طلب

Scanned by CamScanner

نہیں کرے گا لیکن جب اسے پینے کے لئے پانی دیا جائے گا تو وہ اسے بے صبری سے پیئے گا۔

آیئے اب چند الفاظ بیلاڈونا اور ایپس کے فرق کی بابت ہو جائیں بیلاڈونا دماغی جھلی کی ایسی سوزش میں استعمال نہیں کی جاتی جس کی بنیاد ٹیوبر کلر کی سمیت ہو۔ بیلاڈونا دماغی جھلی کی عام سوزش میں استعمال کی جاتی ہے لیکن اگر مرض کی بنیاد ٹیوبر کلر کی کی سمیت ہو تو بیلاڈونا استعمال نہ ہو گی۔ بیلاڈونا اپنی علامات کی شدت سے پہچانی جاتی ہے ہر علامت اچانک ظاہر ہوتی ہے اور شدت سے ظاہر ہوتی ہے لیکن ٹیوبر کلر کی سمیت سے پیدا ہونے والی سوزش ست رفتار ہوتی ہے اگر خبر دار کرنے والی ابتدائی علامات سنگین ہوں تاہم آپ ٹیوبر کلر سمیت سے پیدا ہونے والی دماغی جھلی کی سوزش میں بیلاڈونا اس وقت استعمال کر سکتے ہیں جب دماغ میں اجتماع خون ہو اور درد شدید ہو بے آرامی ہو مریض اِدھر اُدھر کروٹ بدلتا ہو نیند میں مریض روتا ہو اور اپنا سر تکیہ میں گھسیڑتا ہو لیکن جب رساؤ پڑنے لگے تو بیلاڈونا کی حدود ختم ہو جاتی ہیں اور ایپس کی حد شروع ہوتی ہے۔ برائی اونیا ایسی دوا ہے جو ایپس اور بیلاڈونا کے درمیان آتی ہے برائی اونیا سیرس جھلیوں پر اثر انداز ہوتی ہے ان میں بھرپور رساؤ پڑ جاتا ہے برائی اونیا بیلاڈونا کے بعد استعمال کی جاتی ہے بچہ دماغ پر دباؤ ہونے کی وجہ سے مخبوط یا مدہوش نظر آتا ہے چہرہ اچانک سرخ ہو جاتا ہے اور بعد میں زرد ہو جاتا ہے یہ بری علامت ہے خاص طور پر جب بچے کو حرکت دی جائے تو بچہ چیختا ہے حتی کہ بہت ہی معمولی حرکت سے بھی بچہ چیختا ہے اور یہ ہی برائی اونیا کی خصوصیت ہے شکم ہوا سے پھولا ہوا ہوتا ہے اور زبان کے درمیان سے آخر تک سفید پشم ہوتی ہے ایپس اور اس کی مماثل ادویات کی بابت جن کی استسقاء کے مرض میں ضرورت محسوس ہوتی ہے میں بہت کچھ بیان کر چکا ہوں۔

ایپس کا اگلا استعمال سرخ باد یا زہر باد میں ہے ایپس خاص طور پر چہرے کے سرخ باد میں فائدہ مند دوا ہے جب کہ سرخ باد دائیں آنکھ کے نیچے سے شروع ہو کر چہرے کے بائیں جانب تک پھیل جائے جہاں سرخ باد ہو ان حصص میں فوری طور پر استسقائی حالت پیدا ہو جائے ابتدا میں جگہ کا رنگ گلابی ہو جلد ہی دکھن شدت اختیار کر جائے اس کے بعد جلن

دار اور چبھن دار درد شروع ہو جائیں تیز بخار موجود جلد خشک اور پیاس ندارد اب اگر مرض کا علاج شروع نہ کیا جائے تو چہرے کا رنگ ارغوانی ہو جائے گا جیسا کہ سوزش کا خاصہ ہے سوزش گہری ہو جاتی ہے اور بافتوں کی تباہی ظاہر ہوتی ہے ان حالات میں بھی ممکن ہے کہ ایپس ہی دوا ہو۔

سرخ باد میں بہت سی ادویات ایپس سے مماثلت رکھتی ہیں سب سے پہلی دوا بیلاڈونا ہے دونوں کا فرق درج ذیل علامات میں موجود ہے جب چہرہ کی سوجن ہموار ہو چہرہ چمکدار سرخ ہو یا جب مرض کی شدت ہو تو چہرہ سیاہی مائل سرخ ہو سرخ دھاریاں بنی ہوئی ہوں استسقاء یا آبلوں کی جانب میلان نہ ہو۔ درد ہمیشہ شدید ہوں متاثرہ حصے میں دھڑکن دار درد ہوتا ہے مرض کو نیند میں جھٹکے لگتے ہیں نبض بھر پور اور سخت ہوتی ہے۔ ایپس بیلاڈونا سے بھی زیادہ مماثل دوا رہسٹاکس ہے آپ کو ان دونوں ادویات کو الگ کرنے کا فن آنا چاہیے کیونکہ ایپس اور رہسٹاکس ایک دوسرے کی دشمن ادویہ ہیں اور ایک دوسرے کے بعد استعمال نہیں کی جا سکتیں۔ رسٹاکس کے چہرے کا رنگ کسی قدر سیاہی مائل سرخ ہوتا ہے بیلاڈونا کی مانند چمکدار سرخ نہیں ہوتا نہ ہی گلابی یا ارغوانی جیسا کہ ایپس کا چہرہ رہس ٹاکس ہمیشہ آبلے پیدا کرتی ہے جن میں جلن اور ڈنک دار درد ہوتے ہیں ان سے ادویات کا فرق معلوم ہو جاتا ہے کیونکہ ایپس کی کھجلی زیادہ اہم ہے رہس ٹاکس میں جب مرض کا حملہ چہرے پر ہو تو مرض بائیں سے دائیں کو جاتا ہے زود حسی میں ایپس بیلاڈونا اور رہس ٹاکس کے درمیان جگہ پاتی ہے جب دماغی سوزش موجود ہو تو رہس ٹاکس کی کچھ نہ کچھ بے چینی پائی جاتی ہے اور بیلاڈونا کی دماغی اکساہٹ موجود ہوتی ہے ایپس میں چند مریضوں کے چہرے کا رنگ نیلاہٹ مائل سرخ ہوتا ہے جو کہ رہس ٹاکس میں نہیں ہے اس علامت پر لیکیسس ایپس سے مماثلت رکھتی ہے دوسری علامات آپ پر فرق واضح کریں گی تاکہ آپ فیصلہ کر سکیں جب مرض کا حملہ ناک پر ہو تو ایپس کا مقابلہ کیلتھرس سے کیا جائے لیکن کیلتھرس کے آبلے بڑی جسامت کے ہوتے ہیں اور ان میں شدید جلن ہوتی ہے۔

Scanned by CamScanner

جب سرخ باد کے حملے کے بعد چہرہ ٹھنڈک سے پر حس ہو تو رہس ٹاکس۔ بیلاڈونا۔ ہیپر سلفر۔ سلیشیا اور سلفر سے موازنہ کریں۔

ایپس چھپاکی (Urticaria) میں بھی فائدہ مند ہو سکتی ہے جب اچانک پورے جسم پر چھپاکی نکل آئے اور گلابی رنگ کے بڑے بڑے دھبے جلد پر ابھر آئیں ان میں کھجلی جلن اور ڈنگ دار درد ہوں جو نا قابل برداشت ہوں ہو سکتا ہے کہ یہ چھپاکی سردی لگ جانے یا باری کے بخار کے دوران ظاہر ہو۔ یہاں ایپس آرسنک اور ارٹیکا ارنز سے مماثلت رکھتی ہے ارٹیکا ارنز کے چکتے ایپس سے چھوٹے ہوتے ہیں جلن اور کھجلی نا قابل برداشت ہوتی ہے ارٹیکا ارنز خاص طور پر اسوقت مظہر دوا ہوتی ہے جب مریض نے کستورا مچھلی کھائی ہو۔ اور چھپاکی نکل آئی ہو۔

ٹیری بن تھینا اور کوپے وا بھی چھپاکی میں فائدہ مند ادویات ہیں جب چھپاکی کستورا مچھلی کھانے سے پیدا ہوئی ہو۔

کالی برومیٹم اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب چھپاکی کے ہمراہ اعصابی امراض ہوں۔ رہس ٹاکس کا دھیان اس وقت آنا چاہیے جب چھپاکی جوڑوں کے درد یا ملیریا بخار کی وجہ سے نکل آئی ہو۔ چھپاکی میں بووسٹا اس وقت نمایاں خدمات انجام دے گی جب چھپاکی کے ہمراہ دست آرہے ہوں جب چھپاکی کی وجہ رحم یا شکم کے امراض ہوں تو پلساٹیلا شفا بخش ثابت ہو گی اگر چھپاکی کا مرض مزمن ہو جائے تو کلکیریا آسٹریرم موزوں دوا ہے ریومیکس اور سیپیا اس وقت شفا بخش ثابت ہوتی ہیں جب چھپاکی کھلی ہوا میں بڑھ جاتی ہو۔ ریومیکس خاص طور پر اسوقت جب کپڑے اتارے جائیں تو مرض میں شدت آجائے۔

چیچک میں ایپس اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب سوجن اور شدید کھجلی ہو۔ ایپس جوڑوں کے درد (Rheumatism) میں بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔ درد خواہ جوڑوں میں ہو یا پٹھوں میں لیکن جوڑوں کے درد میں نمایاں خدمات انجام دیتی ہے جوڑوں کی شدید سوجن ہو درد ہو متاثرہ حصے سخت محسوس ہوں اور زبردست پر حسی ہو متاثرہ حصے میں سن

Scanned by CamScanner

ہونے کا احساس ہوتا ہے جوڑیا جوڑوں کی سوجن اکڑاہٹ کا احساس دیتی ہے سوجن ایک حد تک زردی مائل سرخ ہوتی ہے جوڑ بڑھے ہوئے نظر آتے ہیں حرکت کرتے وقت جوڑوں میں ڈنگ دار درد اور جلن ہوتی ہے۔

ایپس کو فالج میں بھی بڑی کامیابی سے استعمال کیا گیا ہے جبکہ ایسے امراض موجود ہوں جو جسم سے طاقت نکال لیتے ہوں جیسے خناق یا ٹائیفائیڈ وغیرہ حتی کہ جب دماغی پردوں کے خلا میں ورم ہو۔ تمام ایسے امراض جن کو دبا دیا گیا ہو یا سرخ باد کے بقایا جات موجود ہوں تو یہ مکھی کے زہر کا نمایاں اظہار ہے۔ مگر جوں ہی جلدی ابھار ظاہر ہو جائیں تو ایپس فوری طور پر بند کر دی جائے حتی کہ مرض ترقی کرتا رہے اور خود بخود شفایابی ہو یہاں سلفر بہت مددگار ثابت ہو گی۔

ایسے امراض جن میں مریض ضعف کا شکار ہو یا تو مریض پریشان ہوتا ہے یا بے آرام اور بہت زیادہ پر حس ہوتا ہے یا گرم اور کاہل ہوتا ہو خواہ مریض کو پیاس ہو یا نہ ہو۔

ایپس باری کا بخار پیدا کرتی ہے اس لئے اگر مریض کو باری کا بخار ہو تو ایپس درج ذیل حالات میں شافی ہوتی ہے تین بجے سہ پہر لرزہ ہوتا ہے لرزہ کے ہمراہ پیاس لگتی ہے اور سینہ پر ایسا جبر ہوتا ہے جیسے کہ سینہ بھرا ہوا ہے۔ ہو سکتا ہے اس کا سبب سینہ میں اجتماع خون ہو گرمی میں شدت سے سردی لگتی ہے اس کے بعد پورے جسم میں گرمی اور جلن ہوتی ہے اور سینہ پر جبر کا احساس شدت اختیار کر جاتا ہے۔ غنودگی ہوتی ہے اور عموماً پیاس نہیں ہوتی کمرے کی گرمی ناقابل برداشت ہوتی ہے اس کے بعد پسینہ آتا ہے ممکن ہے پسینہ مکمل نہ آئے لیکن پسینے کے دوران پیاس بالکل نہیں ہوتی یہ ہی ایپس کی مخصوص علامت ہے جب بخار نہیں ہوتا تو کئی نمایاں علامات موجود ہوتی ہیں مریض دونوں اطراف کی پسلیوں کے نیچے درد کی شکایت کرتا ہے پاؤں سوجے ہوئے ہوتے ہیں۔ جلد موم کی مانند چمکتی ہے پیشاب کم مقدار آتا ہے چھپاکی نکل آتی ہے اور استسقاء ہوتا ہے یہ علامات تب وجود میں آتی ہیں جب مریض نے کونین بہت استعمال کی ہو اور مرض بگڑ گیا ہو۔ مزمن بخار نے صحت کو

Scanned by CamScanner

گھن کی مانند چاٹ لیا ہو اور جگر اور تلی کے امراض پیدا ہو گئے ہوں ان حالات میں ایپس سے بہت زیادہ مماثل دوا نیٹرم میور ہے نیٹرم میور کی علامات ایپس سے مماثلت رکھتی ہیں مگر سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ ایپس کے بخار میں سردی تین بجے بعد دوپہر لگتی ہے اور نیٹرم میور کا لرزہ ۱۰ بجے قبل دوپہر ہوتا ہے ٹائیفائیڈ جیسے بخاروں میں ایپس کا انتخاب ذہنی علامات پر کیا جاتا ہے ہذیان میں شدت نہیں ہوتی مریض بے ہوش ہوتا ہے اور بڑبڑاتا ہے یا تو چہرہ خون کے جوش کی وجہ سے سرخ ہوتا ہے یا پھر بسا اوقات زردی مائل مومی ہوتا ہے یا تو مریض کے چہرے سے پریشانی ظاہر ہوتی ہے یا چہرہ سے مریض خوش باش لگتا ہے ایسے بخاروں میں جلن ہوتی ہے اور جلد کئی مقام پر گرم ہوتی ہے۔ جبکہ دوسری جگہوں پر غیر فطری طور پر سرد ہوتی ہے جلد ہمیشہ خشک ہوتی ہے اگر پسینہ موجود بھی ہو تو سرسری ہوتا ہے جو جلد خشک ہو جاتا ہے کمزوری اتنی شدید ہوتی ہے کہ مریض بستر کی نچلی جانب کھسک جاتا ہے مریض میں اتنی قوت نہیں ہوتی کہ خود کو تکیہ پر سنبھال سکے۔ زبان خشک پھٹی ہوئی اور سرخ ہوتی ہے جیسے کہ لیکسیس کی زبان ہوتی ہے جب زبان باہر نکالنے کی کوشش کی جائے تو دانتوں سے آگے نہیں آتی باہر نکلے تو زبان کانپتی ہے زبان کی جڑ میں سفید یا سیاہی مائل سفید پشم ہوتی ہے جبکہ زبان کے کنارے اور نوک پر آبلے ہوتے ہیں سب سے نمایاں علامت شکم کی سوجن اور دکھن ہے۔

ایسے حالات میں ایپس میور اٹک ایسڈ سے مماثلت رکھتی ہے جس میں ہو بہو ایسی ہی کمزوری موجود ہے لیکن میور اٹک ایسڈ کے مریض کا میلان شدید ضعف کی جانب ہوتا ہے۔

ایپس کے سرخ بخار کی بہت سی علامات (اظہار) آپ کو بتا چکا ہوں یہاں بھی فطرت کی ادھوری کوشش ہوتی ہے کہ بخار پیدا کرے جسم کئی جگہ سے گرم اور کئی جگہ سے سرد ہوتا ہے حمرہ کے دانے گہرے سرخ قریب قریب بیلاڈونا کے حمرہ کی مانند ہوتے ہیں لیکن بیلاڈونا سے مختلف ہوتے ہیں آپ جانتے ہیں کہ باجرہ کے دانوں جیسے ابھار بیلاڈونا کے

Scanned by CamScanner

نہیں ہوتے بچہ غنودگی میں ہوتا ہے تمام وقت سویا رہتا ہے یا غنودگی میں ہوتا ہے مگر سوتا نہیں ہے آپ کو یہ علامت یاد رکھنی چاہیئے کیونکہ یہ ایک فاصلے سے بیلاڈونا سے مماثل ہے غنودگی کی حالت میں مریض بے آرام اور پر اضطراب ہوتا ہے آپ دیکھیں گے کہ مریض چڑچڑا بھی ہوگا اس کی ہر علامت سے تنک مزاجی ظاہر ہوگی۔ ایپس کی اس بے آرامی کو رہس ٹاکس اور بیلاڈونا کی بے آرامی سے الگ کرنا چاہیے رہس ٹاکس میں پورا جسم بے آرام ہوتا ہے اور دماغی بے آرامی بھی موجود ہے مریض ایک جانب لیٹتا ہے جلد ہی دوسری جانب کروٹ بدل لیتا ہے لیکن یہ پریشانی کے اثرات نہیں ہیں جیسے کہ آرسنک میں ہوتے ہیں ایپس کی بے آرامی یا حرکت کرنے کی خواہش عام زود حسی کی وجہ سے ہوتی ہے۔

بیلاڈونا کی بے خوابی کی وجہ دماغ کی سوزش یا اجتماع خون ہوتا ہے اجتماع خون غنودگی کی حالت پیدا کرتا ہے دماغ تھک جاتا ہے اور مریض سو نہیں سکتا پہلے جو سرخ بخار کی علامات بیان کی جاچکی ہیں ان کے علاوہ بھی ایپس پھر مظہر دوا ہوتی ہے جب دماغ میں رساؤ پڑنا شروع ہو جائے حلق کی علامات غیر ضروری ہیں آپ کو اکثر گلسوؤں پر دھبے نظر آئیں گے حلق اندر سے سوجا ہوا ہوگا اور اس کی رنگت گلابی مائل سرخ ہوگی جبکہ بیرونی طور پر حلق میں اجتماع خون ہوگا اور رنگ سرخی مائل ایپس مرض کے دوسرے درجے میں بھی استعمال ہوگی جب گردے متاثر ہو جائیں اور پیشاب میں البومن کا اخراج شروع ہو جائے اور استسقاء پیدا ہو جائے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ایپس خناق (Diphtheria) میں بھی فائدہ مند دوا ہے خناق کا مرض عیار طریقے سے بڑھتا ہے اس کی موجودگی کا علم نہیں ہو سکتا بخار بہت تیز اور اس کے ہمراہ غنودگی ہوتی ہے نبض تیز مگر طاقت ور ہوتی ہے ابتدا میں ایسے محسوس ہوتا ہے کہ جیسے حلق پر ورانش کی گئی ہے گلسوؤں پر جھلی پیدا ہو جاتی ہے کبھی کبھار دائیں جانب اور اس کے بعد بائیں جانب جھلی برتن دھونے والے چمڑے کی مانند نظر آتی ہے اور موٹی ہوتی ہے اکثر اوقات زبان سوجی ہوئی ہوتی ہے اس لئے بچہ مشکل سے غذا نگلتا ہے اگر بچہ بڑی عمر کا ہو تو

Scanned by CamScanner

شکایت کرے گا کہ اس کے حلق بھرا ہوا ہے جس کی وجہ سے اسے بار بار نگلنا پڑتا ہے لیکن نگلنا بہت مشکل ہے اس علامت کی تشریح دوسری علامت سے ہوتی ہے۔ کو اپانی بھری تھیلی کی مانند لٹک جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے حلق بھرا ہوا لگتا ہے۔ اگر آپ حلق کا معائنہ کریں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ حنجرہ کا گھیرا سوجا ہوا ہے سرخی مائل ہے اور استسقاء موجود ہے۔ حلق کا سوراخ تنگ ہونے کی وجہ سے سانس لینے کے لئے جدوجہد کرنی پڑتی ہے چند مریضوں کا سانس بہت بدبودار ہوتا ہے جبکہ دوسرے مریضوں کے سانس سے کم بدبو آتی ہے یا بدبو بالکل نہیں آتی۔ تاہم چند مریضوں کے جسم پر آپ کو سرخ رنگ کے دانے نظر آئیں گے (حمرہ) جو کہ ایپس کی خصوصیت ہے ایسا محسوس ہوگا کہ مریض کو سرخ بخار کے دانے نکلے ہوئے ہیں حلق بیرونی طور پر سوجا ہوا اور سرخ باد کی طرح محسوس ہوگا درج بالا علامات کی موجودگی ایپس کو غیر خناقی استسقاء حنجرہ میں مظہر بناتی ہے۔

خناق میں بہت ساری ادویات ایپس سے مماثلت رکھتی ہیں پہلی دوا آرسنک ہے آپ کی توقع کے مطابق آرسنک کی نمایاں علامت جبکہ خناق شدید ہو حلق اندر اور باہر سے سوجا ہوا ہوتا ہے جھلی کا رنگ گہرا ہوتا ہے منہ سے زبردست بدبو آتی ہے ناک سے پتلا اور جلا دینے والا پانی خارج ہوتا ہے حلق میں استسقائی سوجن ہوتی ہے جیسی سوجن ایپس میں ہے خاص طور پر مریض آدھی رات کے بعد بے آرام ہوتا ہے پیشاب کم آتا ہے یا تو قبض ہوتا ہے یا متعفن دست آرہے ہوتے ہیں پھر بھی چند مریضوں میں اگرچہ حلق کا رنگ گہرا ارغوانی ہوتا ہے نمایاں سوجن موجود ہوتی ہے مریض کمزور ہوتا ہے درد زیادہ نہیں ہوتا کوا سوجا ہوتا ہے تب نیٹرم آرسینی کو سم دوا ہوتی ہے۔

ابھی ایک اور دوا بھی ہے جس کو کالی پر مینگنیٹم کہا جاتا ہے یہ دوا اگرچہ کبھی کبھار بلند طاقتوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ حلق اندر اور باہر سے زبردست سوجا ہوا ہوتا ہے حلق کا استسقاء ہوتا ہے سانس خوفناک طور پر بدبودار ہوتا ہے ناک سے پتلا پانی خارج ہوتا ہے مگر دوا کی مخصوص علامت سانس کی خوفناک بدبو ہے۔

Scanned by CamScanner

ایپس حلق کی جھلیوں میں سوزش اور سینہ کی دیواوں میں دکھن پیدا کرتی ہے ایپس اس وقت بہت کامیاب ثابت ہوتی ہے جب حلق کی علامات کے ہمراہ سرخ باد حلق کا استسقاء موجود ہو یا خارش کو دبا دیا گیا ہو عام گلے کی خرابی میں ایپس بہت کم استعمال کی جاتی ہے۔

سانس کا مشکل سے آنا ایپس کی بے نظیر علامت ہے مریض نہیں جانتا کہ اس کو دوسرا سانس کیسے آئے گا ایپس نے سینہ کے استسقاء۔ دل کے غلاف کا استسقاء۔ پھیپھڑوں کے استسقاء اور دمہ میں اسی علامت پر بے پایاں خدمات انجام دی ہیں۔

بھالا مارنے کے سے درد دل کی دھڑکن میں شدت مریض کو سانس لینے کے لئے سیدھا بیٹھنا پڑے دل کی سوزش اور استسقاء میں ایپس بہت ہی قیمتی دوا ہے ایپس کی اہم علامت استسقاء یا اچانک جھلیوں کا سوج جانا۔ سانس کی تنگی اچانک بھالا مارنے کے سے درد یا ڈنک دار دردوں کا اچانک پیدا ہو جانا بے آرامی۔ پریشانی۔ ان علامات کا لیکسیس۔ آرسنک۔ سلفر۔ بیلاڈونا۔ کالی کارب۔ سپائی جیلیا۔ ڈجی ٹیلس۔ اسپریگس اور ایپو سائنم سے موازنہ کریں۔

آرسنک اور ایپس میں بہت سی علامات مماثل ہیں بے آرامی بہت مماثل ہے جگہ بدلنا سانس کی تنگی ایسا کئی بار ہو چکا ہے کہ دوا ایپس تھی مگر آرسنک دے دی گئی یا دوا آرسنک تھی مگر ایپس دے دی گئی اصل فرق تو ایپس کی مخصوص بے آرامی اور اضطراب میں موجود ہے اگر استسقاء موجود ہو تو ممکن ہے دونوں ادویات کی ضرورت پڑے جبکہ اعضا زردی مائل ہوں اور سوجے ہوئے ہوں انمیں کچھاؤ ہو لیکن ایپس میں سرخی اور کھجلی موجود ہوتی ہے بالکل سرخ باد کی مانند مگر پیاس بالکل نہیں ہوتی۔ حلق کے امراض میں ایپس کی جگہ اکثر غلطی سے بیلاڈونا دے دی جاتی ہے جبکہ ایپس کی استسقائی سوجن نمایاں ہوتی ہے جس کے ہمراہ سانس کی تنگی ہوتی ہے لیکن بیلاڈونا میں مروڑ دار سکڑاؤ ہوتا ہے۔

امراض دل میں آرسنک ایپو سائنم۔ ڈجی ٹیلس۔ اسپریگس ایپس سے معمولی

Scanned by CamScanner

مماثلت رکھتی ہیں اور خاص طور پر شدید ضعف اور استسقاء میں مماثل ہیں۔

ایپو سائنم کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب نبض کمزور اور چھوٹی ہو بے ترتیب ہو کبھی کمزور کبھی زور دار ہو شکم کے اوپری حصے میں ڈوبنے کا احساس ہو۔

اسپریگس بڑی عمر کے لوگوں کی دوا ہے جب نبض کمزور ہو اور بائیں کندھے میں درد ہوتا ہو۔ ڈجی ٹیلس میں جلد کی رنگت گندھے ہوئے آٹے کی مانند ہو جاتی ہے نبض مدھم یا کمزور ہوتی ہے جسم کی ہر حرکت کے ساتھ نبض تیز ہوتی ہے کھانا کھانے کے فوراً بعد معدہ میں شدید خالی پن کا احساس پیدا ہو جاتا ہے۔

ایپس کو کھانسی میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے جب بھی اس کی ضرورت پڑے کھانسی میں ایپس کم و بیش ان ادویات سے مماثل ہے لیکسیس۔ کاربو ویج۔ ریو میکس۔ بیلاڈونا کیموملا۔ کروٹیلس۔ نکس وامیکا برائی اونیا۔ اگنیشیا۔ آرسنک۔ ہائیوسائمس۔

لیکسیس۔ نکس وامیکا۔ برائی اونیا اور ہائیوسائمس کا بلغم چپک دار ہوتا ہے لیکن لیکسیس میں چھونے سے اضافہ ہوتا ہے حتی کہ گلے پر کپڑوں کے چھونے سے اضافہ ہو جاتا ہے ایپس کی نمایاں علامت دم گھٹنے کا احساس ہے۔

ریو میکس کی کھانسی غصہ دلاتی ہے سرد ہوا میں اضافہ ہوتا ہے یا کوئی بھی ایسا کام جو سانس میں تیزی لے آئے اس سے بھی کھانسی میں اضافہ ہوتا ہے۔

کیموملا دماغی اختلاف رکھتی ہے۔

نکس وامیکا کا بلغم چپک دار ہوتا ہے اور حلق میں کھردرے پن اور چھل جانے کا احساس ہوتا ہے۔ برائی اونیا میں سینہ اور حلق میں چبھن دار درد ہوتے ہیں اور برائی اونیا سینہ کی درمیانی ہڈی کے نیچے معدہ کے اوپری حصے میں جلن پیدا کرتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ کچل دینے والے درد پیدا کرتی ہے۔

اگنیشیا مضطربانہ کھانسی پیدا کرتی ہے جتنا مریض کھانستا ہے اتنی ہی اس کو زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔

Scanned by CamScanner

آرسنک جلن اور گدگدی دار کھانسی پیدا کرتی ہے جو سینہ کی درمیانی ہڈی کے نیچے سے اٹھتی ہے لیکن چونکہ آرسنک ایپس سے مماثل ہے اس لئے اس علامت کا موازنہ ایپس سے بھی کرنا چاہیے خاص طور پر جب کھانسی کے ہمراہ استسقاء بھی ہو۔ یا کھانسی کے ہمراہ دل کے امراض ہوں۔ ہو سکتا ہے ایپس کی جگہ بیلاڈونا دے دی جائے لیکن بیلاڈونا کو حلق کی گہری سرخی اور کھچاؤ سے پہچانا جا سکتا ہے۔

کاربو ویج بھی ایپس سے مماثلت رکھتی ہے آواز کا بیٹھ جانا آواز کا کھردرا پن اور گدگدی دار کھانسی حلق میں خراش جیسا کہ سلفر کے دھوئیں سے ہوتی ہے۔

اب ہم ایپس کے اعضائے تناسل پر عمل کے بارے میں بات کریں گے ایپس اکثر عورتوں کے اعضائے تناسل کے امراض میں فائدہ مند ہوتی ہے قریب قریب تمام آزمائش کنندگان نے ایپس کے رحم اور بیضہ دانیوں پر اثرات کا تجربہ حاصل کیا ہے بسا اوقات نفسانی خواہش زیادہ ہو جاتی ہے اور اس کے ہمراہ بیضہ دانیوں میں ڈنک دار درد ہوتے ہیں بسا اوقات یہ علامت بیوہ عورتوں میں ظاہر ہوتی ہے اس علامت کو ایپس شفایاب کرتی ہے ہر تیسرے ماہ حمل ضائع ہونے کا میلان یا تیسرے ماہ سے پہلے اسقاط حمل کا میلان اگر علامات متفق ہوں تو ایپس حمل ضائع ہونے سے روک دیتی ہے اس لئے ایپس کو حمل کے دوران بڑی دیکھ بھال چھان بین اور احتیاط سے استعمال کیا جائے۔ کیونکہ حمل کے پہلے تین ماہ میں ایپس کو نچلی طاقتوں میں بار بار دہرایا جائے تو ایپس حمل ضائع کر دیتی ہے۔

ایپس کو ہم ماہواری کی بندش میں استعمال کر سکتے ہیں جب ماہواری دب جانے کے سبب سر میں اجتماع خون ہو اور ملحقات رحم کا بوجھ نچلی جانب ہو۔ پیاس بالکل نہ ہو اور گرمی ناقابل برداشت ہو۔ ایپس خاص طور پر ان لڑکیوں کی دوا ہے جن کو جوانی میں قدم رکھتے وقت ماہواری نہ آئے لڑکیاں ہسٹیریا کی مریضہ ہوں بھدی ہوں پر حس ہوں اور بے وقوف نظر آتی ہوں یہ بھدا پن فطری نہیں ہے بلکہ پٹھوں کے نظام کی خرابی ہے ان علامات کے ہمراہ چہرے پر خون کا جوش بھی ہوتا ہے۔

Scanned by CamScanner

ہم ایپس کو بیضہ دانیوں کے امراض میں بھی استعمال کر سکتے ہیں خاص طور پر دائیں بیضہ دانی کے عوارضات میں ایپس کا دائیں بیضہ دانی سے ویسا ہی تعلق ہے جیسا لیکسیس کا بائیں بیضہ دانی سے جب دائیں بیضہ دانی میں سوجن ہو دکھن شدید ہو یا جلن اور ڈنک دار درد ہوتے ہوں فرج پیڑو یا مقعد میں کچھ ورم ہو۔ بیضہ دانی میں فاسد مواد کی تھیلی بن گئی ہو تو اس کی بڑھوتری روکنے کے لئے ایپس بہترین دوا ہے خاص طور پر جب مرض کی ابتدا ہو یہاں پر آپ کو جلن اور ڈنک دار دردوں کے ہمراہ رانوں اور جسم کی دائیں جانب سن ہونے کا احساس سینہ میں جکڑن کا احساس اور کھانسی بھی موجود ملے گی یہ علامات سینہ کے کسی مرض کی نہیں ہیں یہ رحم کے امراض کی معکوس علامت ہے۔

آیئے اب ایک ایسی دوا کی بات کرتے ہیں جو جرمنی میں عورتوں کے خاص امراض اور مثانہ کے امراض کے لئے سالوں سے مشہور تھی دوا نمک اور شہد کا مرکب ہے۔ دوا کا نام میل کم سیل ہے۔

میں نے ذاتی طور پر دوار حم ٹل جانے اور رحم کی مزمن سوزش میں استعمال کی ہے خاص طور پر اس وقت جب رحم کی گردن سوجی ہوئی تھی اور رحم ٹل گیا تھا۔ شکم کے نچلے حصے میں بے نام ہڈی کے ایک سرے سے لے کر دوسرے تک دکھن ایپس کی ایک خاص علامت ہے جو ایپس کے انتخاب میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

ایپس آنکھوں کے امراض میں بھی فائدہ مند دوا ہے میں نے ایسے کئی مریض دیکھے ہیں جن کی نظر کمزور تھی اور آنکھوں کے پیچھے سر میں درد ہوتا تھا ایپس نے ان سب کو شفایاب کیا (Asthenopia) جب مطالعہ کرتے وقت آنکھوں میں دکھن ہو اور آنکھوں سے پانی بہے آنکھوں کے پپوٹوں پر خارش ہو اور ڈنگ لگنے کے سے درد ہوں کچھ جلن بھی موجود ہو تو ایپس شفا بخش ثابت ہوتی ہے۔

آنکھوں کے ڈیلوں کا باہر کی جانب ابھر آنا (Staphyloma) کے مرض میں خواہ قرنیہ متاثر ہو یا آنکھوں کا سخت پردہ ایپس بہت فائدہ مند دوا ہے۔

Scanned by CamScanner

آنکھ کے بیرونی امراض میں بھی ایپس کم فائدہ نہیں ہے آنکھیں روشنی سے پر حس ہوں یا پھولی ہوئی ہوں۔ آنکھ کا سفید پردہ سرخ سوجا ہوا ہو لیکن یہ سوجن رہس ٹاکس سے زیادہ ہوتی ہے ایپس کی سوجن بھراؤ سے پیدا ہوتی ہے رہسٹاکس کی سوجن ایپس سے مماثل ہے خاص طور پر پپوٹوں کی سوجن آنکھوں سے گرم پانی کثیر مقدار میں نکلتا ہو آنکھ کا سرخ باد ہو لیکن ایپس کا میلان پیپ پیدا کرنے کی جانب کم ہوتا ہے پیپ کا میلان رہس ٹاکس کی نمایاں علامت ہے ایپس میں شام کے وقت ڈنک دار دردوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ آنکھوں پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارنے سے پپوٹوں کی سوزش کو افاقہ ہوتا ہے۔ اگر آنکھوں کا سرخ باد ہو تو آنکھوں کے پپوٹے نیلاہٹ مائل سرخ ہوتے ہیں اور ان میں پانی بھرا ہوا ہوتا ہے جیسے کہ نیم شفاف ہوں۔

لیکن رہس ٹاکس کے درد رات کو شدت اختیار کر جاتے ہیں خاص طور پر آدھی رات کے بعد گرمی سے افاقہ ہوتا ہے پپوٹوں کا رنگ کسی قدر سیاہی مائل سرخ ہوتا ہے ساتھ ہی گالوں پر باریک دانے جن میں پانی بھرا ہوتا ہوتا ہے موجود ہوتے ہیں رہس ٹاکس کے درد عموماً پھاڑنے والے اور کھچاؤ دار ہوتے ہیں اگرچہ سرخ باد میں ہو سکتا ہے کہ درد ڈنک دار اور جلن دار ہوں لیکن آنکھوں میں ایپس سے زیادہ خارش ہوتی ہے رہس ٹاکس میں اکثر پپوٹے بوجھل اور سخت محسوس ہوتے ہیں۔

آنکھوں سے گرم پانی شدید درد اور پپوٹوں کی استسقائی سوجن میں آرسنک ایپس کے مقابل آتی ہے مگر آرسنک میں آنکھوں سے نکلنے والا پانی تیزابیت لئے ہوتا ہے اور پپوٹوں کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ نیلاہٹ مائل سرخ نہیں ہوتا۔ پپوٹے اور ان کے کنارے بہت سرخ ہوتے ہیں بے آرامی شدید ہوتی ہے گرم ٹکور سے افاقہ ہوتا ہے اگرچہ خنازیری مزاج مریض ٹھنڈی ہوا میں آنکھیں کھول سکتے ہیں لیکن کمرے میں آنکھیں نہیں کھول سکتے خواہ کمرے میں اندھیرا ہی کیوں نہ ہو۔ علامات میں رات بارہ بجے کے بعد افاقہ ہو جاتا ہے۔

آیئے ایپس کی آنکھوں کی علامت کی جانب واپس لوٹتے ہیں آنکھوں کے پپوٹے

Scanned by CamScanner

سوجے ہوئے ہوتے ہیں پپوٹوں کے کناروں پر جلن ہوتی ہے پپوٹے سرخ اور استسقاء ہوتا ہے پپوٹے چپکے ہوئے ہوتے ہیں اچانک آنکھوں میں شدید درد ہوتا ہے آنکھوں کو سرد پانی لگانے سے افاقہ ہوتا ہے رات کے پہلے حصے میں مرض میں شدت ہوتی ہے ایپس اکثر اوقات آنکھوں کی خنازیری سوزش میں فائدہ مند ثابت ہوتی ہے اس سوزش میں ایپس کے بعد کائی بائی کرام اس کی پیروی کرتی ہے۔

اب ایپس کی انتڑیوں کی علامات کے بارے میں بیان کرنا باقی رہ گیا ہے ممکن ہے دستوں میں بہت فائدہ مند ثابت ہو مثال کے طور پر دست ٹائیفائیڈ یا سرخ بخار کے دوران آنے لگیں یا مسلسل گرمی میں کام کرنے سے کمزوری پیدا ہو کر دست شروع ہو جائیں آپ کو ایپس کی علامات ان بچوں میں ملیں گی جو بہت کمزور ہوں ان بچوں کے دماغ میں سوزش موجود ہو گی۔

دماغ کے استسقاء میں ایپس نمایاں خدمات انجام دیتی ہے چیخ مار کر جاگ جاتا ہے پاخانے زرد رنگ اور پانی کے سے ہوتے ہیں خاص طور پر صبح کے وقت پاخانوں میں شدت ہوتی ہے جسم کی ہر حرکت کے ساتھ پاخانہ خارج ہوتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے عضلات مقعد میں کوئی طاقت نہیں ہے ہو سکتا ہے کہ پاخانے میں بدبو ہو یا نہ ہو۔

ایپس برائی اونیا سے مختلف ہے۔ برائی اونیا میں بھی صبح کے دست موجود ہیں جن میں حرکت کرنے سے اضافہ ہو جاتا ہے مگر ایپس میں حرکت کرنے سے اضافہ ایپس کے عام اثرات کی وجہ سے نہیں بلکہ عضلہ مقعد کی ناطاقتی کی وجہ سے ہے مرض کی بگڑی ہوئی حالت میں پیشاب کم آتا ہے۔

ناخن کے پھوڑے میں آپ ایپس استعمال کر سکتے ہیں (بسمہری Panaritium انگل بیڑہ انگلی بہت تیزی سے سوج جاتی ہے اور سوجن چمکدار سرخ ہوتی ہے۔ شدید جلن اور ڈنگ دار درد ہوتے ہیں اس لحاظ سے ایپس سلفر کی مانند ہے اور ممکن ہے کہ سلفر کے بعد ایپس کی ضرورت محسوس ہو۔ جب ایپس کا عمل درست نہ ہو تو سلفر دینے کے بعد ایپس

Scanned by CamScanner

دیں۔

کمی وزیادتی ٹھنڈک سے افاقہ بہت سی تکالیف میں شام اور رات کو اضافہ اگرچہ دست صبح کے وقت بڑھیں گے حرکت سے اور گرم کمرے میں اضافہ۔

ایپس کا اثر زائل کرنے کے لئے پلانٹیگو اور لیکسیس دی جاسکتی ہیں۔

ایپس نیٹرم میور کی مددگار ہے۔

ڈاکٹر ٹسٹی نے لیڈم کو کیڑوں کے ڈنگ کی دافع اثر دوا کہا ہے۔ ڈاکٹر ڈریس ڈیل نے لیڈم سے رات کو ہونے والی پاؤں کی خارش دور کی ہے آخر میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ ایپس کی رشتہ دار ادویات آرسنک۔ ایسی ٹک ایسڈ۔ بیلاڈونا اور سلفر کو یاد رکھیں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ ایپس رہس ٹاکس کی دشمن ہے۔

Scanned by CamScanner

لیکچر نمبر ۹

ماسکس

مشک نافہ (MOSCHUS)

جگالی کرنے والے جانوروں سے ہمیں مخصوص ادویات ملتی ہیں ان میں سے ایک دوا ماسکس ہے اس کو مشک نافہ بھی کہا جاتا ہے مشک نافہ ہرن سے حاصل کیا جاتا ہے ہرن کی ناف کے پیچھے ایک تھیلی ہوتی ہے جس میں مشک موجود رہتا ہے کہتے ہیں کہ یہ رطوبت ہرن کے اعضا تناسل کے غلاف سے نکلتی ہے دوسرا لفظ ماسچی فیرس (Moschus moschi ferus) اہم ہے کیونکہ ہرن کی کئی اقسام ہیں جن سے مشک حاصل کیا جاتا ہے اگرچہ دو ہرنوں ٹریگولس جاوانیکس اور میمینا انڈیکا میں مشک کی تھیلی نہیں ہوتی۔ مشک کی خوشبو اتنی زبردست ہوتی ہے کہ اس خوشبو کو کمرے سے نکالنا مشکل ہوتا ہے کمرہ کو دھو دینا یا کسی بھی قسم کی تبدیلی لانے کے باوجود یہ خوشبو کمرے میں موجود رہتی ہے (کہتے ہیں کہ اصلی مشک نافہ کو ناک کے قریب لاکر سونگھا جائے تو نکسیر آجاتی ہے (مترجم.)۔

ماسکس کی اعصابی امراض میں کچھ قدرو قیمت ہے اور اسی طرح بہت سے ایسے امراض جو مریض کو قبر میں لے جاتے ہیں ان میں بھی ماسکس کچھ قدرو قیمت رکھتی ہے۔ اگر مشک کا ٹیکہ کسی جانور کی رگ میں لگا دیا جائے تو پٹھوں میں درد اور نشہ لاتی ہے اس کے بعد جانور کو خونی پاخانے شروع ہو جاتے ہیں اور جانور مر جاتا ہے ڈاکٹر وڈ ماسکس کے اس عمل کی بابت کہتا ہے کہ انسانی جسم پر ماسکس کا عمل غیر محسوس اور غیر یقینی ہے۔ مگر وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر انسانی اعصاب کا عمل بہت تھک چکا ہو اور بے آرامی شدید ہو تو مشک بہت اچھا عمل کرتی ہے۔ ڈاکٹر رنگر کہتے ہیں کہ خوشبو کی وجہ سے اس دوا کو اپنایا گیا ہے کیونکہ اس کی خوشبو بیمار کر دیتی ہے۔ بارتھ۔ لو، فلنٹ، ہمنڈ اور روزن تھال نے ماسکس کو ہسٹیریا میں استعمال نہیں

Scanned by CamScanner

لو، فلنٹ، ہمنڈ اور روزن تھال نے ماسکس کو ہسٹیریا میں استعمال نہیں کیا۔ مثال کے طور پر مصنف جالی کہتا ہے کہ ماسکس ہسٹیریا میں بہت غیر معمولی خدمات انجام دیتی ہے امریکہ کے چند بڑے ڈاکٹروں نے ماسکس کو نمونیہ اور باؤگولہ میں کامیابی سے استعمال کیا۔ ٹروسیو قدیم ڈاکٹروں کی تعریف نہیں کرتا بلکہ اپنا طریقہ کار استعمال کرتے ہوئے آگے بڑھتا ہے اس نے مشک کی علامات کی حدبندی کی ہے تاکہ اسے بطور دوا مرض پر لاگو کیا جاسکے۔

ہمارے اپنے طریقہ کار ہومیوپیتھی نے بہت ہی باریک بینی سے مشک کی علامات کا مطالعہ و مشاہدہ کیا ہے اور ماسکس کے عمل کی مناسب حدود مقرر کردی ہیں۔ جوارگ اور سنڈرلین کے تجربات جو ڈاکٹر ایلن نے درست محسوس کئے اپنے انسائیکلوپیڈیا میں درج کئے لیکن چند ڈاکٹروں نے ان کی بھی تردید کی ہے تاہم انہوں نے دوسروں کے مشاہدات اور تجربات کی بابت کچھ نہیں کہا۔ وہ علامات جو طاقتوں سے حاصل کی گئیں یا مشک کو سونگھنے سے حاصل ہوئیں وہ اس لائق ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔

ماسکس کو ہومیوپیتھی کے طریقہ کار کے تحت کئی امراض میں استعمال کیا جاسکتا ہے جب اعصابی علامات کا غلبہ ہو تو مرض اس وجہ سے اپنا فطری راستہ چھوڑ دیتا ہے اور ناقابل شفاء رہتا ہے اور اندر ہی اندر بڑھتا رہتا ہے یا مخدوش علامات پیدا کرتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اعصاب تھک ہار چکے ہیں ماسکس اعصابی علامات پیدا کرتی ہے ان علامات کا تعلق اعصابی نظام سے ہوتا ہے۔ بسا اوقات ماسکس جنون مالیخولیا اور ہسٹیریا میں مددگار ثابت ہوتی ہے درج ذیل علامات اس لائق ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔

جیسا کہ مریض نے شراب پی رکھی ہو۔ برانگیختہ ہو نبض بھری ہوئی ہو اور مسلسل ہو جسمانی درجہ حرارت معمولی سا بلند ہو دماغ میں اجتماع خون ہو دیوانوں کی مانند باتیں کرے تیز تیز بولے الجھی ہوئی باتیں کرے مریضہ اتنی زبان درازی کرے کہ اس کے ہونٹ نیلے ہو جائیں چہرہ زرد ہو جائے اور مریضہ بے ہوش ہو جائے پریشان ہو ذرا سے شور سے جاگ جائے موت کی بابت پریشانی ہو۔ اضطراب اور بے ہوشی جسم سرد چہرہ زرد مکمل بے ہوشی

Scanned by CamScanner

ہسٹیریا کچھ دیر افسردہ ہو اور پھر یکدم ہنسی کا دورہ پڑ جائے دوسرے لمحے ہذیانی کیفیت ہو جاء ہو جائے بے خوابی ہو پٹھوں میں جھٹکے آئیں چہرہ سے حیرانی ظاہر ہو حرکات بے نظم ہوں تشنج ہوں پٹھے اکڑ جائیں علاوہ ازیں یہ علامات بھی موجود ہوں دل کی دھڑکن تیز ہو جیسے کوئی پریشانی آنے والی ہے۔ زود حس۔ کام میں مصروف مگر کمزور ہاتھوں سے اشیاء جلد گر جائیں جلد خوف زدہ ہو جائے بار بار بے ہوش ہو جائے چہرہ زرد اور سرد ہو، دن کے دوران غنودگی ہو، دوران خون سر کی جانب ہو، آنکھیں ٹکٹکی باندھے ہوں، مریضہ بد حواس ہو، قائم مزاج نہ ہو، جیسے کوئی شے جلدی جلدی اوپر نیچے حرکت کر رہی ہو چکر آتے ہوں سر درد۔ کمر درد۔ اعضاء درد کرتے ہوں ایسا احساس کہ اعضا کچھے ہوئے ہیں اعضا میں سختی ہو۔ دباؤ ہو کھچاؤ ہو پٹھے اور جلد ایسا محسوس ہو کہ کھچ گئے ہیں مریضہ مسلسل متلی کی شکایت کرتی ہو اور ناف کے گرد مڑوردار درد ہوں جیسے کسی نے جھٹکے سے ناف کو پکڑ لیا ہو ٹانگوں میں بے آرامی ہو بے کلی ہو مریضہ بیٹھ جائے تو ٹانگوں کی بے کلی میں اضافہ ہو جائے۔ شکم ہوا سے بہت پھولا ہوا ہو۔ غشی کے دورے ہوں۔ پیشاب کثرت سے آتا ہو حلق میں مڑور پڑتے ہوں۔ ماہواری بہت جلد اور کثرت سے آتی ہو۔ ماہواری آنے سے پہلے آلات ولادت میں کھچاؤ کا احساس ہو۔ خواہش نفسانی بہت بڑھ گئی ہو۔ مقامی طور پر آلات جماع میں خوش گوار بے چینی ہو۔ گدگدی ہو اچانک حلق بند ہو جانے کا احساس ہو۔ دم گھٹنے کا احساس ہو۔ پھیپھڑوں میں مروڑدار درد ہوں درد شروع ہوں تو کھانسی شروع ہو جائے اور کھانسی بتدریج بڑھتی جائے مریضہ کو ناامید کر دے سینہ میں دم کشی کا احساس ہو۔

ہسٹیریا میں ماسکس کی بہت اہم علامات درج ذیل ہیں یکدم بے ہوشی ہو جائے جلد سرد چہرہ زرد دم کشی کا دورہ ہو مریضہ بہت زیادہ زبان درازی کرے حتی کہ بے ہوش ہو جائے۔

مقابلہ کریں کیسٹوریم۔ نکس موسکاٹا۔ ایسافوٹیڈا۔ گم امونی ایک۔ ولیریانا۔ اگنیشیا۔ میگنیشیا میور۔

Scanned by CamScanner

کیمفر ماسکس کی بہت سی علامات کی دافع اثر دوا ہے خاص طور پر جب ٹھنڈک اور بے ہوشی موجود ہو۔ کسٹوریم اودبلاؤ کے آلات تناسل کے غلاف سے حاصل کی جاتی ہے ماسکس کی مانند یہ بھی اضطراب اور پریشانی پیدا کرتی ہے پٹھوں میں پھڑکن ماہواری میں ابتری۔ لیکن کیسٹوریم ہسٹیریا سے پہلے کی علامات پر استعمال کی جاتی ہے جو اعصابی ہوتی ہیں یہ ان عورتوں کی دوا ہے جو تنک مزاج ہوں اور کمزوری کی وجہ سے دکھ اٹھاتی ہوں شکم کی علامات غالب ہوتی ہیں۔

ڈاکٹر چارج نے کیسٹوریم درج ذیل علامات پر استعمال کی ہے ایسی مریضائیں جو کسی کمزور کر دینے والے مرض کے آخری وقت میں (جیسا کے ٹائی فائڈ بخار کے بعد) ان عورتوں کے پٹھوں میں پھڑکن اور شدید کمزوری ہوتی ہے اعصابی رد عمل کی کمی کی وجہ سے پٹھوں کی پھڑکن طویل ہو جاتی ہے کیسٹوریم اعصاب کو طاقت فراہم کرتی ہے اور صحت بحال کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔

ڈاکٹر ٹروسیو نے کیسٹوریم سے ایسے قولنجی دردوں کا علاج کیا جنکی وجہ سے مریضہ کا چہرہ زرد ہو جاتا ہو ٹھنڈے پسینے آئیں اور اچانک قوت کم ہو جائے جس کی وجہ پاؤں کو ٹھنڈا کرنا یا جذبات ہوں ماہواری کی بندش ہو شکم میں ہوا بھر جانے سے درد ہو رحم میں مروڑ دار دردوں کی وجہ سے قطرہ قطرہ ماہواری آئے ان علامات سے ڈاکٹر ٹسٹی اتفاق کرتے ہیں۔

آزمائش کے دوران جو علامات سامنے آئی ہیں وہ کلیتًا ان تجرباتی اثرات سے مماثلت رکھتی ہیں مریضہ پریشان اور اداس ہوتی ہے ماہواری کے دوران متلون ہوتی ہے ماہواری کے دوارن جسم کے مختلف حصوں میں پھاڑنے والا دباؤ۔ پھاڑنے والے دردوں کو دبانے سے اور ملنے سے افاقہ ہوتا ہے شکم ہوا سے پھولا ہوا ہوتا ہے جنگاسہ میں کھچاؤ ماہواری کے دوران پاخانہ کی جانب میلان ناف میں کاٹنے والے درد پاخانہ میں خونی آؤں یا سفیدی مائل پانی اور سوراخ مقعد میں جلن سبز آؤں والے پاخانے جو جلن پیدا کرتے ہیں پاخانہ آنے سے پہلے کاٹنے والے قولنجی درد۔ دردوں کو دہرا ہونے یا دبانے سے افاقہ ہو۔

Scanned by CamScanner

سپین کے ایک معالج نے کیسٹوریم کی علامات کی جہت کی بابت ثابت کیا ہے کہ دردوں کو دبانے سے افاقہ ہوتا ہے اعصابی امراض کے علاج کے سلسلے میں ہم فرانس اور سپین کے ڈاکٹروں کے تجربات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اعصابی امراض ان کی قومی خصوصیت ہے اور ان کے پاس اعصابی امراض کا علاج کرنے کے وسیع مواقع موجود ہیں۔

ماسکس اور کیسٹوریم کی مماثلت بہ نسبت مخصوص علامات کے امراض میں موجود ہے اس کے باوجود ڈاکٹر ٹروسیو ان دونوں ادویات کو اعصابی حملوں میں برابر سمجھتا ہے جب اعصابی حملوں کی ابتدا شکم کے خلا سے شروع ہو لیکن صرف ماسکس ایسی دوا ہے جو خالص ہسٹیریا پیدا کرتی ہے ہسٹیریا کے ہمراہ حلق اور پھیپھڑوں میں مروڑ دار درد ہوتے ہیں اور بے ہوشی ہوتا ہے۔

آپ کو ایک اور بات بتاتا چلوں کہ کیسٹوریم نازوں سے پلے بچوں کے سبز آؤں والے پاخانے یا پانی کی مانند پاخانے روکنے کی صلاحیت رکھتی ہے یہ بچے گرم موسم میں یا جب یہ بچے دانت نکال رہے تو کمزور ہو جاتے ہیں ان بچوں کے پاخانے عمومی ادویات سے شفایاب نہیں ہو سکتے۔

نکس موسکاٹا دماغ پر انوکھے اثرات مرتب کرتی ہے دماغ حواس باختہ ہو جاتا ہے ارد گرد کا ماحول خواب آور یا انوکھا لگتا ہے مریض دماغی طور پر غیر حاضر ہو جاتا ہے غنودگی چھا جاتی ہے اور اس کے بعد گہری نیند آجاتی ہے حرکات بند ہو جاتی ہیں اور احساسات کھو جاتے ہیں ممکن ہے دماغی حالت یکے بعد دیگرے بدلتی رہے ایک وقت مریضہ بہت خوش ہو گی جیسے کہ ہر شے مضحکہ خیز ہے سنجیدہ موضوع پر بھی دل لگی کرے گی اچانک مریضہ کا مزاج بدل جائے گا اور مریضہ افسردگی کا شکار ہو جائے گی زور زور سے رونا شروع کر دے گی یا چہرے سے بے وقوف نظر آنے لگے گی تمام خیالات غائب ہو جائیں گے ایسا ظاہر ہو گا جیسے کہ مریضہ پر نیند کا غلبہ ہو۔ علی ہذا القیاس شعوری غلطیاں کرے گی ایک لمحے کے لئے مریضہ بے خبر ہو جائے گی اور مریضہ کو یہ احساس ہو گا کہ وہ بہت دیر تک بے خبر رہی ہے مریضہ کو اپنے

Scanned by CamScanner

ہاتھ بڑے محسوس ہوں گے۔ مریضہ کسی شے کو ٹکٹکی لگا کر دیکھے گی تو وہ شے آہستہ آہستہ نظروں سے غائب ہو جائے گی۔

جسم کے تمام اعمال بھی اسی اثر کے تحت آجاتے ہیں شدید کمزوری ٹانگوں اور کمر میں کچلے جانے کا احساس ہو گھٹنے کمزور محسوس ہوں جیسے کہ بہت لمبا سفر کیا ہو بے ہوش ہو جانے کا میلان دم کشی دورہ خون دل کی جانب جلد سرد اور خشک جسم اتنا ڈھیلا کہ نبض اور سانس کی آمد و رفت بہ مشکل محسوس ہوتی ہے سر آگے کی جانب گر جاتا ہے ٹھوڑی سینہ سے لگتی ہے سر ادھر اُدھر گھوم جاتا ہے ایسا احساس کہ سر کی جسامت بڑھ گئی ہو انتڑیاں ہوا سے پھولی ہوئی ہوتی ہیں جیسے کہ ہضم کا عمل خراب ہو حتی کہ نرم پاخانہ بھی مشکل سے خارج ہوتا ہے۔ یہ ہے دماغی اور جسمانی کمزوری جو نکس موسکاٹا کی جانب راہ نمائی کرتی ہے اور نکس موسکاٹا شفا سے ہم کنار کرتی ہے نہ صرف ہسٹیریا (Hysteria) کی کمزوری بلکہ ٹائی فائڈ اور بچوں کے ہیضہ کو بھی شفایاب کرتی ہے نکس موسکاٹا کی ہسٹیریائی مروڑدار علامات درج بالا علامات کے ساتھ اندرونی طور پر گڈمڈ ہوتی ہیں سر آگے کی جانب جھٹکے سے گر جاتا ہے جبڑے اکڑ جاتے ہیں دل کو جیسے کسی نے گرفت میں لے لیا ہو اچانک دل پر دباؤ حلق بند ہونے کا احساس ایسے درد جو جسم میں پہلے سختی پیدا کر دیں پھر نرمی لے آئیں بے ہوشی یا بے خبری ہو جائے۔ علاوہ ازیں درج ذیل علامات بھی ہمراہ ہوتی ہیں منہ اور حلق زبردست خشک ہوتا ہے مریضہ اپنی علامات بڑھا چڑھا کر بیان کرتی ہے مریضہ شکایت کرتی ہے کہ بے انتہا خشکی ہے معمولی سی جذباتی برانگیختگی علامات واپس لے آتی ہے اور شکم میں بہت زیادہ ہوا بھر جاتی ہے جلد خشک اور سرد۔ پسینہ بالکل نہیں آتا دل کی دھڑکن زیادہ ہو جاتی ہے دل کی دھڑکن اور نبض تغیر پذیر۔ ولیریانا کو بطور دافع درد اس شد و مد سے استعمال کیا گیا ہے کہ ہومیوپیتھ اس دوا کو اس لائق نہیں سمجھتے کہ اسے یاد رکھا جائے لیکن ہسٹیریا کے علاج میں اس دوا کی اپنی ایک مخصوص جگہ ہے ولیریانا۔ مشک (ماسکس) ایسافوٹیڈا اور دوسری اعصاب کو قوت دینے والی ادویات سے مختلف ہے ہسٹیریا کے مروڑدار دردوں میں جب کہ بے ہوشی ہمراہ ہو اس کو

Scanned by CamScanner

استعمال نہیں کیا جاتا جیسا کہ درج بالا ادویات کے بارے میں بیان کیا جا چکا ہے کیوں کہ یہ اعصابی نظام کی عام برانگیختگی ہے دماغ اور جسم دونوں جھلاہٹ میں ہوتے ہیں مریضہ زندگی سے بھرپور ہوتی ہے خوش ہوتی ہے تیز تیز باتیں کرتی ہے خیالات کا تسلسل ہوتا ہے کبھی کبھار مریضہ سمجھتی ہے کہ وہ خطرات میں گھری ہوئی ہے یا اسے اپنے اردگرد کی اشیاء عجیب لگتی ہیں مریضہ کے سر میں درد ہوتا ہے سر چکراتا ہے بے آرام ہوتی ہے مریضہ کا اعصابی نظام اتنا برانگیختہ ہوتا ہے کہ وہ ایک جگہ ساکن نہیں رہ سکتی حرکت اس کے لئے ضروری ہوتی ہے یہ حالت دردوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے دوا کی آزمائش سے معلوم ہوتا ہے کہ مریضہ کو کھچاؤ دار اینٹھن دار ڈنک دار اور بھالا مارنے کے سے درد ہوتے ہیں بیٹھ جانے سے دردوں میں اضافہ ہو جاتا ہے حرکت کرنے سے افاقہ ہوتا ہے دوران خون میں بھی اکساہٹ موجود ہوتی ہے دماغ میں اجتماع خون ہوتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سر بھرا ہوا ہے اور پھٹ جائے گا۔ مسلسل گرمی اور بے آرامی بے کلی شام کو مریضہ بیٹھ جائے تو خشک گرمی کا احساس ہوتا ہے گرمی کی لہریں آتی ہیں رات کو مریضہ دیر تک جاگتی ہے اور بے آرام رہتی ہے صبح کے قریب خوابوں سے مزین نیند آتی ہے ہاضمہ خراب ہوتا ہے رات کے کھانے سے پہلے مریضہ کے منہ کا ذائقہ بدبودار چربی کی مانند ہوتا ہے جبکہ صبح جاگنے پر ذائقہ کیچڑ کی مانند ہوتا ہے۔

حلق میں دھاگہ لٹکنے کا احساس جس کی وجہ سے متلی ہوتی ہے متلی ناف سے شروع ہوتی ہے اور بتدریج حلق تک آتی ہے شکم میں ہوا بھری ہوتی ہے۔

امبلی فیرا (Umbellifera) کے گروہ سے ہم نے دو گوندیں حاصل کی ہیں جن کو اکثر اعصابی امراض میں استعمال کیا جاتا ہے میں دو ادویات گم امونی ایک اور ایسافوٹیڈا کی بات کروں گا ایسافوٹیڈا شکم کی پھلاوٹ پر نمایاں اثر کرتی ہے اس کے بعد شکمی اعصاب پر اثر انداز ہوتی ہے اس کے نمایاں اثرات درج ذیل ہیں انتڑیوں کی حرکات دودیہ کو معکوس کر دیتی ہے معدہ اور خصوصی طور پر حلق کا کام الٹ جاتا ہے تیزابی ڈکار آتے ہیں منہ میں تھوک زیادہ منہ کا ذائقہ گریس کی مانند ہوتا ہے سر بوجھل اور بھنچ جانے کا احساس معدہ اور غذا کی نالی میں جلن

Scanned by CamScanner

شکم ہوا سے پھول جاتا ہے پاخانے پھس پھسے بدبودار۔ سینہ میں مروڑ دار تناؤ جیسے کہ پھیپھڑے پوری قوت سے پھول نہیں سکتے۔ یہ جبر بہت دکھ دیتا ہے دل میں اجتماع خون نبض چھوٹی ادھر اُدھر کھچاؤ اور سختی نبض چھوٹی اور سمٹی ہوئی کمر میں لرزہ کا احساس اندر سے باہر کی جانب کئی جگہوں پر دباؤ رحم میں کاٹنے والے درد اور دردزہ کی مانند دکھ۔ پیشاب بھورا چبھن دار بعد میں جوں جوں مریضہ میں کمزوری بڑھتی ہے بے کلی کا احساس ہوتا ہے جماہیاں وقتاً فوقتاً لرزہ چکر نظر کا غائب ہو جانا اور سرد پسینے آنا۔

تجرباتی طور پر فیصلہ شدہ امر ہے کہ ایسافوٹیڈا پریشان مریضوں کی دوا ہے جب ان کے اخراجات کی عادات معکوس ہو جائیں کوئی بیرونی زخم مندمل ہو جائے جس میں سے مواد خارج ہو رہا تھا یا اچانک دست آنے بند ہو جائیں یا پارہ کے استعمال کے بعد جب زود حسی کے علاوہ ہڈیاں اور ہڈیوں کی جھلیاں متاثر ہو جائیں ہڈیاں بوسیدہ ہونی شروع ہو جائیں یا اس قسم کے حالات موجود ہوں وہ زخم جو ہڈی کھا رہا ہو وہاں زبردست پر حسی موجود ہو۔ رات کو ان زخموں میں شدید درد ہوتا ہو جب عورتوں کے اخراجات اچانک رک جائیں اور ہسٹیریا کی علامات کے ہمراہ سینہ پر دباؤ ہو تو یہ عورتیں ایسافوٹیڈا سے بہت فائدہ حاصل کر سکتی ہیں یہاں پر گم امونی ایک ایسافوٹیڈا سے خاندانی مماثلت رکھتی ہے پھیپھڑوں کی ایسی علامات پر یہ باربار دی جا چکی ہے۔

ماسکس اور ایسافوٹیڈا باؤ گولہ پیدا کرتی ہیں۔(GLOBUS HYSTERI-CUS) سینہ میں مروڑ دل کی دھڑکن میں اضافہ ماسکس ہسٹیریا کے دورے میں مکمل شفا بہم پہنچاتی ہے جب کہ دورے کے بعد مریضہ بے خبر ہو جائے یا بے ہوش ہو جائے۔

ایسافوٹیڈا کے اخراجات بدبودار ہوتے ہیں اور انتڑیوں کی معکوس حرکات کی وجہ سے باؤ گولا پیدا ہوتا ہے ایسافوٹیڈا میں اب تک بے ہوشی کی علامت نہیں دیکھی گئی ماسوائے اس کے کہ مریضہ دردوں کی شدت سے بے ہوش ہو گئی ہو شکم میں ہوا بھری ہوئی ہوتی ہے۔

Scanned by CamScanner

میگنیشیا میور ماسکس اور ایسا فوٹیڈا سے مماثلت رکھتی ہے دوسری میگنیشیا ادویات کی مانند یہ بھی معدہ انتڑیوں اور اعصابی نظام پر اثر انداز ہوتی ہے پس کاربونیٹ اور فاسفیٹ اعصابی دردوں میں مظہر ہوتے ہیں خاص طور پر ان مریضوں میں جن پر بار بار اعصابی دردوں کے حملے ہوں جس کی وجہ اعصابی کمزوری ہو تاہم یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ہسٹیریا میں میور ٹیس برتری رکھتے ہیں شکم کی علامات ہمیں نمایاں نظر آتی ہیں متلی منہ میں پانی بھر آنا زبان لمبی زرد اور پلپلی جگر بڑھا ہوا مریضہ پاخانہ کے لئے بھاگے ،پاخانہ ریزہ ریزہ جیسا کہ جلا ہوا ہوتا ہے جیسے کہ مریضہ کے شکم اور اعصابی علامات کے اتحاد کی نمائندگی کر رہا ہو۔ شکم میں ہوا گڑگڑاتی ہے پکڑنے والے کاٹنے والے کھینچنے والے درد۔ شکم میں تناؤ جیسے کہ انتڑیاں ٹکڑے ٹکڑے ہو رہی ہیں حلق میں گولا اٹھنے کا احساس جس کی وجہ سے مریضہ کا دم گھٹنے لگتا ہے ڈکار آنے سے افاقہ شکم اور معدہ میں ہوا کا اجتماع ہوتا ہے جس کی وجہ سے سوزش زدہ رگوں میں معکوس تشنجی علامات پیدا ہوتی ہیں چند اور ثبوت بھی موجود ہیں رات کے کھانے کے دوران بے ہوشی کے دورے پریشانی متلی زرد چہرہ۔ پورے جسم میں لرزہ ڈکار آنے سے افاقہ یا رات کے کھانے کے دوران سینہ کا اچانک بوجھل ہو جانا۔ متلی منہ میں پانی بھر آئے چہرہ پر گرمی کی لہریں ایسا محسوس ہو کہ مریض کو قے یا ڈکار آنے سے ہی افاقہ ہو گا مریضاؤں میں تصورات کا فریب نظر بھی دیکھا گیا ہے سب سے اہم سر درد ہے دونوں کنپٹیوں میں پکڑنے والے درد۔ ایسا احساس ہو کہ مریضہ عقل کھو دے گی بد حواس ہو جائیگی دونوں ہاتھوں سے سر کو دبانے سے یہ علامت غائب ہو جاتی ہے مریضہ کو ڈھانپ لے تو سر درد میں افاقہ ہو جاتا ہے۔

ماہواری کا خون سیاہ جما ہوا لوتھڑے۔ حرکت کرتے وقت کمر میں درد مریضہ بیٹھ جائے تو رانوں میں درد جنگاسہ میں کھچاؤ۔ رحم میں مروڑنے والے درد ہوتے ہیں (ڈاکٹر ہیل کہتے ہیں کہ درد چوڑے بندھنوں میں ہوتے ہیں) ماہواری کے دوران شکم کے نچلے حصے میں کاٹنے والے درد۔ شکم میں اینٹھن کے ہمراہ مقعد اور اعضائے تناسل پر دباؤ۔ دل کی دھڑکن زیادہ ماسکس کی مانند نہیں بیٹھ جانے پر دل کی دھڑکن میں اضافہ ہو جاتا ہے یا کرسی سے اٹھتے

Scanned by CamScanner

وقت زیادہ ہو جاتی ہے حرکت کرنے سے دھڑکن کا اضافہ ختم ہو جاتا ہے یہ علامات سینکڑوں بار آزمائی جا چکی ہے۔

میں اب مختصر خلاصہ بیان کرتا ہوں۔

ماسکس۔ اضطراب۔ بے ہوشی۔ زبان درازی۔ ٹھنڈک۔ حلق میں باؤ گولہ اور درد پھیپھڑوں میں مروڑ دار درد۔

کیسٹوریم۔ دردوں کو دبانے سے افاقہ۔ جسمانی قوت بہت کم۔ ماہواری کے درد مروڑ دار کمزوری اور سرد پسینے۔ چہرہ زرد بے رونق۔

نکس موسکاٹا۔ شعوری غلطیاں۔ غنودگی بے ہوشی شکم ہوا سے پھولا ہوا دل اور حلق پر دباؤ جلد خشک اور سرد۔

ولیریانا۔ مریضہ ایک جگہ ساکن نہ رہ سکے اعصابی پر حسی پھاڑنے والے مروڑنے والے درد حرکت کرنے سے افاقہ منہ کا ذائقہ بدبو دار چربی کی مانند یا کیچڑ کی مانند۔

ایسا فوٹیڈا۔ تیزابی ڈکار بدبو دار ہوا خارج ہو سینہ میں تناؤ کی کیفیت اخراجات کا اچانک بند ہو جانا معدہ اور انتڑیوں کے عمل کا معکوس ہو جانا۔

میگنیشا میور۔ رات کے کھانے کے دوران بے ہوشی ڈکار آنے سے افاقہ سر درد کو دبانے اور ڈھانپنے سے افاقہ حرکت کرنے سے دل کی دھڑکن کی شدت میں کمی پاخانہ ریزہ ریزہ۔

ناسکس کو ایلو پیتھ حضرات نمونیہ میں استعمال کرتے آئے ہیں ماسکس خاص اعصابی ہذیان پیدا کرتی ہے دماغ کی کیفیت اضطرابی ہوتی ہے اور مریضہ الٹی سیدھی بکواس کرتی ہے غصہ اور جوش آتا ہے (ٹروسیو) ایسے مریضوں کے لئے ہمیں ایسی ادویات کی ضرورت ہے جو اعصاب کو پر سکون کر دیں اور مرض کو اپنا دورانیہ پورا کرنے کی کھلی اجازت ہو۔

درج ذیل ادویات ممکن ہے کمزوری اور رد عمل کی کمی سے پیدا ہونے والے

Scanned by CamScanner

امراض کے لئے فائدہ مند ثابت ہوں۔ ماسکس۔ امبر اگریسیا۔ ایسافوٹیڈا۔ ولیریانا۔ کیسٹوریم۔ کافیا۔ سکوٹیلریا۔ سائی پری پیڈیم۔ کوکا۔ زنکم آکسی۔ چائنا۔ کیمفر۔ ایگریکس۔ ٹیرنٹولا وغیرہ۔

Scanned by CamScanner

لیکچر نمبر ۱۰

SEPIA(قیر ماہی)

پلپلے جانوروں یا گھونگوں میں سے ایک جانور کو سیپیا کہا جاتا ہے اس کا نام کٹل فش بھی ہے چونے کی مانند سخت عنصر جس کا تعلق سیپیا سے ہے آپ سب جانتے ہیں کہ یہ عنصر پرندوں کی غذا ہے اس مچھلی میں ایک چھوٹی سی تھیلی ہوتی ہے جس میں سیاہی مائل بھورا یا قریباً سیاہ سیال بھرا ہوتا ہے جب کوئی بڑی مچھلی اس کی جانب بڑھتی ہے تو یہ مچھلی اپنا یہ سیال پانی میں چھوڑ دیتی ہے جس سے پانی میں بادل بن جاتے ہیں اور مچھلی اپنی زندگی دشمن سے محفوظ کر لیتی ہے۔ اس سیال کا ماسوائے مچھلی کی زندگی بچانے کے اور کوئی فائدہ نہ تھا۔ کہا یہ جاتا تھا کہ اگر اس سیال کو انسانی جسم میں داخل کیا جائے تو بے حرکت پڑا رہتا ہے مگر جب ہانیمن نے تجربہ کیا تو اس جھوٹ کا پول کھل گیا یہ بات بھی پایہ ثبوت تک پہنچی کہ کٹل مچھلی اس سیال سے چھوٹی مچھلیوں کا شکار کرتی ہے جو اس کی غذا ہیں۔

سیپیا ایک عام نام ہے تاکہ ہمارے میٹیریا میڈیکا میں تخصیص ہو سکے دوا کے طور پر اس سیال کو استعمال کیا جاتا ہے اس جوس کو آرٹسٹ بھی استعمال کرتے ہیں سیپیا کے تعارف کی کہانی کچھ یوں ہے۔ ڈاکٹر ہیرنگ بتاتے ہیں کہ ڈاکٹر ہانیمن کا گہرا دوست جوان کا مریض بھی تھا آرٹسٹ تھا اس کی عادت تھی کہ وہ برش کو لعاب دہن سے گیلا کر لیتا تھا برش پر سیاہی لگی ہوتی تھی اس کے مرض میں کسی طرح بھی کمی واقع نہ ہوئی تو ڈاکٹر ہانیمن نے سیاہی کو مورد الزام ٹھہرایا اور کہا کہ یقیناً یہ سیاہی مرض دور کرنے میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے آرٹسٹ نے اس بات پر شک کیا مگر اس نے اپنے ہونٹوں پر باریک اسفنج گیلا کر کے چپکا لیا یوں سیاہی سے منہ محفوظ ہو گیا اور اس کا مرض بھی جلد دور ہو گیا تب ہانیمن نے سیپیا سوکس کی آزمائش کی۔ ہانیمن کی بتائی ہوئی علامات کی بار بار تصدیق کی گئی۔

Scanned by CamScanner

۱۸۷۴ء میں امریکن انسٹی ٹیوٹ آف ہومیو پیتھی نے بیڑا اٹھایا کہ جن ہومیو پیتھک ادویات کی آزمائش کی جا چکی ہے ان کی دوبارہ آزمائش کی جائے اس کام کے لئے انہوں نے سیپیا کا انتخاب کیا تین طاقت سے لے کر ۲۰۰ طاقت تک پچیس آزمائشیں کی گئیں ۱۸۷۵ء میں ایسوسی ایشن کے جلسہ میں پوری رپورٹ پیش کی گئی انہوں نے تصدیق کی کہ ہانیمن نے جو آزمائشیں کیں اور جو علامات وہ ہمارے لئے چھوڑ گئے ہیں ان کی اور اصلاح نہیں کی جاسکتی۔

سیپیا ایک ایسی دوا ہے جس کا مول کوئی بھی نہیں دے سکتا یہ خاص طور پر زنانہ اعضا پر عمل کرتی ہے اگرچہ سیپیا مردانہ اعضائے تناسل پر بھی اپنا عمل ثابت کر چکی ہے لیکن سیپیا خاص طور پر نازک اندام مستورات کی دوا ہے جن کی جلد نازک حساس اور تمام قسم کے حالات سے جلد متاثر ہو جاتی ہے عموماً ایسی عورتوں کے بال سیاہ (اگرچہ ضروری نہیں ہے) چہرہ کا رنگ سانولا اور آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے ہوتے ہیں سیپیا قوت حیات پر اثر انداز ہوتی ہے ساتھ ہی ساتھ جسمانی کیمیائی مواد پر بھی اثر انداز ہوتی ہے جلد ہی دوران خون پر گہرا اثر ڈالتی ہے جوں جوں آزمائش جاری رہتی ہے دوران خون زیادہ سے زیادہ ابتر ہوتا جاتا ہے حتی کہ چار گھنٹوں کے اندر ہی خون میں جوش اور گرمی کی لہریں آنے لگتی ہیں گرمی کی یہ لہریں پسینہ آنے پر اور کمزوری اور غشی کے احساس کے ساتھ ختم ہو جاتی ہیں۔ معمولی سی حرکت یا ورزش سے گرمی کی لہریں اور زبردست پسینہ آتا ہے پہلو بہ پہلو یہ جوش اعصابی نظام کی فساد زدہ حالت ہے جس کی وجہ سے پریشانی اور بے آرامی پیدا ہوتی ہے۔

علامات کے یہ دو نمونے ابتر اثرات ظاہر کرتے ہیں جب دوا حیوانی زندگی کے اعصابی نظام پر اثر انداز ہوتی ہے دوا کا عمل حرکتی اعصاب پر بھی ہوتا ہے۔ اس کے بعد سر درد کی باری آتی ہے کئی اقسام کا مقامی اجتماع خون پیدا ہوتا ہے ان علامات کے بعد فوراً اعصابی کمزوری اور رگوں کا ڈھیلا پن پیدا ہو جاتا ہے آزمائش کنندہ ضعف زدہ ہو جاتا ہے اور غش کھا جاتا ہے جوڑ کمزور محسوس ہوتے ہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جوڑ الگ ہو جائیں گے پیڑو

Scanned by CamScanner

میں نچلی جانب کھچاؤ کا احساس ہوتا ہے اور خالی پن پیدا ہوتا ہے وریدوں میں اجتماع خون جاری رہتا ہے یقیناً اس وجہ سے عروق دمویہ کو کنٹرول کرنے والے پٹھوں کی کمزوری میں اضافہ ہو جاتا ہے رحم گر جاتا ہے اور اس میں زیادہ سے زیادہ اجتماع خون ہوتا ہے جگر بھاری ہو جاتا ہے اور کام کرنا بند کر دیتا ہے جگر کے ترچھے شگاف میں خون رک جاتا ہے جگر بوجھل اور کاہل ہوتا ہے عروق دمویہ بھری ہوئی ہوتی ہیں یوں اعضاء دکھتے ہیں تھک جاتے ہیں دیگر قوت حیات پر دباؤ کا اظہار ہوتا ہے شدید کمزوری لرزہ اور غشی پیدا ہو جاتی ہے اعضا بھاری محسوس ہوتے ہیں جیسے کہ فالج ہو گیا ہو اعضا میں سختی آجاتی ہے خاص طور پر نیند کے بعد ٹانگیں بے قابو ہو جاتی ہیں گول دائرہ کی طرح کے اعصاب جو فطری سوراخوں کو بند کرتے ہیں اور وہ تمام بناوٹیں جن کا انحصار غیر مستقیم پٹھوں کی قوت پر ہوتا ہے کمزور ہو جاتی ہیں پس مقعد اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے پاخانہ اور پیشاب کی مقدار کم ہو جاتی ہے مقعد اور مثانہ کاہل ہو جاتے ہیں تاہم فالج نہیں ہوتا اعضا میں تبدیلیاں رونما ہو جاتی ہیں جن کو رنگ و روپ سے ملاحظہ کیا جاسکتا ہے رنگ زرد ہو جاتا ہے جسم سے نکلنے والے تمام اخراجات بدبودار ہو جاتے ہیں کھٹے ہوتے ہیں جگہ چھیل دیتے ہیں جلد سے بدبودار بخارات نکلتے ہیں جلد پر خارش پیدا ہو جاتی ہے جلد کی رنگت بدل جاتی ہے جلد ادھڑنا شروع ہو جاتی ہے زخم بن جاتے ہیں۔

وہ حالات جن سے سیپیا کی مریضہ گزرتی ہے اتنے اہم نہیں جتنا کہ حرکت کے اثرات۔ دو یا تین آزمائش کنندگان نے بتایا کہ حرکت سے ان کو افاقہ ہوتا ہے ایک آزمائش کنندہ نے بتایا کہ گھوڑے پر سواری سے افاقہ ہوتا ہے زبردست ورزش کے بعد افاقہ ہوتا ہے۔ لیکن شدید ورزش سے کئی علامات میں اضافہ ہوتا ہے اب ہم ان کو الگ کیسے کریں جب کہ کئی علامات بافتوں کے ڈھیلے پن سے پیدا ہوتی ہیں ڈھیلے پن کے ہمراہ سستی و کاہلی موجود ہوتی ہے اور سب سے بڑھ کر وریدوں میں اجتماع خون (بھراؤ) ہوتا ہے ورزش چونکہ دل کی جانب خون واپس لے جاتی ہے اس لئے ورزش سے افاقہ ہوتا ہے۔ گھوڑے کی سواری یا بحری جہاز میں سفر کرنے سے چونکہ پر حس حصوں کو صدمہ پہنچتا ہے یوں وریدوں میں بھراؤ پیدا

Scanned by CamScanner

ہوتا ہے اس لئے تکالیف میں اضافہ ہوتا ہے لیکن سر درد غشی تھکاوٹ کمر درد حتی کہ گرے ہوئے رحم میں حرکت کرنے سے اضافہ ہوتا ہے۔

مختصراً یہ بھی مشاہدہ کیا گیا ہے کہ سیپیا مردوں پر بھی بہت اچھا عمل کرتی ہے مگر زیادہ اچھا عمل ڈھیلی ڈھالی کمزور عورتوں پر ہوتا ہے جن کی جلد کا رنگ زرد یا جلد پر گندے زردی مائل دھبے ہوں اور ان عورتوں کا میلان پسینے کی جانب ہو بغلوں آلات ولادت اور کمر پر پسینہ آتا ہو گرمی کی لہریں اٹھتی ہوں صبح نیند سے جاگنے پر سر درد ہوتا ہو جب جاگیں تو تھکی ہوئی ہوں ان عورتوں کے آلات ولادت میں تکالیف ہوتی ہیں۔ مردوں کی خواہش نفسانی بڑھی ہوئی ہوتی ہے مگر ان میں قوت نہیں ہوتی ہم بستری کے بعد مرد کو کمزوری محسوس ہوتی ہے (اعصابی کمزوری) عورتوں کی خواہش ہم بستری بڑھی ہوئی ہوتی ہے ان کو ہسٹیریا بھی ہوتا ہے۔ یا رحم گرا ہوا ہوتا ہے یعنی رحم ٹل گیا ہوتا ہے مرد وزن دونوں کے جگر کے ترچھے شگاف میں خون بے حرکت ہو جاتا ہے جگر درست طور پر کام نہیں کرتا۔ ان کا ہضم کا فعل خراب ہوتا ہے ضعف معدہ ہوتا ہے انتڑیاں سست و کاہل ہوتی ہیں پیشاب میں یورک ایسڈ تہ نشین ہوتا ہے جس کا مطلب ہے کہ نہ تو ہضم کا عمل درست ہے اور نہ ہی غذا کا انجذاب درست ہے یوں عام کیفیت میں قوت اور آسودگی نہیں ہوتی اس لئے آسانی سے ایسا فالج ہو جاتا ہے جس میں حرکت زائل ہو جاتی ہے مگر حس باقی رہتی ہے۔

یہ ذہن نشین کر لیا جائے کہ سیپیا کی علامات قبل دوپہر اور شام کو شدت اختیار کر جاتی ہیں بعد دوپہر ایک ایسا وقت بھی آتا ہے جب علامات میں عام کمی ہو جاتی ہے اس حقیقت کی بہت سے ڈاکٹروں نے تصدیق کی ہے۔

اب ہم سیپیا کی علامات پر تفصیل سے بحث کریں گے اور فیصلہ کریں گے کہ کیا ان علامات کی تصدیق ہوتی ہے جن کی تحقیق کی جا چکی ہے۔

سیپیا جیسی نمایاں دوا کی علامات کو سمجھنے کے لئے جس کی آزمائش کے دوران تقریباً دو ہزار علامات سامنے آئیں ان علامات میں سے کچھ اہم اور کچھ عام ہیں ہمیں جسم کے مختلف

Scanned by CamScanner

حصص پر اس دوا کے عمل کا مطالعہ کرنا پڑے گا۔ سب سے پہلے ہم دوران خون کو لیتے ہیں سیپیا دوران خون میں شدید ابتری پیدا کرتی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بہت سی علامات کا تعلق وریدوں میں خون کے بھراؤ سے ہے اور یہ علامات خاص طور پر جگر کے ترچھے شگاف میں دوران خون کی حالت سے محسوس ہوتی ہے۔

چند علامات پر دوبارہ غور کرتے ہیں جن کی وجہ سے پتھالوجی کی یہ حالت پیدا ہوتی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ گرمی کی لہریں شکم سے شروع ہوتی ہیں اور سر کی جانب جاتی ہیں گرمی کی لہروں کے ہمراہ پریشانی ہوتی ہے اور یقیناً دباؤ کا احساس بھی جس کے بعد پھوٹ پڑتا ہے دھڑکن پورے جسم میں محسوس ہوتی ہے خاص طور پر شکم کے اوپری حصے میں۔ جگر میں دھڑکن رحم کے اندر دھڑکن اور چھوٹی کمر میں دھڑکن محسوس ہوتی ہے۔ یہ علامات ہسٹیریا اور سبز بھس کی عام علامت ہے نکسیر خواہ چوٹ لگ جانے سے آئے گرنے سے آئے یا گرم کمرے کی وجہ سے آئے یا نکسیر کی وجہ ماہواری کا دب جانا ہو۔ رحم میں دھڑکن دار درد ہوں جب رحم کا معائنہ کیا جائے تو رحم سوجا ہوا ہوتا ہے رحم میں اجتماع خون ہوتا ہے چھونے سے پر حس ہوتا ہے اور جب ہم مقامی علامات کی جانب دیکھتے ہیں تو ہاتھ گرم اور پاؤں سرد ہوتے ہیں یا جب پاؤں گرم ہو جائیں تو ہاتھ سرد ہو جاتے ہیں یہ علامت سیپیا کی پہچان ہے۔ اگر ہم سیپیا کی جلد کی علامت پر غور کریں تو آپ کو دوران خون کا عمل ناقص نظر آئے گا۔ ہم جانتے ہیں کہ جب اعصاب جو عروق دموبہ کی جسامت کو کنٹرول کرتے ہیں سست ہو جائیں تو جلد پر سوزش کے زیادہ اثرات مرتب ہوتے ہیں اور جلد پر حس ہو جاتی ہے اور خصوصی طور پر ہر پیز کے ابھار نکل آتے ہیں خاص طور پر کہنیوں کے جوڑوں پر۔ جوڑوں پر پھوڑے پیدا ہو سکتے ہیں خاص طور پر انگلیوں کے جوڑوں پر پھوڑے پیدا ہو سکتے ہیں سیپیا کے یہ پھوڑے عموماً پر درد نہیں ہوتے صرف دو ادویات اور ایسی ہیں جن میں یہ علامت موجود ہے وہ ادویات بوریکس اور میزریم ہیں یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ سیپیا ہرپیز سرسینائس (Herpes circi natus) کو شفایاب کرتی ہے سیپیا جسم پر زردی مائل بھورے دھبے۔

Scanned by CamScanner

خارش چھالے رطوبت کھردراپن اور چھلکے دار آبلے بھی پیدا کرتی ہے چھپاکی کے مریض کو گرم کمرے میں سکون محسوس ہوتا ہے لیکن بستر کی گرمی سے جلد میں سوئیاں چبھنے کا احساس زیادہ ہو جاتا ہے ڈاکٹر ڈنہم نے سیپیا کی چھلکے پیدا کرنے والی خصوصیت کی وجہ سے اسے ریس ٹاکس کی دافع اثر دوا کہا ہے۔

سیپیا چھلکے دار کھجلی میں بہت اچھا عمل کرتی ہے اگرچہ آرسنک اور آرسنک آئوڈیٹم سے کمتر ہے جلد کے زردی مائل مٹیالے لائیکوپوڈیم، نکس وامیکا، سلفر اور کورارے۔ شفایاب ہو جاتے ہیں ان ادویات کو نیویارک کے ڈاکٹر براخ نے استعمال کیا۔

داد کے لئے سیپیا کے علاوہ کلکیریا کارب۔ برائٹا کارب اور ٹیلوریم کی سفارش کی جاتی ہے لیکن میرے ہاتھوں برائٹا کارب کبھی بھی کامیاب نہیں ہوئی۔ ٹیلوریم اس داد کی دوا ہے جو داد سارے جسم پر ہو اور گول دائرے ایک دوسرے کو قطع کرتے ہوں کھجلی میں کے بعد سیپیا کی باری آتی ہے جب آبلے کھجلی کے دانوں کو پھیلا دیتے ہوں۔

سیپیا بند ھنوں پر نمایاں اثر انداز ہوتی ہے یہ بند ھنوں کو کمزور کرتی ہے اور مریوں اقسام کی علامات پیدا ہوتی ہیں جوڑ کمزور ہو جاتے ہیں چلتے وقت گھٹنے جواب دے جائے معدہ کے سوراخ میں کمزوری جس میں کھانے سے کوئی افاقہ نہیں ہوتا بے شک اس کے میں اعضا کا بوجھ نچلی جانب ہوتا ہے جب جوڑ اتر گیا ہو تو سیپیا کا یہ اثر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

اب ہم باری باری اعضا کی بات کریں گے۔ سیپیا دماغ پر نمایاں اثر کرتی ہے اور دماغ میں ایسی حالت پیدا کر دیتی ہے جو بہت ہی نمایاں ہوتی ہے۔ دماغ کی یہ نمایاں حالت اس وقت موجود ہونی چاہیے جب دوا سیپیا ہو۔ عموماً عورتیں ہی سیپیا کی مریضہ ہوتی ہیں مریضہ کم ہمت افسوس زدہ فوراً رو پڑتی ہے۔ افسردگی کے ہمراہ چڑچڑا پن بھی موجود ہوتا ہے سیپیا کی مریضہ میں نقص تلاش کرنا مشکل کام نہیں ہے۔ سیپیا کی مریضہ میں بعض اوقات بے اعتنائی ظاہر ہوتی ہے۔ سیپیا کی مریضہ اپنے خاوند اور بچوں یا گھر داری کا خیال نہیں رکھتی۔

سیپیا کی دماغی حالت کو پلساٹیلا نیٹرم میور اور کاسٹیکم سے الگ کرنا ضروری ہے بے

Scanned by CamScanner

شک پلسا ٹیلا سیپیا کے قریب ترین دوا ہے سیپیا کی مانند اس کی مریضہ بھی رو پڑتی ہے پریشان ہوتی ہے آپے سے باہر ہو جاتی ہے تنک مزاج ہوتی ہے اپنی صحت کی بابت فکر مند ہوتی ہے لیکن پلساٹیلا کی عورت نرم دل ہوتی ہے اور یہ چاہتی ہے کہ اس سے ہمدردی کی جائے ممکن ہے کہ زود رنجی اور تنک مزاجی بھی موجود ہو یا غیر مستقل مزاجی ہو لیکن سیپیا میں غصہ تنک مزاجی بے اعتنائی اور بے مروتی موجود ہوتی ہے۔ نیٹرم میور سیپیا کی پیروی کرتی ہے۔ دونوں ادویات رونے کا میلان رکھتی ہیں دونوں میں روحانی افسردگی اور گزری ہوئی زندگی کی تلخیاں مسلسل یاد آتی ہیں۔ تنک مزاجی۔ بے اعتنائی یاداشت کی کمی اور دماغی حالت کا بدلنا۔ نیٹرم میور میں تسلی دینے سے اضافہ ہوتا ہے یہ ہی بات ہم سیپیا کی بابت بھی کہہ سکتے ہیں دونوں ادویات کی تکالیف میں رنجیدگی اور غصہ سے اضافہ ہو جاتا ہے دونوں ادویات ایک جیسی کمزوری اور اعصابی زود حسی پیدا کرتی ہیں لیکن ان کا پیروی کرنے والا تعلق اس حقیقت سے مرکب ہے کہ سیپیا رگوں میں فاسد اکساہٹ پیدا کرتی ہے سیپیا کے ابتر محسوسات کی وجہ سے سر اور سینہ میں بھراؤ کی کیفیت پیدا ہوتی ہے جذباتی بات چیت سے چہرہ تپ جاتا ہے اور برانگیختگی کے بعد پسینہ آتا ہے۔

نیٹرم میور میں اعصابی اکساہٹ یا ضعف ہوتا ہے چنانچہ جذبات سے سر درد اور ریڑھ میں کھچاؤ پیدا ہوتا ہے ناپسندیدہ خیالات فاسدہ سوہضمی کی وجہ سے ہوں تو یہ مالیخولیا ہے۔ جو دماغی افسردگی سے پیدا ہوتا ہے اور اس کی وجہ آنتوں کی غیر متحرکیت ہے لیکن سیپیا میں یہی حالت جگر میں خون کے غیر متحرک ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اس لئے یہ مستحکم علامت ہوتی ہے اور اس کے ہمراہ تنک مزاجی اور غصہ زیادہ ہوتے ہیں نیٹرم میور کو اس وقت استعمال کیا جاسکتا ہے جب اس دماغی حالت کی تبدیلی کی وجہ رحم یا ماہواری کی خرابی ہو لیکن نیٹرم میور میں صرف رحم ٹل جاتا ہے اس میں اجتماع خون نہیں ہوتا جیسا کہ سیپیا کی علامت ہے۔

نیٹرم میور کی بے اعتنائی ناامیدی دماغی ضعف سے پیدا ہوتی ہے جبکہ سیپیا کی بے

Scanned by CamScanner

اعتنائی بغیر مکر و فریب اپنوں سے دوری اور پیاروں سے دوری موجود ہے۔

کاسٹیکم خاص طور پر ماہواری سے پہلے افسردگی پیدا کرتی ہے چہرہ زرد ہو جاتا ہے لیکن پریشانی سے زیادہ بزدلی ہوتی ہے خوف زدگی ہوتی ہے۔ مریضہ پیش گوئیاں کرتی ہے مریضہ کو یہ خوف ہوتا ہے کہ کہیں اس کا حادثہ نہ ہو جائے یا اس کے لواحقین میں سے کسی کا حادثہ نہ ہو جائے۔

للیم ٹیگر ینم سیپیا کے بہت نزدیک ہے یہ بھی دوران خون پر اثر انداز ہوتی ہے خاص طور پر وریدوں کے خون پر رحم اور بیضہ دانیوں کے امراض کی معکوسیت کی وجہ سے اعصابی زود حسی پیدا ہوتی ہے مریضہ کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ ہر وقت مشغول رہے اس کے باوجود مریضہ کچھ نہیں کر سکتی مریضہ تیز تیز کام کرتی ہے اداس ہوتی ہے مریضہ کو خوف ہوتا ہے کہ اس کا مرض نا قابل علاج ہے یا مریضہ حادثات سے خوف زدہ ہوتی ہے رونے کا میلان ہوتا ہے مریضہ محسوس کرتی ہے کہ وہ پاگل یا مخبوط الحواس ہو جائے گی۔

دونوں ادویات کمزور جسم کے افراد کے لئے موزوں ہیں خاص طور پر کمزور جسم مستورات کے لئے جو اپنی صحت کے بارے میں پریشان رہتی ہوں مریضہ جلد باز۔ پریشان بے آرام ہوتی ہے کہ ذرا سی اکساہٹ سے مریضہ کے ہاتھ ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور ان پر پسینہ آجاتا ہے دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے دونوں ادویات میں کمزوری کی وجہ سے بندھن ڈھیلے ہو جاتے ہیں سیرس تھلیاں اور خون لے جانے والی وریدیں کمزور ہو جاتی ہیں پہلی دوا کا تعلق خالی پن اور گھٹنے کمزور (حتی کہ للیم میں جوڑوں کی رطوبت کی کمی کی وجہ سے جوڑ کڑکڑاتے ہیں) رحم کا ٹل جانا وغیرہ آخری علامت ظاہر کرتی ہے کہ جگر کے ترچھے شگاف میں خون غیر متحرک ہے (سیپیا) سینہ میں اجتماع خون بھراؤ کا احساس دل اور ہاتھ پاؤں کی رگوں میں بھراؤ کا احساس تاہم دونوں ادویات میں فرق یہ ہے کہ للیم کی مریضہ اپنی توجہ کام کی جانب مبذول کرتی ہے تو اس کا افاقہ ہوتا ہے جبکہ سیپیا کی اعصابی علامات میں زبردست ورزش کرنے سے افاقہ ہوتا ہے للیم میں آلات تناسل کی اکساہٹ کو افاقہ ہوتا ہے جبکہ سیپیا

Scanned by CamScanner

میں عام افاقہ وریدوں میں دوران خون جاری ہونے سے ہوتا ہے اعصابی اکساہٹ بہت کم ہوتی ہے جس کے ہمراہ خواہش جماع کم ہو جاتی ہے عورت جماع سے دور بھاگتی ہے. مزید بر آں للیم کی علامات میں دوپہر سے پہلے نمایاں کمی ہو جاتی ہے جبکہ سیپیا کی علامات میں بعد دوپہر افاقہ ہوتا ہے۔

ہیپر سلفر کے مزاج کا ذکر کرنا بے محل نہ ہوگا ہیپر سلفر افسردگی پیدا کرتی ہے ناگوار واقعات یاد آتے ہیں شام کے وقت مریضہ افسردہ ہو جاتی ہے حتی کہ خودکشی کرنے کا خیال آتا ہے مریضہ تنک مزاج ہوتی ہے معمولی سی مخالفت سے مریضہ آپے سے باہر ہو جاتی ہے مریض اگر مرد ہو تو وہ اپنے خاندان کے کسی فرد کو دیکھنا تک پسند نہیں کرتا یہ آخری علامت سیپیا والی بے اعتنائی نہیں ہے یہ علامت تو ضدی خو کی پیداوار ہے۔ دیگر یہ کہ صرف ہیپر سلفر کا مریض ہی آپے سے باہر ہوتا ہے۔

افسردہ مزاجی میں پلاٹینا بھی مماثلت رکھتی ہے مریض اتنا دھیان بھی نہیں دیتا کہ اسکی بیوی جو باہر ہے مر گئی ہے یا زندہ ہے۔ لیکن یہ گریز تکبرانہ ہے یا ایسی پریشانی ہوتی ہے کہ موت جیسے سر پر کھڑی ہے یا یہ کہ مریض کی دماغی حالت اس احساس سے مماثل ہے کہ مریض ذاتی طور پر دوسروں سے اعلی ہے اور ہر شے چھوٹی محسوس ہوتی ہے طبیعت رونے کی طرف مائل ہوتی ہے علاوہ ازیں جیسا کہ ہمیں گاہے گاہے نظر آئے گا رحم کی علامت جسمانی طور پر مختلف ہوتی ہیں۔

آیئے اب ہم سیپیا کی سر کی علامت پر غور کریں سر کا ایک مرض ہے جس کو درد شقیقہ (Hemicrania) یا آدھے سر کا درد کہا جاتا ہے درد شقیقہ کے لئے سیپیا ہماری بہترین دوا ہے وہ علامات جو سیپیا کو طلب کرتی ہیں درج ذیل ہیں ایک آنکھ کے اوپر درد خاص طور پر بائیں آنکھ کے اوپر درد آنکھ کے اوپر دھڑکن دار گہرے چبھن دار درد۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دماغ کی جھلیوں میں درد ہے درد ہمیشہ اندر سے باہر کی جانب آتے ہیں یہ درد اتنا شدید ہوتا ہے کہ مریض رونے پر مجبور ہو جاتا ہے قے آجانے سے درد کی شدت بڑھ جاتی ہے درد حرکت

Scanned by CamScanner

کرنے سے زیادہ یا تازہ ہو جاتا ہے معمولی سے شور یا بادل کی گرج سے شدت اختیار کر جاتا ہے مریض اندھیرے کمرے میں سو جائے تو درد میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

عموماً یہ درد عورتوں کو ہوتا ہے چہرہ دکھتا ہے رحمی خرابیاں یا ماہواری ابتر ہوتی ہے ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ مریضہ اپنا سر کبھی آگے کی جانب جھٹکتی ہے کبھی پیچھے کی جانب۔ بیٹھنے پر اور قبل دوپہر درد زیادہ ہو جاتا ہے سیپیا پریشان عورتوں کی دوا ہے (مثلاً ہسٹیریا والی عورتیں) سیپیا بچوں کی بھی دوا ہے جن کا تالو کھلا ہوا ایسے مریضوں میں آپ کو چاہیے کہ سلفر کلکیریا کارب یا اس طرح کی ادویات دینے سے پرہیز کریں اگر آپ علامات پر غور کریں گے تو معلوم ہو گا کہ علامات سیپیا کی طلبگار ہیں سیپیا گھٹیاوی سر درد کو بھی شفایاب کر دیتی ہے خاص طور پر ایسے درد جیسے کہ نکس وامیکا کے ہوتے ہیں صبح کے وقت شدید سر درد ہوتا ہے درد کے ہمراہ متلی اور قے ہوتی ہے جگر بھی یقیناً متاثر ہوتا ہے پیشاب میں یورک ایسڈ کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔

ایسا سر درد جو دماغی محنت کی وجہ سے ہوتا ہے تو سیپیا کا انتخاب اس کی کمزوری سے کیا جاتا ہے کہا جاتا ہے کہ سیپیا خاص طور پر درد شقیقہ میں فائدہ مند ہے جب سر درد کی وجہ سے دماغ تھک جائے موازنہ کریں نیٹرم میور۔ نکس۔ پکرک ایسڈ۔ درد شقیقیہ (Hemicra-nia) میں سیپیا کا موازنہ بیلاڈونا۔ سینگونیریا۔ آئرس ورسیکالرس۔ پلساٹیلا۔ نکس۔ آرسنک۔ تھریڈون۔ سلیشیا اور تھوجا سے کریں۔

آدھے سر کے درد میں بیلاڈونا اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب سر میں اجتماع خون ہو اور گردن کی بڑی شریان مین دھڑکن ہو چہرہ سرخ ہو معمولی سا شور روشنی اور کھڑکھڑاہٹ بھی ناقابل برداشت ہو بیلاڈونا پر خون عورتوں کی دوا ہے جب کہ سیپیا کمزور عورتوں کی دوا ہے۔

سینگونیریا بھی دائیں جانب کا سر درد پیدا کرتی ہے درد گدی سے شروع ہوتا ہے اور سورج کے ساتھ ساتھ بڑھتا ہے اور کم ہوتا ہے دوپہر کے وقت درد میں شدت آجاتی ہے

Scanned by CamScanner

درد کا دورہ بہت زیادہ پیشاب آنے پر ختم ہو جاتا ہے (جلسی میم۔ سلیشیا۔ وریٹرم البم) یہ ہر سات دن بعد ہوتا ہے سینگونیریا میں ماہواری کے ہمراہ سر درد بھی موجود ہے ماہواری وافر مقدار ہوتی ہے لیکن سیپیا میں ماہواری کم ہوتی ہے۔ سینگونیریا کا درد صرف دائیں جانب کا ہوتا ہے جبکہ سیپیا کا سر درد سر کی کسی بھی جانب کا بھی ہو سکتا ہے۔

آئرس ورسیکالر آدھے سر کے درد کی دوا ہے درد کا حملہ ہوتے ہی نظر دھندلی ہو جاتی ہے اور دورہ کے دوران کھٹے پانی کی قے ہوتی ہے حلقہ چشم اور دانتوں کے اعصاب میں بھی درد ہوتا ہے سر درد بے ہوش کر دیتا ہے۔

پلساٹیلا سیپیا سے بہت مماثل دوا ہے دونوں ادویات ماہواری کی کمی میں استعمال کی جاتی ہیں سر کی ایک جانب دھڑکن دار چبھن دار اور پھاڑنے والے درد ہوتے ہیں آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے زبان سفید متلی اور قے پلساٹیلا میں زبان زیادہ سفید اور قے بھی زیادہ ہوتی ہے منہ کا ذائقہ لیس دار ہوتا ہے درد جگہ بدلتے ہیں دردوں کے ہمراہ سردی محسوس ہوتی ہے شام کے وقت دردوں میں اضافہ ہو جاتا ہے کھلی سرد ہوا سے مرض میں کمی ہوتی ہے۔

سیپیا کا درد جھٹکے دار ہوتا ہے یا لہروں کی مانند آتا ہے اسی نسبت سے سر میں گرمی محسوس ہوتی ہے آنکھوں کے پپوٹے بوجھل اور نظر دھندلی ہو جاتی ہے اگرچہ درد کی وجہ سے دونوں ادویات میں چہرہ سرخ ہوتا ہے لیکن سیپیا میں عام طور پر چہرہ زرد اور پلساٹیلا میں پیلا ہوتا ہے۔

سیپیا سے زیادہ نکس وامیکا مردوں کی دوا ہے سر درد اور دماغ میں کیل ٹھونکے جانے کا احساس یا ایسا احساس کہ دماغ کے ٹکڑے ہوتے جا رہے ہیں چہرہ کا رنگ زردی مائل سانولا ہوتا ہے یا سرخی پر سانولا رنگ نظر آتا ہے سر درد کا حملہ علی الصبح شروع ہو جاتا ہے اور بتدریج بڑھتا ہوا قابو سے باہر ہو جاتا ہے جیسا کہ سیپیا کی علامت ہے سر درد کی وجہ بواسیر یا شکم میں غلبہ خون یا دماغی محنت ہو سکتی ہے تاہم دونوں ادویات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

Scanned by CamScanner

آرسنک کا سر درد بائیں آنکھ کے اوپر ہوتا ہے درد دھڑکن دار اور بیہوش کر دینے والا ہوتا ہے اس علامات پر آرسنک سیپیا سے مماثلت رکھتی ہے لیکن دونوں ادویات کی کمزوری اور بے آرامی بہت مختلف ہے۔ آرسنک میں غصہ اور تنک مزاجی حتی کہ مریض قسمیں کھاتا ہے آرسنک کے سر درد کو سر پر ٹھنڈا پانی ڈالنے سے وقتی طور پر قدرے افاقہ ہوتا ہے۔

تھریڈون کے سر درد میں آنکھوں کے سامنے تارے ناچتے ہیں اور اس کے بعد نظر دھندلی ہو جاتی ہے آنکھیں بند کرنے سے شدید متلی ہوتی ہے شور سے بھی شدید متلی ہوتی ہے شور کا اثر سیپیا سے زیادہ ہوتا ہے۔ شور سے ایسا لگتا ہے کہ سر درد میں اضافہ ہو جاتا ہے کیونکہ سر کا درد دانتوں میں گھس جاتا ہے دانتوں کے اعصاب اتنے پر حس ہوتے ہیں کہ درد کی تھرتھراہٹ برداشت نہیں کرتے سلیشیا کی ضرورت اس وقت پڑ سکتی ہے جب خلاف معمول ورزش سے سر درد ہو گیا ہو اگرچہ ورزش معتدل بھی ہو درد کی وجہ سے متلی اور غشی کی اکساہٹ ہوتی ہے مریض بے ہوش ہو سکتا ہے اس کے بعد نظر دھندلی ہو جاتی ہے۔

سیپیا آنکھوں کے امراض میں بہت کار آمد دوا ہے جب نظر کی کمزوری کی وجہ رحم کے امراض ہوں تو سیپیا مظہر دوا ہوتی ہے ۔ آپ مرض بڑھنے کے اوقات سے سیپیا کو دوسری ادویات سے الگ کر سکتے ہیں سیپیا کی مریضہ کی علامات میں شام کے وقت اضافہ ہو جاتا ہے صبح اور بعد دوپہر مریضہ بالکل خیر سے ہوتی ہے۔

آنکھوں کے پردہ عطف کی سوزش میں (CONJUNTIVITIS) میں سیپیا اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب سوزش ست رفتار ہو عام طور پر خنازیری مزاج بچوں کی آنکھوں کی سوزش علامات میں شدت نہیں ہوتی صبح کے وقت آنکھوں سے پیدار بلغم نکلتی ہے دن کے وقت آنکھیں بہتر ہوتی ہے لیکن شام کے وقت آنکھوں کی خشکی سے غصہ آتا ہے سیپیا کی آنکھوں کی بقایا علامات کچھ یوں ہیں سفید موتیا۔ ککرے۔ جھلی یا جھلی کے بغیر پپوٹوں پر چھلکے۔ پپوٹوں پر دانے اور ان کے ہمراہ چہرے پر کھجلی کے دانے، آنکھیں روشنی سے پر حس، آنکھ کا پپوٹا گر جائے درد چبھن دار آنکھوں کو ملنے سے درد میں اضافہ۔ اسباب رحم یا جگر کے

Scanned by CamScanner

امراض۔ خنازیر۔ چائے کی زیادتی صبح کے وقت اور شام کو اضافہ ۔گرم موسم میں اضافہ ٹھنڈے پانی سے دھونے سے افاقہ ۔بعد دوپہر افاقہ۔

میں نے سال ہا سال دھندلی نظر والی مستورات کو سیپیا دی ہے جن کو رحم گر جانے کی وجہ سے یہ مرض تھا اسی طرح میں نے سیپیا کو نظر کی کمزوری جس کی وجہ مادہ منویہ کا ضیاع تھا خواہ ہم بستری سے یا جریان سے استعمال کیا شاندار نتائج نکلے۔

اس نسبت سے سیپیا۔ للیم ٹگرینم۔ نیٹرم میور۔ جبورنڈی اور کالی کارب سے مماثلت رکھتی ہے نیٹرم میور میں آنکھ کے اندرونی پٹھے کمزور ہوتے ہیں آنکھوں کے پٹھوں میں سختی محسوس ہوتی ہے آنکھوں میں چبھن دار درد ہوتا ہے الفاظ گڈمڈ ہو جاتے ہیں لیکن اچانک نظر غائب نہیں ہوتی جیسے کہ سیپیا کی علامت ہے۔

للیم ٹگرینم آنکھوں میں چبھن دار درد پیدا کرتی ہے نظر دھندلی ہو جاتی ہے آنکھوں اور پپوٹوں میں گرمی محسوس ہوتی ہے مطالعہ کرنے کے بعد آنکھوں میں جلن اور چبھن دار درد ہوتے ہیں کھلی ہوا میں افاقہ ہوتا ہے(پلساٹیلا) آنکھوں کا طول ماسکہ درست کرتے وقت مروڑ دار درد ہوتے ہیں(Spasm of Accomodation(جبورنڈی کا مطالعہ کریں) جب نظر اچانک غائب ہو جائے تو سائی کلیمن اور پلساٹیلا کا بھی مطالعہ کیا جائے اور سیپیا سے بھی موازنہ کیا جائے۔

سائی کلیمن کی ماہواری کثیر اور سیاہ ہوتی ہے جبکہ پلساٹیلا کی ماہواری کم اور سیاہ لیکن سائی کلیمن کے اندھے پن کے ہمراہ بائیں کنپٹی پر آدھے سر کا درد ہوتا ہے چہرہ زرد ہوتا ہے متلی حلق سے اٹھتی ہے ہاضمہ کمزور ہوتا ہے۔

آپ پلساٹیلا کو آنکھوں کے پردہ عطف کی سوزش میں استعمال کر سکتے ہیں-Con) junctivitis) صبح کے وقت پپوٹے جڑے ہوئے ہوتے ہیں آنکھوں سے بلغم نما پیپ خارج ہوتی ہے رات کو تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے پپوٹوں پر باریک دانے ہوتے ہیں مریض کو بار مارگو ہائجنیاں نکلتی ہیں. (STYES) گریفائٹس اس وقت استعمال کی جا سکتی ہے جب آنکھوں

Scanned by CamScanner

کے کونے چڑ جائیں اور ان میں سے خون نکلے پپوٹوں کے کنارے زرد اور سوجے ہوئے ہوں اور ان پر کھرنڈ ہوں۔ تھوجا چائے پینے والے افراد کی آنکھوں کے امراض کی دوا ہے گندم کی بھوسی کی مانند چھلکے پلکوں پر جمع ہو جاتے ہیں پپوٹوں پر چھوٹے چھوٹے گومڑ بن جاتے ہیں جیسے کہ مسے ہوں۔

آنکھوں کے امراض میں نکس وامیکا اس وقت طلب کی جاتی ہے جب آنکھوں کے امراض کے ہمراہ جگر خراب ہو صبح کے وقت علامات میں اضافہ ہو جاتا ہے چند علامات میں ٹھنڈے پانی سے نہانے سے افاقہ ہوتا ہے نیٹرم میور سیپیا کی مانند رحم کے معکوس اثرات کی وجہ سے پیدا ہونے والی آنکھوں کی سوزش میں استعمال کی جاتی ہے پپوٹے گر جاتے ہیں لیکن نیٹرم میور کی آنکھوں کی سوزش میں پپوٹے زیادہ تشنجی طور پر بند ہوتے ہیں اور ان میں مروڑنے والے درد ہوتے ہیں آنکھوں سے پتلا اور تیزابی اخراج ہوتا ہے۔ منہ کے کونے اور آنکھوں کے کونے چڑ جاتے ہیں آنکھوں میں درد ہوتا ہے نچلی جانب دیکھنے سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ایلومینا میں بھی پپوٹے گر جاتے ہیں پپوٹوں میں خشکی جلن اور نظر کا دھندلا پن موجود ہے شام اور رات کو تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے آنکھوں کے اندرونی کونے متاثر ہوتے ہیں۔

اب ہم سیپیا کے آلات شکم پر عمل کی جانب توجہ دیں گے۔ جیسا کہ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ سیپیا سوہضمی کی دوا بھی ہے ایسی سوہضمی جس کی وجہ رحم کے امراض ہوں بدہضمی کے ہمراہ معدہ کے سوراخ میں خالی پن کا احساس ہو منہ کا ذائقہ کھٹا یا کڑوا ہو زبان پر سفید پشم ہو اچار کھانے کی خواہش ہو ایسا محسوس ہوتا ہو کہ اچار کھانے سے مرض میں افاقہ ہو جاتا ہے قبض عموماً موجود ہوتا ہے۔ پاخانہ سخت خشک اور نامکمل ہوتا ہے حتی کہ اگر پاخانہ سخت نہ بھی ہو تو بھی مشکل سے خارج ہوتا ہے شکم سوجا ہوا اور ہوا سے پھولا ہوا ہوتا ہے جگر کے مقام پر ہمیشہ دکھن ہوتی ہے اگر آپ جسم کا معائنہ کریں تو جگر بڑھا ہوا محسوس ہوگا چربی یا نشاستہ کی مانند ابتری کی وجہ سے نہیں بلکہ اجتماع خون کی وجہ سے بواسیری مسے بھی سیپیا کی

مظہر علامت ہیں جب پاخانہ کے ہمراہ خون خارج ہوتا ہو مقعد میں بھراؤ کا احساس ہو جیسے کسی بیرونی شے سے مقعد بھرا ہوا ہے جس کی وجہ سے پاخانہ کرنے کی اکساہٹ ہوتی ہے۔ پیشاب میں خاص بدبو ہوتی ہے پیشاب گدلا ہوتا ہے جب پیشاب کچھ دیر ساکن رہے تو یورک ایسڈ تہ نشین ہو جاتا ہے جو برتن کی دیواروں کے ساتھ چپک جاتا ہے۔

لائیکوپوڈیم سیپیا کی شایان شان ہم چشم ہے اس کی علامات بھی ہو بہو ایسی ہیں جیسا کہ اوپر بیان کی جا چکی ہیں لیکن ان دونوں ادویات کا فرق چند الفاظ میں بیان کیا جا سکتا ہے معدہ کا خالی پن سیپیا کی نمایاں علامت ہے اور کھانے کے بعد شکم سیری کا احساس لائیکوپوڈیم کی علامت ہے لائیکوپوڈیم کی یہ علامت بقیہ تمام علامات پر بھاری ہوتی ہے اور یہ علامت زبان کی کسی رنگت کے بغیر ہوتی ہے منہ کا ذائقہ کھٹا یا کھٹے ڈکار اور جلن اگرچہ عام ہوتی ہے معدہ میں خمیر اٹھتا ہے کھانے کے بعد دوران خون میں ابتری آجاتی ہے اور اس کے ہمراہ ناقابل برداشت غنودگی ہوتی ہے پیشاب میں سرخ رنگ کی ریگ خارج ہوتی ہے قبض ہوتا ہے پاخانہ کی خواہش اور مقعد میں سکڑاؤ کا احساس ہوتا ہے تاہم پیشاب بدبودار نہیں ہوتا جبکہ سیپیا کا پیشاب بدبودار ہوتا ہے۔

سلفر بھی سیپیا سے کئی طرح کی مماثلت رکھتی ہے دونوں ادویات سستی کاہلی اور ردعمل کی کمی میں استعمال کی جاتی ہیں شکم میں خون کی فراوانی ہوتی ہے جگر میں اجتماع خون بواسیری مسے۔ قبض۔ دن گیارہ بجے بھوک لگتی ہے منہ کا ذائقہ کڑوا یا کھٹا ہوتا ہے ڈکار کھٹے یا سڑے ہوئے انڈوں کے ذائقہ والے ڈکار آتے ہیں معمولی سی غذا سے پیٹ بھر جاتا ہے۔ سلفر کا چہرہ سرخ اور اس پر بڑی بڑی پھنسیاں ہوتی ہیں کبھی کبھار دھبے ہوتے ہیں تھوک سے متلی ہوتی ہے مریض غذا کی قے کرتا ہے مریض برانڈی بیئر اور میٹھی اشیاء کی خواہش کرتا ہے لیکن یہ اشیاء ناموافق پڑتی ہیں۔ مریض کو دن گیارہ بجے بھوک لگتی ہے لیکن سیپیا میں معدہ کا خالی پن غشی قبض اور قبض کے ہمراہ پاخانہ کی حاجت جیسا کہ نکس کی علامت بھی ہے۔

معدہ کے خالی پن میں سیپیا کا موازنہ کلکیریا۔ کوکولس۔ سٹینم۔ اگنیشیا۔ کاربو اینی

میلس سار سپر یلا نکولم۔ اولی اینڈر۔ اپی کاک۔ تھیا۔ سٹافی سیگریا۔ ایسی ٹک ایسڈ۔ اور ہائیڈراسٹس سے کریں۔

کوکولس کی کمزوری پورے شکم اور سینہ تک بڑھ جاتی ہے مریضہ بولتے وقت تھک جاتی ہے یہ احساس زیادہ ورزش کے بعد تازہ ہو جاتا ہے اور خاص طور پر نیند ضائع ہونے سے یہ احساس اور زیادہ ہو جاتا ہے۔

کالی کارب میں خالی پن کا احساس غذا کھانے سے پہلے ہوتا ہے بھوک کے احساس سے بھی زیادہ کھانے کے بعد معدہ میں بوجھ خاص طور پر معمولی سا سوپ پینے کے بعد بوجھ سٹینم میں غذا کھا لینے کے بعد بھی خالی پن کا احساس موجود رہتا ہے اور بڑھتے بڑھتے پورے سینہ میں خالی پن محسوس ہوتا ہے۔

اگنیشیا کے خالی پن کے ہمراہ مریض ٹھنڈے سانس لیتا ہے۔ کاربو اینی میلس کا خالی پن جسمانی سیال ضائع ہو جانے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ نکولم کا خالی پن غذا کی خواہش کے بغیر ہوتا ہے۔ سار سپریلا میں خالی پن کے ہمراہ شکم میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ اولی اینڈر میں شکم میں بوجھ کا احساس اور سینہ میں ٹھنڈک کا احساس اور خالی پن کا احساس ہوتا ہے۔ ایکٹیا ریسی موسا اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب معدہ میں خالی پن، کانپنے کا احساس شکم سے شروع ہو کر پورے جسم میں پھیل جاتا ہو۔

ہائیڈراسٹس کے پاخانے آؤن سے ڈھکے ہوتے ہیں معدہ میں ڈوبنے کا احساس اور دل کی دھڑکن تیز ہوتی ہے۔

تھیا معدہ کا خالی پن اور غشی پیدا کرتی ہے سر درد ایک نقطہ سے شروع ہو کر پھیلتا ہے بائیں بیضہ دانی میں درد ہوتا ہے۔

Scanned by CamScanner

لیکچر نمبر ۱۱

سیپیا (جاری)

آیئے دوبارہ سیپیا کا مطالعہ شروع کرتے ہیں اور شکم کے نچلے حصے میں جاتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ سیپیا رحم پر شدت سے اثر انداز ہوتی ہے جیسا کہ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ سیپیا رحم میں اجتماع خون اور رحم کا ٹل جانا پیدا کرتی ہے جب سیپیا کی کسی مریضہ کا مرض ترقی یافتہ ہو تو رحم بڑھ جاتا ہے اور رحم کی گردن سوج جاتی ہے۔ یا رحم ٹل جاتا ہے یا الٹ جاتا ہے لیکوریا بہت نمایاں علامت ہے لیکوریا کا رنگ سبزی مائل زرد ہوتا ہے لیکوریا بدبودار ہوتا ہے ان علامات کے ہمراہ شکم میں درد اور بوجھ کا رخ نچلی جانب ہوتا ہے۔ کمر میں درد ہوتا ہے کبھی کبھار یہ درد اس شدت کے ساتھ ہوتا ہے کہ سانس لینا دوبھر ہو جاتا ہے بسا اوقات مریضہ کو یہ احساس ہوتا ہے کہ اندام نہانی کے راستے سب کچھ باہر نکل جائے گا۔ یہ احساس ٹانگیں آرپار کر کے بیٹھ جانے سے ختم ہو جاتا ہے۔ نچلی جانب بوجھ کے احساس کے ہمراہ کمر درد بھی ہوتا ہے کھڑا ہونے یا حرکت کرنے پر درد میں شدت آجاتی ہے رحم کے اندر جلن دار درد ہوتا ہے کبھی کبھار درد چبھن دار اور گولی مارنے کے سے ہوتے ہیں جو اوپر کی جانب جاتے ہیں ممکن ہے کہ یہ احساس بھی ہو کہ رحم کو کسی ہاتھ نے پکڑ رکھا ہے۔ یہ علامت کیکٹس اور للیم ٹگرینم میں بھی موجود ہے ماہواری عموماً دیر سے آتی ہے اور مقدار میں کم ہوتی ہے اگرچہ ہو سکتا ہے کہ ماہواری غیر معمولی طور پر جلد آئے اور وافر مقدار میں آئے۔

سیپیا کی قریب ترین مماثل دوا للیم ٹگرینم ہے اس دوا کی آزمائش کے لئے ہم ڈاکٹر ولیم پین کے بہت مشکور ہیں انہوں نے اس دوا کی آزمائش تب کی تھی جب انہوں نے یہ پڑھا کہ اس پودے کے پھولوں نے ایک بچے کو تشنج میں مبتلا کر دیا انہوں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے یہ

Scanned by CamScanner

پودانچوں کے تشنج میں فائدہ مند ثابت ہو۔ آزمائش کے دوران ان کی مدد چند عورتوں اور ڈاکٹر ڈنہم نے کی۔ انہوں نے تشنج کی علامات کا مشاہدہ کیا مگر اس کے ہمراہ عورتوں کے رحم اور بیضہ دانیوں کے عمل میں تبدیلیوں کا مشاہدہ بھی کیا۔ للیم ٹگرینم کی علامات عموماً حمل اور وضع حمل کے بعد پیدا ہوتی ہیں للیم ٹگرینم اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب وضع حمل کے بعد رحم اپنی اصل حالت میں واپس نہ آیا ہو اور اخراجات طویل ہو گئے ہوں جب مریضہ اٹھ کر چلنے کی کوشش کرتی ہے تو رحم اپنے وزن کی وجہ سے گر جاتا ہے مریضہ شکم کے نچلے حصے میں بوجھ اور کچھاؤ کی شکایت کرتی ہے مریضہ چاہتی ہے کہ شکم کے اعضاء کو سہارا دیا جائے یہ علامت سیپیا سے مماثل ہے جیسا کہ میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں کہ سیپیا کی مریضہ ٹانگیں آرپار کر کے بیٹھتی ہے تاکہ مصنوعی طور پر رحم کو سہارا فراہم ہو۔ دونوں ادویات کا لیکوریا بھی مماثل ہے سیپیا کا لیکوریا زردی مائل بھورا اور جگہ چھیلن دیتا ہے یہ چھلن للیم ٹگرینم کی خصوصیت ہے۔

للیم ٹگرینم کی دو آزمائش کنندہ کے رحم ٹل گئے ایک کا رالٹ گیا۔ للیم میں پیشاب کرنے کی شدید خواہش ہوتی ہے جب پیشاب خارج ہوتا ہے تو مجری البول میں جلن اور دکھن ہوتی ہے اسی طرح جب لیکوریا خارج ہوتا ہے تو فرج کے سوراخ میں ایسا ہی ہوتا ہے علاوہ ازیں مریضہ میں آپ کو پاخانہ کرنے کی خواہش نظر آئے گی صبح کے وقت مریضہ بستر سے نکل کر باتھ روم کی جانب بھاگے گی پاخانہ زرد پھس پھسا اور سوراخ مقعد میں کچلے جانے کا احساس پیدا کرتا ہے یہاں للیم ٹگرینم سلفر کے الٹ ہے سلفر میں صبح کے وقت دست آتے ہیں للیم میں بعد دوپہر علامات میں اضافہ ہو جاتا ہے جبکہ سیپیا کی علامات میں قبل دوپہر اضافہ ہو جاتا ہے۔ للیم ٹگرینم کی سینہ کی چند علامات قابل غور ہیں مریضہ کو احساس ہوتا ہے کہ سینہ بھرا ہوا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سینہ میں بہت زیادہ خون بھر گیا ہے مریضہ چاہتی ہے کہ کھڑکیاں کھلی رکھی جائیں کیونکہ تازہ ہوا سے مریضہ کو افاقہ ہوتا ہے سینہ میں بھراؤ عروق دمویہ میں خون رکنے سے پیدا ہوتا ہے اس کے ہمراہ منہ میں خون کا ذائقہ ہوتا ہے جو ہیں

Scanned by CamScanner

پلساٹیلا اور ہیما میلس کی یاد دلاتا ہے دونوں ادویات میں یہ علامت موجود ہے۔ ایسا احساس ہوتا کہ جیسے پستانوں میں گولی پڑی ہوئی ہے دل میں ٹھنڈک کا احساس (اس علامت کو نیٹرم میور شفایاب کرتی ہے) جب یہ علامت دماغی محنت کے دوران ابھرے لیکن للیم میں یہ علامت رحمی امراض سے جنم لیتی ہے۔ کالی بائی کرام۔ کالی کلوریٹم اور کاربو اینی میلس میں بھی یہ علامت موجود ہے ڈاکٹر رچرڈ ہیوز کہتے ہیں کہ انہوں نے اس علامت کو پٹرولیم سے شفایاب کیا۔

ڈاکٹر ڈنہم کے مطابق ہیلونیاس زبردست مالیخولیا پیدا کرتی ہے ایسی افسردگی جس کی کوئی وجہ نہ بیان کی جاسکے رحم میں دکھن رحم کی موجودگی کا احساس اور بوجھ۔ للیم ٹگرینم عقل پر اثرانداز ہوتی ہے اور جلدبازی کے ہمراہ کمزوری اور پریشانی پیدا کرتی ہے جیسے کہ مریضہ کو کوئی خوفناک مرض ہے۔

علاوہ ازیں ہیلونیاس بہترین دوا ہے جب تھکاوٹ اور درد کا احساس ہو ٹانگوں اور کمر میں کچھ جلن ہوتی ہو یہ عورتوں کی عام علامت ہے اس کے لئے دوا کی ضرورت نہیں ہوتی۔ تاآنکہ پکرک ایسڈ نہ ہو پکرک ایسڈ اس کو مستعدی سے ختم کرتی ہے۔

ہیلونیاس کی کمزوری کی وجہ ناقص غذائیت ہے تجربات شاہد ہیں کہ ہیلونیاس سرخ خلیوں اور خون کی عام کمزوری پیدا کرتی ہے۔ مزمن مریضوں میں سیپیا کے بعد سلفر کی ضرورت پڑتی ہے دونوں ادویات کا تعلق ادویات کی عام طاقت سے ہے۔ دونوں ادویات شکمی اجتماع خون اور عروق دموبہ کی دوسری خرابیاں دور کرتی ہیں کبھی کبھار جب سلفر استعمال کی جارہی ہو تو قبل دوپہر معدہ کا خالی پن شروع ہو جاتا ہے یا گرمی کی لہریں آنے لگتی ہیں یا ایک جانبی سر درد شروع ہو جاتا ہے اور مریض کو کمزور کر دیتا ہے۔ بواسیری مسے تکلیف پہنچاتے ہیں نچلی جانب کا وجیہ مسلسل شروع ہو جاتا ہے اعضائے ولادت میں کمزوری کا احساس ہوتا ہے اب سلفر بند کر دی جاتی ہے یکدم مریضہ کی صحت میں ترقی شروع ہو جاتی ہے اور علامات سیپیا کی جانب جاتی ہیں پس یہ دونوں ادویات باری باری دی جاسکتی ہیں ایسی کئی مریضائیں مشاہدہ میں آئیں ہیں۔ مغرب کی ایک مریضہ ان دونوں ادویات سے شفایاب ہوگئی اور دیر تک صحت

Scanned by CamScanner

یاب رہی وہ کئی سالوں سے بیمار تھی۔ میوریکس جو کہ ایک پلپلا جانور ہے سیپیا سے خاندانی مماثلت رکھتی ہے اگرچہ اس کی آزمائش بہت کم ہوئی ہے لیکن تجربات نے میوریکس کی کئی علامات کی تصدیق کی ہے ڈاکٹر ڈنہم اور ان کے بعد ڈاکٹر بی ایف بیٹس نے میوریکس اور سیپیا کا موازنہ کیا ہے جن کی راہ نمائی دونوں ادویات کا فرق محسوس کرنے کے لئے کافی ہے۔

میوریکس اپنی رشتہ دار ادویات کی مانند رحم میں اجتماع خون معدہ کا خالی پن اعصابی کمزوری دماغی افسردگی اور بیضہ دانی کی سوزش پیدا کرتی ہے لیکن پھر بھی اختلاف موجود ہے میوریکس خواہش نفسانی میں اکساہٹ پیدا کرتی ہے معمولی سا ہاتھ لگانے سے ہم بستری کرنے کی خواہش بیدار ہو جاتی ہے اس کے اخراجات سیپیا کی نسبت زیادہ ہوتے ہیں۔ پس ماہواری زیادہ ہوتی ہے آدھی رات کے بعد بہت زیادہ پیشاب آتا ہے پیشاب کا رنگ زرد ہوتا ہے مریضہ یکدم جاگ جاتی ہے پیشاب کی خواہش بنی ہوئی ہوتی ہے یہ علامات سیپیا میں نمایاں نہیں ہے دونوں ادویات میں ماہواری رک کر آتی ہے دونوں ادویات رحم کی گردن کے امراض میں فائدہ مند ہیں جب رحم کی گردن میں دکھن ہو یا احساس ہو کہ پیڑو میں کسی دکھتی ہوئی جگہ کو دبایا جا رہا ہو۔ (ڈاکٹر بیٹس) نشتر مارنے کے سے درد نچلی جانب سے شکم کی جانب یا سینہ کی جانب آتے ہیں سبز یا گاڑھا لیکوریا آتا ہے یا لیکوریا خونی ہوتا ہے۔ آلات تناسل کی برانگیختگی میں میوریکس للیم ٹگرینم اور پلاٹینا سے مماثلت رکھتی ہے میوریکس کی پیشاب کی علامات کریوزوٹ سے مماثل ہیں۔

پیشاب کی زیادتی روکنے کے لئے میوریکس کو استعمال کیا جا چکا ہے جب خاص طور پر رات کو زیادہ پیشاب آتا ہو کریوزوٹ میں پیشاب کی خواہش اچانک پیدا ہو جاتی ہے اتنی جلدی مریض بستر سے باہر نہیں نکل سکتا جلدی سے پیشاب کر دیتا ہے وافر مقدار میں بدبودار پیشاب خارج ہوتا ہے علاوہ ازیں کریوزوٹ بھی سیپیا سے کچھ مماثلت رکھتی ہے دونوں میں ماہواری رک رک کر آتی ہے کمر میں نچلی جانب کھچاؤ اور آلات ولادت کا باہر کی جانب دباؤ ہم بستری دردناک حمل کے دوران قے پیشاب میں سرخ رنگ کے تہ نشین پیشاب گدلا بدبودار لیکن

Scanned by CamScanner

کریوزوٹ میں کثیر ماہواری آتی ہے ماہواری کے ہمراہ کچھ معکوس علامات بھی ہوتی ہیں ایسی معکوس علامات سیپیا میں بھی ہیں خاص طور پر سننا مشکل ہو سر میں بھنبھناہٹ اور گرجنے کی آوازیں آتی ہیں کمر میں نچلی جانب کھچاؤ کو حرکت کرنے سے افاقہ ہوتا ہے جبکہ سیپیا میں حرکت سے اضافہ ہوتا ہے لیکوریا زیادہ تیزابی اور خراش دار ہوتا ہے جہاں سے گزرتا ہے چھیل دیتا ہے کبھی کبھار لیکوریا زرد اور اس کی بو تازہ سبز گندم کی مانند ہوتی ہے۔ لیکوریا کا تیزابی پن ہمیں سیپیا سے کریوزوٹ کی جانب متوجہ کرتا ہے اسی طرح میوریکس سے بھی توجہ کریوزوٹ کی جانب جاتی ہے اس وجہ سے رحم کی گردن کے کینسر یا دوسری اقسام کے ناسور کی جانب راہ نمائی ملتی ہے۔ ہم کریوزوٹ کا انتخاب اس وقت کرتے ہیں جب رحم کی گردن میں جلن سوجن ورم اور خونی زرد پانی کا اخراج ہو رہا ہو چھونے سے پر حسی ہم بستری سے پر حسی اور بدبو موجود ہو جو کسی اور دوا میں نہیں ہے جن کا ذکر کیا جا چکا ہے۔

سٹینم رحم ٹل جانے خالی پن نچلی جانب بوجھ اور مالیخولیا میں سیپیا سے مماثلت رکھتی ہے لیکن سٹینم کی نمایاں علامات سخت پاخانہ کرتے وقت رحم کا ٹل جانا موجود ہے ڈاکٹر ہیوز کہتے ہیں کہ اس دوا سے نچلی جانب بوجھ کا احساس ختم ہو جاتا ہے جو کہ ہر عورت میں موجود ہوتا ہے اور وہ اضافتاً کہتے ہیں کہ میں رحم ٹل جانے میں اس دوا کی قوت سے حیران ہوں یہ رحم کے بندھنوں کو طاقت بخشتی ہے۔

نکس وامیکا جگر کے ترچھے شگاف میں خون کی بے حرکتی رحم میں اجتماع خون پاخانہ کی خواہش کمر درد حرکت سے اضافہ بواسیر اور علی الصبح تین بجے جاگنے میں سیپیا سے مماثلت رکھتی ہے لیکن نکس وامیکا بافتوں میں ایک خاص قسم کی سوزش پیدا کرتی ہے مریض پر حس ہو جاتا ہے۔ جبکہ عمل مقررہ تھم تھم کے کبھی تشنجی طور پر غیر ہم آہنگی سے ہوتے ہیں تخمیر کی علامات بہتر ہوتی ہیں یہ وہ علامات ہیں جو کسی نروس مریض میں تحریک دینے والی ادویات اور مصالحہ دار غذا سے پیدا ہوتی ہیں اس لئے کھانے کے بعد کپڑے ڈھیلے کرنے پڑتے ہیں اصل قے آنے سے پہلے ڈکار آتے ہیں کھانے کے بعد متلی کمزوری اور غشی ہوتی ہے جیسا کہ دست

Scanned by CamScanner

آور دوا سے پیدا ہوتی ہیں لیکن خالی پن نہیں ہوتا جیسا کہ سیپیا یا میوریکس میں ہے۔

بار بار پاخانہ کرنے کی خواہش ہوتی ہے ماہواری بہت جلد اور کثیر مقدار آتی ہے درد اور مروڑ سیپیا سے زیادہ ہوتے ہیں نچلی جانب بوجھ اور کھچاؤ کم ہوتا ہے نکس کی ایک عام علامت سیون میں ٹکڑے ہو جانے کا احساس ہے دراصل یہ فرج میں جلن اور سوجن کا احساس ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ رحم گر گیا ہے۔

ایلوز جگر پر اثر انداز ہو کر صفرا کی مقدار بڑھاتی ہے انتڑیوں میں قولنجی درد پیدا کرتی ہے دست لاتی ہے ایلوز کا انتڑیوں اور رحم پر عمل سیپیا کی یاد دہانی کراتا ہے کیونکہ ایلوز بھی اعضا میں اجتماع خون پیدا کرتی ہے ساتھ ہی ساتھ عروق دمویہ میں خون کی بہتات پیدا کرتی ہے جس کی وجہ سے جلن پیدا ہوتی ہے لیکن ڈھیلا پن کھچاؤ خالی پن غصہ مقعد کی کمزوری صرف سیپیا میں موجود ہے ایلوز کا مریض اس سے ناطاقتی یا فالج کا نام دیتا ہے ایسا فالج جس میں حس باقی رہتی ہے مگر اعصابی حرکت زائل ہو جاتی ہے مریضہ بھاری پن بوجھ اور نچلی جانب کھچاؤ کی شکایت کرتی ہے اس بوجھل پن کا تعلق پیڑو سے رحم سے سیون سے مقعد اور دبچی کی ہڈی اور انتڑیوں سے ہوتا ہے۔

حقیقت میں یہ بوجھل پن پورے جسم میں ہوتا ہے حتیٰ کہ پیشانی کے آرپار بوجھل سر درد آنکھوں میں بوجھل پن اور متلی مریضہ درد کی وجہ سے آنکھوں کو چھوٹا کر لیتی ہے سر کی چوٹی پر بوجھ۔ سر درد کا تعلق انتڑیوں اور رحم کے عوارضات سے ہوتا ہے۔ علامات بدل بدل کر آتی ہیں۔ (پوڈوفائلم کی مانند) بوجھل پن اور بھراؤ کے ہمراہ انسانی جسم کے فطری سوراخوں کے گول پٹھے جو گول دائرے کی صورت ہوتے ہیں ان میں کمزوری آجاتی ہے مریض کو ان پر اختیار نہیں رہتا۔ مریض کی ہوا خارج ہو تو پاخانہ نکل آتا ہے پاخانہ اور پیشاب اکٹھے خارج ہوتے ہیں مریضہ جب بھی پیشاب کرتی ہے تو اس کو احساس ہوتا ہے کہ معمولی سا پتلا پاخانہ بھی خارج ہوگا۔ صبح کے وقت اچانک پاخانہ کرنے کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ ایلوز کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جب رحم ٹل جانے کے ہمراہ شکم میں اور کمر میں بوجھل پن ہو اور مقعد پر

مقعد پر اختیار نہ ہو ایسی مریضاؤں کو بغیر کسی اطلاع کے بار بار دستوں کی شکایت ہو جاتی ہے مریضہ کمزوری محسوس کرتی ہے اس کو ایسا احساس ہوتا ہے کہ ابھی دست لگ جائیں گے ۔اگر دست لگ جائیں تو پاخانہ کم اور ہوا زیادہ خارج ہوتی ہے۔ مریضہ ضعف کا شکار ہو جاتی ہے اور اس کو چپچپا پسینہ آتا ہے اگر مریضہ کو بواسیر ہو تو مسے باہر نکل آتے ہیں مسوں کو ٹھنڈے پانی سے دھونے سے افاقہ ہوتا ہے یہاں پوڈوفائلم اپنا اظہار کرتی ہے پوڈوفائلم بھی جگر پر اثر انداز ہوتی ہے دست لاتی ہے رحم گر جاتا ہے مقعد ٹل جاتا ہے اور معدہ میں خالی پن کا احساس پیدا کرتی ہے دائیں بیضہ دانی اور ٹانگوں میں درد پیدا کرتی ہے معدہ کے اوپری حصے اور دپچی کی ہڈی میں جلن پیدا کرتی ہے ماہواری کم آتی ہے ۔

پوڈوفائلم کی رحم ٹل جانے کی علامات تاہم سیٹنم سے مماثلت رکھتی ہیں آلات تناسل میں یہ احساس ہوتا ہے کہ پاخانہ کرتے وقت سب کچھ باہر نکل جائے گا یہی احساس سیٹنم میں قبض والے پاخانے کے ہمراہ ہوتا ہے پوڈوفائلم پیٹرو کے علاقے میں زیادہ ڈھیلان پیدا نہیں کرتی۔ایسا احساس ہوتا ہے کہ پوڈوفائلم پہلے معدہ جگر اور اس کے بعد مقعد اور رحم پر اثر انداز ہوتی ہے۔ پوڈوفائلم اس وقت بہت موثر ثابت ہوتی ہے جب معدہ کی علامات اور رحم کی علامات اکٹھی ہوں۔ پوڈوفائلم شکم کے نچلے حصے میں نچلی جانب بوجھ پیدا کرنے میں سیپیا سے مماثلت رکھتی ہے یہ بوجھ لیٹ جانے سے کم ہو جاتا ہے بیضہ دانی میں درد ہوتا ہے لیکن پوڈوفائلم معدے اور جگر کی علامت میں سیپیا سے مختلف ہے۔جگر میں اجتماع خون وزنی کیفیت کھچاؤ دکھن جس کو ملنے سے افاقہ ہو دست صرف صبح کے وقت یا دن کے اوقات کبھی کبھار پاخانہ سے بڑی آنت بھری ہوتی ہے بار بار پاخانہ آتا ہے دست پانی کے سے چشمہ کی مانند ابلنے والے دست ۔صبح تین بجے سے لے کر بعد دوپہر تک دست آتے ہیں پاخانہ آنے سے پہلے مقعد باہر نکل آتا ہے پاخانہ کرنے کے بعد شکم میں کمزوری کا احساس۔مقعد کمزور اور مقعد باہر نکل آتا ہے مقعد کی کمزوری ایلوز سے مماثل ہے یہ شدید دستوں کا فائٹ ہے سیپیا کا سا دھیلا پن نہیں ہے۔

پلسائیلا سیپیا کی نزدیک ترین مماثل دوا ہے پلسائیلا کم مقدار دیر کے بعد آنے والی

ماہواری نچلی جانب بوجھ کمر درد۔ غشی رحم میں مروڑ نے والے درد آدھے سر کا درد اور کیلوں کو شفایاب کرتی ہے یہ ان عورتوں کو موافق ہے جو ارادے کی پکی نہ ہوں ہر بات منظور کر لیتی ہوں اور بات بات پر رو پڑتی ہوں یا خاموش اور افسردہ ہوتی ہیں ان کو خوش کرنا مشکل ہوتا ہے۔

پریشانی معدہ سے اٹھتی ہے یا دل سے اٹھتی محسوس ہوتی ہے اس کے ہمراہ متلی ہوتی ہے مریضہ پریشان ہوتی ہے کہ موسم گرم ہے رات کو گرمی لگتی ہے مریضہ غش کھا جاتی ہے اسے کھلی ہوا کی ضرورت ہے اگرچہ ہوا میں مریضہ کو سردی محسوس ہو گی مگر پھر بھی عموماً مریضہ بہتری محسوس کرتی ہے دردوں کے ہمراہ سردی لگتی ہے خون کی کمی ہوتی ہے سبز بھس ہوتا ہے۔

پلساٹیلا کے رحم کے درد کاٹنے والے دبانے والے ہوتے ہیں۔ دردوں کے ہمراہ بوجھل پن کا احساس ہوتا ہے جن کا رخ بیرونی اعضائے تناسل کی جانب ہوتا ہے وزنی کیفیت کا احساس جیسا کہ پتھر پڑا ہوا ہے وزن کا احساس معدہ اور دیچی کی ہڈی میں ہوتا ہے قولنجی درد اور مروڑ دار درد غالب ہوتے ہیں۔

نچلی جانب بوجھ اتنا نمایاں نہیں ہوتا۔ پس ہم پلساٹیلا کو ماہواری کی کمی اور دردزہ میں استعمال کر سکتے ہیں پلساٹیلا مناسب طریقے سے عمل کرتی ہے درد رک رک کر آتے ہیں ماہواری بھی رک رک کر آتی ہے دردزہ مروڑ دار اور بے قاعدہ ہوتے ہیں آخر کار مکمل سکون ہو جاتا ہے دراصل ابتدا ہی سے قوت درکار ہوتی ہے اس لئے درد رک رک کر آتے ہیں اور آخر کار درد ختم جاتے ہیں۔ سیپیا میں نچلی جانب زیادہ بوجھ اور درد مروڑ دار ہوتے ہیں اگر دردزہ میں سیپیا مظہر دوا ہو تو رحم کی گردن سوجی ہوتی ہے نرم نہیں ہوتی اور بچہ پیدا نہیں ہوتا ممکن ہے رحم کے منہ میں سکڑاؤ ہو اور دور اوپر کی جانب گولی کی مانند جاتے ہوں یہاں پر سیپیا کلکیریا کارب اور جلسی میم کی طرف داری کرتی ہے جبکہ پلساٹیلا کالوفائلم اور سیکیل کار کی طرف دار دوا ہے۔

Scanned by CamScanner

پلساٹیلا مزاجاً پراشک دوا ہے پلساٹیلا کی مریضہ لہری متلون چڑچڑی یا رحم دل ہوتی ہے سیپیا کی مریضہ پراشک لیکن سیپیا کی مریضہ آسانی سے غصے میں آجاتی ہے برانگیختہ ہو جاتی ہے مزاج میں بے اعتنائی ہوتی ہے میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں کہ سیپیا رحم کی گردن کی سختی اجتماع خون دکھن اور جلن میں استعمال کی جاسکتی ہے۔

اورم میٹ اور اورم میور نیٹرو نیٹم ایک جیسی ادویات ہیں سونا اعضا میں جتماع خون پیدا کرتا ہے لیکن اورم سیپیا سے مختلف عمل کرتی ہے جب اورم کے اثرات کا مطالعہ کیا جائے تو نمایاں علامات کے دو گروہ نظر آتے ہیں پڑھنے والا بھی متاثر ہو جاتا ہے ایک اعصابی برانگیختگی اور دوسری عروق میں جلن تاہم پہلی علامت تقویت کی نمائندگی نہیں کرتی دوسری علامت خون کا بھراؤ پیدا کرتی ہے دونوں کمزوری کی نمائندگی کرتی ہیں جگر گردوں اور رحم میں اجتماع خون ہوتا ہے بعد میں دل کی سوزش اور عضوی بھراؤ پیدا ہوتا ہے۔

اگر اورم میٹ کو مسلسل استعمال کیا جائے تو بخار پیدا کرتی ہے جو کہ مرکیورس کے بخار سے مشابہ ہوتا ہے کثیر پسینہ آتا ہے منہ میں تھوک زیادہ پیدا ہوتا ہے پیشاب زیادہ آتا ہے مابعد ریشہ دار بافتوں میں ابھار پیدا ہونے کا میلان ہوتا ہے جس کے نتیجے میں جگر کا کینسر پیدا ہو جاتا ہے سب سے پہلے غدودوں میں اکساہٹ پیدا ہو جاتی ہے غدود بڑھ جاتے ہیں سخت ہو جاتے ہیں ہڈیوں کی جھلی بیمار ہو جاتی ہے آخر کار ہڈیاں بھر بھری ہونے لگتی ہیں۔ ان تبدیلیوں کو مد نظر رکھیں کیونکہ یہ ہی اس دوا کی نمایاں علامات ہیں اس دوا سے جزبات بہت متاثر ہوتے ہیں مریض معمولی سی مخالفت سے غصے میں آجاتا ہے ہو سکتا ہے مریض میں خوش مزاجی بھی ہو مگر سب سے ثابت قدم علامت مالیخولیا اور زندگی سے بے زاری ہے۔ اس کے ہمراہ خودکشی کی جانب میلان ہوتا ہے مریضہ سوچتی ہے کہ وہ اب اپنوں کی محبت کے قابل نہیں رہی قسمت اس کے خلاف ہے اور وہ اب اس دنیا کے قابل نہیں ہے مریضہ موت کی خواہش کرتی ہے مریضہ پر پریشانیاں قبضہ جمالیتی ہیں مریضہ خوف سے کانپتی ہے تیز چلنے سے سینہ میں اجتماع خون ہو جاتا ہے ایسا احساس ہوتا کہ سینہ پھٹ جائے گا۔ رحم میں چھل جانے کا

Scanned by CamScanner

سا درد ہوتا ہے مریضہ پریشان خوف زدہ اور گھبرائی ہوئی ہوتی ہے رحم میں اجتماع خون اور رحم اپنے ہی وزن کی وجہ سے ٹل جاتا ہے خواہش ہم بستری بہت زیادہ ہو جاتی ہے اورم میٹ میں اجتماع خون رحم ٹل جانا اور مالیخولیا موجود ہے۔ جیسا کہ سیپیا اور میوریکس کی علامات ہیں مگر علامات کا راستہ مختلف ہے دماغی علامات خاص طور پر مختلف ہیں۔ اورم میں مالیخولیا افسردگی اور یہ احساس کہ دوست اس کے دوست نہیں رہے لیکن سیپیا میں دوستوں سے بے اعتنائی ہوتی ہے اورم کی پریشانی دل کے اوپر سے اٹھتی ہے مریضہ جگہ جگہ پھرتی ہے (آرسنک) معمولی سا شور مریضہ کو پریشان کر دیتا ہے سیپیا میں بھی پریشانی ہے یہ سچ ہے مگر یہ دلی پریشانی نہیں ہے اور اس پریشانی کے ہمراہ گرمی کی لہریں آتی ہیں دونوں ادویات زندگی سے نفرت پیدا کرتی ہیں اور موت کی خواہش ہوتی ہے حتیٰ کہ خودکشی کا خیال بھی آتا ہے (اورم) کیونکہ مریضہ سمجھتی ہے کہ وہ اپنوں کی محبت کے قابل نہیں ہے (ٹال کاٹ) لیکن سیپیا کی عورت ترک محبت کرتی ہے اس لئے زندگی سے بیزار ہوتی ہے پلاٹینا ایک جانب تو اورم سے مطابقت رکھتی ہے دوسری جانب سیپیا سے مطابقت رکھتی تینوں ادویات میں زندگی سے بیزاری موجود ہے تاہم زندگی سے بیزاری کے ہمراہ پلاٹینا میں مرنے سے بہت خوف آتا ہے لیکن مریضہ یہ سمجھتی ہے کہ موت کا وقت نزدیک ہے اورم کی مانند پلاٹینا کی مریضہ سمجھتی ہے کہ وہ اکیلی ہے لیکن مریضہ کی دماغی حالت خاص ہوتی ہے۔ وہ دنیا سے الگ تھلگ ہوتی ہے پلاٹینا کی مریضہ کو تمام اشیاء چھوٹی نظر آتی ہیں مریضہ اپنے گھر سے تھوڑی دیر غائب رہ کر واپس آئے تو اسے اپنے گھر کی اشیاء اجنبی محسوس ہوتی ہیں مریضہ خود کو بڑا تصور کرتی ہے دوسرے لوگ اسکو حقیر محسوس ہوتے ہیں اسی طرح اشیاء بھی مریضہ کو اپنی حقیقی جسامت سے چھوٹی محسوس ہوتی ہیں اعضائے مخصوصہ کی جلن اور خواہش نفسانی کی زیادتی میں پلاٹینا کا مقابلہ نہ تو اورم میٹ نہ ہی سیپیا کر سکتی ہیں پلاٹینا کی ماہواری کثیر اور اس میں جمے ہوئے خون کے لوتھڑے خارج ہوتے ہیں پلاٹینا اور سیپیا میں رحم میں مروڑدار درد ہوتے ہیں لیکن سیپیا میں یہ احساس ہے کہ جیسے کسی نے رحم کو پکڑ لیا ہے اور پھر چھوڑ دیا ہے پلاٹینا میں مروڑدار درد اور سن پن کا احساس ہوتا ہے اور یہ پلاٹینا کی عالم گیر

Scanned by CamScanner

علامت ہے۔

سیپیا کے ساتھ کاربن ادویات کا موازنہ بھی کیا جانا چاہیئے یہ ادویات تب استعمال ہوتی ہیں جب رحم میں سختی یا زخم موجود ہوں اور ان کے ساتھ زیادتی خون موجود ہو بدبودار اور چھیلن پیدا کرنے والے اخراجات ہوں ساتھ ہی ساتھ شکم میں ابتری پاخانہ کا اجتماع اور بدبودار ہوا خارج ہوتی ہو۔

کاربوا ینی میلس نے ثابت کیا ہے کہ اگرچہ یہ سیپیا سے برتر تو نہیں مگر برابری ضرور کرتی ہے جب رحم کی گردن سوجی ہوئی ہو سخت ہو جلن ہوتی ہو اور پھاڑنے والے درد مقام جھانٹ تک جاتے ہوں کاربوا ینی میلس میں دردزہ کی مانند درد جو پیڑو اور سیون تک جاتے ہیں موجود ہیں لیکوریا کپڑے پر زرد رنگ کا داغ دیتا ہے ماہواری کے بعد زبردست کمزوری محسوس ہوتی ہے مریضہ اتنی کمزور ہوتی ہے کہ بول نہیں سکتی۔ معدہ کا خالی پن ہوتا ہے خالی پن میں غذا لینے سے کمی نہیں ہوتی مریضہ اکیلی رہنے کی خواہش مند ہوتی ہے بات چیت میں حصہ لینا پسند نہیں کرتی مریضہ پریشانیوں میں دبی ہوتی ہے۔

کوئلہ شریانوں پر اثرانداز ہوتا ہے بدبودار ہوا پیدا کرتا ہے اخراجات بدبودار ہوتے ہیں جلن پیدا کرتے ہیں سوزش سست رفتار ہوتی ہے رجحان پیپ کی جانب ہوتا ہے یا اعضا کی موت کی جانب۔ درد جلن دار ہوتے ہیں کمزوری ہوتی ہے اور آخر کار قوت حیات ہار جاتی ہے۔

کاربوا ینی میلس ماہواری کے دوران کمر میں رانوں میں جنگاسہ میں شدید دباؤ پیدا کرتی ہے مریضہ ڈکار لینے کی ناکام کوشش کرتی ہے ماہواری کے بعد دھڑکن دار سر درد اس کو سیپیا سے الگ کر دیتا ہے کاربوا ینی میلس میں منہ پر تانبے کے رنگ کے کیل بھی ہوتے ہیں۔

کاربو ویج مقعد اور فرج میں نچلی جانب کا بوجھ پیدا کرتی ہے فرج کا منہ عموماً کھلا ہوتا ہے رحم اور دائیں بیضہ دانی میں بوجھ کا احساس ہوتا ہے ماہواری کی بو سخت ہوتی ہے اعضائے مخصوصہ جگہ جگہ سے دکھتے ہیں ان میں دکھن جلن اور خارش ہوتی ہے ان پر چھالے ہوتے ہیں لیکوریا جلن پیدا کرتا ہے عروق دمویہ میں اجتماع خون اور پریشانی اور رحم میں آفت زدگی

Scanned by CamScanner

محسوس ہوتی ہے یہ آفت زدگی رانوں میں زیادہ محسوس ہوتی ہے ماہواری شروع ہونے سے پہلے دماغی افسردگی اضطراب اور بے آرامی ہوتی ہے۔

ممکن ہے کاربو ویج اعضائے مخصوصہ کی پھلاوٹ بھی دور کردے اعضائے مخصوصہ کی نیلی رگوں میں جلن ہوتی ہے نیلے رنگ کے گومڑ (کاربو اینی میلس) خاص طور پر اگر گومڑ سخت ہوں۔

زخم یا بھگندر یا فرج سے نکلنے والے اخراجات جلن پیدا کرتے ہیں اخراجات پتلے اور زرد آب کی صورت ہوتے ہیں جبکہ سیپیا کے اخراجات گاڑھے اور کم جلن پیدا کرتے ہیں سیون میں جلن ہوتی ہے شکم سے کمر تک کھچاؤ پیڑو کی گہرائی میں جلن دار درد جو کبھی بڑھتے ہیں اور کبھی کم ہو جاتے ہیں۔

گریفائٹس خالص کاربن (کوئلہ) نہیں ہے اس میں لوہے کا کچھ حصہ شامل ہے اس کے اخراجات بدبو دار ہوتے ہیں شکم ہوا سے پھول جاتا ہے اور کاربن کی جلد کی علامات موجود ہوتی ہیں خون کی کمی ہوتی ہے ڈاکٹر ڈنہم کے مطابق ماہواری شروع ہوتے ہی کئی اقسام کی علامات شروع ہو جاتی ہیں جیسی کہ سیپیا میں ہیں گریفائٹس عموماً رحم ٹل جانے میں استعمال نہیں کی جاتی لیکن اس کی نمایاں علامت یہ ہے کہ رحم فرج کو دبادے گا مریضہ شکم میں شدید وزن کی شکایت کرتی ہے اور بجلی کے جھٹکے جو برچھی مارنے کی مانند ہوتے ہیں رانوں میں جاتے ہیں (ملی ایڈم) لیکوریا چشمہ کی مانند پھوٹ پڑتا ہے اور کثیر مقدار آتا ہے اور کھال چھیل دیتا ہے گریفائٹس سیپیا سے زیادہ بیضہ دانیوں پر اثر انداز ہوتی ہے بائیں بیضہ دانی سوجی ہوئی ہوتی ہے چھونے سے درد محسوس ہوتا ہے سیپیا کی مانند گریفائٹس میں بھی پستانوں کی ٹھٹیاں سوج جاتی ہیں اور چڑ جاتی ہیں گریفائٹس پستانوں کی بافتوں میں نرمی لاتی ہے اور پھوڑوں کے بقایا رہ جانے والے نشانات دور کرتی ہے (فائی ٹولیکا) گریفائٹس ان عورتوں کی دوا ہے جو خون کی کمی کا شکار ہوں اور یہ مستورات اگرچہ موٹی ہوتی ہیں مگر ان کو مسلسل سردی لگتی ہے اور قبض رہتا ہے ان کی جلد کھردری اور مرطوب پھنسیاں نکلتی رہتی ہیں پسینہ سیپیا کی مانند بدبو دار ہوتا ہے مگر

Scanned by CamScanner

اخراجات کا گوند دار ہونا گریفائٹس کی نمایاں علامت ہے جلد سخت ہو جاتی ہے پھٹ جاتی ہے اور اس میں سے خون نکل آتا ہے لیکن بہ نسبت سیپیا کے جلد پر سے چھلکے کم اترتے ہیں، چونکہ گریفائٹس زخموں کے نشانات دور کرنے کی طاقت رکھتی ہے اور سختی کو ختم کرنا بھی گریفائٹس کی خوبیوں میں شمار ہوتا ہے اس لئے گریفائٹس رحم کی گردن کی سختی دور کرنے کے لئے مناسب دوا ہے جب کہ رحم کی گردن کا زخم مندمل نہ ہوا ہو اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے اور بنیادی وجہ بھی یہی ہوتی ہے۔

نیٹرم کارب اور سوڈا سے بنی دوسری ادویات سیپیا کے بقایا کام کی تکمیل کرتی ہیں اور سیپیا کی پیروکار ہیں۔

کاربونیٹ ادویات کی ضرورت اس وقت محسوس ہوتی ہے جب نچلی جانب بوجھ سے ایسا محسوس ہو ہر شے باہر نکل آئے گی مریضہ مالیخولیا میں مبتلا ہو موسیقی ناقابل برداشت ہو مریضہ پریشان ہو کمر درد بالکل سیپیا کی مانند ہو بیٹھنے سے بوجھ بڑھ جاتا ہو حرکت سے افاقہ ہوتا ہو رات کو کمر میں کچلے جانے کا سا درد ہوتا ہو کچھاؤ ہو بائیں شانے کی نوک سے چھیدنے والے درد سینہ کی جانب جاتے ہوں جلد خشک اور کھردری ہو۔

علاج کے اعتبار سے نیٹرم کارب نے بہت خدمات انجام دی ہیں جب رحم کی گردن بڑھ گئی ہو اور اس کا منہ بد شکل ہو گیا ہو ڈاکٹر بیٹس نے نیٹرم کارب سے بہت عمدہ نتائج حاصل کئے جب فرج کی اندرونی دیوار پر ناقص ابھار تھے اور رحم کا منہ بد شکل تھا اور یہ نقص پیدائشی تھا۔

نیٹرم میور خون کی کمی والی مستورات کی دوا ہے چہرہ پتلا عام جسم کمزور یہ مستورات بہت جلد غصہ میں آجاتی ہیں مالیخولیا ہوتا ہے اعصابی کمزوری ہوتی ہے اختلاج قلب ہوتا ہے پسینہ زیادہ آتا ہے بغلوں میں پسینہ اور کمر میں سردی محسوس ہوتی ہے پریشانی اور سردی غالب ہوتی ہے رحم ٹل جاتا ہے مروڑ دار درد ہوتے ہیں ماہواری کم آتی ہے پیشاب میں سرخ رنگ کے تہ نشین ہوتے ہیں ان عورتوں کو ہم بستری کے وقت درد ہوتا ہے اسلئے نیٹرم میور پلساٹیلا

Scanned by CamScanner

اور سیپیا دونوں سے مشابہت رکھتی ہے لیکن ڈھارس بندھانے یا تسلی دینے سے مرض میں اضافہ ہو جاتا ہے پلساٹیلا کی عورت تسلی چاہتی ہے اور صلح جو ہوتی ہے۔

نیٹرم میور کے سر درد میں خون کا جھوٹا اجتماع ہوتا ہے سر درد پھاڑنے والا ہوتا ہے معمولی سی حرکت سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے حتی کہ آنکھوں کو حرکت دینے سے سر درد میں اضافہ ہو جاتا ہے لعاب دار جھلیوں میں چبھن ہوتی ہے جیسا کہ سیپیا میں ہے لیکن نیٹرم میور میں غیر فطری خشکی ہوتی ہے زبان خشک آنکھوں کے پپوٹے خشک مقعد کا سوراخ خشک ہوتا ہے اور چبھن ہوتی ہے اس خشکی کے ہمراہ کٹن چبھن اور جلن بھی ہوتی ہے زبان پھٹی ہوئی ہوتی ہے اور دکھتی ہے مسوڑھے دکھتے ہیں اور ان سے خون نکلتا ہے جلد غیر فطری طور پر خشک ہوتی ہے صبح کے وقت رحم کا ٹل جانا شدت سے محسوس ہوتا ہے مریضہ کو مجبوراً بیٹھنا پڑتا ہے تاکہ رحم کو باہر نکلنے سے روک سکے کمر میں درد ہوتا ہے کمر درد لیٹنے سے افاقہ ہوتا ہے مریضہ ناف اور شکم کے نچلے حصے میں کھچاؤ کی شکایت کرتی ہے جیسا کہ اس حصے کی جلد کسی ہوئی ہے (ایپس) سبز رنگ کا لیکوریا آتا ہے جس کے ہمراہ چبھن اور خشکی کا احساس ہوتا ہے پیشاب کی نالی میں کاٹنے والے درد ہوتے ہیں جو پیشاب کرنے کے بعد زیادہ ہو جاتے ہیں ماہواری کم آتی ہے۔ ایک دن یا دو دن کم پھر اس کے بعد کثیر مقدار ماہواری آتی ہے۔ نیٹرم ہائپو کلورو سم اپنی ہم جنس ادویات سے مختلف ہے ڈاکٹر آرڈی کوپر کے مطابق جنہوں نے اس دوا کی آزمائش کی تھی کہتے ہیں کہ یہ دوا کمزور افراد جن کے جسم پر گوشت کم ہو اور وہ جسمانی اور دماغی طور پر سست ہوں ان کے لئے فائدہ مند ہے۔

کمزوری کے ہمراہ سوکھا پن بھی موجود ہوتا ہے اور جسم میں گہری تبدیلیوں کے شواہدات۔ چکر اور چکر آکر گر پیشانی کے آرپار درد رحم کا بوجھ نیچے کی جانب ایسا احساس کہ سر کی چوٹی اڑ جائے گی پیشانی کے آرپار درد آنکھوں میں درد یا سر کی چوٹی میں درد مع رحم کی علامات دماغ کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ فالج ہوا ہے اعضاء میں فالج کا احساس انگلیاں سن محسوس ہوتی ہیں زبان بڑی ہو جاتی ہے زبان پر دانتوں کے نشانات پڑ جاتے ہیں شکم میں ہوا

Scanned by CamScanner

بھری ہوتی ہے قبض غذا کے بعد بوجھل پن شکم میں ہوا بھر جانے سے دمہ تمام علامات ظاہر کرتی ہیں کہ دوران خون کا رخ شکم کی جانب ہے یہ علامات رحم کے امراض کے ہمراہ ہوتی ہیں ماہواری سیاہ لوتھڑے آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے غنودگی رحم کا بوجھ نیچے کی جانب۔ ہو سکتا ہے کہ رحم میں اجتماع خون ہو یا رحم سوجا ہوا ہو اور پر حس ہو خون مسلسل رستا رہتا ہے معمولی ورزش سے اضافہ ہو جاتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ رحم کھلتا ہے اور بند ہوتا ہے لیکن سیپیا کا احساس یہ ہے کہ جیسے کسی نے رحم کو گرفت میں لیا ہے اور پھر چھوڑ دیا ہے۔ جب مریضہ بیٹھ جائے تو احساس ہوتا ہے کہ رحم کو کسی نے اوپر دھکیل دیا ہے (فیرم آیوڈائڈ) شکم کے نچلے حصے میں سوجن جو سینہ کی جانب جاتی ہے جس کی وجہ سے سانس کی تنگی ہوتی ہے غذا کھانے کے بعد تنگی میں اضافہ ہو جاتا ہے سینہ سے شکم کی جانب بوجھ گرتا ہوا محسوس ہوتا ہے سر کی چوٹی میں درد۔ بائیں بیضہ دانی میں ماہواری کے دوارن سوجن لگتا ہے کہ نیٹرم ہائیپو کلوروسم رحم کو اوپر اٹھاتی ہے اور رحم کو اس کی اصل جگہ پر لاتی ہے یہ علامات ڈاکٹر جیکسن کی یاد دلاتی ہے جنہوں نے سیپیا کے ساتھ تجربہ کیا تھا۔ کھجلی، سینہ میں کمزوری کا احساس جو گرمی سے کم ہو جائے یہ علامت نیٹرم میور نیٹرم کارب اور سیپیا میں بھی موجود ہے۔

ایکٹیاریسی موساز نانہ امراض کے لئے بہت قیمتی دوا ہے اور یہ ان عورتوں کو موافق آتی ہے جن کا میلان پٹھوں کے درد کی جانب ہو ایکٹیاریسی موسا دماغ اور ریڑھ میں اجتماع خون پیدا کرتی ہے حتی کہ گردن اور کمر میں سوجن پیدا کرتی ہے اس کے درد بجلی کی مانند ہوتے ہیں سر کی گدی میں درد اور ہذیان پیدا کرتی ہے یہاں ایب سنتھم ایبروٹینم اور جلسی میم اس سے مماثل ادویات ہیں تاہم جلسی میم میں زیادہ کاہلی اور اعصابی فالج ہوتا ہے اکساہٹ کم ہوتی ہے سیپیا بھی کمر میں بھراؤ پیدا کرتی ہے لیکن یہ بھراؤ ایکٹیاریسی موسا سے کم ہوتا ہے ایکٹیاریسی موسا زیادہ مجہول اور زیادہ بے حس و حرکتی رکھتی ہے۔ حسی اعصاب میں اکساہٹ ہوتی ہے اعصاب کمزور ہوتے ہیں جیسا کہ حرکتی اعصاب دل بہت کمزور اور پریشان ہوتا ہے یا تو نبض بہت تیز ہوتی ہے یا بہت آہستہ اور غیر محسوس اور رک رک کر آتی ہے پیشاب کم آتا ہے اور

Scanned by CamScanner

پیشاب میں سرخ یا زرد تہ نشین ہوتے ہیں جسم میں عام بے آرامی اور بے چینی ہوتی ہے یا جسم کانپتا ہے سر دلہر دوڑتی ہے پٹھے سخت ہو جاتے ہیں دکھتے ہیں اور ان میں کچلے جانے کا احساس ہوتا ہے پٹھوں میں شدید درد ہوتا ہے اور درد کے ہمراہ سن ہو جانے کا احساس ہوتا ہے درد تیر لگنے سے شدید اور بجلی کی مانند ہوتے ہیں ڈاکٹر فلپ کہتے ہیں کہ اگر عام جسمانی استسقاء ہو اور ڈجی ٹیلس ناکام ہو چکی ہو دل اور پیشاب کی علامات بھی موجود ہوں تو ایکٹیاریسی موسادیں۔ ایکٹیاریسی موسا کمزوری اور زور حسی میں سیپیا سے فائق ہے سیپیا کی مانند اس میں بھی پریشانی بے چینی بے آرامی مالیخولیا ماہواری کم اور رحم کا بوجھ نیچے کی جانب ہوتا ہے لیکن ایکٹیاریسی موسا میں زیادہ فیصلہ کن اعصابی برانگیختگی ہوتی ہے جو کہ ہذیان کے قریب ہوتی ہے ایکٹیاریسی موسا چوہوں کا وہم پیدا کرتی ہے اکٹیاریسی موسا بے پناہ خوف پیدا کرتی ہے جس کی کوئی ظاہری وجہ نظر نہیں آتی اس خوف پر مریضہ حاوی نہیں ہو سکتی اس وجہ سے مریضہ ہمت ہار جاتی ہے برانگیختگی کی اس حالت میں مریضہ سمجھتی ہے کہ اس کے سر کی چوٹی اڑ جائے گی اور وہ پاگل ہو جائے گی مریضہ تنک مزاج شکی اور بدحواس ہو جاتی ہے جیسا کہ نشہ پیا ہوا ہو یہ تمام علامات عام جسمانی نروس حالت کا نقشہ ہیں اور ان کی بنیاد رحم اور بیضہ دانیوں کی سوزش ہوتی ہے یا کم از کم ان کی وجہ دائمی یہ ہی ہوتی ہے رحم کی ابتر حالت کی وجہ گٹھیاوی کمزوری ہوتی ہے ایکٹیاریسی موسا کی مریضہ سیپیا سے زیادہ اعصابی دردوں سے تکلیف اٹھاتی ہے سر کی گدی سے لیکر چوٹی تک بوجھل درد آنکھوں کے ڈیلوں میں دکھن سر کی چوٹی میں تیز درد آنکھیں سرخ اور ان میں اجتماع خون تمام علامات کے ہمراہ رحم جھکا ہوا یا رحم کی سوزش موجود ہوتی ہے رحم کے اندر اعصابی درد بہت اہم علامت ہے رحم چھونے سے پر حس ہوتا ہے درد ایک جانب سے دوسری جانب گولی کی مانند جاتے ہیں رحم کا بوجھ نیچے کی جانب کولہوں کے گرد سختی اور کھچاؤ ماہواری کم ماہواری شروع ہوتے ہی درد شروع ہو جاتے ہیں شکم میں غشی کا احساس سیپیا کے خالی پن کی مانند نہیں ہوتا اس کے ہمراہ پریشانی کپکپی ہوتی ہے شکم کے اوپری حصے سے لہریں اٹھ کر جسم کے ہر حصے کی جانب جاتی ہیں خوف زدگی کا احساس ہوتا ہے۔

Scanned by CamScanner

ممکن ہے کہ نظر کی خرابی میں (ASTHENOPIA) سیپیا کی ضرورت پڑے اگر یہ نظر کی خرابی رحم کے معکوس اثرات کی وجہ سے ہو ایکٹیاریسی موسا پردہ بصارت کی زیادہ حساسیت میں فائدہ مند ہے یا آنکھوں کے اعصابی درد میں مفید ہے یہ علامات رحم کی تکالیف کا معکوس عمل ہیں دونوں ادویات سن یاس میں کارآمد ہیں سیپیا گرمی کی لہروں کے لئے اور ایکٹیاریسی موسا بمطابق ڈاکٹر ہیوز سر کنی چوٹی کے درد معدہ میں ڈوبنے کا احساس اور تنک مزاجی کے لئے بہترین دوا ہے۔ کالی فیروسایانیڈم رحم کا نچلی جانب بوجھ پیپ کی مانند لیکوریا جو کہ وافر مقدار آتا ہے مگر خراش پیدا نہیں کرتا افسردگی حتی کہ آنسو بہنے لگ جانا معدہ میں ڈوبنے کا احساس رحم سے سست رفتاری جریان خون جس کے ہمراہ ضعف ہوتا ہے شفایاب کرتی ہے (ڈاکٹر بیل میکلاچی) بہتر یہ ہے کہ ان اثرات کو سیپیا کے ساتھ خلط ملط نہ کیا جائے کیونکہ دوا شدید قسم کا زہر ہے اور دل کے پٹھوں پر عمل کرتی ہے معدہ میں ڈوبنے کے احساس کا تعلق دل کی کمزوری سے ہے نبض کی حرکات اور طاقت کم ہوتی جاتی ہے جس کی وجہ سے ٹھنڈک ڈوبنے کا احساس چکر سن پن اور کپکپی ہوتی ہے یہ دوا اس وقت فائدہ مند ہے جب دل فیل ہو رہا ہو کالی فیروسایانیڈم کالی کارب سے دل کی کمزوری میں مماثل ہے۔ جب جسمانی ورزش کی جائے تو کلکیریا آسٹریرم شکم کے نچلے حصے میں دباؤ پیدا کرتی ہے نچلی جانب بوجھ کھڑا ہونے سے اضافہ رانوں میں درد دکھن دار درد کھڑا ہونے یا پیچھے جھکنے سے تناؤ رحم کی گردن میں چبھن دار درد لیکن ماہواری بہ مقدار کثیر اور بہت جلد ہوتی ہے کلکیریا آسٹریرم (کلکیریا کارب) کی عام علامات جانی پہچانی ہیں اور سیپیا سے بہت مختلف ہیں۔

کلکیریا فاس (فاسفورس کی مانند) شکم کے نچلے حصے میں ڈوبنے کا اور کمزوری کا احساس پیدا کرتی ہے شکم کے اوپری حصے کے اندر خالی پن کا احساس ڈوبنے کا احساس پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت رحم کا بوجھ نچلی جانب زیادہ ہو جاتا ہے جس کے ساتھ دکھ اور کمزوری کا احساس ہوتا ہے رحم میں درد ہوتا ہے رحم کا کاٹنے والا درد تکونی ہڈی تک جاتا ہے بالائی کی مانند لیکوریا خارج ہوتا ہے فرج میں جلن ہوتی ہے۔ مثانہ کے دونوں اطراف درد ہوتا ہے سینہ میں

Scanned by CamScanner

آگ کی مانند جلن ہوتی ہے گرمی کی لہریں آتی ہیں پریشانی غش آجاتا ہے کمزوری۔ مریضہ کو بہت آسانی سے پسینہ آجاتا ہے لیکن باافراط ماہواری آتی ہے خواہش نفسانی بڑھ جاتی مریضہ کمزور اور دبلی پتلی ہوتی ہے یقیناً ٹی بی کی مریضہ۔ مریضہ کو جزوی طور پر پسینے آتے ہیں لیکن یہ پسینے سیپیا کی مانند بدبودار نہیں ہوتے۔ ہر بار ہوا لگ جانے سے مریضہ کے جوڑوں کے درد دل میں اضافہ ہو جاتا ہے اور اس کے ہمراہ رحم کے دکھ اور تکلیف ہوتی ہے بقایا ادویات کا میں مختصر ذکر کروں گا ادویات درج ذیل ہیں۔

می چلار پینز میں رحم کی گردن سیاہی مائل سرخ اور سوجی ہوئی ہوتی ہے اجتماع خون ہوتا ہے مثانہ کی گردن پر جلن ہوتی ہے اور بار بار پیشاب کی خواہش ہوتی ہے تاہم سیپیا سے کوئی مماثلت نہیں رکھتی۔ رحمی امراض میں می چلار پینز کو یوپے ٹوریم پر پیورم کے خاندان سے ملانا چاہیے (ڈاکٹر ہیوز) مثانہ کی گردن کی سوزش فرج میں گرمی کھجلی اور رحم کی گردن کی سرخی میں ہائیڈروکوٹائل کے ساتھ (ڈاکٹر مچل کی تصدیق) رحم کے منہ کے زخموں میں ویسپا کرابرد کے ساتھ اور دردناک پیشاب میں ایپس کے ساتھ۔

سیپیا کو سیکیل کار اور اسٹی لاگو کے ساتھ نہیں ملانا چاہیے اگرچہ تینوں ادویات رحم کا نچلی جانب بوجھ اجتماع خون دکھن اور رحم کا گر جانا پیدا کرتی ہیں مگر حالات بہت مختلف ہوتے ہیں۔ سیکیل کار اور اسٹی لاگو خون کی شریانوں کے اعصاب کے استر اور ارادی عضلات کے ریشوں پر اثر انداز ہوتی ہیں ضمنی طور پر غیر ضروری ڈھیلے پن کی وجہ سے یہ ادویات ورم اور سست جریان خون پیدا کرتی ہیں ان ادویات کا نچلی جانب بوجھ طویل اور نمایاں ہوتا ہے (کالو فائلم کی مانند)

اسٹی لاگو رحمی جریان خون کو شفایاب کرتی ہے اور جب کسی عورت کو رحم کے امراض کی وجہ سے خون کی قے آتی ہو تو اس کو بھی شفایاب کرتی ہے رحمی جریان خون سست اگر رحم کو انگلی سے چھوا جائے تو رحم کی گردن نرم اور کشادہ محسوس ہوتی ہے اور اس پر خون کے دھبے ہوتے ہیں (وڈبری)

Scanned by CamScanner

وائی برنم آپولس۔ سیپیا کی مانند درد پیدا بھی کرتی ہے اور ان کو شفایاب بھی کرتی ہے درد پیڑو اور رحم کے علاقے میں ہوتے ہیں معدہ کا خالی پن نچلی جانب بوجھ پریشانی۔ مگر نچلی جانب بوجھ سنگین ہوتا ہے اور رحم میں شدید مروڑ دار درد ہوتا ہے یوں یہ دوا سیکیل کارکالو فائلم اور ایکٹیاریسی موسا کے حق میں جاتی ہے اور سیپیا کے خلاف۔

اینولا اور ہیڈی اوما کی آزمائش ہو چکی ہے لیکن ان کی آزمائش اور کی جانی چاہیے سیپیا کی مانند یہ ادویات بھی رحم میں مروڑ دار درد کمر میں کھچاؤ پیدا کرتی ہیں ہیڈی اوما نچلی جانب بوجھ اور ٹانگوں میں زبردست کمزوری پیدا کرتی ہے۔ اینولا آلات تناسل میں کھچاؤ کمر میں کھچاؤ اور پاخانہ اور پیشاب کرنے کی بار بار خواہش پیدا کرتی ہے۔

چند مثالیں ایسی بھی موجود ہیں کہ سیپیا نے رعشہ کا مرض بھی دور کیا ہے سر اچانک جھٹکے کے ساتھ آگے اور پیچھے کی جانب جاتا ہو معدہ میں مروڑنے والے درد جو حلق تک آتے ہوں ان مماثل ادویات میں ہمیں زی زیا کو نہیں بھولنا چاہیے زی زیا رحم میں اجتماع خون پیدا کرتی ہے کمر درد دکھن کمر میں جلن چہرہ اور اعضا کی تشنجی حرکات پیدا کرتی ہے سب سے پہلے دماغ میں خوشی آتی ہے بعد میں افسردگی آخر کار بے اعتنائی کی حالت پیدا ہو جاتی ہے تاہم سب سے نمایاں علامت بے آرامی ہے رعشہ کی حرکات اور نیند کے دوارن اضافہ ہیں۔

جب رحم کا گر جانا ناقص غذائیت کی وجہ سے پیدا ہو جائے اور رحم میں مقامی طور پر بھراؤ کم ہو یا نہ ہو تو سیپیا کی بجائے الٹیریس فیری نوسا۔ کالو فائلم۔ ایبس کیناڈینسس۔ لیک ڈی فلوریئم۔ کلکیریا فاس۔ نیٹرم میور۔ ہیلونیاس۔ نیٹرم ہائی پر کلور پر غور کیا جانا چاہیے۔

تمدید حمل میں سیپیا زیادہ مظہر دوا نہیں ہوتی جب دوران خون کی ابتری ہو درد ہوں اعصابی پر حسی اور رگوں کا ڈھیلا پن جو تمدید حمل کی وجہ ہوتا ہے یہ بھی دیکھا جائے گا کہ سر اور سینہ کی جانب خون کا دباؤ اور افراط خون ہے شکم میں وزن کا احساس گرمی کی لہریں غشی اچانک وقتی طور پر نظر کا جاتے رہنا۔ یہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ جب مریضہ گرم کمرے میں ہو یا بند کمرے میں ہو یا گرجا گھر میں گھٹنوں کے بل بیٹھی ہو یا نماز کے دوران گھٹنوں کے بل بیٹھی ہو یا

Scanned by CamScanner

ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہی ہو تو ایک عام خدمت گار بھی سیپیا کی مریضہ کی فطرت کا مشاہدہ کر سکتا ہے ڈاکٹر ایچ این گورنسے نے سیپیا کی کلیدی علامت بتائی ہے کہ مقعد میں ایسا احساس کہ جیسے کوئی بھاری گیند رکھی ہوئی ہے۔

یہ آخری علامت بے مثال ہے اور بے نظیر ہے کیونکہ یہ علامات جسمانی طور پر نکس اور سلفر کی بار بار پاخانہ کرنے کی خواہش سے مختلف ہے اور للیم کے دباؤ سے بھی مختلف اور ایلوز کے وزنی بھراؤ سے بھی مختلف ہے ایلوز میں مقام جھانٹ اور دمچی کی ہڈی (Os coccy-gis سیون) کے درمیان ڈاٹ کا احساس ہوتا ہے۔

Scanned by CamScanner

لیکچر نمبر ۱۲

نوسوڈز (مرض کے مواد سے بنی ادویات)

جیسا کہ میں تعارفی لیکچر میں کہہ چکا ہوں کہ ادویات کی یہ قسم امراض کے مواد سے تیار کی جاتی ہے اور ان میں سے بہت سی ادویات نے اپنی ادویاتی تاثیر کا مظاہرہ کیا ہے اس لئے یہ ادویات انسانی جسم کے امراض کے لئے سود مند ثابت ہوئی ہیں یہ کارگاہ بہت عظیم ہے تاہم ہم نے ابھی تک اس سمت میں بہت کم محنت کی ہے میں جانتا ہوں کہ ایک وقت ایسا آئے گا جب اس گروہ کی ادویات مزمن امراض کے علاج میں عظیم خدمات انجام دیں گی۔ چند نوسوڈز جانوروں کے امراض سے حاصل کئے گئے ہیں اور چند نوسوڈز پودوں سے حاصل کئے گئے ہیں (اب وہ وقت آچکا ہے اور نوسوڈز ادویات انسان کی بہتری کے لئے عظیم خدمات انجام دے رہی ہیں) (مترجم)۔

نوسوڈز کو بطور ہومیوپیتھک دوا استعمال کرنے کے خلاف بہت شور مچایا گیا ٹھیک ہے آپ کو اس بدگمانی کا سامنا کرنا پڑے گا آپ پر دونوں اطراف سے حملہ ہوگا دنیادار لوگوں کی طرف سے بھی اور پیشہ وروں کی جانب سے بھی۔ سورینم کے خلاف بھی اعتراضات اٹھائے گئے سورینم کی بابت آپ جانتے ہیں کہ یہ دوا کھجلی کے مواد سے تیار کی گئی ہے اسی طرح سفلینیم کے خلاف بھی بہت باتیں بنائی گئیں یہ سفلس کا زہر ہے۔ بنیاد یہ بنائی گئی کہ یہ ناپاک ہیں اور پاخانہ جیسی ہیں یہ اعتراض بے ہودہ اور لغو ہے کوئی بھی معالج ان ادویات کی نچلی طاقت استعمال کرنے کا خیال دل میں بھی نہیں لائے گا اور کوئی بھی وثوق سے یہ نہ کہے گا کہ یہ ناپاک ہیں یا مریض کے احساسات کو ناگوار گزرتی ہیں۔ مثلاً سورینم ۲۰۰ کی خوراک کی بابت کون کہے گا کہ یہ ناپاک ہے۔ نوسوڈز کے خلاف ایک اور اعتراض بھی اٹھایا گیا ہے اور اس میں کچھ وزن بھی ہے کہ نوسوڈز کا استعمال ہومیوپیتھی کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ بنے گا اور ہومیوپیتھی کو آئسوپیتھی میں

Scanned by CamScanner

بذل دے گا (آئسو پیتھی امراض کے مواد سے امراض کا علاج کرنا کسی بیمار عضو کا علاج کسی صحت مند حیوانی عضو کے ماحاصل سے کرنا) ہم جتنے اعتراضات چاہیں کر سکتے ہیں لیکن ہمیں تو مرض کے حقائق پر نظر رکھنی چاہیے ہمیں ہر صورت ایک بڑی عدالت میں حاضر ہونا ہے جس میں ہمارے تمام نسخہ جات بھی جائیں گے اور یہ آزمائش ہے اب میں یہ نہیں جانتا کہ میں نوسوڈز کی تہ میں کہاں تک جاؤں گا اگر ان کا انتخاب درست طور پر کیا جائے تو یہ آئسو پیتھی ادویات نہیں ہیں میں جس کو آئسو پیتھی کہتا ہوں وہ ڈاکٹر ایس سوان کا طریقہ کار ہے ڈاکٹر سوان نیویارک میں رہتا ہے مثال کے طور پر ایک مریض کہتا ہے کہ وہ سڑابیری نہیں کھا سکتا اگر کھا لے تو بیمار پڑ جاتا ہے تو ڈاکٹر سوان نے سٹرابیری کی بلند طاقتیں اٹھائیں اور مریض کا علاج شروع کر دیا اور یہ دعویٰ کیا کہ مریض کی مخصوص مزاجی کیفیت کا خاتمہ ہو گیا۔

آئسو پیتھی کی بنیاد یہ بے باک دعویٰ ہے کہ جو شے مرض پیدا کرتی ہے اگر وہی شے علاج کی غرض سے بلند طاقتوں میں دی جائے تو وہی شفایاب کر دیتی ہے ہومیو پیتھی میں نوسوڈز کا استعمال اس دعویٰ سے مختلف ہے ہم تو آزمودہ حقیقت سے شروعات کرتے ہیں ہم مادہ حاصل کرتے ہیں صحت مند انسانوں پر آزمائش کی جاتی ہے اور مریضوں کو بطور دوا دی جاتی ہے ہم نے ان ادویات کو مجرب پایا اس لئے ہمارا یہ حق ہے کہ ہم ان کو ادویات کہیں جس طرح کہ ہمارے پاس کوئی بھی سالمہ مادہ موجود ہے۔

اب ہم نوسوڈز کی علامات کی جانب پیش قدمی کرتے ہیں سب سے پہلے سورینم

سورینم (PSORINUM)

سورینم کی کافی آزمائش ہو چکی ہے اور یہ دوا اس لائق ہے کہ ہم اس سے امراض کا علاج کر سکیں ہم اس دوا کو سورک مریضوں میں استعمال کرتے ہیں (میں عظیم ہانیمن کے الفاظ استعمال کر رہا ہوں) وہ مریض جن کے غدود اور جلد متاثر ہوتی ہے ان مریضوں پر بہت محنت

Scanned by CamScanner

سے انتخاب شدہ ادویات بھی اثر انداز نہیں ہوتیں۔ مثال کے طور پر ایک مریضہ کی دوا پلساٹیلا ہے اور مریضہ کی علامات اس کو طلب کرتی ہیں دوا کا انتخاب تو ہومیو پیتھک قوانین کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود دوا سرسری افاقہ پیدا کرتی ہے ایسے حالات میں مرض کی تہہ میں کوئی غیر فطری شے موجود ہے اسلئے یا تو اس کو ہٹا دیا جائے یا اس شے میں ترمیم کر دی جائے تاکہ مرض کا سامنا کامیابی سے کیا جا سکے۔

سرخ بخار کے مریضوں میں آپ کا علاج کوئی فائدہ نہیں کرتا اور چھوٹے مریض مر جاتے ہیں اگر ہم کتاب الادویہ کی اس شاخ کا گہرا مطالعہ کریں تو بہت سے مریضوں کو مرنے سے بچایا جا سکتا ہے مزمن اور حاد امراض کی تہ میں کئی اقسام کی فاسد کمزوریاں موجود ہوتی ہیں اب تک ہم ان تمام کمزوریوں کو نہیں جان سکے کمزوری کی ایک حالت سوزاک کی وجہ سے ہوتی ہے یہ مرض بھیانک طور پر عام ہے اور سوزاک کی فاسد حالت کی وجہ سے مریضوں کی تعداد تیزی سے بڑھ رہی ہے اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ایسا کیوں ہے صرف اس لئے کہ بہت سے ایلوپیتھ حضرات نے سوزاک کے مریضوں کو مکمل طور پر شفایاب نہیں کیا سوزاک بیرونی مرض نہیں ہے اگر اس مرض کو درست طور پر شفا نہ ہو تو انسانی خون کے اندر فساد زدہ ابتری ترقی کر جاتی ہے جو نسل در نسل منتقل ہوتی رہتی ہے میرا برسوں کا تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ سوزاک کا مرض بہت بڑی مصیبت ہے کئی مریضوں کا علاج کرتے وقت ہمیں بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے سفلس کی سمیت بھی یہی کچھ کرتی ہے یہ بھی ترقی یافتہ شکل اختیار کر لیتی ہے۔

سوزاک (سائیکوسس کی سمیت) نازک بافتوں پر حملہ آور ہوتی ہے پھیپھڑوں پر دل پر اور اعصابی نظام پر ان جگہوں پر سفلس کی سمیت بھی حملہ آور ہوتی ہے مگر سالوں کے بعد اور اس تجاوز سے واپسی کے لئے سلفر کی طرح سورینم کا خیال بھی آنا چاہیے ایسے مریض جن میں سوزاکی سمیت کی قطعی آلائش موجود ہو اور بہت محنت سے انتخاب شدہ دوا بھی کوئی نتائج مہیا نہ کرتی ہو یہاں سورینم کی ضرورت پڑ سکتی ہے آئیں ہم چند ایسی علامات پر نظر ڈالتے ہیں

Scanned by CamScanner

اور وہ طریقہ کار دیکھتے ہیں کہ سورینم کس طرح رگوں پر اثر انداز ہوتی ہے سورینم کھجلی کے دانے پیدا کرتی ہے عموماً تب خالہ ان دانوں میں شدید کھجلی ہوتی ہے جونہی مریض بستر میں گرم ہوتا ہے کھجلی شدید تر ہو جاتی ہے۔ وقتاً فوقتاً آپ دیکھیں گے کہ مریض کی جلد گندی اور غلیظ نظر آئے گی ایسا محسوس ہوگا کہ مریض کبھی نہایا ہی نہیں (ممکن ہے یہ ہی بات ہو) چند جگہوں پر جلد کھردری نظر آئے گی اگرچہ اس جگہ مریض نے تیل بھی لگایا ہوا ہو جلد کی پھنسیوں سے بہت پیپ خارج ہوتی ہے ایسی خارش بچوں میں زیادہ دیکھنے میں آئے گی خاص طور پر بچوں کے سر پر پورا سر خارش سے بھرا ہوگا لیکن یہ خارش خاص طور پر سر کے بائیں اور دائیں جانب سے چہرہ کی جانب آتی ہے اور کانوں اور گالوں تک پھیل جاتی ہے جس طرح کہ داد۔ حقیقتاً یہ داد ہی ہوتا ہے وقتاً فوقتاً یہ خارش مرطوب ہوتی ہے اور اس میں سے خارج ہونے والی پیپ شدید بدبودار ہوتی ہے۔ کبھی کبھار خارش خشک مگر غضبناک ہوتی ہے ہو سکتا ہے کہ خارش گرمیوں میں غائب ہو جائے اور جونہی موسم سرد ہونا شروع ہو واپس آجائے۔

جلدی علامات کے ہمراہ کانوں سے زرد آب پیپ خارج ہوتی ہے یہ پیپ بھی خوفناک حد تک بدبودار ہوتی ہے کانوں سے پتلا مواد خارج ہوتا ہے یہ بھی خوفناک طور پر بدبودار ہوتا ہے مردار گوشت کی بو ہوتی ہے۔ پنڈلی کی ہڈی اور ٹخنوں پر زخم بن جاتے ہیں یا دوسرے جوڑوں کے گرد زخم بن جاتے ہیں ان زخموں کی خاص بات یہ ہے کہ یہ زخم بہت آہستہ مندمل ہوتے ہیں میرا یہ بھی مشاہدہ ہے کہ جس خارش کا میں ذکر کر رہا ہوں یہ جوڑوں کے موڑوں پر کہنیوں کے موڑوں پر بھی پیدا ہو جاتی ہے اور گھٹنوں تلے بھی۔ بچہ زرد اور کمزور ہوتا ہے بچے کو سوکھا پن ہوتا ہے بچے کے پورے جسم سے گندی بو آتی ہے اگر بچے کو بار بار بھی نہلایا جائے تب بھی یہ بدبو دور نہیں ہو سکتی یہ بدبو جلد کے غدودوں کی ابتر عمل کی وجہ سے آتی ہے جلد کے غدود اپنا کام مکمل نہیں کرتے جس کے نتیجے میں یہ اخراج جلد کے اندر موجود رہتا ہے اور سڑانڈ پیدا ہوتی رہتی ہے یوں یہ بدبو جنم لیتی ہے اور یہ اس وقت تک ختم نہیں ہو سکتی جب تک کہ بچے کے جلدی امراض کو شفا نہ ہو جائے۔ ایسے بچوں کو گرمیوں کے موسم میں ہیضہ آ

Scanned by CamScanner

گھیر تا ہے۔ دنیا میں کوئی ایسی دوا نہیں ہے جو سورینم کا نعم البدل ثابت ہو سکے۔ یہ بچے رات کو پریشان اور بے آرام ہوتے ہیں اور ہیضہ کی علامات کی ابتداء رات کے وقت ہوتی ہے رات کو بچے جاگ جاتے ہیں جیسے کہ ڈر گئے ہوں یا سوتے وقت روتے ہیں دو یا تین راتیں رونے کے بعد ان کو دست آنے لگتے ہیں پاخانے پانی کے سے اور کثیر مقدار آتے ہیں پاخانے بھورے یا سیاہ اور بدبو دار ہوتے ہیں رات کے وقت پاخانوں میں اضافہ ہو جاتا ہے یا مریض کو صبح کے وقت پاخانہ کرنے کے لئے بھاگنا پڑتا ہے۔

سورینم ایسے سر درد کو شفایاب کر دیتی ہے جس کے ہمراہ آنکھوں کے سامنے چنگاریاں اڑتی ہیں سر درد ٹیس دار اور دھڑکن دار ہوتا ہے نظر دھندلی ہو جاتی ہے آنکھوں کے سامنے دھبے آتے ہیں بسا اوقات مریض کو سر درد ہونے سے ایک دن پہلے بہت بھوک لگتی ہے یا سر درد کے ہمراہ بہت بھوک لگتی ہے بھوک کا یہ احساس سورینم کی نمایاں ہم رکاب علامت ہے دست لگنے سے پہلے بہت بھوک لگتی ہے رات کو اٹھ کر کھانا پڑتا ہے (چائنا ۔ فاسفورس) یہ علامات حاملہ عورت میں حمل کے دوران بھی پیدا ہوتی ہیں۔

اگر خارش کو دبا دینے سے برے اثرات پیدا ہو گئے ہوں تو بھی سورینم مظہر دوا ہوتی ہے آپ جانتے ہیں کہ خارش جراثیم پیدا کرتے ہیں آپ خارش پر کوئی بھی بیرونی دوا لگا کر ان جراثیموں کو مار سکتے ہیں لیکن مرض کو دبائیں نہیں ان جراثیموں کو مارنے کے لئے صرف لونڈر کا تیل ایسی دوا ہے جو خارش کے جراثیموں اور ان کے انڈوں دونوں کو مار دیتا ہے مگر مرض کو دباتا نہیں ہے۔

جب خارش کو دبا دیا گیا ہو تو سورینم بہت عمدہ دوا ہے یہ خارش کو جسم سے باہر بھی نکالتی ہے اور اس کو شفایاب بھی کرتی ہے سورینم اس وقت بھی فائدہ مند دوا ہوتی ہے جب کسی اور دوا سے خارش تو ختم ہو گئی ہو مگر پھنسیاں باقی رہ گئی ہوں۔ سورینم کا ایک استعمال بھی ہے جس کا میں نے ابھی ذکر نہیں کیا یہ ذکر بہت اہم ہے بسا اوقات ہم دیکھتے ہیں کہ مریض کسی حاد مرض کے بعد شکست خوردہ ہو جاتا ہے مثلاً ٹائی فائڈ بخار کے بعد مریض دماغی افسردگی کا شکار

Scanned by CamScanner

ہو جاتا ہے جسمانی طور پر کمزور اور اپنی صحت سے ناامید ہو تا ہے آپ جانتے ہیں کہ کوئی یقینی امر بھی نہیں ہو تا کہ مریض شفایاب نہ ہو گا کیونکہ کوئی عضوی زخم موجود نہیں ہو تا رات کے وقت مریض کو کمزور کرنے والے پسینے آتے ہیں آپ سلفر دیتے ہیں مگر کوئی نتیجہ بر آمد نہیں ہو تا یہاں سورینم کی ضرورت ہے ایسے حالات میں آپ چائنا کا بھی سوچ سکتے ہیں چائنا بھی حاد امراض سے پیدا ہونے والی شدید کمزوری کو بہت جلد دور کر دیتی ہے خاص طور پر جب خون ضائع ہو گیا ہو یا طویل عرصہ تک دست آتے رہے ہوں یا یا افراط پسینے آتے ہوں رات کے پسینوں میں چائنا سورینم سے مماثلت رکھتی ہے لیکن سورینم اس وقت دوا ہوتی ہے جب درج بالا دماغی علامات یعنی صحت یاب ہونے سے ناامیدی موجود ہو۔

خاص طور پر اگر سینہ کے امراض ہوں اور رد عمل کی کمی ہو تو لاروسیریس پر نگاہ ڈالئے اگر رگیں ڈھیلی ہوں اور رد عمل کی کمی ہو تو کپسیکم کا سوچئے۔ اوپیم ان امراض میں فائدہ مند دوا ہے جن میں مریض سست و کاہل ہو اور چہرے سے بے وقوف نظر آتا ہو۔

ولیریانا۔ ماسکس اور امبر اگریسیا جب اعصاب کمزور ہوں اور بہت محنت سے انتخاب کردہ دوا ناکام ہو جائے۔

کاربو ویج اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب شکمی امراض موجود ہوں اور ان کے ہمراہ شدید جسمانی ٹھنڈک موجود ہو۔ سانس سرد ہو نبض تیز ہو۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے سورینم سلفر سے بہت مماثلت رکھتی ہے یہ سلفر کی پیروی کرتی ہے سورینم لیکسیس کی دشمن دوا ہے سورینم کے اثرات کو ختم کرنے کے لئے کافیادیں۔

امبر اگریسیا

امبر اگریسیا کو وہیل مچھلی کی فاسد رطوبت کہا جاتا ہے (وہیل کی ماہواری) یہ وہیل مچھلی سے حاصل کی گئی ہے اور ادویاتی تاثیر رکھتی ہے دوسرے جواہر کی مانند خوشبو رکھتی ہے امبر اگریسیا اعصابی نظام پر نمایاں اثر انداز ہوتی ہے جب تک مریض میں اعصابی علامات موجود

Scanned by CamScanner

نہ ہوں اس وقت تک امبر اگریسیا فائدہ مند ثابت نہیں ہو سکتی۔ امبر ادماغی نخاعی نظام پر اثر انداز ہوتی ہے اور جسم میں اِدھر اُدھر تشنجی علامات پیدا کرتی ہے چہرے کے پٹھے پھڑکتے ہیں اگر تفکرات کی وجہ سے بے خوابی ہو تو امبر اگریسیا استعمال کی جاسکتی ہے جیسا کہ کاروباری مشکلات کی وجہ سے نیند نہ آتی ہو ایسے حالات میں اگر چہ مریض بہت تھکا ہوا ہوتا ہے۔ چاہتا ہے کہ لیٹ کر سو جائے مگر جونہی سر تکیہ سے چھوتا ہے نیند آنکھوں سے غائب ہو جاتی ہے ایسی حالت ہو تو امبر اگریسیا شفایاب کر دیتی ہے۔ امبر اگریسیا دبلے پتلے افراد کی دوا ہے جو پریشان مزاج ہوں اور ان میں اضطراب غالب ہو اس کی وجہ کمزوری ہو۔ امبر اگریسیا خاص طور پر عمر رسیدہ افراد میں مظہر ہوتی ہے جب عمر رسیدہ افراد معمولی سے معمولی بات بھی یاد نہ رکھ سکتے ہوں۔ جب حرکت کریں تو چکر آتے ہوں ٹانگیں غیر مستحکم ہوں مریض کے پاؤں سن ہوں اور ان میں جھنجھناہٹ ہوتی ہو اعضا سو جاتے ہوں ان علامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ یا تو اعصابی نظام کی عملی کمزوری ہے یا دماغی نخاعی نظام کمزور ہے اگر دماغ اور حرام مغز نرم ہو چکے ہوں تو تب بھی ہم امبر اگریسیا استعمال کر سکتے ہیں خواہ اس کی وجہ بڑھاپا ہو یا نہ ہو۔

امبر اگریسیا کا ایک اور استعمال بھی ہے اور امبر ابڑی تیزی سے عمل کرتی ہے ہم امبرا کو اعصابی امراض میں دے سکتے ہیں جب رد عمل ناقص ہو سورینم کی بابت ہم پہلے ہی پڑھ چکے ہیں وہ بھی رد عمل کی ابتری کی دوا ہے مگر سورینم میں رد عمل کی کمی جسم میں دبی ہوئی سورا کی سمیت پیدا کرتی ہے لیکن امبر اگریسیا کی رد عمل کی ابتری اعصابی کمزوری سے پیدا ہوتی ہے اور ایسے مریض مرد حضرات ہوتے ہیں۔

امبر اگریسیا کو ہم کھانسی میں بھی استعمال کر سکتے ہیں جب کمرے میں اجنبیوں کی موجودگی سے کھانسی میں اضافہ ہو جاتا ہو یا کوئی اسی نوع کی وجہ ہو جو کھانسی میں اکساہٹ پیدا کر دے تب کھانسی دماغی دباؤ کی وجہ سے ہوتی ہے ایسے حالات میں امبر اگریسیا فاسفورس سے مماثلت رکھتی ہے امبر اگریسیا کھانسی میں مظہر دوا ہوتی ہے خواہ کالی کھانسی ہو یا عام جب کھانسی کے بعد ڈکار آئے۔ بہت سی ادویات موجود نہیں ہیں جو اس علامت کو شفایاب کر سکیں

Scanned by CamScanner

سب سے بہتر دوا امبر اگریسیا ہے دوسری ادویات آرنیکا سلفیورک ایسڈ سینگونیریا اور ورینٹرم البم ہیں بسا اوقات کھانسی کے دوران ڈکار آتے ہیں اور مریض کے لئے سخت تکلیف کا باعث ہوتے ہیں یہاں امبر اگریسیا آرسنک۔ سائی میکس۔ لیکیسس اور انگستورا سے مماثل ہے جب دمہ کے ہمراہ دل کی علامات موجود ہوں تو ہم امبر اگریسیا استعمال کر سکتے ہیں۔ سانس میں تنگی سینہ کی بائیں جانب لو تھڑے یا ڈھیر کا احساس اور دل میں پھڑ پھڑانے کا احساس یا اضطراب کا احساس ممکن ہے یہ احساس سکڑاؤ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہو ایسا احساس کہ دل کو کسی نے ہاتھوں سے پکڑ لیا ہے بلکہ ایسا احساس کہ سینہ کی بائیں جانب کسی ڈھیر تلے دبی ہوئی ہے اور وہ ڈھیر اسے کچل رہا ہے اس احساس کے ہمراہ دل کی دھڑکن تیز ہوتی ہے۔

امبر اگریسیا نسوانی اعضاء پر بہت نمایاں اثر رکھتی ہے اور امبر اگریسیا کا عمل بہت اہم اور بے مثال ہے ماہواری وقت مقررہ پر آتی ہے یا چند روز پہلے آجاتی ہے ماہواری وافر مقدار آتی ہے اور ماہواری کے ہمراہ نکسیر بھی آتی ہے اور ٹانگوں کی رگوں کی پھلاوٹ بڑھ جاتی ہے اگر ایسے حالات موجود ہوں تو دو ماہواریوں کے درمیان بھی اخراج خون ہوتا ہے امبر اگریسیا رحم میں غیر ہم آہنگی اور کمزوری پیدا کرتی ہے ایسے حالات میں امبر اگریسیا بہترین عمل کرتی ہے معمولی سی اکساہٹ یا پاخانہ کرتے وقت زیادہ اینٹھنے سے رحمی خون جاری ہو جاتا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا کہ یہ رحم خون سے بھرا ہوا ہے اور اعصاب کتنے کمزور اور ڈھیلے ہیں بلغم نما لیکوریا آتا ہے جس کا رنگ نیلاہٹ مائل ہوتا ہے یا نیلاہٹ مائل بھورا ہوتا ہے۔

آپ امبر اگریسیا اس وقت بھی استعمال کر سکتے ہیں جب مریضہ زچگی میں ہو اور شدید قبض ہو امبر اگریسیا دلی چھریرے بدن کی مستورات کی دوا ہے ان کو بار بار پاخانہ کرنے کی خواہش ہوتی ہے جس کے ہمراہ پریشانی اور بے آرامی ہوتی ہے کمرے میں نرس یا کوئی بھی موجود ہو تو پاخانہ نہ آتا ہو (شرمیلا پاخانہ)

Scanned by CamScanner

لیکچر نمبر ۱۳

سیکیل کار (ارگٹ) (یورپی غلہ)

سیکیل کار کو عام زبان میں ارگٹ یا یورپی غلہ (Spurred rye) کہا جاتا ہے ارگٹ نام فرانسیسی زبان سے لیا گیا ہے اور پرانے فارماکوپیا میں یہی نام درج ہے دوا اس غلے سے تیار نہیں کی جاتی بلکہ جب اس غلے پر فنگی کا حملہ ہوتا ہے تو اس وقت یہ غلہ ابھی چھوٹا ہوتا ہے اس پر فنگی کے ابھار پیدا ہو جاتے ہیں ان سے دوا تیار کی جاتی ہے سیکیل کار یا ارگٹ کو ایلوپیتھک طریقہ کار اس دوا کی جانی پہچانی خصوصیات کی وجہ سے استعمال کرتا آرہا ہے کیونکہ ارگٹ کی غیر معمولی مقدار غیر نالیدار ریشوں میں اینٹھن پیدا کرتی ہے خاص طور پر بے اختیار اعصابی ریشوں پر اپنی قوت گول دائرہ کی صورت یا افقی صورت صرف کرتی ہے مجھے یقین ہے کہ سیکیل کار عروق دموبہ کو کنٹرول کرنے والے اعصاب کے دباؤ کی وجہ سے ایسا کرتی ہے تمام علامات کی وضاحت اسی بنیاد پر کی جائے گی۔

سیکیل کار دو طریقوں سے عمل کرتی ہے عمل کے دو حصے ہیں ایک کا تعلق دوران خون سے ہے اور دوسرے کا تعلق براہ راست اعصابی نظام سے ہے۔

ہم آخری عمل یعنی اعصابی نظام پر پہلے توجہ دیتے ہیں ہمیں معلوم ہے کہ سیکیل کار خاص قسم کی اینٹھن پیدا کرتی ہے ارگٹ استعمال کرنے کے بعد مزمن زہریلا پن ہی اس کی نمایاں علامت ہے ارگٹ سے پیدا ہونے والی زہریلی علامات یورپ میں عام ہیں خاص طور پر جرمنی کا ایک صوبہ جہاں کے کسان اس غلے کی وافر مقدار اگاتے ہیں یہ غلہ یورپ میں بہت استعمال کیا جاتا ہے اس لئے ہی یورپ میں اس کا زہریلا پن عام ہے پچھلے کئی سالوں سے اس

Scanned by CamScanner

غلے کی حفاظت کی جاتی ہے اس لئے اب اس کا زہریلا پن کچھ کم ہو گیا ہے اب ارگٹ کی اصل اینٹھنوں کے کردار پر غور کرتے ہیں بسا اوقات جسم سخت ہو جاتا ہے دوسرے اوقات جسم کی سختی ڈھیلے پن کے ساتھ بدلتی رہتی ہے خاص طور پر اگر انگلیوں کا معائنہ کیا جائے ہاتھ سخت ہو جاتے ہیں اور انگلیاں اندر کی جانب مڑ جاتی ہیں یا انگلیاں کھل جاتی ہیں چہرے کے پٹھے پھڑکتے ہیں یہ پھڑکن چہرے سے شروع ہو کر سارے جسم میں پھیل جاتی ہے شکم اندر کی جانب کھچ جاتا ہے کیونکہ مقعد کے اعصاب میں انقباض ہوتا ہے مثانہ کی گردن کی اینٹھن کی وجہ سے پیشاب دب جاتا ہے اگر پیشاب کی نالی لگائی جائے تو ممکن ہے آلو بخارے کے رس کی مانند تھوڑا سا پیشاب نکل آئے۔ تشنجی ابکائیاں آتی ہیں مگر اصل قے نہیں ہوتی معدہ میں شدید انقباض ہوتا ہے۔

اب ہم سیکیل کار کے دوران خون پر عمل کی جانب توجہ دیتے ہیں علامات سے محسوس ہوتا ہے کہ دوران خون میں ابتری پائی جاتی ہے دوا کا عمل عروق دمویہ کے بے اختیار ریشوں پر ہوتا ہے سب سے پہلا عمل سکڑاؤ ہے ثانوی عمل ڈھیلا پن ہے انگلیاں نیلاہٹ مائل سیاہ نظر آتی ہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ خون یہاں آکر رک گیا ہے جلد پر جھریاں پڑی ہوتی ہیں اور جلد خشک ہوتی ہے کچھ وقت کے لئے کسی عضو میں مکمل طور پر یا جزوی طور پر سستی آجاتی ہے اس کی تفصیل کچھ یوں ہے۔ چونکہ عروق شعریہ میں مسلسل اینٹھن ہوتی ہے اس وجہ سے دوران خون میں رکاوٹ آجاتی ہے اور یوں خون رکنا شروع ہو جاتا ہے پس مقامی غذائیت پر آئندہ ہو جاتی ہے نتیجتاً عضو مردہ ہو جاتا ہے اس عمل کی وجہ سے سیکیل کار کو خاص طور پر بوڑھوں کے پاؤں کی انگلیوں کی خشک گینگرین میں استعمال کیا جاتا ہے۔

آیئے اب رحم کی جانب دیکھتے ہیں رحم جو کہ غیر نالی دار ریشوں سے بنا ہوا ہے اس پر ارگٹ بہت ہی نمایاں عمل کرتی ہے اور اس بند عضو میں اینٹھن پیدا کرتی ہے اور بہ نسبت غیر حاملہ کے حاملہ رحم پر زیادہ اثر انداز ہوتی ہے رحم کے عضلات جتنے زیادہ ہوں گے سیکیل کار (ارگٹ) کا اثر بھی زیادہ ہوگا اور ارگٹ اس رحم پر اور بھی زیادہ عمل کرتی ہے جس سے ایک

Scanned by CamScanner

بچہ پیدا ہو چکا ہو۔

دوا کونسی علامات پیدا کرتی ہے آپ سب جانتے ہیں کہ ارگٹ کو رحم میں سکڑاو پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے تاکہ حمل ضائع ہو جائے۔ جب حمل ضائع کرنا ضروری ہو اور بچے کو باہر نکالنا ہو۔ دردزہ کے دردوں کو بڑھانے کے لئے یا بچہ کی پیدائش کے بعد آلائش کو باہر نکالنے کے لئے یا جب بھی رحم کو سکیڑنے کی ضرورت محسوس ہو اس کے لئے ارگٹ استعمال کی جاتی ہے ارگٹ کی نمایاں علامات طویل مگر لاحاصل رحمی درد ہے کبھی کبھار ایک اور علامت آپ کو نظر آئے گی۔ جب آنول جو بچے کی نشو نما کے لئے ضروری ہے رحم کے اندر رہ جائے چونکہ رحم کا سکڑاو بے قاعدہ ہوتا ہے اس لئے آنول اندر رہ جاتی ہے اگرچہ آپ رحم میں سے اسے ہاتھ سے بھی نکال سکتے ہیں مگر بہتر حفاظتی طریقہ یہ ہے کہ سیکیل کار کی چند خوراکیں دے دی جائیں۔

سیکیل کار چھریرے بدن کی مستورات کو بھی استعمال کرائی جا سکتی ہے جن کی جلد کھردری اور جھریاں دار ہو ان کا چہرہ زرد ہوتا ہے اور بچے کی پیدائش کے وقت بہت کمزور ہوتی ہیں ان کو دردزہ میں قوت کی ضرورت ہوتی ہے رحم ڈھیلا ہوتا ہے جیسے کہ یہ عضو اعصاب کی بجائے لعاب دار جھلیوں سے بنا ہوا ہو بسا اوقات مریضہ شکایت کرتی ہے کہ اس کے شکم اور پیڑو میں نچلی جانب مسلسل بوجھ بنا ہوا ہے۔

ارگٹ خون پر بھی اثر انداز ہوتی ہے یہ خون کے عمل انجماد کو کم کرتی ہے پس یوں یہ جریان خون پیدا کرتی ہے خون سیاہ اور پتلا ہوتا ہے جریان خون رحم یا کسی بھی جسمانی خلا سے ہو سکتا ہے آپ سیکیل کار کو رحمی جریان خون میں بھی استعمال کر سکتے ہیں جب جریان خون مجہول ہو رنگ سیاہ ہو اور ممکن ہے کہ بدبو دار ہو مریضہ بہت کمزور ہو چکی ہو خون کی زبردست کمی ہو مریضہ بے ہوش اور سرد ہو بے ہوشی سے پہلے مریضہ پورے بدن میں جھنجھناہٹ کی شکایت کرتی ہے اور اپنے پاس موجود افراد سے کہتی ہے کہ اس کے اعضا کو سہلائیں سیکیل کار کا یہ احساس کہ پورے بدن میں چیونٹیاں رینگ رہی ہیں بہت ہی نمایاں علامت ہے۔ مریضہ اپنی

Scanned by CamScanner

انگلیاں الگ الگ پکڑتی ہے یہ علامت مریضہ کو جریان خون سے زیادہ تنگ کرتی ہے ایسے حالات میں سیکیل کار دوا ہوتی ہے۔

اگر آنول رحم میں رہ گئی ہو تو بھی ہم سیکیل کار استعمال کر سکتے ہیں جب یہ علامت رحم کے سکڑاؤ کی وجہ سے نہ بھی پیدا ہوئی ہو (اگرچہ ہو سکتا ہے وجہ یہی ہو) لیکن اسقاط حمل کے بعد خاص طور پر جب حمل ابتدائی مہینوں میں ساقط ہوا ہو اور فرج سے بدبودار اخراج ہو خون ضائع ہونے کی وجہ سے مریضہ ٹھنڈی ہو حتیٰ کہ نبض بھی محسوس نہ کی جا سکے رحم کی اینٹھن نامکمل ہو یا اینٹھن طویل ہو جائے رحم سخت ہو جائے ڈھیلا نہ ہو ایسے حالات میں سیکیل کار دماغی علامات پر مظہر دوا ہو گی مریضہ کو پاگل پن کا دورہ ہو گا جس میں مریضہ ہنسے گی اور اپنے ہاتھوں کو اپنے سر پر مارے گی حقیقت میں مریضہ آپے میں نہ ہو گی۔

سیکیل کار معدہ اور انتڑیوں پر بھی نمایاں طور پر اثر انداز ہوتی ہے اور ہیضہ کی مکمل تصویر پیش کرتی ہے اس لئے سیکیل کار وبائی ہیضہ بچوں کے ہیضہ یا ایشیائی ہیضہ میں کار آمد دوا ہے مریض ٹھنڈا ہو حتیٰ کہ نبض بھی محسوس نہ ہو جسم کی کئی جگہوں میں جھٹکے آتے ہوں خاص طور پر ہاتھوں کی انگلیوں کا بہت کھلا پن قابل غور ہے۔ آنکھیں گہری چہرہ بھنچا ہوا نظر آتا ہو۔ شدید اینٹھن دار ابکائیاں آتی ہوں اگرچہ قے نہ آتی ہو۔

جسم کی جلد کھردری، ہو جھریاں پڑی ہوں، جلد مرجھائی ہوئی ہو، خشک ہو، ایسا محسوس ہو کہ جلد میں کوئی رطوبت باقی نہیں ہے پیشاب دب گیا ہو، جسم پر چیونٹیاں چلنے کا احساس ہو پاخانے کثیر پانی والے اور بدبودار ہوں اور تیزی سے خارج ہوں اگرچہ مریض ٹھنڈا ہو مگر کپڑا لینا برداشت نہ کرے۔

بچوں کے ہیضہ میں سیکیل کار کی نمایاں علامت غیر ہضم شدہ غذا کے پاخانے ہیں پاخانے پانی کی مانند ہوتے ہیں پاخانوں سے شدید بو آتی ہے پاخانہ خارج ہوتے وقت رک جاتا ہے اور دوبارہ آتا ہے جس کے بعد مریض ہمت ہار جاتا ہے۔ سیکیل کار کو ان ادویات سے الگ کرنا ضروری ہے جو اس سے مماثل ہیں نہیں تو بہتر مواقع ہونے کے باوجود بھی آپ سیکیل کار

Scanned by CamScanner

کو استعمال نہیں کر سکیں گے۔

یہ مشاہدہ کیا جاچکا ہے کہ جس کارخانے میں ایسا مواد تیار کیا جاتا ہو جس میں آرسنک موجود ہو تو آرسنک کے فاسد بخارات اس علاقے کی تمام فصلوں کو برباد کر دیتے ہیں مگر یہ غلہ باقی رہ جاتا ہے اور ان فاسد بخارات سے اس کی پیداوار بڑھ جاتی ہے جبکہ دوسرے علاقوں میں اس کی پیداوار میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ جب ہم آرسنک اور سیکیل کار کی ادویاتی علامات پر غور کرتے ہیں تو ان کی بہت سی علامات میں مماثلت پائی جاتی ہے دونوں ادویات جھریاں پیدا کرتی ہیں دونوں ادویات گینگرین پیدا کرتی ہیں ہیضہ کی علامات پیدا کرتی ہیں اور دونوں ادویات ایک دوسرے کی مددگار ہیں درج ذیل فرق میرے خیال میں کافی ہوں گے۔ دونوں میں سردی سے اضافہ اور گرمی سے کمی ہوتی ہے مریض کپڑے لپیٹ کر رکھنا چاہتا ہے زخموں میں سیکیل کار کی مریضہ کو ٹھنڈ سے افاقہ ہوتا ہے۔ اگر کسی مریض کو مجہول السر ہو جو بہت سست روی سے مندمل ہو رہا ہو اس میں جلن موجود ہو اور زرد رنگ کی بدبودار پیپ خارج ہو رہی ہو تو آپ آرسنک کا سوچیں گے تاہم اگر ٹھنڈک سے افاقہ ہو تو سیکیل کار دوا ہو گی۔

دونوں ادویات کے ہیضہ کے پاخانے (دست) پانی کی مانند وافر اور بدبودار ہوتے ہیں اور کمزور کر دیتے ہیں مگر سیکیل کار میں چیونٹیاں رینگنے کا احساس ہوتا ہے اور آرسنک میں بے آرامی پریشانی کروٹیں بدلنا اور رگوں میں اکساہٹ ہوتی ہے۔ مریض کپڑے لپیٹ کر رکھنا چاہتا ہے مگر سیکیل کار کا مریض ٹھنڈک پسند کرتا ہے۔ ٹھنڈک سے افاقہ ہوتا ہے۔

اگر مریض کی قوت حیات ہمت ہار رہی ہو ایسا مرحلہ آجائے تو سیکیل کار اس وقت دی جائے جب اس کی نمایاں علامات جو کہ میں اوپر بیان کر چکا ہوں موجود ہوں یہاں سیکیل کار کاربو ویج سے مماثلت رکھتی ہے کاربو ویج اس وقت دوا ہوتی ہے جب مریض کی قوت حیات ہمت ہار رہی ہو مریض بے سدھ پڑا ہو اتنی شدید کمزوری ہو کہ مریض حرکت نہ کر سکے ناک سے سست رفتار خون خارج ہو رہا ہو اور پاخانہ میں خون خارج ہو رہا ہو مریض کا جسم پاؤں سے لے کر گھٹنوں تک سرد ہو نبض بہت تیز ہو مگر دھاگے کی مانند باریک ہو سانس سرد ہو ایسی

Scanned by CamScanner

خطرناک حالت میں ممکن ہے کہ کاربو ویج مریض کی جان بچالے۔

ایک اور مماثل دوا کیمفر ہے۔ کیمفر ہیضہ میں سیکیل کار۔ کاربو ویج اور آرسنک کی بجائے ترجیحی طور پر دی جاسکتی ہے جب علامات اچانک بے قابو ہو جائیں یا زہر غالب ہو اس سے پہلے کہ پاخانے شروع ہوں قوت حیات حد سے زیادہ کمزور ہو، جسم برف کی مانند سرد ہو، آواز بھرائی ہوئی ہو یہاں کیمفر کو مدر ٹنکچر میں استعمال کیا جائے کیمفر مدر ٹنکچر کے چند قطرے پانی میں ڈال کر ہر پندرہ منٹ بعد ایک خوراک دی جائے حتیٰ کہ رد عمل ظاہر ہو، اس کے بعد کسی دوسری دوا کی ضرورت ہوگی۔ کیمفر کو شکر پر ڈال کر دینا زیادہ بہتر ہے (مترجم)

وریٹرم البم ٹھنڈک نیلاہٹ اور پانی کی مانند دستوں میں سیکیل کار سے مشابہت رکھتی ہے لیکن ایک علامت کا فرق ہے وہ علامت ہے پیشانی پر سرد پسینہ اب تک جن ادویات کا ذکر کیا جاچکا ہے ان میں یہ علامت موجود نہیں ہے ماسوائے آرسنک کے۔ مگر آرسنک میں بے آرامی وریٹرم البم سے بہت زیادہ ہوتی ہے اور پیشانی پر اتنا نمایاں سرد پسینہ نہیں ہوتا۔

رحم کی علامت یعنی جریان خون میں ہمیں وہ ادویات یاد رکھنی چاہیں جو سیکیل کار سے مماثلت رکھتی ہیں میں اتفاقاً کاربو ویج کا ذکر کر رہا ہوں کاربو ویج نکسیر میں سیکیل کار سے مماثل ہے۔ نکسیر مسلسل جاری رہتی ہے ظاہری طور پر کوئی کمی واقع نہیں ہوتی خون سیاہی مائل ہوتا ہے اور جمتا نہیں ہے فرق محسوس کرنے کے لئے آپ کو ان ادویات کی دوسری نمایاں علامات کو دیکھنا ہوگا۔

اسٹی لاگو سیکیل کار کی دوست دوا ہے کیونکہ یہ بھی فنگس ہے جو مکئی کے بھٹوں پر پیدا ہوتی ہے اور اس کا عمل بھی سیکیل کار کی مانند ہے۔ کیمیاوی تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ اس میں آرگوٹین زہر پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ آرگٹ یا سیکیل کار میں موجود ہے۔ اسٹی لاگو بھی جریان خون میں استعمال کی جاسکتی ہے لیکن اسٹی لاگو کا کردار سیکیل کار سے الگ ہے اسٹی لاگو رحمی جریان خون میں فائدہ مند ہے جب خون کا رنگ بہت سرخ ہو جزوی طور پر مائع ہو اور جزوی طور پر جما ہوا ہو اگر ایسی حالت موجود ہو تو آپ اسٹی لاگو استعمال کر سکتے ہیں خواہ جریان خون

Scanned by CamScanner

سن یاس میں ہو یا بچہ کی پیدائش کے بعد ہو یا ماہواری ہو یا اسقاط حمل کے بعد جریان خون ہو اسٹی لاگو رحم میں غیر متحرک اجتماع خون پیدا کرتی ہے جو سیکیل کی مانند نہیں ہوتا اسٹی لاگو اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب رحم کا معائنہ انگلی سے کیا جائے تو خون نکل پڑے دوسری نمایاں علامت یہ ہے کہ رحم الٹ جانے کی وجہ سے جریان خون بڑھ جائے۔ میں نے عموماً اسٹی لاگو کو چھ طاقت میں استعمال کیا ہے یہ رحم کی قوت بڑھاتی ہے دوا استعمال کرنے کے بعد رحم کو انگلی لگا کر دیکھا جائے تو رحم اسفنج کی مانند نرم محسوس نہیں ہوتا۔ رحم کا دوران خون درست ہو جاتا ہے اور جریان خون فوری طور پر کم ہو جاتا ہے۔

ہمارے پاس دو یا تین اور ادویات ایسی ہیں جو رحم کے اجتماع خون میں کام آتی ہیں یہ حالت بہت مشکل سے شفایاب ہوتی ہے میں آپ کو ادویات بتاتا ہوں۔ پہلی دوا بووسٹا (Puff ball) ہے جب یہ پودا جوان ہوتا ہے تو اس کا لفافہ پھٹ جاتا ہے اور اس میں سے بھورے رنگ کا فنگی پوڈر نکلتا ہے جس میں پودے کے بیج بھی ہوتے ہیں اگر یہ پوڈر جلد پر لگایا جائے تو تب خالہ کی مانند خارش پیدا کرتا ہے خارش میں سے فوراً خون نکل آتا ہے بووسٹا دوران خون پر بہت خاص عمل کرتی ہے پورے بدن کی عروق شعریہ میں ڈھیلا پن پیدا کر دیتی ہے خواہ بووسٹا خون کے ذریعے عمل کرتی ہے یا اعصابی نظام کے ذریعے اس کی بابت میں آپکو کوئی معلومات فراہم نہیں کر سکتا۔ عروق شعریہ کا ڈھیلا پن جریان خون کو دعوت دیتا ہے بووسٹا کے اس بے مثال عمل کی وجہ سے بووسٹا نکسیر میں فائدہ مند ہے نکسیر خواہ چوٹ لگنے سے آئے یا ماہواری کی ابتری کی وجہ سے آئے۔

رحمی جریان خون میں بووسٹا فائدہ مند دوا ہے جب رحم میں اجتماع خون ہو اور خاص طور پر جب دو ماہواریوں کے درمیان ذرا سی زیادہ محنت کرنے سے جریان خون ہو جائے اس علامت پر بووسٹا امبر اگریسیا سے مماثلت رکھتی ہے۔ لیکن بووسٹا کی ماہواری صرف رات کے وقت یا علی الصبح آتی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ دن میں کی جانے والی ورزش (گھریلو کام) سے چونکہ دوران خون تیز ہو جاتا ہے اس لئے رحم کا اجتماع خون ختم ہو جاتا ہے۔

Scanned by CamScanner

رحم کا خون سے بھر جانا اسٹی لاگو اور سیکیل کار میں بھی پایا جاتا ہے بووسٹا کی ایک اور خاصیت جس کو میں یہاں بیان کرنا پسند کروں گا وہ ہے جسم کا پھول جانا۔ عورت جو قینچی سے کپڑا کاٹ رہی ہو جب کپڑا کاٹ چکے تو اس کے انگوٹھے اور انگلیوں پر قینچی کے گہرے نشانات پڑ جاتے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جسم میں معمولی سا استسقاء ہے اس کی وجہ دوران خون کی سستی ہے۔

بووسٹا سانس میں تنگی پیدا کرتی ہے کئی ممالک میں یہ شہد کی مکھیوں کو بے ہوش کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے تاکہ شہد حاصل کیا جا سکے دم گھٹنے کی علامات بالکل کوئلے کی گیس کی مانند ہوتی ہیں اس لئے بووسٹا کوئلے کی زہریلی گیس سے دم گھٹنے کا تریاق ہے کوئلے کی زہریلی گیس کے اثرات کو دور کرنے کے لئے دوسری ادویات آرنیکا اور اوپیم ہیں ان علامات کے علاوہ اضافی طور پر آپ کو علامات کا ایک اور گروہ یاد رکھنا چاہیئے ان علامات کا انحصار دوران خون پر ہے۔ دل بہت بڑا محسوس ہوتا ہے ماہواری کے بعد اور کھانا کھانے کے بعد دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے سینہ پر دباؤ محسوس ہوتا ہے اس کے ہمراہ دل کے امراض ہوتے ہیں اور ماہواری کی ابتری بھی ہوتی ہے جس کی وجہ سے دماغ کی گہرائی میں سر درد ہوتا ہے ایسا احساس ہوتا کہ سر بہت بڑا ہو گیا ہے یا سر سوج گیا ہے۔

مچلا ریپنز بھی رحمی اجتماع خون میں فائدہ مند ہے جب جریان خون درج بالا ادویات سے بھی زیادہ ہو سرخ چمکدار خون خارج ہوتا ہو اور جریان خون کے ہمراہ پیشاب درد سے آتا ہو۔

اگلی دوا جو سیکیل کار کے جریان خون سے مماثلت رکھتی ہے میں اس کا ذکر بھی کرنا چاہوں گا وہ دوا ٹریلیم پنڈولم ہے ٹریلیم کا جریان خون سیکیل کار کے جریان خون سے بہت مختلف ہے خون چمکدار سرخ اور کثیر مقدار میں خارج ہوتا ہے شکم کے اوپری حصے میں غشی کا احساس ہوتا ہے کمر میں درد ہوتا ہے ہاتھ اور پاؤں سرد ہوتے ہیں تھکاوٹ ہوتی ہے نبض مدھم مگر تیز ہوتی ہے یہ علامات موجود ہوں تو ٹریلیم دوا ہوا کرتی ہے۔

Scanned by CamScanner

اب تک جن ادویات کا میں ذکر کر چکا ہوں ان ادویات کی نسبت ٹریلیم کی قریبی رشتہ دار دوا چائنا ہے چائنا کے جریان خون میں شدت ہوتی ہے سیکیل کار کا جریان خون سست اور چائنا کا جریان خون شدید اور چست ہوتا ہے معمولی سی حرکت سے چشمہ کی مانند پھوٹ پڑتا ہے خون چمک دار سرخ ہوتا ہے مریضہ چاہتی ہے کہ پیڑو کو کس کر باندھ لے وگرنہ اس کو ایسا احساس ہوتا ہے کہ یہ حصہ الگ ہو کر گر پڑے گا۔

اسی طرح ہیما میلس بھی جریان خون کی دوا ہے آپ جانتے ہیں کہ ہیما میلس خون کی وریدوں پر اثر انداز ہوتی ہے سر میں ہتھوڑے مارنے والا درد ہوتا ہے خاص طور پر کنپٹیوں میں ہتھوڑے مارنے کا سا درد ہوتا ہے کتنی حیران کن بات ہے کہ مریض جریان خون کی بابت کوئی خطرہ محسوس نہیں کرتا نہ ہی مریض کو پریشانی ہوتی ہے خون کا رنگ سیاہی مائل اور خون رک رک کر آتا ہے متاثرہ عضو میں دکھن کا احساس ہوتا ہے خون نکل جانے کی وجہ سے مریض شدید کمزور ہو جاتا ہے۔

اری جیرون کیناڈینس رحمی جریان خون کی دوا ہے جب پیشاب درد سے آتا ہو آپ اس کو مچلا ریپنز سے کیسے الگ کریں گے اری جیرون کا خون دفعتاً سرگرمی سے آنے لگتا ہے یکدم چشمہ کی مانند اور پھر رک جاتا ہے بسا اوقات دانت نکلوانے کے بعد بہت سارا خون نکلتا ہے اگر آپ دانت کا خلا صاف کر دیں اور ذرا سا ٹریلیم مدر ٹنکچر روئی سے لگا کر دانت کے خلا میں رکھ دیں تو خون بہنا فوراً رک جائے گا جبکہ دوسری ادویات ناکام ہو چکی ہوں۔ میں نے اری جیرون کبھی استعمال نہیں کی اور میں آپ کو یہ بھی نہیں بتا سکتا کہ اس کے اثرات کیا ہوں گے۔ میں نے ٹریلیم کو نکسیر میں استعمال کیا ہے۔ میں فیرم فاس کی بابت میں کچھ کہنا چاہوں گا یہ بھی ہیما میلس کی مانند دوران خون پر اثر انداز ہوتی ہے فیرم فاس سوزش کے اس درجے میں کار آمد ہے جس کو عروق دمویہ کا پھیل جانا کہتے ہیں جب عروق دمویہ پھیل گئی ہوں اس درجے میں اگر فیرم فاس دے دی جائے تو مرض کو روکنے میں کامیاب ہو جائے گی پس اگر سینہ میں اجتماع خون ہو تو نمونیہ پیدا نہ ہونے دے گی۔ سینہ دکھتا ہو کچلا ہوا محسوس ہوتا ہو نبض زور دار ہو گول ہو

Scanned by CamScanner

رسے کے مانند نہ ہو جیسی ایکونائٹ کی نبض ہوتی ہے بلغم مقدار میں کم مگر خون آمیز خارج ہوتا ہو جب بھی بلغم میں خون کی لکیر ہو مگر مریض میں اکونائٹ والی چستی نہ ہو تو آپ فیرم فاس پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔

بسااوقات گرمیوں کے موسم میں بچوں کو دست آنے کی وجہ سے انتڑیوں کی عروق دمویہ میں خون بھر جاتا ہے پانی کی مانند دست آتے ہیں ان میں آؤں موجود ہوتی ہے ممکن ہے پاخانہ کرنے کی خواہش بھی موجود ہو مگر مروڑ نہیں پڑتا لیکن پاخانہ کے ہمراہ مروڑ پڑنے لگ جائیں تو فیرم فاس دوا نہیں ہوتی۔ اگر مریض کے پاخانوں میں پیپ یا بلغم اور پیپ خارج ہونے لگے تو فیرم فاس کوئی مدد نہ کر سکے گی۔

بچوں کے سر کے استقاء (Hydrocephalus) کی ابتدا میں آپ فیرم فاس استعمال کر سکتے ہیں جب گرمیوں کے موسم میں حملہ ہو جائے بچہ غنودگی میں چلا جائے آنکھوں میں خون پھیل گیا ہو نبض ے بھری ہوئی مگر نرم ہو ایکونائٹ کی مانند تنی ہوئی نہ ہو یا بیلاڈونا کی نبض کی مانند نہ ہو۔

Scanned by CamScanner

لیکچر نمبر ۱۴

نباتات کی بادشاہت

میں اب تک ان ادویات پر تبصرہ کرتا رہا ہوں جو حیوانی بادشاہت سے لی گئی تھیں اور میں نے نوسوڈز پر بحث کی ہے چونکہ نوسوڈز بھی بہت اہم ہیں اب ہم دوسرے عظیم الشان گروہ یعنی نباتات کی بادشاہت کی جانب قدم بڑھاتے ہیں۔

نباتات سے ہم نے کئی اقسام کے ادویاتی مادے حاصل کئے ہیں چند ادویات نے زبردست عملی افادیت اور دوسری ادویات نے محدود فائدہ مندی ظاہر کی ہے جو ادویات نباتاتی بادشاہت سے بنائی گئی ہیں ان کے ادویاتی اثرات ان کے رس میں ہوتے ہیں جو نباتات کے اندر ہوتا ہے یا پودے کی ادویاتی خصوصیات پودے کی جڑ پھول یا بیجوں میں موجود ہوتی ہیں۔ پودے کے کسی بھی حصے کی خصوصیات الگ ہو سکتی ہیں یا کم و بیش ہو سکتی ہیں مثلاً بیلاڈونا ہی کو لیں اس پودے کا ایک حصہ تیزابی خصوصیات رکھتا ہے جبکہ پودے کے دوسرے حصے میں نشہ آور خصوصیات ہیں نباتاتی ادویات کو آزمائش کرتے وقت ہمیں بہت احتیاط سے کام لینا چاہیے جب آزمائش شائع کی جائے تو یہ بھی لکھا جائے کہ پودے کے کس حصے کی آزمائش کی گئی ہے یا کہ مکمل پودے سے دوا تیار کی گئی ہے اگر پودے کا ایک حصہ استعمال کیا گیا ہے تو ہمیں بتانا چاہیے کہ پودے کا کونسا حصہ استعمال کیا گیا ہے۔ جڑ ہے۔ پھول ہیں۔۔ یا بیج ہیں نباتات کی بادشاہت کے مطالعہ میں معدنیات کی بادشاہت بھی شامل ہو جاتی ہے کیونکہ نباتاتی ادویات میں اس مٹی کی خصوصیات بھی شامل ہوتی ہیں جس میں وہ نباتات پیدا ہوتی ہے اس مٹی میں معدن بھی شامل ہوتی ہیں چند گھاسوں کے بنیادی اثرات میں سلیشیا کے اثرات پائے جاتے ہیں۔ لاروسیریس کے ۱۰۰ میں سے ۹۹ اثرات ہائڈروسیانک ایسڈ یا پروسک ایسڈ سے آتے ہیں کیونکہ یہ عام طور پر غیر نامیاتی مرکبات کہلاتے ہیں یہی کچھ ایمائگڈالا پر سیکا کی بابت بھی کہا جا سکتا ہے اب یہ

Scanned by CamScanner

ادویات اگر چہ معدنی بادشاہت سے حاصل کی جاتی ہیں مگر یہ نباتاتی بادشاہت میں شامل ہیں یہ نئے ماحول میں زیادہ پھر تیلی ہو جاتی ہیں یعنی اگر ایک کیمیائی مادہ کو مصنوعی طریقے سے کسی لیبارٹری میں بنایا جائے تو اس میں ادویاتی خصوصیات کم ہوتی ہیں لیکن اگر پودے سے حاصل کیا جائے تو ادویاتی خصوصیات زیادہ ہوتی ہیں درج بالا رائے حیوانی اور نباتاتی بادشاہت پر بھی صادق آتی ہے وہ مادہ جو حیوانی بادشاہت میں ملتا ہے وہی نباتاتی بادشاہت میں بھی ملتا ہے مگر حیوانی بادشاہت سے حاصل کیا گیا مادہ زیادہ پھر تیلا ہو گا۔ پس کولوریڈو کے آلو کا کیڑا جو آلو کے پودے سے غذا حاصل کرتا ہے اس میں سولینین بھی شامل ہوتی ہے لیکن سولینین کی علامات کی نسبت کولوریڈو آلو کے کیڑے کی علامات طاقتور ہوتی ہیں۔

ہم نباتاتی ادویات کا مطالعہ ماہر نباتات کی ترتیب دی ہوئی درجہ بندی کے مطابق کریں گے آج کل کی نباتات میں کچھ نا مطابقت موجود ہے مثال کے طور پر دو دال والے پودے جن سے ہم لوبیا۔ مٹر وغیرہ حاصل کرتے ہیں ان میں بہت غذائیت ہوتی ہے ان میں چنے کو بھی شامل کر دیا گیا ہے جبکہ اس کی خصوصیات زہریلی ہیں یہ شمولیت ان کو بیرونی مماثلت کی وجہ سے دی گئی ہے کیا یہ بے محل نہیں ہے کہ ان کو بھی مٹروں کے ساتھ شامل کر دیا گیا ہے جب کہ ان کے اثرات اتنے مختلف ہیں۔

ادویات کے پانچ تعلقات جن کو میں پہلے ہی بیان کر چکا ہوں وہ یہاں بھی لاگو ہوتے ہیں جیسے کہ حیوانی بادشاہت میں لاگو تھے۔ یہ یاد رکھا جائے کہ عناصر جن کی بنیاد یا منبع ایک ہی ہو عام طور پر ایک دوسرے کے مددگار نہیں ہوتے۔ اگر آپ کسی مریض کو اگنیشیا دے رہے ہوں تو نکس وامیکا اس کی مددگار نہ ہو گی اسی طرح اگنیشیا نکس وامیکا کی مددگار نہ ہو گی کیونکہ دونوں میں کچلہ موجود ہے اگر چہ ان کی بہت سی علامات مماثل ہیں اور دونوں ادویات ایک ہی لکیر پر چلتی ہیں۔

ایک اور مثال گلونائن اور انگور کی شراب کی ہے جب گلونائن کی آزمائش کی جا رہی تھی تو اس کا ایک فیصلہ کن اثر نبض پر مشاہدہ کیا گیا لیکن جب آزمائش کنندہ نے انگور کی شراب

Scanned by CamScanner

استعمال کی تو تمام علامات میں شدت پیدا ہو گئی انگور کی شراب بھی گلونائن کی مانند برانگیختگی پیدا کرتی ہے ایسا محسوس ہوتا کہ اس کا عمل بھی گلونائن کے رخ ہوتا ہے یوں انگور کی شراب گلونائن کی علامات میں شدت پیدا کر دیتی ہے۔

ماہر نباتات پودوں کی مختلف ترتیب تحتی اور درجہ بندی کرتا ہے وہ اتنی بڑی ہے کہ یہ معمولی مشابہت غائب ہو جاتی ہے اس لئے ہم خود کو اس درجہ بندی تک محدود نہیں رکھ سکتے مثال کے طور پر رینن کیولیسیا کو ہی لیں اس گروہ سے ہم پلساٹیلا۔ ایکونائٹ۔ ہیلی بورس اور سٹافی سیگریا حاصل کرتے ہیں اب ان چاروں ادویات میں اتنی قریبی مماثلت نہیں ہے کہ یہ ادویات بغیر کسی نقصان کے ایک دوسرے کے بعد استعمال نہیں کی جا سکتیں۔ اگر ہم علامات کا مطالعہ کریں تو معلوم ہو گا کہ ان میں کوئی نمایاں مماثلت موجود نہیں ہے تو یہ قانون لاگو نہ ہو گا اناکارڈیسیا پر بھی یہ قانون لاگو نہیں ہوتا اس لئے کہ اناکارڈیم اور رہس ٹاکس خاندانی مماثلت رکھتی ہیں لیکن ان کے نقاط اختلاف اتنے زیادہ ہیں کہ ایک دوا دوسری دوا کے اثرات ختم کرنے کی طاقت رکھتی ہے تاہم یہ قانون اگنیشیا اور نکس وامیکا۔ پلساٹیلا نٹالیانا اور پلساٹیلا پرے ٹینس پر لاگو ہوتا ہے۔

اب ہم نباتاتی بادشاہت سے حاصل کی گئی ادویات کی انفرادی علامات پر غور کریں گے۔

ایپوسائی نیسیا

ایپوسائی نیسیا گروہ سے (بھنگ کی نسل) تعلق رکھنے والے پودوں میں سے چند پودوں سے ادویات تیار کی گئی ہیں جن کو ہم استعمال کرتے ہیں ان ادویات کے نام درج ذیل ہیں۔

ایپوسائی نم کینا بینم۔ اینڈرو سیمی فولیم۔ جلسی میم سیمپر وائرن۔ ونکا مائینر۔ اولی

Scanned by CamScanner

اینڈر۔ نکس وامیکا۔ اگنیشیا۔ کورارے۔ السٹونیا سکالیرس۔ اور سپائی جیلیا۔

چند حکام نے جلسی میم۔ اگنیشیا۔ نکس وامیکا۔ کورارے اور سپائی جیلیا کو لوگانی ایسیا گروہ میں شامل کر دیا ہے پودوں کا یہ گروہ شدید زہریلا ہے یہ پودے اعصابی نظام کو بے حس کرتے ہیں تھکان پیدا کرتے ہیں حتی کہ سن پن اور فالج پیدا کرتے ہیں ان میں سے چند پودے موت کی وجہ بن جاتے ہیں۔

ایپوسائنم کینابینم

ایپوسائنم کی بابت پلنی نے کہا ہے کہ یہ کتوں کو مار ڈالتی ہے اس وجہ سے اس کا نام ایپو سائنم کینابینم رکھا گیا ہے اس پودے کا ریشہ بھنگ کی مانند سخت ہوتا ہے اس سے بحری جہازوں کے مستولوں کے رسے بنائے جاتے ہیں ایپوسائنم کا نمایاں اثر یہ ہے کہ یہ پیشاب کی مقدار بڑھاتی ہے اگرچہ یہ کافی نہ ہوگا مگر وقت الحاضر ہم صرف اس کے پیشاب آور عمل پر توجہ دیں گے ایپوسائنم کا قوت حیات پر بہت فیصلہ کن اثر ہوتا ہے یہ دوا متقاضی ہے کہ اس کا بیان طویل ہو۔ یہ دوا قوت حیات کو شدید دباؤ میں لے لیتی ہے اس کی شہادت سوراخ بول کے پٹھوں کا ڈھیلا پن دیتا ہے پٹھوں میں طاقت کی کمی وغیرہ پٹھوں کی کمزوری ایک اہم علامت ہے بعد ازاں اس میں ایسی خصوصیات موجود ہیں جو ہمیں دل گردوں اور خصیوں کی علامات میں نظر آئیں گی۔

پچھلے چند سالوں میں ایپوسائنم کو استسقاء کے مرض کی کئی اقسام میں بہت شدومد سے استعمال کیا گیا ہے جب میں آپ کو اس کا خلاصہ بیان کروں گا تو آپ دیکھیں گے کہ استسقاء کے مرض میں اس دوا کا بلا لحاظ استعمال کسی طور بھی ہومیوپیتھی نہیں کہلا سکتا۔ حالانکہ اس کی مکمل علامات موجود نہیں ہوتیں اور اس کی بڑی بڑی خوراکیں دی جاتی ہیں تاکہ دوا کوئی اثر پیدا کرے۔

سکوپیری اس (BROOM CORN) اور لیگومینوسا (LEGUMINO-SAE) کے دودانے والے پھل گردوں کے عمل میں اضافہ کر دیتے ہیں یوں استسقائی حالت

Scanned by CamScanner

دور کرنے میں مدد ملتی ہے لیکن ہمارا ایک ہنر ہے اس میں اس طرح کی نسخہ نویسی کی اجازت نہیں ہے اور اس ہنر کا نصب العین بالکل واضح ہے کوئی عام بے قید طریقہ کار نہیں ہے۔ ہمارا طریقہ کار تو مماثلت تلاش کرنا پڑھاتا ہے نہ کہ وقتی طور پر مرض میں افاقہ پیدا کرنا۔ جب اپیو سائنم دوا ہو گی تو درج ذیل علامات موجود ہوں گی سر میں بوجھل پن۔ حواس باختگی۔ غنودگی یا بے آرام نیند۔ جسمانی اعمال ست۔ نبض آہستہ۔ قبض اگرچہ پاخانہ سخت نہ ہو گا گردے کاہل یا پھر وافر مقدار پیشاب۔ سوراخ بول کے ڈھیلے پن کی وجہ سے پیشاب کا بلا ارادہ اخراج۔ نیند سے جاگنے پر حلق اور ناک زرد گاڑھے بلغم سے بھرا ہوا مریض کو شکم کے اوپری حصے اور سینہ میں دباؤ کا احساس ہوتا ہے مریض بولتے وقت مشکل سے سانس لیتا ہے حتی کہ سبک سا کھانا کھانے کے باوجود مریض بار بار گہرے سانس لیتا ہے۔ دل میں پھڑ پھڑاہٹ، دل کے ارد گرد بھالا مارنے کے سے درد اور بے چینی کا احساس ہوتا ہے نبض بے قاعدہ اور رک رک کر آتی ہے کبھی کبھار نبض مدہم بعد میں آہستہ دل کی دھڑکن باقاعدہ ہوتی ہے بعد میں پھڑ پھڑاہٹ ہوتی ہے نبض مدہم ہو جاتی ہے بعد میں جیسے کہ دل جدوجہد کر رہا ہے بسا اوقات ایک نبض کم ہو جاتی ہے علامات کا یہ گروہ بتا رہا ہے کہ دل کا استسقا ہے اور یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ اپیو سائنم دل کے معاملات میں کیا نسبت رکھتی ہے مریض بوڑھا ہو۔ دل کا استسقاء ہو۔ اگر دل میں چربی دار ابتری بھی ہو تو بھی اپیو سائنم افاقہ پیدا کر دیتی ہے۔

استسقاء کے مرض میں آپ کئی ادویات میں موازنہ کر سکتے ہیں سب سے پہلے آرسنک میں بھی پیاس اپیو سائنم کی مانند ہے اور شکم کے اوپری حصے میں ڈوبنے کا احساس بھی پایا جاتا ہے لیکن السنیک ایسڈ ترقی یافتہ مرض میں استعمال کی جاتی ہے اور مریض کی رگوں میں زیادہ جلن پائی جاتی ہے میں آپ کو ایپس۔ ایسی ٹک ایسڈ اور اپیو سائنم کا فرق ایپس کے لیکچر کے دوران واضح کر چکا ہوں۔

ہیلی بورس اور ڈجی ٹیلس اپیو سائنم سے مشابہ ادویات ہیں تینوں ادویات سستی کاہلی پیدا کرتی ہیں اور نبض کو آہستہ کرتی ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اپیو سائنم قابل ترجیح ہے جب

Scanned by CamScanner

تک کہ علامات کسی دوسری دوا کی جانب اشارہ نہ کریں ایپو سائنم جوڑوں پر بھی کچھ اثر رکھتی ہے اور جوڑوں میں درد پیدا کرتی ہے خاص طور پر صبح کے وقت حرکت کرتے وقت جوڑ سخت محسوس ہوتے ہیں۔ اگر آپ اپنے دماغ پر بوجھ ڈالیں اور یاد کرنے کی کوشش کریں تو میں سر کے استسقاء کے بیان میں آپ کو ایپو سائنم کی بابت بتا چکا ہوں سر بڑا ہوتا ہے سر کے سامنے والی ہڈیوں میں ابھار ہوتا ہے تالو کھلا ہوتا ہے آنکھوں کا بھینگا پن موجود ہوتا ہے اگر مرض پرانا ہو جائے تو مریض اندھا ہو جاتا ہے جسم کی ایک جانب فالج ہو جاتا ہے یہ علامات ایپس سے مماثلت رکھتی ہیں مگر ایپس کی دماغی چیخ ایپو سائنم میں موجود نہیں ہے ایک یا دو مریض ایپو سائنم کے مسلسل استعمال سے شفایاب ہو چکے ہیں۔

دستوں کی ایک قسم بھی ہے جو ایپو سائنم کو طلب کرتی ہے زرد پانی کے سے یا بھورے رنگ کے دست کثیر مقدار آتے ہیں کبھی کبھار ان میں غیر ہضم شدہ غذا خارج ہوتی ہے دست ایسے خارج ہوتے ہیں جیسے کسی نے بوتل سے کارک اڑایا ہو عضلات مقعد اتنے کمزور ہوتے ہیں کہ دست بغیر اطلاع خارج ہو جاتا ہے یا ہوا خارج کرتے وقت پاخانہ نکل جاتا ہے پاخانہ کے بعد شکم میں خالی پن کا احساس ہوتا ہے چہرہ زرد اور اس پر سرد پسینہ ہوتا ہے ایلوز میں بھی عضلات مقعد کمزور ہوتے ہیں اور پاخانہ کرنے کے بعد شدید تھکاوٹ ہوتی ہے لیکن ایلوز کے پاخانوں میں جیلی کی مانند بلغم خارج ہوتا ہے اور خاص طور پر صبح کے وقت شدت ہوتی ہے قولنجی درد ہوتا ہے جس میں دہرا ہونے سے افاقہ ہوتا ہے۔

گیمبوجیا میں پاخانہ آنے سے پہلے ناف میں کاٹنے والا درد ہوتا ہے اور پاخانہ ایک ہی بار خارج ہو جاتا ہے لیکن پاخانہ کے لئے کسی قدر اینٹھنا پڑتا ہے پاخانہ کرنے کے بعد بہت سکون ملتا ہے ایپو سائنم میں بواسیر بھی موجود ہے جس میں یہ احساس ہوتا ہے کہ جیسے مقعد میں کوئی پھانہ ٹھونکا جا رہا ہے انا کارڈیم کی بواسیر میں یہ احساس ہے کہ جیسے مقعد میں زبردستی ڈاٹ لگایا جا رہا ہے۔

Scanned by CamScanner

اولی اینڈر نیریم (کسم)

اولی اینڈر نیریم پودے کا اصل وطن فلسطین ہے لیکن یہ پودا جنوبی یورپ میں بھی پایا جاتا ہے باغوں اور گرم گھروں میں ہر جگہ لگایا جاتا ہے خاص طور پر مرطوب ماحول میں خوب بڑھتا ہے آرائشی طور پر یہ پودا بہت خوبصورت لگتا ہے گلابی رنگ کے لمبے پھول دل کو بہت بھاتے ہیں تاہم یہ بہت زہریلا پودا ہے اور اعصابی نظام پر شدید اثر انداز ہوتا ہے اور بے حسی کی علامات پیدا کرتا ہے۔ آپ اس دوا کا تاثر کبھی بھی نہ بھولیں اولی اینڈر بھول پن اور یاداشت کی کمزوری پیدا کرتی ہے نہ صرف یہ علامات بلکہ قابلیت میں سستی پیدا کرتی ہے مریض کو الفاظ کے معنی بہت مشکل سے سمجھ آتے ہیں ان علامات کے ہمراہ چکر بھی آتے ہیں جن کی وجہ کمزوری ہوتی ہے ہر شے عقل کی پژمردگی کی جانب اشارہ کرتی ہے اولی اینڈر درج بالا علامات میں بہت اہم دوا ہے جب علامات فالج کی آمد کا اشارہ کر رہی ہوں۔

چند سال پہلے میں نے اولی اینڈر سے ایک مریضہ کا سر درد شفایاب کیا تھا مریضہ جوان تھی سر درد کو ترچھا دیکھنے سے افاقہ ہوتا تھا۔ میٹیریا میڈیکا میں تلاش کرتے وقت دیکھا کہ اولی اینڈر کا سر درد ترچھا دیکھنے سے کم ہو جاتا ہے اس علامت کو مد نظر رکھتے ہوئے اولی اینڈر تجویز کی جس سے سر درد شفایاب ہو گیا۔

شکم کے اعضاء کا مطالعہ کرتے ہوئے ہمیں معدہ کے منہ پر خالی پن کی علامت ملتی ہے حتی کہ غذا لینے کے بعد بھی خالی پن ہوتا ہے اور برانڈی شراب پینے سے افاقہ ہوتا ہے آپکو یہ علامت کمزور اور دودھ پلانے والی عورت میں نظر آئے گی عورت بچے کو دودھ پلانے کے بعد نڈھال ہو جاتی ہے اور کانپنے لگتی ہے مریضہ اتنی کمزور ہوتی ہے کہ اٹھ کر کمرے سے باہر نہیں جا سکتی۔

کاربو اینی میلس بھی ایسی حالت میں فائدہ مند دوا ہے اولی اینڈر دستوں میں بھی فائدے مند ثابت ہوتی ہے پاخانے پتلے اور ان میں غیر ہضم شدہ غذا کے ذرات ہوتے ہیں نمایاں علامت یہ ہے کہ جو غذا مریض نے ایک دن پہلے کھائی ہو وہ پاخانہ میں غیر ہضم خارج

Scanned by CamScanner

ہوتی ہے یہ علامت آپ کو بچوں کے ہیضہ یا سوکھا (Marasmus) کے مرض میں ملے گی ایک اور علامت جو اولی اینڈر طلب کرتی ہے وہ یہ ہے کہ جب بچہ ہوا خارج کرے تو ذرا سا پاخانہ اس کے لنگوٹ پر لگ جاتا ہے یہاں آپ کو اولی اینڈر کے ہمراہ فیرم۔ آرسنک۔ ارجنٹم نائٹریکم اور سنکونا کا بھی مطالعہ کرنا چاہیے فیرم کے دستوں میں غیر ہضم شدہ غذا خارج ہوتی ہے۔ پاخانہ کرتے وقت درد نہیں ہوتا بلکہ پاخانہ کھانا کھانے کے بعد آتا ہے آرسنک کے دست معدہ کو ٹھنڈا کرنے کی وجہ سے آتے ہیں ٹھنڈی اشیا کھانے کی وجہ سے جیسا کہ آئس کریم اور یخ بستہ پانی وغیرہ پاخانہ کے ہمراہ جلن دار درد ہوتا ہے آدھی رات کو مریض کی حالت خراب ہو جاتی ہے آرسنک کی مخصوص پیاس بھی موجود ہوتی ہے ارجنٹم نائٹریکم میں جوں ہی مریض پانی پیتا ہے دست آجاتا ہے۔

سنکونا کمزور کر دینے والے دستوں کی دوا ہے دست پتلے اور ان میں غیر ہضم شدہ غذا خارج ہوتی ہے دستوں میں پھل کھانے سے شدت آجاتی ہے کھانا کھانے کے بعد اچانک پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے یا پاخانہ خود بخود نکل جاتا ہے۔

ایپس میلی فیکا بچوں کے دستوں کی بہترین دوا ہے جب مقعد کھلا ہو اور پاخانہ بغیر اطلاع کے خارج ہو جائے۔ فاسفورس اور ایلوز میں بھی پاخانہ بلاارادہ خارج ہو جاتا ہے اس علامت کو یوں سمجھا جائے کہ مقعد پر بھروسہ ہی نہیں ہوتا فاسفورس میں پاخانہ جونہی بڑی آنت میں آتا ہے خود بخود خارج ہو جاتا ہے جیسے کہ مقعد بالکل کھلا ہے۔

فالج میں اولی اینڈر کی ضرورت اس وقت محسوس ہوتی ہے جب فالج ایک عضو پر حملہ آور ہو درد بالکل نہ ہو مگر فالج ہونے سے پہلے طویل عرصہ تک چکر آتے رہے ہوں میرے خیال میں اولی اینڈر بھی جلسی میم کی مانند عملی فالج پیدا کرتی ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ اولی اینڈر ایسے فالج کو درست نہیں کر سکتی جس کی بنیاد مرکزی ہو۔ اولی اینڈر جلسی میم سے زیادہ گہرا عمل کرتی ہے تاہم حسی اعصاب اور حرکتی اعصاب پر عمل کرتی ہے۔

اولی اینڈر جلد پر بھی اثر انداز ہوتی ہے اور جلد میں پر حسی پیدا کرتی ہے معمولی سی

Scanned by CamScanner

رگڑ سے جلد چھل جاتی ہے اس میں دکھن ہوتی ہے خاص طور پر گردن رانوں اور فوطوں کی تھیلی سے چھلکے اترتے ہیں کپڑے اتارنے کے بعد جلد پر زبردست خارش ہوتی ہے۔

اولی اینڈر کانوں کے پیچھے اور سر کی چوٹی پر پھنسیاں پیدا کرتی ہے پھنسیوں کا مواد نکل کر جم جاتا ہے جو سخت ہو کر بچوں کے سر سے بھوسی کی مانند اترتا ہے اس بھوسی کے نیچے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں اولی اینڈر (Crusta Lactea) اس مرض میں اتنی ہی اہم ہے جتنی کہ سلفر میزیریم۔ وی اولاٹرائی کلر فرق آپ علامات میں ہی تلاش کریں گے اگر شکم اور انتڑیوں کی علامات ہمراہ ہوں تو اولی اینڈر شفایابی سے ہمکنار کر دے گی۔

اگر اولی اینڈر کی زہریلی علامات پیدا ہو جائیں تو یکمفر بہترین دافع زہر دوا ہے لیکن اگر علامات مزمن شکل اختیار کر جائیں اور ان کے ہمراہ جلد کی علامات بھی ہوں تو سلفر یقیناً بہتر دوا ہے کیونکہ سلفر اولی اینڈر سے مماثل ہے۔ لیکن اس آخری مشورہ کے لئے میں پر یقین نہیں ہوں جو کچھ میرے علم میں تھا وہ میں آپ کو بتا چکا ہوں۔

ونکا مائنز

ونکا مائنز نیلے پھولوں والی سدا بہار جھاڑی ہے اور سدا بہار کی ایک قسم ہے اس میں کڑوا اور قابض مادہ ہوتا ہے ایلو پیتھک اور طریقہ طب اس کو بطور طاقت ور دوا استعمال کرتا رہا ہے اس کی یہ خصوصیت طاقتوں میں بھی موجود ہے مثال کے طور پر ماہواری کی زیادتی یا جب ماہواری کا خون دھارے کی مانند بہہ رہا ہو تو یقیناً اس کے ہمراہ کمزوری بھی ہو گی میں نے ڈاکٹر رچرڈ ہیوز کی مخزن الادویہ میں پڑھا ہے وہ اپنی تین مریضاؤں کی بابت بیان کرتے ہیں جن کو سن یاس سے پہلے جریان خون ہوا تینوں مریضاؤں کو ونکا مائنز دی گئی تینوں کو افاقہ ہوا مگر ایک مریضہ ونکا مائنز سے شفایاب ہو گئی اور دوسری دو کو جریان خون دوبارہ شروع ہو گیا ایک مریضہ کے جریان خون کی وجہ کینسر تھی۔

ونکا مائنز اپنی تعلق دار دوا اولی اینڈر کی مانند سر کی چوٹی کانوں کے پیچھے اور منہ پر

Scanned by CamScanner

پھنسیاں پیدا کرتی ہے جن سے بدبو آتی ہے اور پھنسیوں میں کیڑے کلبلاتے ہیں سر پر ایک بڑا کھرنڈ پیدا ہو جاتا ہے جس کے نیچے پیپ بھر جاتی ہے پیپ ڈھک جانے کی وجہ سے وہاں سڑاند پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے کیڑوں کو غذا فراہم ہوتی ہے بال گر جاتے ہیں اور ان بالوں کی جگہ پر بھورے بال پیدا ہو جاتے ہیں۔

ونکا مائنز (Plica polonica) کے لئے بھی شفا بخش دوا ہے یہ ایسا مرض ہے جس میں سر کے بال چٹائی کی مانند جڑ جاتے ہیں جلد کی ان علامات میں آپ ونکا مائنز کے ساتھ کئی ادویات کا موازنہ کر سکتے ہیں سب سے پہلے وی اولاٹرائی کلر ہے وی اولاٹرائی کلر (Crustalactea) کے مرض میں سر کی پھنسیوں سے ایک بڑا کھرنڈ بن جاتا ہے اور اس کے نیچے پیپ بھر جاتی ہے اور بال چٹائی کی مانند بنے جاتے ہیں لیکن وی اولاٹرائی کلر میں پیپ بہت زیادہ ہے اس کی خاص علامت جس سے آپ ان دونوں ادویات کا فرق محسوس کر سکتے ہیں یہ ہے وی اولاٹرائی کلر کے پیشاب کی بو، ناگوار ہوتی ہے یہ بو، بلی کے پیشاب کی مانند ہوتی ہے آپ اس علامت کی بابت سوچ سکتے ہیں جب ایگزیما کے ہمراہ پیشاب کے آلات میں ابتری ہو یا تو پیشاب وافر مقدار میں آتا ہے یا اچانک پیشاب کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔

ایک اور دوا آرکیٹم لپا ہے جو بدبودار مرطوب پھنسیوں کے لئے مفید ہے اس دوا کی پھنسیوں کے کھرنڈ بھورے مائل سفید ہوتے ہیں خاص طور پر جب ملحقہ غدود بھی سوجے ہوئے ہوں حتی کہ بغلوں کے غدودوں میں سے پیپ خارج ہو سکتی ہے پیشاب زیادہ مقدار میں آتا ہے اگر پیشاب نہ کیا جائے تو مثانے میں درد ہوتا ہے۔

نکس جگلنس ہے کانوں کے پیچھے دکھن گریفائٹس کی مانند ہوتی ہے سر کی چوٹی سرخ اور اس پر شدید کھجلی ہوتی ہے بازوؤں اور بغلوں سے چھلکے اترتے ہیں (آرسنک آیوڈائڈ) سٹافی سیگریا بھی ہے خاص طور پر ان بچوں کی دوا ہے جن کی آنکھوں کے گرد حلقے ہوں چہرہ زرد ہو پہلے اشیاء

(Crusta Lactea) یا (Tinea favosa) یعنی داد کے لئے ایک اور دوا سر کی چوٹی کی بدبودار مرطوب خارش کے لئے بہتر دوا ہے بال گر جاتے ہیں اور کھجلی جگہ بدلتی

Scanned by CamScanner

مانگتے ہوں پھر خود ہی ان کو رد کر دیتے ہوں بالکل کیمو ملا کے بچوں کی مانند سٹافی سیگر یا خاص طور پر پارہ کے زیادہ استعمال کے بعد مظہر دوا ہوتی ہے۔

اسٹی لاگو بھی سر کی چوٹی پر شدید بودار ابھار پیدا کرتی ہے لیکن اس کا مجھے کوئی علم نہیں ہے کہ ان کو شفایاب کرتی ہے یا نہیں ان ابھاروں سے پانی کا سا مواد نکلتا ہے بال چٹائی کی مانند جڑے رہتے ہیں لیکن نئے بال اس چٹائی میں سے باہر آجاتے ہیں اور بالوں کی چٹائی اسی طرح رہ جاتی ہے۔

السٹونیا سکولیرس

جہاں تک السٹونیا کی آزمائش کا تعلق ہے یہ دوا کمزوری نقاہت اور کم درجہ حرارت والے بخار پیدا کرتی ہے بخار کے ہمراہ دست آتے ہیں جب بخار ذرا زیادہ ہو تو سردی لگتی ہے پسینہ آتا ہے دست مروڑ دار درد اور چکر آتے ہیں جاڑے کے بخار میں کامیابی سے استعمال کی گئی ہے جب ملیریا بخار ہو اور دست ہمراہ ہوں۔ چائنا مزمن بخار کی دوا ہے جب مریض کو کونین بہت کھلائی گئی ہو اور بخار دب گیا ہو اس میں ڈائی ٹین موجود ہے جو کورارے کی مانند حرکتی اعصاب کے ریشوں کا فالج پیدا کرتی ہے یہ ویسا فالج نہیں ہے جیسا کہ چنی نم پیدا کرتی ہے جس میں فالج سے پہلے معکوس برانگیختگی ہوتی ہو۔ ڈائی ٹین بے شک عروق دموبہ کی جسامت کنٹرول کرنے والے ریشوں کا فالج پیدا کرتی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ دستوں اور سردی میں چائنا سے مماثل ہے مگر چائنا جیسی تنک مزاجی نہیں رکھتی۔

Scanned by CamScanner

لیکچر نمبر ۱۵

جلسی میم سیمپر وائرنز (زرد چنبیلی)

جلسی میم (زرد چنبیلی) زرد پھولوں والا پودا ہے جنوبی ممالک میں پیدا ہوتا ہے یہ پودا ہمیشہ سبز رہتا ہے موسم بہار کی ابتدا میں اس پر پھول آتے ہیں جن کی خوشبو پورے ماحول کو معطر کر دیتی ہے۔ یہ پودا زبردست زہریلا ہے خاص طور پر اس کی چھال اور جڑ زہریلی ہوتی ہے ہمارے زمانے میں سول نافرمانی کی تحریک کے دوران لوگ اس کو افیون کے بدل کے طور پر بطور نشہ آور استعمال کرتے رہے ہیں جلسی میم لوگانی ایسیا گروہ کی رکن ہے۔ یہ سب کے سب زہریلے پودے ہیں پودوں کے اس گروہ سے ہم نکس وامیکا، اگنیشیا اور سپائی جیلیا حاصل کرتے ہیں۔ جلسی میم کا کھار جلسی مین ایٹروپین اور ڈوبوئی سین کی مانند ہے اگر اس کی بڑی بڑی خوراکیں بیرونی یا اندرونی طور پر استعمال کی جائیں تو یہ آنکھوں کی پتلیوں کی پھیلا دیتی ہے اگر کم مقدار میں اندرونی طور پر استعمال کیا جائے تو پتلی سکڑ جاتی ہے۔

جلسی میم کا مکمل علم حاصل کرنے کے لئے آپ کو زیادہ محنت نہیں کرنی پڑے گی اس کا دائرہ کار بہت واضح ہے اس کے زہر سے حرکتی اعصاب کا فالج ہو جاتا ہے یہ علامت اس کی نمایاں علامت ہے اگر آپ یہ حقیقت مد نظر رکھیں تو آپ کو اس دوا کی علامات فوری طور پر سمجھ میں آجائیں گی خاص طور پر اگر آپ اعصاب کی بلا ارادہ اور باارادہ حرکات کا دھیان کریں۔

پہلے تو دماغ درست رہتا ہے یا ممکن ہے معمولی سا سن پن ہو جیسے کہ شراب پینے کے بعد کی حالت خیالات یا جذبات میں سست روی اور اس کے بعد دوا کا زہریلا پن شروع ہوگا آپ کو گول پٹھوں کا ڈھیلا پن نظر آئے گا۔ ایسا محسوس ہوگا کہ مقعد کھلا ہوا ہے پاخانہ بلا ارادہ

Scanned by CamScanner

خارج ہو جائے گا پیشاب کے عضلات ڈھیلے ہو جائیں گے پیشاب بلا ارادہ خارج ہونا شروع ہو جائے گا اس کے بعد سانس کی تنگی اور بوجھل پن شروع ہو گا کہ جیسے پٹھوں میں اتنی طاقت ہی نہیں ہے کہ وہ سینہ کو اوپر اٹھا سکیں۔ دل کے پٹھے جواب دے جائیں گے اور مریض مر جائے گا۔ یہ علامات مختصراً دوا کی تصویر ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ جلسی میم بے حس کر دینے والی دوا ہے۔ جلسی میم دماغی نخاعی نظام پر عمل کرتی ہے ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ خیالات میں سستی کاہلی دماغ کی حالت مخبوط الحواس۔ اس کا مطلب ہے کہ جلسی میم وریدوں اور عروق پر عمل کرتی ہے خصوصاً نخاع کے سامنے والے حصے پر۔ خیال یہ ہے کہ جلسی میم عروق دمویہ کی جسامت کو کنٹرول کرنے والے ریشوں میں مجہول اجتماع خون پیدا کرتی ہے اور یہ اجتماع خون ہو سکتا ہے وریدی ہو یا عروقی۔ حقیقتاً مجہول اجتماع خون وریدوں میں ہوتا ہے لیکن جلسی میم وریدوں اور عروق میں بھی مجہول اجتماع خون پیدا کرتی ہے دوا کے اس عمل کے ہمراہ اضافی طور پر لعاب دار جھلیوں پر بھی عمل کرتی ہے اور نزلاوی سوزش کو جنم دیتی ہے دوا کی نمایاں علامات کا احاطہ کرنا مشکل نہیں ہے ہم دیکھتے ہیں کہ دوا کے فالجی اثر کے تحت جلسی میم نظر کا دھرا پن پیدا کرتی ہے۔ اگر آنکھوں کے حرکتی اعصاب کا فالج ہو گا تو جلسی میم دوا ہو گی۔

اوپر والے پپوٹے کا فالج یا پپوٹے کا گر جانا جلسی میم طلب کرتا ہے جب اس کے ہمراہ آواز کا بھاری پن اور چہرے پر سرخی موجود ہوں آنکھوں کے ڈیلے دکھتے ہوں اور آنکھوں کو حرکت دینے سے اضافہ ہو جاتا ہو آخری علامت میں جلسی میم برائی اونیا سے مماثل ہے اوپر کے پپوٹے کے فالج میں ہمیں جلسی میم کا موازنہ کاسٹی کم۔ رہس ٹاکس۔ سیپیا کالمیا۔ اور ایلومینیا سے کرنا چاہیے۔ اوپر کے پپوٹے کے فالج یا آنکھ کے کسی بھی پٹھے کے فالج میں رہس ٹاکس کارآمد دوا ہے جب کہ مرض جوڑوں کے درد کے مریض کو ہو اور مریض گرم سرد ہوا ہو۔ اوپر والے پپوٹے کے فالج میں سیپیا تب مظہر دوا ہو گی جب ماہواری کی ابتری بھی ہمراہ ہو کالمیا بھی اوپر والے پپوٹے کے فالج میں مظہر دوا ہوتی ہے جب مرض کی بنیاد نقرسی ہو اور اس کے ہمراہ پپوٹے سخت محسوس ہوں کاسٹیکم بھی اوپر والے پپوٹے کے فالج کی دوا ہے جب اس کی

Scanned by CamScanner

بنیاد نقرسی ہو۔ ایلومینیا اوپر والے پپوٹے کا جزوی فالج جس کے ہمراہ بڑی آنت بے حرکت ہو جس کے نتیجے میں ضدی قبض موجود ہو۔

واپس جلسی میم کی جانب چلتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ جلسی میم میں غذا نگلنے میں دقت ہوتی ہے اس کو (Dysphagia) کہا جاتا ہے اس علامت کی وجہ نگلنے والے پٹھوں کا فالج ہے جلسی میم حلق پر اثر انداز ہوتی ہے اور آواز کا بھرا جانا پیدا کرتی ہے مریض سرگوشی کر سکتا ہے لیکن زور سے نہیں بول سکتا کیونکہ اس کو حنجرے کے اعصاب کا جزوی فالج ہوتا ہے۔ یہ علامت ہسٹیریا کی مریضہ میں پائی جاتی ہے جب جذبات کو دبا دیا گیا ہو جذباتیت کے بعد فالج کئی دوسری ادویات میں بھی موجود ہے مثلاً نیٹرم میور میں غصہ کا دورہ پڑنے کے بعد بازو کی طاقت بالکل ختم ہو جاتی ہے سیٹم میں بائیں جانب کا فالج موجود ہے متاثرہ حصے پر پسینہ آتا ہے۔ سٹافی سیگریا میں غصہ کے بعد یک جانبی فالج موجود ہے۔ جلسی میم سوتے وقت دل پر اثر انداز ہوتی ہے مریض اچانک اٹھ جاتا ہے کہ جیسے دل کی حرکت بند ہونے والی ہے مریض کو احساس ہوتا ہے کہ اگر اس نے حرکت نہ کی تو دل بند ہو جائے گا یہاں دل کمزور ہوتا ہے اور یہ ایک قسم کی اندرونی تحریک ہے کہ مریض اٹھ کر حرکت کرے تاکہ دل کے عمل میں تحریک پیدا ہو۔

ڈجی ٹیلس کی علامت اس کے بالکل الٹ ہے یعنی مریض معمولی سی حرکت بھی کرے گا تو اس کا دل بند ہو جائے گا۔ گرینڈیلیا روبسٹا میں دل اور پھیپھڑے بہت کمزور ہوتے ہیں مریض نیند سے اچانک جاگ جاتا ہے اس سے محسوس ہوتا ہے کہ سانس بند ہو جائے گا۔

خناق (Diphtheria) کے بعد ہونے والے فالج میں جلسی میم ہماری بہترین دوا ہے میرے پاس ایک بہت ہی خراب بچی مریضہ آئی تھی جس کو جلسی میم نے مکمل شفایاب کر دیا بچی میں اتنی طاقت نہ تھی کہ وہ اٹھ کر بیٹھ سکتی گردن کے پچھلے حصے میں ریڑھ کی ہڈی الٹے رخ مڑ گئی تھی جسم کے ایک حصے کا فالج تھا بچی چلنے کی کوشش کرتی تو چلنا دشوار ہوتا ایسا محسوس ہوتا کہ بچی کو اپنے اعصاب پر قابو نہیں ہے اگر بچی مڑنے کی کوشش کرتی تو گر جاتی بچی کی آواز موٹی اور بھاری تھی جیسے کہ زبان منہ میں بہت لمبی ہو گئی ہو بھینگا پن نمایاں طور پر موجود

Scanned by CamScanner

تھا لیکن احساسات مکمل طور پر موجود تھے میں نے مریضہ کے لواحقین کو حکم دیا کہ بچی کو دن میں دوبارہ ننگا لٹا کر اس کے جسم کو ملا جائے اندرونی طور پر جلسی میم کھلائی گئی اور جلسی میم نے اس کو مکمل طور پر شفایاب کر دیا۔ مجھے شک ہے کہ جلسی میم ایسے فالج کو دور نہیں کر سکتی جس کی بنیاد عضوی ہو دماغ کی بافتوں میں یا نخاع میں یا بازوں اور ٹانگوں کے اعصاب میں تبدیلی آچکی ہو۔

جلسی میم سر درد کے چند مریضوں کو شفایاب کر سکتی ہے میں چند لمحے پہلے بیان کر چکا ہوں کہ جلسی میم غیر متحرک اجتماع خون پیدا کرتی ہے اس سے میرا مطلب ہے کسی عضو کی جانب خون کا اچانک شدید رجحان نہیں بلکہ میرا مطلب ہے کہ عروق دمویہ پھیل جاتی ہیں یہی حالت فیرم فاس میں بھی موجود ہے سر درد گردن سے شروع ہوتا ہے سر کی جانب جاتا ہے اور آنکھوں پر آکر رک جاتا ہے صبح کے وقت شدید سر درد ہوتا ہے درد کے ساتھ گردن اکڑ جاتی ہے یا سر کا درد صبح ۳ بجے شروع ہوتا ہے اور بعد دوپہر انتہا تک پہنچ جاتا ہے مریض نہ تو سوچ سکتا ہے نہ ہی توجہ مبذول کر سکتا ہے مریض بے پرواہ اور مخبوط ہو جاتا ہے کاہلی اور نظر کا دھندلا پن ہوتا ہے اور سر یہ جھل ہو جاتا ہے پانی کی مانند کثیر پیشاب آنے سے سر درد کم ہو جاتا ہے۔

اولیم اینی میل آدھے سر کا درد اور پیشاب کی زیادتی دور کرتی ہے پیشاب پانی کی مانند شفاف ہوتا ہے موازنہ کریں اگنیشیا۔ سینگونیریا۔ کالمیا۔ میلی لوٹس البا۔ ایکونائٹ اور سلیشیا۔ چہرہ کا رنگ سرخ ہوتا ہے آنکھیں یہ جھل ہوتی ہیں ان میں خون بھر جاتا ہے اوپر والے پپوٹے کو اٹھانا مشکل ہوتا ہے قوت گویائی میں بھاری پن ہوتا ہے جیسے کہ زبان قابو میں نہ ہو چہرے سے ایسے ظاہر ہوتا ہے کہ جیسے مریض نے شراب پی رکھی ہو۔ خیالات ست ہو جاتے ہیں مریض سوالوں کا جواب آہستہ دیتا ہے یا نامکمل جواب دیتا ہے درج بالا علامات کے ہمراہ نبض گول اور بھرپور ہوتی ہے نبض دیکھنے والی انگلی کے نیچے ایسا احساس ہوتا ہے کہ جیسے پانی کی دھار بہہ رہی ہو نبض ایکونائٹ سے مماثلت رکھتی ہے لیکن قوت میں کم ہوتی ہے اکثر تو نہیں مگر پھر بھی سر درد سے پہلے اندھا پن ہو جاتا ہے جیسا کہ سورینم کی علامت ہے۔ اب آپ کے پاس علامات

Scanned by CamScanner

موجود ہیں کہ جلسی میم کئی اقسام کے امراض میں استعمال ہوتی ہے جلسی میم ایسے بخاروں میں جن میں جلد پر دھبے پڑ جاتے ہیں بخار کے ہمراہ اجتماع خون ہوتا ہے ایسے بخار میں فائدہ مند دوا ہے جن علامات کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں علاوہ ازیں اضافی طور پر دھبے پڑنے والے بخار کی ایک اور نمایاں علامت ناامیدی ہے جسمانی نظام بڑی شدومد کے ساتھ کسی زہر کے خلاف محنت کر رہا ہوتا ہے جس پر وہ قابو نہیں پا سکتا آپ کے پاس جلسی میم کی ہر علامت موجود ہے تا کہ آپ اس خوف ناک مرض میں جلسی میم استعمال کر سکیں۔ لیکن اگر مرض ترقی کر جائے اور سوزش شدت اختیار کر جائے یا جہاں پر اگندگی پیدا ہو جائے تو جلسی میم کی جگہ دوسری ادویات لے لیں گی۔

جس سر درد کا ذکر میں اوپر کر چکا ہوں اس سر درد کی ایک اور علامت بھی ہے کہ جیسے سر کے گرد پٹی بندھی ہوئی ہے یا پیشانی کے آر پار پٹی بندھی ہوئی ہے۔ آیئے اب جلسی میم کے بخار کی جانب توجہ کرتے ہیں جلسی میم کا بخار باری سے آتا ہے اور گھٹنے بڑھنے والا بخار ہوتا ہے آپ بچوں کے باری کے بخار میں جلسی میم کو بہت فائدہ مند پائیں گے بخار کے دورہ کے درمیان بچہ بہت بے آرام اور پریشان ہوتا ہے ادھر ادھر کروٹیں بدلتا ہے (آپ ایسے مریضوں کو ایکونائٹ ہرگز نہ دیں جب تک کہ ایکونائٹ کی دماغی علامات موجود نہ ہوں) جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ چہرہ سرخ ہوتا ہے اور بچہ غنودگی میں ہوتا ہے جب غنودگی سے باہر آتا ہے تو پریشان تنک مزاج اور چڑچڑا ہوتا ہے حتی کہ کچھ اضطرابی حالت ہوتی ہے لیکن کروٹیں بدلنے میں ایسی شدت نہیں ہوتی جیسی کہ ایکونائٹ کی علامت ہے اگر غنودگی شدید ہو جائے تو ممکن ہے تشنج ہونے لگے۔ چہرے کے پٹھے پھڑکتے ہیں بچے کے جسم میں سختی آجاتی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ تشنج ہونے والا ہے پیاس عموماً زیادہ نہیں ہوتی لیکن کمزوری بہت زیادہ ہوتی ہے یوں محسوس ہوتا ہے کہ بچہ حرکت نہیں کر سکتا اگر آپ بچے کو حرکت دیں تو اس کے جسم کے تمام حصے درد کرتے ہیں بچہ روتا ہے یہ علامت جب دوسرے دن غائب ہو گی تو پسینہ آئے گا اور اگلے روز بعد دوپہر علامات ویسی کی ویسی واپس آجائیں گی۔

Scanned by CamScanner

باری کے بخار کی ابتدا میں آپ جلسی میم پر بھروسہ کر سکتے ہیں کمر میں زیادہ سردی محسوس ہوتی ہے یا سردی پاؤں سے شروع ہوتی ہے اور پورے جسم میں پھیل جاتی ہے بسا اوقات سردی کے ہمراہ کثیر مقدار میں پیشاب آتا ہے جسم دکھتا ہے شدید لرزہ ہوتا ہے مریض چاہتا ہے کہ اسے تھام لیا جائے تاکہ اس کو کم لرزہ ہو اس کے بعد بخار ہو جاتا ہے اور بخار کے ہمراہ درج بالا علامات ہوتی ہیں جن کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کبھی کبھار معمولی سی تنگ مزاجی بھی ہوتی ہے مریض روشنی اور شور برداشت نہیں کر سکتا جزوی طور پر پسینہ آتا ہے لیکن پسینہ آنے سے تمام دردوں میں افاقہ ہو جاتا ہے زبان پر سفید یا زرد پشم ہوتی ہے بات چیت وزنی ہو جاتی ہے قبض ہوتا ہے اور پاخانہ زرد رنگ کا آتا ہے یہ علامت اس باری کے بخار کی ہے جس کی بنیاد ملیریانہ ہو۔

بڑے عمر کے لوگوں کے صفراوی بخار میں جلسی میم فائدہ مند دوا ہے خاص طور پر بار بار ہونے والے صفراوی بخاروں میں جلسی میم کی فائدہ مندی کی وجہ یہ ہے کہ صفراوی بخاروں میں جگر کے اندر خون کا مجہول اجتماع ہوتا ہے یہ نکس وامیکا والی رکاوٹ یا خون کا ٹھہراؤ نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ دوران خون کی سست رفتاری ہے جگر میں خون جمع ہو جاتا ہے اور صفرا درست طور پر خارج نہیں ہوتا اس وجہ سے صفراوی بخار ہو جاتا ہے۔

ٹائی فائڈ بخار میں بھی جلسی میم نمایاں کردار ادا کرتی ہے خاص طور پر ٹائی فائڈ بخار کی ابتدا میں یعنی بخار کے پہلے ہفتے میں جب مریض کے تمام جسم میں دکھن ہوتی ہو جیسے کہ مریض کو مارا پیٹا گیا ہو مریض حرکت سے خوف کھاتا ہو مریض کو سر درد ہوتا ہے اس سے بھی بڑھ کر مریض کے پٹھوں میں ناطاقتی ہوتی ہے مریض کاہل اور مریض کا چہرہ سرخ ہوتا ہے اس حالت میں جلسی میم بخار کا دورانیہ کم کرتی ہے اور بخار معتدل ہو کر دورہ گزر جاتا ہے۔

گرم مرطوب موسم کے زکام میں بھی جلسی میم مظہر دوا ہوتی ہے جب ناک سے خراش دار مواد خارج ہو جس سے ناک کے نتھنوں میں دکھن اور کھردراپن ہو جاتا ہو مسلسل چھینکیں آتی ہوں خاص طور پر صبح کے وقت چھینکوں کا دورہ ہوتا ہو گلا دکھتا ہو گلسوئے سرخ

Scanned by CamScanner

ہوں نگلنے میں دقت ہو میں آپ پر واضح کر دوں کہ نگلنے میں دقت بیلاڈونا والی نہیں ہے بیلاڈونا میں نگلنے میں دقت حلق کی سوجن کی وجہ سے ہوتی ہے سوجن کے ہمراہ تشنجی سکڑاؤ ہوتا ہے اس وجہ سے حلق میں حساسیت بڑھ جاتی ہے جیسے ہی پانی حلق کو چھوتا ہے ناک سے باہر نکل آتا ہے لیکن جلسی میم کی نگلنے میں دقت اعصاب کی فالجی کیفیت کی وجہ سے ہوتی ہے یا مریض اعصابی طور پر کمزور ہوتا ہے جب اسے زکام لگتا ہے زکام کے ہمراہ گدگدی دار کھانسی ہوتی ہے کھانسی خشک ہوتی ہے بہت معمولی بلغم ہوتا ہے منہ میں خشکی کا احساس ہوتا ہے اگرچہ منہ خشک نہیں ہوتا یہ علامت ہمیں نکس موسکاٹا اور نیٹرم میور کی یاد دھانی کراتی ہے دایاں نتھنا سرخ اور دکھتا ہے ناک کی لعاب دار جھلیوں میں ایسا احساس ہوتا ہے کہ جیسے ان پر سے گرم پانی گزر رہا ہے آگ کے قریب افاقہ ہوتا ہے آپ کو عام کمزوری اور چہرہ کا اعصابی درد بھی نظر آئے گا۔

کوایلیا بھی ایسے ہی گرم مرطوب موسم کے زکام کی دوا ہے اس میں بھی جلسی میم کی مانند پٹھوں کی کمزوری لیٹ جانے کی خواہش سارے جسم میں دکھن کا احساس حتی کہ آنکھوں کے ڈیلوں میں بھی دکھن ہوتی ہے۔ کوایلیا میں ناک بند ہوتا ہے بعد میں زکام جاری ہو کر خراش پیدا کرتا ہے چہرے اور سر کا اعصابی درد بھی ہمراہ ہوتا ہے۔ جلسی میم چہرے کے اعصابی درد میں اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب چہرے کی ایک جانب درد ہو اور رک رک کر ہو درد رگوں کے ساتویں جوڑے میں ہوتا ہے مریض ہر قسم کی مضحکہ خیز شکل بناتا ہے جلسی میم جلد پر بھی معمولی سا اثر رکھتی ہے جلد کی سردی اور خارش پیدا کرتی ہے خارش کے بہت باریک دانے نکل آتے ہیں ان میں اتنی کھجلی ہوتی ہے کہ مریض سو نہیں سکتا ان دانوں کی شکل کسی قدر خسرہ سے مشابہ ہوتی ہے اس لئے جلسی میم خسرہ کی ابتدا میں استعمال کی جاسکتی ہے جب بخار تیز ہو ناک سے خراش دار پانی خارج ہوتا ہو جو اوپر والے ہونٹ اور ناک کے سوراخ میں خراش پیدا کرتا ہو زکام کے ہمراہ خشک کروپ کھانسی کی مانند کھانسی ہوتی ہے اور آواز بھاری ہو جاتی ہے۔

خسرہ کی ابتدا میں ایکونائٹ بہت بہتر دوا ہے اگر آپ کو محسوس ہو جائے کہ خسرہ

Scanned by CamScanner

نکلنے والا ہے بخار موجود ہو بے چینی ہو روشنی سے خوف آتا ہو زکام چھینکیں حلق کا ورم اور کھانسی موجود ہو تو آپ ایکونائٹ دینے میں حق بجانب ہیں۔ اگر بخار موجود ہو تو پلساٹیلا دوا نہیں ہوتی۔ جب بخار کے ہمراہ جلد مرطوب ہو تو اغلب ہے کہ بیلاڈونا دوا ہوگی جب جلسی میم کی سستی کا بلی چہرہ کی سرخی موجود ہو تو آپ کسی بھی اچانک پھوٹ پڑنے والے مرض میں جلسی میم استعمال کر سکتے ہیں حتی کہ اگر تشنج بھی ہوں تب بھی جلسی میم استعمال کی جاسکتی ہے۔

اب جلسی میم کے مردانہ آلات تناسل پر اثر کی بابت بات کرتے ہیں جلسی میم مردانہ آلات تناسل پر اثر رکھتی ہے اور نامردی پیدا کرتی ہے رات کو احتلام ہو جاتا ہے اعضا تناسل ڈھیلے ہو جاتے ہیں شہوت انگیز خواب نہیں آتے خصیوں کی تھیلی پر اکثر پسینہ آتا ہے یہ ایسی حالت ہے جو مشت زنوں میں پائی جاتی ہے میری خواہش ہے کہ آپ ایک اور دوا کو بھی یاد رکھیں وہ ڈائسکوریا ہے یہ احتلام کے لئے بہتر دوا ہے آلات تناسل اتنے ڈھیلے ہوتے ہیں کہ ایک رات میں دو یا تین خواب آتے ہیں اور اتنی بار احتلام ہو جاتا ہے احتلام ہونے والی رات سے اگلے دن مریض کمزوری محسوس کرتا ہے خاص طور پر گھٹنوں کی کمزوری ہو جاتی ہے ایسے مریضوں کے لئے ڈائسکوریا سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے میں ابتدا میں دوا کی پہلی طاقت اس کے بعد ۱۲ طاقت اور اس کے بعد ۳۰ طاقت میں دیا کرتا ہوں۔

کیلیڈیم سیگوٹینم اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب مریض نے خود کو جنسی طور پر برباد کر لیا ہو مریض جنسی زیادتیوں کا مرتکب ہوا ہو۔ خواب یا کسی بھی شہوانی اکساہٹ کے بغیر احتلام ہو جاتا ہو۔ اگنس کاسٹس پرانے گنہ گاروں کے احتلام میں مفید دوا ہے جب کہ آلات تناسل ٹھنڈے ہوں ڈھیلے ہوں خواہش نفسانی ختم ہو چکی ہو اور مریض مالیخولیا کا شکار ہو۔

مردانہ آلات تناسل کے امراض میں دوسری ادویات جن کا موازنہ جلسی میم سے کیا جانا چاہیے درج ذیل ہیں ڈجی ٹیلس۔ فاسفورس۔ نکس وامیکا۔ کلکیریا کارب۔ لائیکوپوڈیم وغیرہ سیپیا۔ سلینیم اور کونیم ایسی ہی مردانہ کمزوری فاسد اکساہٹ اور سرعت انزال پیدا کرتی ہیں۔ جلسی میم سوزاک کی ابتدا میں استعمال کی جاسکتی ہے جب پیشاب کی نالی میں دکھن ہو

Scanned by CamScanner

سوراخ یول اور پیشاب کی نالی میں جلن ہوتی ہے سوزاک کا مواد پتلا ہو اور ابھی پیپ دار نہ ہوا ہو ممکن ہے کہ سوزاک کے مرض کو پہلے دبایا گیا ہو جس کے نتیجے میں پیچیدگی پیدا ہو کر خصیوں کی ڈوری میں سوجن پیدا ہو گئی۔ جوڑوں کے سوزاکی درد میں بھی جلسی میم فائدہ مند دوا ہے۔

زنانہ اعضا کے لئے جلسی میم بہت قیمتی دوا ہے سب سے پہلے رحم کے منہ کی سختی دور کرتی ہے آپ اس علامت کو رحم کے منہ کے عام مروڑ دار دردوں کے ساتھ خلط ملط نہ کریں جو بیلاڈونا کو طلب کرتے ہیں جلسی میم کی درد زہ میں اکثر ضرورت پڑتی ہے جب درد زہ گھنٹوں تک طویل ہو گیا ہو رحم کا منہ مکمل طور پر ڈھیلا نہ ہوا ہو اگر انگلی ڈال کر چھوا جائے تو رحم کا منہ سخت اور موٹا محسوس ہوتا ہے مریضہ اعصابی تناؤ کا شکار ہوتی ہے۔ درد رحم کو چھوڑ کر جسم میں اوپر نیچے شروع ہو جاتے ہیں بسا اوقات درد عقبی جانب جاتے ہیں اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ رحم اوپر چڑھ گیا ہے یا رحم سے لہر اٹھنے کا احساس ہوتا ہے وہ لہر حلق میں آتی ہے اور حلق بند ہو جاتا ہے یہ علامات جلسی میم کو طلب کرتی ہیں ایک اور معکوس حالت ہے جو جلسی میم طلب کرتی ہے وہ ہے رحم میں ناطاقتی رحم کا منہ ایسا نرم ہوتا ہے جیسے شیشہ صاف کرنے والی پالش رحم مکمل طور پر سکڑتا نہیں ہے رحم کے منہ سے پانی کا تھیلا باہر نکلا ہوا ہوتا ہے لیکن رحم اس کو مکمل طور پر باہر نکالنے کی کوشش نہیں کرتا ایسی حالت میں جلسی میم کی چند خوراکیں کافی ہوں گی۔

بچہ کی پیدائش کے بعد اینٹھنوں سے بچنے کے لئے جلسی میم قابل تعریف دوا ہے ممکن ہے پیشاب میں البومن موجود ہو اینٹھنوں سے پہلے مریضہ غنودگی میں ہو جسم کے مختلف حصوں میں جھٹکے آ رہے ہوں جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ رحم کا منہ سخت ہوتا ہے یا ہر شے کاہل ہوتی ہے نبض بھرپور نرم اور لمبی ہوتی ہے شکم میں کاٹنے والے دکھ دینے والے تیز درد ہوتے ہیں جو اگلی جانب سے پچھلی جانب جاتے ہیں درد کے ہمراہ چہرے پر جوش ہوتا ہے۔

جلسی میم غیر حاملہ عورتوں میں بھی استعمال کی جا سکتی ہے رحم نمایاں طور پر الٹے

Scanned by CamScanner

رخ مڑا ہوا ہوتا ہے رحم میں ایسا احساس ہوتا ہے کہ جیسے کسی نے رحم کو نچوڑ کر رکھ دیا ہے رحمی علامات کے ہمراہ سر کے اگلی جانب درد ہو نظر دھندلی ہو سر بہت بڑا محسوس ہو سر میں بے تابی اور مخبوط الحواسی ہو یہ علامات بدل بدل کر آتی ہیں رحم میں درد زہ کی مانند درد ہوتا ہے جو بڑھ کر کولہوں اور کمر میں جاتا ہو حتی کہ رانوں میں بھی جاتا ہے۔

جلسی میم اکثر اوقات اعصابی دردوں اور پر درد ماہواری میں جبکہ رحم میں اجتماع خون ہو اور اس کے ہمراہ پچھلی جانب بوجھ موجود ہو بہت فائدہ مند دوا ہوتی ہے۔

پر درد ماہواری میں کالوفائلم جلسی میم سے مماثل دوا ہے اور اس کی مددگار بھی ہے۔ ایکٹیاریسی موسا اور سیپیا کا سر درد رحم کے معکوس اثرات کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جذبات کے اثرات دور کرنے کے لئے جلسی میم مفید دوا ہے خاص طور پر خوف زدہ ہونے کے بعد اچانک دست شروع ہو جائیں مثلاً لوگوں کا سامنا کرنے سے خوف میدان عمل کا خوف یا کسی متوقع صبر آزما مصیبت کا خوف۔ یہ علامات جلسی میم طلب کرتی ہیں دست کثیر آتے ہیں ان کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ زبان پر زردی مائل یا سفید رنگ کی پشم ہوتی ہے جذبات کی اکساہٹ سے پیدا ہونے والے دستوں کی دوسری ادویات اوپیم۔ وریٹرم البم۔ ارجنٹم نائٹریکم اور پلساٹیلا ہیں خوف اور ڈر سے پیدا ہونے والے دستوں میں اوپیم اس وقت کار آمد دوا ہوتی ہے جب کسی شے کا خوف ہو اور وہ شے بار بار نظروں کے سامنے آتی ہو۔

وریٹرم البم میں خوف اور ڈر سے پیدا ہونے والے دستوں کے ہمراہ پیشانی پر سرد پسینہ آتا ہے۔ ارجنٹم نائٹریکم میں زبردست اکساہٹ کے بعد دست لگ جاتے ہیں۔

پلساٹیلا۔ خوف اور ڈر سے پیدا ہونے والے دستوں کا رنگ سبزی مائل زرد اور دست کیچڑ کی مانند ہوتے ہیں پاخانوں کا رنگ بدلتا ہے رات کو زیادہ ہو جاتے ہوں مریضہ کانپتی اور روتی ہو حتیٰ کہ افسوس زدگی کی وجہ سے اگر حمل ساقط ہونا چاہ رہا ہو تو جلسی میم اس کو بھی روک دیتی ہے جبکہ جلسی میم کے مخصوص درد جن کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں موجود ہوں۔ ایسے حالات میں آپ کو جلسی میم کا موازنہ ایکونائٹ اور اوپیم سے کرنا چاہیے۔

Scanned by CamScanner

کونیم۔ فائی سوسٹگما اور ٹیکم جلسی میم کے اثرات کو بڑھا دیتی ہیں جلسی میم کے اثرات بیلاڈونا۔ ڈجی ٹیلس۔ چائنا۔ کافیا سے دور کئے جاسکتے ہیں نشہ آور اشیاء بھی جلسی میم کے اثرات ضائع کر دیتی ہیں۔

Scanned by CamScanner

لیکچر نمبر ۱۶

نکس وامیکا (جوز القی) (کچلا)

نکس وامیکا بھی لوگانی ایسیا (Loganiaceae) گروہ کی رکن ہے اور ۱۵۴۰ء سے بطور دوا استعمال کی جارہی ہے اسی سال ولیرس کارڈس نے نکس وامیکا کی یادگار اور درست تعریف لکھی۔ درخت کا پھل مالٹے کے برابر ہوتا ہے پھل کے اندر کڑوا گوند دار گودا بھرا ہوا ہوتا ہے اس گودے کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ہندوستان کے کچھ پرندے اس کو کھاتے ہیں اگرچہ سب جانتے ہیں کہ گودے میں سٹرکنین موجود ہوتی ہے۔ نکس دراصل بیج ہے جو کہ گودے اور چھلکے سے مبرا ہوتا ہے اس کی شکل گردہ کی مانند ہوتی ہے بیج کی موٹائی 1/4 انچ اور قطر ایک انچ ہوتا ہے اس کی بیرونی سطح ساٹن کی مانند ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس پر چمک دار بال ہوتے ہیں۔

آپ کو یاد ہوگا میں پہلے بھی آپ کو بتا چکا ہوں کہ نکس وامیکا اور اگنیشیا دونوں میں دو نمک (کھار) موجود ہیں ایک کا نام سٹرکنیا اور دوسرا بروسیا ہے بروسیا Brucia کی مقدار سٹرکینا (Strychnia) سے بہت کم ہوتی ہے بروسیا بہ نسبت بیج کے چھال میں زیادہ مقدار میں ہوتا ہے اس کی خصوصیات قریب قریب کچلہ کی مانند ہوتی ہیں دونوں نمکیات میں ایک تیزاب جس کو اگاسورک ایسڈ کہا جاتا ہے ملا ہوا ہوتا ہے یہ تیزاب خوبانیوں اور سیبوں کے تیزاب میلک ایسڈ سے مشابہت رکھتا ہے۔

سٹرکنیا جو نکس وامیکا اور اگنیشیا کا سب سے بڑا نمک ہے اس کی علامات پوری تفصیل سے بیان کی جاچکی ہیں یہ زہر ہے۔ اسے خودکشی یا مردم کشی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے

Scanned by CamScanner

چھوٹے جانوروں بلی کتے اور چوہے وغیرہ کو مارنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو ہر کچلہ (Strychnia) بے آرامی، اعضا کا کانپنا، گردن اور جبڑے کی سختی، حلق بند ہونے کا احساس، تشنج اور جسم میں پچھلی جانب جھکاؤ پیدا کرتا ہے یہ تشنج اصلی تشنج سے مختلف ہوتے ہیں کیونکہ دورے کے دوران اعضا ڈھیلے ہو جاتے ہیں جسمانی درجہ حرارت اتنا بلند نہیں ہوتا جتنا کہ اصلی تشنج میں بڑھ جاتا ہے جو ہر کچلہ (سٹرکینا) سے پیدا ہونے والے تشنج میں دوبارہ اکساہٹ پیدا ہو جاتی ہے جب ذرا سا بھی چھو لیا جائے۔ ہاں مالش کرنے سے افاقہ ہوتا ہے دورہ کے دوران مریض اپنے ہوش و حواس میں ہوتا ہے اس کی بڑی خوراکیں یا اس کا بار بار استعمال اندر کی جانب جانے والی رگوں میں فالج پیدا کر دیتا ہے آخر کار حرکتی مراکز کی قوت ختم ہونے کے بعد مریض اوندھا ہو جاتا ہے۔

دو وجوہات کی بنا پر میں آپ کو جو ہر کچلہ کی علامات دے رہا ہوں پہلی وجہ یہ ہے کہ آپ اس کی علامات سے واقف ہو جائیں اور ان کو یاد کر لیں اگر بد قسمتی سے آپ کا مریض دوا کے زہر کا شکار ہو جائے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ آپ نکس وامیکا کے عمل کو سمجھ لیں کیونکہ جو ہر کچلہ (Strychnia) اس کا سب سے بڑا جز ہے اس کی علامات میں آپ اس کی تاثر پذیری دیکھیں گے اس سے میرا مطلب یہ ہے کہ مریض پر ہر شے اثر انداز ہوتی ہے آوازیں۔ خوشبو۔ شور وغیرہ۔ مریض میں برانگیختگی بڑھتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ دوا کی یہ ہی سب سے نمایاں علامت ہے۔ تین گرین نکس وامیکا اور ڈیڑھ گرین سٹرکنیا ایک انسان کو مارنے کے لئے کافی ہے۔ سٹرکنیا (جو ہر کچلہ) کی مماثلت پکروٹاکسین۔ ویرایٹریا۔ سائی کیوٹا وروسا۔ تھی بین۔ ہائیڈروسیانک ایسڈ۔ بیلاڈونا۔ سٹرامونیم۔ ایکونائٹ۔ فائی سوسٹگما۔ پیسی فلورا۔ کورارے۔ کیمفر اور فائی ٹولیکا وغیرہ سے ہے لیکن اس کے مخصوص اثرات چوٹ لگنے کے بعد پیدا ہونے والے تشنج کی مانند ہیں ڈاکٹر بارتھولو کے مطابق پکروٹاکسین سٹرکنیا کے اثرات میں اضافہ کرتی ہے لیکن سانس اتنا تیز نہیں ہوتا کہ سانس لینے والے پٹھوں میں اینٹھنیں آنے لگیں جیسے کہ نرخرے کے مروڑدار درد ہوتے ہیں چھونے سے پر حسی کم ہوتی ہے ڈاکٹر دعوی سے کہتے ہیں

Scanned by CamScanner

کہ پکروٹاکیسن رعشہ کی علامات پیدا کرتی ہے۔

ویراٹریا بد نظمی پیدا کرتی ہے اور چند ریشوں میں ڈھیلا پن اور دوسرے ریشوں میں انقباض پیدا کرتی ہے طویل انقباض کے بعد پٹھوں کے جزوی ڈھیلے پن کے ہمراہ ریشوں میں سکڑاؤ آتا ہے یہاں یہ دوا سٹرکنیا سے مماثلت رکھتی ہے لیکن پاخانوں اور قے میں اور عام فالج جو کہ قوت کی کمی سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ پٹھوں کی ناطاقتی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے بہت مختلف ہے۔

تھی بین کزاز پیدا کرتی ہے لیکن اس کی نیند کی علامات کی وجہ سے دوسری ادویات سے الگ کیا جاسکتا ہے کہا یہ جاتا ہے کہ یہ اوپیم کے زہریلے ترین اثرات ہیں۔

فائی سوسٹگما میں ایسرین کھار (نمک) موجود ہے اس کی علامات کی محدود تعداد سٹرکنیا سے مماثل ہونے کی وجہ سے الجھن پیدا ہو سکتی ہے فائی سوسٹگما حسی اعصاب میں اشتعال اور غیر ارادی پٹھوں میں اینٹھن پیدا کرتی ہے لیکن ذاتی طور پر سٹرکنیا سے مختلف ہے۔ ریڑھ کا فالج پیدا کرتی ہے لیکن معکوس رد عمل میں کمی پیدا کرتی ہے پس ایسی علامات جیسا کہ گلا بند ہونا معدہ اور انتڑیوں میں مروڑ دار درد۔ مقعد میں مروڑ کمر اور ٹانگوں میں سختی آنکھوں کے ڈیلوں میں اندر اور باہر تناؤ کا احساس۔ یہ علامات سٹرکنیا سے مماثلت کا خیال ظاہر کرتی ہیں ریڑھ کے فالج میں درج ذیل علامات اس کو دوسری ادویات سے الگ کرنے کا فریضہ انجام دیں گی۔ لرزہ۔ مریض اتنا کمزور کہ چلنے سے معذور ہو پٹھوں پر حاکمیت نہ رہے پٹھے حکم نہ مانیں آنکھیں بند کر کے نہ چل سکے (جلسی میم۔ کونیم)۔

سٹرکنیا میں دم گھٹنے سے موت واقع ہو جاتی ہے جس کی وجہ سانس لینے والے پٹھوں میں تشنج کا پیدا ہونا ہے۔ فائی سوسٹگما میں فالج کی وجہ سے آنکھوں کی پتلیوں میں بھی فرق آجاتا ہے سٹرکنا میں پتلیاں پھیل جاتی ہیں اور تشنج کے دورہ کے بعد وقفہ میں سکڑ جاتی ہیں لیکن فائی سوسٹگما میں سکڑاؤ کے ہمراہ نظر میں خامی اور پپوٹوں میں پھڑکن ہوتی ہے۔

اگر ہم سٹرکنیا کے گہرے اثرات کی جانب توجہ کریں ایسے اثرات جو زہریلے تو

Scanned by CamScanner

ہوں مگر ان سے موت واقع نہ ہو یا ایسی علامات جو دوا کے مسلسل استعمال سے پیدا ہوئی ہوں پھر بھی ہم اس کی مخصوص علامت چڑچڑے پن سے امتیاز کر سکتے ہیں کیونکہ یہ سٹرکینا کا خاصہ ہے۔ ہر شے زبردست تاثر پیدا کرتی ہے خوشبو بے ہوشی طاری کر دیتی ہے پٹھوں میں لرزہ اور اکساہٹ پیدا ہو جاتی ہے ہم بستری کی خواہش پیدا ہوتی ہے لیکن جماع کے دوران آلہ تناسل کمزور اور بے جان ہو جاتا ہے۔

کورارے میں اگرچہ سٹرکنیا موجود ہے مگر کورارے سٹرکنیا سے بالکل مختلف عمل کرتی ہے کیونکہ دوا کا اپنا نمک کورارین موجود ہے یہ عنصر حرکتی اعصاب کے آخری حصوں کی زود حسی کو تباہ کر دیتا ہے اور پٹھوں کو جوں کا توں چھوڑ دیتا ہے معکوس رد عمل یا تو کم ہو جاتا ہے یا تباہ ہو جاتا ہے اور سانس کا فالج ہو جاتا ہے احساسات مادی طور پر تبدیل نہیں ہوتے ویگس نرو کے فالج کی وجہ سے دل کا فعل تیز ہو جاتا ہے لیکن فشار خون نہیں بڑھتا۔ حقیقت میں عروق دموبیہ کی گولائی کنٹرول کرنے والے اعصاب کے فالج کی وجہ سے عروق دموبیہ پھیل جاتی ہیں اور خون کے بہاؤ کی مزاحمت کم ہو جاتی ہے انتڑیوں کی حرکات دودیہ میں اضافہ مروڑ دار دردوں کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ اس کی بنیاد آنتوں کے مزاحمتی ریشوں کا فالج ہوتا ہے ہمارے پاس کورارے کی قابل اعتبار آزمائش موجود نہیں ہے ڈاکٹر باروخ نے کورارے کو جگری دھبوں میں استعمال کیا۔ ڈاکٹر پال پی ٹیٹ نے اعصابی کمزوری کے بہت سے مریضوں کو شفایاب کیا قوت کی کمی کی وجہ سے سانس لینے میں دقت۔ جاگنے پر ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے میں دقت بچوں کے چہرے اور کانوں کے پیچھے شدید ایگزیما خاص طور پر خنازیری مزاج بچوں کا ایگزیما (ورلڈ ہومیو پیتھک کنونشن جلد اول)۔

ڈاکٹر براخ نے کورارے کو سکتہ کے مرض میں بھی استعمال کیا ہے جب کہ نچلے جبڑے میں مروڑ دار درد موجود تھے۔ پیانو نواز حضرات کی انگلیوں کی فالجی کمزوری اور ہاتھوں کی کمزوری کے لئے بھی استعمال کیا۔ فائی ٹولیکا اپنی نشہ آور خصوصیات کی وجہ سے سٹرکنیا سے اختلاف رکھتی ہے اسی طرح انتڑیوں کی سستی اور جسمانی طاقت کے یکدم زائل ہو جانے میں

Scanned by CamScanner

بھی مختلف ہے اس کے بعد اس کی تشنجی علامات آپس میں کچھ مماثلت رکھتی ہیں اعضا سخت ہو جاتے ہیں ہاتھ مکمل طور پر بند ہو جاتے ہیں پاؤں پھیلے ہوئے مگر پاؤں کے پنجے مڑے ہوئے ہوتے ہیں جبڑے بھنچے ہوئے اور ہونٹ لٹک جاتے ہیں۔ دانت نظر آتے ہیں جسم پچھلی جانب مڑ جاتا ہے ٹھوڑی سینہ کے ساتھ لگ جاتی ہے چہرہ کے پٹھوں میں ڈھیلا پن اور اینٹھن باری باری ہوتی ہے۔ پیسی فلورا انکارناٹا گرم ممالک کے کزاز کے مریض کو شفایاب کرتی ہے جہاں پر یہ مرض بد قسمتی سے عام ہے ڈاکٹر آرچی بالڈ بین جو کہ بارباڈاس میں رہائش پذیر ہیں کزاز کے دو مریضوں کی شفایابی کا ذکر کرتے ہیں جن کو پیسی فلورا مدر ٹنکچر اور IX سے شفا ہوئی (ماہنامہ ہاہنیمین مئی ۱۸۸۱ء)۔

انگستورا ویرا (Aromatic bitter) میں جگہ دی گئی ہے پٹھوں میں سختی اور کھچاؤ پیدا کرتی ہے جوڑوں اور پٹھوں میں دکھن کا احساس ہوتا ہے بالکل چوٹ کی دکھن کی مانند۔ کنپٹی اور جبڑے کو بند کرنے والے پٹھوں میں یہ کھچاؤ ہوتا ہے یعنی جبڑے میں تشنجی حرکات پیدا ہو جاتی ہیں۔ انگستورا ہڈیوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے ایسے شواہد بھی موجود ہیں کہ انگستورا اور روٹا آپس میں مماثلت رکھتی ہیں ہڈیوں کی جھلی کی چوٹ روٹا طلب کرتی ہے یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ پٹھوں کا ابتدائی سکڑاؤ انگستورا ویرا کو طلب کرتا ہے۔ ڈاکٹر ہیرنگ انگستورا اور سٹرکنیا کا الجھاؤ اچھی طرح جانتے تھے انہوں نے کزاز سے شفا کی بابت بالکل کچھ نہیں کہا صرف راہ نما علامات کی کتاب میں درج کر دیا۔ ڈاکٹر ہبر ڈایک مریض کی بابت لکھتے ہیں کہ انہوں نے کزاز کے ایک مریض کو انگستورا ویرا سے شفایاب کیا (میڈیکل انو سٹیگیشن اپریل ۱۸۷۰)۔

انگستورا ویرا کے ہڈیوں پر عمل کی تصدیق کی جا چکی ہے اجیڈی نے انگستورا کو استعمال کیا جب لمبی ہڈیاں متاثر تھیں (راؤ کی پیتھالوجی ملاحظہ کریں) ڈاکٹر سی جی راؤ نے مجھے لکھا کہ انہوں نے جوڑوں کی پوسیدگی کو انگستورا ویرا سے شفایاب کیا۔ (Pod arthro-cace)۔

یہ ڈاکٹر جینشن اور انگستورا دوا تیار کرنے والے نے مل کر انگستورا ویرا انگستورا فالسہ یا

Scanned by CamScanner

نوسس وامیکا۔ کارٹکس سیوبروسیا اینٹی ڈائی سنیٹریکا کی علامات کو بہت احتیاط سے الگ کیا ڈاکٹر آگیسٹن کورن ڈوار فرسینیر نے ڈاکٹر جینشن کی دوسو طاقت کو نچلے جبڑے کی ہڈی کی بوسیدگی میں استعمال کیا ہے جبکہ جبڑے کی ایک سائیڈ کو کاٹ کر الگ کیا جا چکا تھا اور مرض دوسری جانب وارد ہو گیا تھا انگستورا ۲۰۰ سے مکمل شفا ہو گئی۔

انگستورا ویرا کی عام نمایاں علامات ذرا سی مخالفت سے تنک مزاجی (ہڈیوں کی بوسیدگی کے ہمراہ) کافی پینے کی خواہش (ڈاکٹر بوننگھاسن۔ ڈاکٹر ڈن ہام اور ڈاکٹر اجیڈی نے تصدیق کی) نرم پاخانہ کے ہمراہ مقعد میں مروڑ پیشاب کرنے کی خواہش کثیر مقدار میں پیشاب (حوالہ کے لئے دیکھیں ڈاکٹر ایڈمنڈسن ماہنامہ ہانیمین اکتوبر ۱۸۷۶) میں ذاتی طور پر ڈاکٹر ہیوز سے متفق نہیں ہوں کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ انگستورا کی کوئی ادویاتی حیثیت نہیں ہے۔

ایکونائٹ اپنے اظہار میں اعصاب اور عروق دمویہ میں کھچاؤ پیدا کرتی ہے اور اس کی نمایاں علامت پریشانی ہے اور گرمی ہے (ملاحظہ کریں ڈاکٹر ہیوز فارماکوڈائنامکس) ایکونائٹ جبڑے کے پٹھوں میں اکڑاؤ پیدا کرتی ہے اعضا میں سختی پیدا کرتی ہے حتی کہ ایسا اکڑاؤ پیدا کرتی ہے کہ سر اور پاؤں پچھلی جانب مڑ جاتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ رینال نے گھوڑوں کے اکڑاؤ میں ایکونائٹ کو کامیابی سے کیسے استعمال کیا (Trismus) (ٹروسیوز تھیرا پیوٹیکس جلد دوم) علاوہ ازیں چوٹ لگنے کے بعد پیدا ہونے والے کزاز کی ابتدا میں اس دوا کی سفارش کیوں کی۔ (Traumatic Tetanus) تاہم یہ سٹرکنیا کی مانند معکوس اکساہٹ پیدا نہیں کرتی بلکہ اس کی وجہ حساسیت میں کمی یا ابتری جس کا اظہار جھنجھناہٹ والے سن پن سے ہوتا ہے۔ اگر کزاز کا خطرہ سر پر منڈلا رہا ہو تو ہمارے پاس کزاز کے مرض کو روکنے کے لئے زود اثر قابل اعتبار ادویات موجود ہیں۔

ایکونائٹ بخار، پریشانی، پٹھوں کا کھچاؤ، جھنجھناہٹ، سن پن۔ وریٹرم البم اور ہائپریکم جب زخم میں دکھ دینے والے درد ہوں۔ ہیلاڈونا سائی کیوٹاروسا۔ سلیشیا اور یقینی طور پر انگستورا اگر زخم میں سے پیپ آ رہی ہو یا زخم سے اچانک پیپ آنی بند ہو جائے۔

Scanned by CamScanner

کزاز میں سب سے پہلے ڈاکٹر ہیوز اور ڈاکٹر ہیگن نے ہائیڈروسیانک ایسڈ کی سفارش کی ڈاکٹر ہیوز نے اس تیزاب پر ورلڈ کنونشن ۱۸۷۶ میں مقالہ پڑھا انہوں نے اس تیزاب کے زہر کے مریضوں کا حوالہ دیا جن سے تصدیق ہوتی ہے کہ ہائیڈروسیانک ایسڈ مرگی اور کزاز کے لئے بہترین ہومیو پیتھک دوا ہے۔ کزاز کے ساتھ اس دوا کا تعلق ڈاکٹر ہیوز مکمل طور پر سامنے لائے انہوں نے اپنی مخزن الادویہ (Pharmacodynamics) میں لکھا۔ میں پڑھتا ہوں ہائیڈروسیانک ایسڈ کزاز پیدا کرتی ہے اور سٹرکنیا میں ایسا نہیں ہے۔ معکوس اکساہٹ کے شواہد جیسا کہ ایکونائٹ اور سائی کیوٹا میں ہیں اچانک پٹھوں کا سکڑاؤ (Tonic Spasms) یہ سکڑاؤ دوا کے حرام مغز پر براہ راست عمل سے پیدا ہوتا ہے۔

ہائیڈروسیانک ایسڈ اس وقت بہت فائدہ مند دوا ہوتی ہے جب کزاز کی علامات چہرے جبڑے اور کمر کے پٹھوں میں ظاہر ہوں جبڑے کے پٹھے اکڑ جائیں کزاز کی وجہ سے مریض دانت پیسے۔

(Risus Sardonicus) سانس کی تنگی ہو نیلاہٹ پن ہو اور منہ میں جھاگ ہو ڈاکٹر چارلس اے برنارڈ کزاز کے دو مریضوں کی بابت بیان کرتے ہیں جن کو چوٹ لگنے سے کزاز کا مرض پیدا ہوا اور ہائیڈروسیانک ایسڈ سے شفایاب ہو گئے دوا کی ہر خوراک کے ساتھ جبڑے چہرے اور سینہ کی اینٹھن میں کمی واقع ہوتی گئی بقایا علامات کے لئے دوسری ادویات کی ضرورت پڑی (ملاحظہ کریں نیو انگلینڈ میڈیکل گزٹ اکتوبر ۱۸۸۲ء)۔

ہائیڈروسیانک ایسڈ کا جسم کے اوپری حصہ سے تعلق یہ ممانعت نہیں کرتا کہ دوا کو عام تشنجی سختی اور تشنج میں استعمال نہ کیا جائے کیونکہ دوا کے مہلک دباؤ کے تحت شکم ہاتھ اور پاؤں سب کو تشنج ہونے لگتا ہے ایک مریض میں تو اینٹھن پاؤں سے شروع ہو کر پورے جسم میں پھیل گئیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہائیڈروسیانک ایسڈ راس النخاع (سر حرام مغز Medulla oblongata) پر زبردست عمل کرتی ہے اس وجہ سے دل پھیپھڑے اور حنجرہ ریوی معدی عصب کی راہ مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ہائیڈروسیانک ایسڈ سٹرکنیا سے بہت

Scanned by CamScanner

معمولی مماثلت رکھتی ہے لیکن سائی کیوٹاوروسا لیکسیس اور نکوٹین سے مماثلت رکھتی ہے۔
لیکسیس نزخرے کی اینٹھنوں کو شفایاب کر دیتی ہے جب حلق کا رنگ نیلا ہو دم گھٹنے کا احساس ہو اور مریض مرض کی شدت کے دوران سو جاتا ہو۔ سائی کیوٹاوروسا میں ایک اڑ جانے والا نمک جس کو سائی کیوٹین کہا جاتا ہے پایا جاتا ہے یہ نمک کیمیائی طور پر کونائن سے ملتا جلتا ہے ڈاکٹر بوہم کے مطابق یہ پودا دست آور اور قے آور ہے اور کزاز کی مانند اینٹھن پیدا کرتا ہے۔ اور مردوں میں بے ہوشی اور بھینگا پن پیدا کرتا ہے۔

سائیکوٹاکسین ایک اور کھار ہے جو سائی کیوٹاوروسا سے نکالی گئی ہے اور سائی کیوٹا کے تمام حاصلات سے طاقت ور ہے۔ یہ مینڈکوں میں تشنج پیدا کرتی ہے سانس کی رفتار تیز ہو جاتی ہے سانس اندر لے جانے کا عمل بہ نسبت سانس باہر نکالنے والے عمل کے تیز ہوتا ہے حتیٰ کہ جانور ہوا سے پھول جاتا ہے۔ دودھ دینے والے جانوروں میں دوا کے ابتدائی عمل کے سبب جانوروں کے منہ میں تھوک کی مقدار بڑھ جاتی ہے پٹھوں میں تھرتھراہٹ اور اس کے بعد اینٹھنیں شروع ہو جاتی ہیں سانس تیز ہو جاتا ہے اس وجہ سے اینٹھنیں ترقی کر جاتی ہیں۔ سٹرکینیا میں سانس کا عمل سانس لینے والے پٹھوں کے ڈھیلے ہو جانے کیوجہ سے معطل ہو جاتا ہے۔ اگر سانس لینے میں زود حسی ہو تو دورہ پڑ جاتا ہے دورہ ختم ہونے کے بعد جانور لیٹ جاتا ہے اور اس میں قوت باقی نہیں رہتی۔ اب سائی کیوٹاوروسا کے عمل کے اس نظارے کی ظاہری نمایاں علامات نے سالوں تک ہومیوپیتھوں کی راہنمائی کی ہے تاکہ ہومیوپیتھ اس طاقت ور دوا کا انتخاب کر سکیں۔ اچانک جسم سخت ہو جائے اس کے بعد جھٹکے آنے لگیں اور بعد میں زبردست توڑ مروڑ اور ان کے بعد تھکاوٹ ماندگی، چھونے سے دوبارہ تشنج ہو جائے' دم گھٹنے کے شدید دورے ہوں' جبڑے بھنچ جائیں چہرہ سیاہی مائل سرخ ہو جائے' منہ میں جھاگ آنے لگے جسم پچھلی جانب مڑ جائے اور بے ہوشی ہو جائے۔

سائی کیوٹاوروسا کے تشنجی دورے زیادہ تر مرگی نما ہوتے ہیں جب کہ سٹرکینا کے دورے مرگی نما نہیں ہوتے اپنے اردگرد سے بے خبری ہوتی ہے سائی کیوٹا میں معکوس

Scanned by CamScanner

اکساہٹ کم ہوتی ہے سائی کیوٹاوروسا کا ضعف چنی نم آر سینی کو سم کے ضعف کی مانند ہے۔

ٹیکم اور اس کے کھار نکوٹین جس کا قریبی تعلق کو نائن سے ہے سر کو عقبی جانب موڑ دیتی ہے گردن اور کمر کے پٹھے سخت ہو جاتے ہیں پپوٹوں اور جبڑے کے پٹھے سکڑ جاتے ہیں نزخرے اور حلق کے پٹھوں میں اینٹھن کی وجہ سے سانس میں سے سی سی کی آوازیں آتی ہیں تشنج ہوتا ہے جس کے بعد مریض ڈھیلا ہو جاتا ہے اور کانپتا ہے شکم کے پٹھے اندر کی جانب کھچ جاتے ہیں جسم کے وہ حصے جن میں بلا ارادہ حرکت کرنے والے پٹھے موجود ہیں وہ سکڑ جاتے ہیں جیسا کہ بڑی آنت پیشاب کی نالیاں وغیرہ اس سکڑاؤ کے ہمراہ شدید درد ہوتا ہے متلی ہوتی ہے سرد پسینے آتے ہیں اور دم گھٹنے کی وجہ سے جسمانی قوتیں بہت جلد جواب دے جاتی ہیں (Asphaxia) تمباکو ریڑھ پر عمل کرتا ہے خاص طور پر راس النخاع پر اور ساتھ ہی ساتھ (Abdominal Ganglia) شکمی اعصاب پر بھی اثر انداز ہوتا ہے اس کی تشنجی علامات بہ نسبت سٹرکینا کے ہائیڈروسیانک ایسڈ سے مماثلت رکھتی ہیں۔

ٹیکم اور نکس وامیکا میں فرق گردوں کے قولنجی درد میں ہے نکس وامیکا کا درد پیشاب کی دائیں نالی سے اعضائے تناسل اور ٹانگ میں جاتا ہے متلی اور قے ہوتی ہے ٹیکم کا درد پیشاب کی نالیوں میں جاتا ہے اور موت کی سی حالت ہوتی ہے اور سرد پسینے آتے ہیں۔

وریٹرم البم جبڑے میں اینٹھن اور بولنے والے آلات میں مروڑ دار درد پیدا کرتی ہے سینہ میں سکڑاؤ اتنا شدید ہوتا ہے کہ دم کشی کی نوبت آجاتی ہے۔ ہاتھ اور پاؤں اندر کی جانب مڑ جاتے ہیں پتلیاں سکڑ جاتی ہیں۔ وریٹرم البم اور سٹرکنیا میں بالکل واضح فرق موجود ہے وریٹرم البم میں اینٹھن کسی قوت نکال کر لے جانے والے مرض کے بعد ہوتی ہیں جب کہ سٹرکینا میں اینٹھنیں ابتدا میں ہی شروع ہو جاتی ہیں سٹرامونیم بھی سٹرکینا کی مانند اینٹھنیں پیدا کرتی ہے۔ سٹرامونیم کی اینٹھنوں میں روشنی اور چھونے سے اضافہ ہو جاتا ہے سب سے اہم فرق یہ ہے کہ سٹرامونیم میں پاگل پن ہر وقت موجود ہوتا ہے۔ جب کہ سٹرکینا میں دماغ مرتے دم تک شفاف رہتا ہے۔

Scanned by CamScanner

کزاز میں یکمفر سٹرکنیا سے مماثلت رکھتی ہے سٹرکینا میں منہ کے کونے اٹھ جاتے ہیں اور دانت نظر آنے لگتے ہیں مگر جب یکمفر دوا ہو تو موت کی سی ٹھنڈک موجود ہوتی ہے۔

نکس وامیکا کا مطالعہ کرتے وقت آپ کو یہ افتتاحی قول یاد رکھنا چاہیے۔ اب مجھے کہنے دیں کہ نکس وامیکا سلفر کی پیروی کرتی ہے اس سے میرا یہ مطلب ہے کہ جب نکس وامیکا اپنی علامات کے مطابق وہ کچھ کر چکی ہو جو اس کو کرنا تھا تو آپ کو بقایا علامات سلفر میں ملیں گی تاکہ شفا کا عمل مکمل ہو سکے اب میں آپ کو نکس وامیکا کا مزاج بتاتا ہوں یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ نکس وامیکا ایسے مریضوں میں استعمال نہ کریں جن کی جسمانی ساخت میری بیان کی ہوئی جسمانی ساخت سے فرق رکھتی ہو بلکہ جو جسمانی ساخت میں بیان کروں گا اس میں نکس وامیکا بہتر عمل کرتی ہے۔

نکس وامیکا پتلے چھریرے بدن افراد کی دوا ہے اور نکس موٹے جثّے کے افراد پر بہتر عمل نہیں کرتی اور خاص طور پر نکس ان افراد کی دوا ہے جو تنک مزاج ہوں تیز طرار ہوں ان کی حرکات چست ہوں اور بے حد زود حس مزاج رکھتے ہوں ایسے مریض شور و غل زیادہ روشنی اور خوشبو برداشت نہیں کرتے چہرے کا رنگ زرد یا پیلاہٹ مائل ہوتا ہے یہ جھوٹی پر خون حالت ہے کہ کبھی کبھار مریض کے گال سرخ مگر ان کے پیچھے زرد رنگ نظر آتا ہے عام طور پر مریض دماغی تناؤ کیوجہ سے بیمار ہوتا ہے خاص طور پر جب مریض دماغی کام زیادہ کرتا ہو یا اس کی وجہ مریض کی ست عادات ہوتی ہیں مریض جو کم سوتے ہیں اور علم زیادہ حاصل کرتے ہیں نکس وامیکا ان لوگوں کے لئے بہت قیمتی دوا ہے آپ کو نکس سینیٹروں وزیروں اور امیر آدمیوں میں مظہر دوا نظر آئے گی جو اچھا کھاتے ہیں ورزش کم کرتے ہیں اور سو ہضمی کے مریض ہوتے ہیں ان کو اکثر سر درد ہوتا ہے صبح کے وقت وہ تھکے ہوئے ہوتے ہیں نکس وامیکا کے مریض رات کو دیر تک جاگتے ہیں ان کا دماغ اتنا ہیجان میں مبتلا ہوتا ہے کہ وہ سو نہیں سکتے۔ دماغ میں خیالات گڈمڈ ہوتے رہتے ہیں اس لئے یہ مریض آدھی رات تک سو نہیں سکتے سو جانے کے بعد مریض علی الصبح چار یا پانچ بجے پھر جاگتا ہے اور پھر سو جاتا ہے اس کو ایسا احساس ہوتا ہے کہ

Scanned by CamScanner

جیسے وہ رنگ رلیاں منا رہا ہے نیند اس کو آرام نہیں پہنچاتی صبح جاگنے پر منہ کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے زبان پر پشم ہوتی ہے مریض بوجھل سر درد کی شکایت کرتا ہے حتی کہ مریض کی ہر علامت اشارہ کرتی ہے کہ بہت زیادہ محنت کرنے کی وجہ سے مریض کا جسمانی نظام تباہ ہو چکا ہے ایسے مریضوں میں آپ نکس وامیکا کو بہت موثر پائیں گے۔

ممکن ہے کہ نکس وامیکا دماغ نرم پڑ جانے کا خطرہ دور کر دے جب ست الوجودی اور دماغی محنت پیش رو ہو۔ اور بے اعتدالیوں نے مرض کو مزمن کر دیا ہو۔ مریض جب کام کی جانب توجہ کرتا ہے تو اس کو سر درد شروع ہو جاتا ہے مریض کی یاداشت خراب ہوتی ہے مریض ست اور اسکی چال بے ڈھنگی ہوتی ہے نکس کے بعد فاسفورس اور سلفر دی جاسکتی ہیں۔

علاوہ ازیں آپ کو نکس کے مریض کا معدہ خراب ملے گا۔ مریض کا سر درد یا تو کھوپڑی میں یا آنکھوں کے اوپر ہوتا ہے خاص طور پر بائیں آنکھ کے اوپر آکر ٹھہر جاتا ہے یہ سر درد صبح کے وقت شروع ہوتا ہے اور رات ہونے تک بڑھتا رہتا ہے سر درد کے ہمراہ منہ کا ذائقہ کھٹا (کبھی کبھار ذائقہ کڑوا) شکم میں ہوا رک جانے اور تکلیف دہ ڈکاروں کی وجہ سے ممکن ہے کہ کھائی ہوئی غذا کی قے ہو قے کا ذائقہ کھٹا ہوتا ہے لیکن قے کی نمایاں علامت ڈکاروں کی شدت ہے اکثر لاحاصل ڈکار آتے ہیں جو کہ معدہ کی ابتری بیان کرتے ہیں نکس کا مریض دیر سے سوتا ہے اور صبح سویرے جاگ جاتا ہے اور دوبارہ سو جاتا ہے اور حالت پہلے سے زیادہ بری ہو جاتی ہے مریض کو قبض ہوتا ہے اور مریض بار بار پاخانہ کی لاحاصل کوشش کرتا ہے آپ دیکھیں کہ یہ مقعد کی ناطاقتی کی وجہ نہیں ہے بلکہ عمل کی بے قاعدگی ہے پاخانہ تھم تھم کے آتا ہے نکس کا مریض پیٹ درد سے بھی دکھ اٹھاتا ہے غذا کھانے کے بعد پیٹ کے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے بسا اوقات پیٹ کا درد شدید ہو جاتا ہے تاہم اس وقت معدہ خالی ہوتا ہے درد معدہ کے منہ سے شروع ہوتا ہے اور ادھر اُدھر پھیلتا ہے کمر میں درد ہوتا ہے درد کے دورے صبح کے وقت ہوتے ہیں اور درد نوبتی ہوتے ہیں درد کے ہمراہ کھٹی قے ہوتی ہے اور پاخانہ کرنے کی لاحاصل خواہش بھی ہمراہ ہوتی ہے درد پکڑنے والے جیسے کسی نے پنجے سے

Scanned by CamScanner

معدہ کو پکڑ لیا ہو جیسے کوئی ہاتھ معدہ کو اندر کی جانب سے کھرچ رہا ہو۔ گرم مشروبات سے درد کو افاقہ ہوتا ہے میں نکس جو علامات بیان کر رہا ہوں اگر اس کو پتھالوجی کی زبان میں کہا جائے تو اس کو (Gastric Irritiation) یعنی معدہ کی خراش کہا جائے گا۔ رگیں اتنی پر حس ہوتی ہیں کہ غذا لیتے ہی معدہ میں تشنجی عمل شروع ہو جاتا ہے تاکہ وہ اس غذا کو باہر نکال سکے آپ اگر غور کریں تو یہ حالت بھی مقعد کی حالت کی مانند ہے۔

شکم کی اس شدید ابتری کی دوا نکس وامیکا ہے نہیں تو ہم مریض کو شفایاب نہیں کر سکتے آپ ایک ایسے مریض کا علاج کر رہے ہیں جس کو مرض نے تھکا دیا ہے جوں ہی مریض غذا نگلتا ہے غذا باہر آجاتی ہے۔ نکس وامیکا ایسی دوا ہے جس کا آپ کو خیال آنا چاہئے خاص طور پر ان بچوں میں جن میں جوش بہت زیادہ ہو۔ مردوں میں خوب کھانے کی عادت ہو یا انہوں نے بدکاری بہت کی ہو۔

دوسرے مریضوں میں جن کے معدہ میں جلن ہو اور غذا قے ہو جاتی ہو ان کے لئے بسمتھ خاص دوا ہے۔ بسمتھ کا سب نائریٹ خاص طور پر معدہ کے درد کی دوا ہے نہ تو معدہ کی لعاب دار جھلی کی سوزش ہوتی ہے اور نہ ہی سوء ہضمی۔ معدہ کا درد پکڑنے والا جلن دار برچھی مارنے کا سا ہوتا ہے اور ملحقہ ریڑھ کی ہڈی میں جاتا ہے معدہ میں بوجھ دباؤ اینٹھن تشنجی ڈکار مریض وقفوں سے قے کرتا ہے جب معدہ غذا سے بھر جاتا ہے تو ڈھیر ساری قے ہوتی ہے جوں ہی پانی معدہ میں پہنچتا ہے قے ہو جاتا ہے۔ لیکن نکس کے غیر مشابہ معدہ کے درد کو ٹھنڈی اشیا پینے سے افاقہ ہوتا ہے اگرچہ مریض ضعف کا شکار ہوتا ہے مگر مریض کا جسم گرم ہوتا ہے۔

دوسرے مریضوں میں ہمیں آرسنک کی علامات نظر آتی ہیں جب کہ معدہ میں جلن دار درد ہوتے ہیں درد کے ہمراہ شدید بے آرامی پریشانی اور پیاس ہوتی ہے آرسنک معدہ کے درد کی مکمل تصویر کشی کرتی ہے۔ ایک اور قیمتی دوا جس کا میں نے ابھی ذکر نہیں کیا وہ کریوزوٹ ہے کریوزوٹ معدہ کی کمزوری کے لئے مفید ہے جب غذا ہضم نہ ہوتی ہو لیکن

Scanned by CamScanner

کریوزوٹ کی نمایاں علامت یہ ہے کہ معدہ کئی گھنٹے تک غذا اپنے اندر رکھتا ہے لیکن جب غذا قے ہوتی ہے تو ویسی کی ویسی ہوتی ہے جیسے کہ کھائی گئی تھی۔

معدہ کی خرابی کی ایک اور قسم جس میں نکس وامیکا کی ضرورت پڑتی ہے وہ ہے سو ہضمی غذا کھانے کے ایک گھنٹہ بعد تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے سو ہضمی کے حملے سے چوبیس گھنٹے پہلے مریض کو بہت بھوک لگتی ہے مریض گوشت شوربا اور چربی دار غذا کھانا چاہتا ہے کافی مریض کو ناموافق ہوتی ہے مریض کو شدید پیاس لگتی ہے لیکن پانی پینے سے معدہ میں تکلیف ہوتی ہے اور معدہ پھول جاتا ہے حتیٰ کہ معمولی سی غذا کھانے کے بعد مریض کپڑے ڈھیلے کرتا ہے مریض کو کڑوے اور کھٹے ڈکار آتے ہیں اور ہچکی آنے لگتی ہے اگر بدکاری کی زیادتی کی وجہ سے معدہ کی خرابی میں نکس ناکام ہو جائے تو کاربو ویج بہتر دوا ہے ممکن ہے سلفر کی ضرورت پڑے۔

پلساٹیلا نکس وامیکا سے قابل ترجیح دوا ہے جب علامات مخلوط غذا سے پیدا ہوئی ہوں گوشت، پیسٹریاں، گری دار میوے، آئس کریم وغیر اور خاص طور پر جب مزاج بھی پلساٹیلا کا ہو۔

قبض میں نکس وامیکا کئی دوسری ادویات سے مماثلت رکھتی ہے لائیکو پوڈیم کی قبض میں پاخانہ کرنے کی لاحاصل خواہش ہوتی ہے لیکن لائیکو پوڈیم کی لاحاصل کوشش کی وجہ بڑی آنت اور مقعد کے سوراخ کا سکڑاؤ ہے۔ کاربو ویج کی پاخانہ کی لاحاصل خواہش نکس وامیکا کی مانند ہے لیکن ہوا خارج ہونے سے اس خواہش میں افاقہ ہو جاتا ہے ہوا کا اجتماع ہی اس خواہش کی بنیاد ہے۔

اوپیم، برائی اونیا اور ایلومینا میں صرف قبض ہوتا ہے پاخانہ جانے کی خواہش ہی نہیں ہوتی۔ اوپیم کا قبض انتڑیوں کی حرکات دودیہ کی کمی کی وجہ سے ہوتا ہے پاخانہ سخت اور گول سیاہ سدے خارج ہوتے ہیں۔ برائی اونیا کا قبض غذا کی نالیوں کی خشکی کی وجہ سے ہوتا ہے پاخانہ خشک سخت اور لمبا ہوتا ہے بڑی آنت کی کاہلی ایلومینا کی نمایاں علامت ہے نرم پاخانہ بھی مشکل

Scanned by CamScanner

سے خارج ہوتا ہے۔

نکس وامیکا جگر پر نمایاں اثر رکھتی ہے جب کہ مریض نے شراب کا یا مصالحہ دار اغذیہ یا قبض دور کرنے والی ادویات کا بے تحاشہ استعمال کیا ہو۔ ایلوپیتھک ادویات کے اثرات کو زائل کرنے کے لئے نکس وامیکا ہماری بہترین دوا ہے اگر آپ کے پاس ایسا مریض آئے جس نے ایلوپیتھک ادویات استعمال کی ہوں تو بہت ضروری ہے کہ آپ اس کو نکس وامیکا دیں تاکہ مرض کی علامات واضح ہو جائیں اس کے بعد آپ علاج کی ابتدا کریں۔ ان مریضوں میں آپ کو جگر سوجا ہوا سخت اور دباؤ سے پر حس نظر آئے گا حتی کہ کپڑوں کا دباؤ بھی برداشت نہ ہوگا قولنجی درد ہر وقت موجود ہوگا قولنجی درد ہو سکتا ہے کہ شکم میں ہوا کے اجتماع کی وجہ سے ہو جو اوپر کی جانب دباؤ ڈالتی ہے اور سانس لینے میں دقت پیدا کرتی ہے یا ہوا کا دباؤ مثانہ اور مقعد کی جانب ہوتا ہے اور یوں پیشاب اور پاخانہ کرنے کی خواہش جنم لیتی ہے یا ہو سکتا ہے کہ قولنجی درد بواسیری ہوں اس سے میرا مطلب یہ ہے اچانک بواسیر بند ہو جانے کی وجہ سے شکم میں قولنجی درد ہوں ممکن ہے مریض کئی سالوں سے بواسیر کا شکار ہو اور پاخانہ کے ہمراہ خون آتا ہو اور اچانک خون بند ہو جانے کی وجہ سے قولنجی درد پیدا ہو گیا ہو یا سر درد شروع ہو گیا ہو یہاں پر نکس وامیکا مددگار ثابت ہوگی۔ اگر جگر بڑھا ہوا ہو تو نکس کو بار بار دہرائیں آپ خوش ہو جائیں گے کہ جگر اپنی اصل حالت میں واپس آجائے گا اگر ایسا نہ ہو تو آپ سلفر۔ سیپیا یا میگنیشیا میور کی مدد حاصل کریں۔

شرابیوں کے جگر بڑھ جانے میں آپ کو نکس مظہر دوا ملے گی ان حالات میں نکس کا موازنہ سلفر۔ لیکسیس۔ فلورک ایسڈ۔ آرسنک اور امونیم میور سے کریں۔

غصہ سے یا کونین کے بے تحاشا استعمال سے یا بہت عمدہ غذا سے پیدا ہونے والے یرقان کو نکس شفایاب کر دیتی ہے مریض کو غشی کے دورے پڑتے ہیں جن کے بعد مریض کمزوری محسوس کرتا ہے۔ غصہ سے پیدا ہونے والے یرقان میں کیمو ملا بھی کار آمد دوا ہے اسی طرح برائی اونیا۔ نیٹرم سلف اور ایکونائٹ بھی کار آمد ادویات ہیں۔ برائی اونیا یرقان میں اس

Scanned by CamScanner

وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب مریض کو کیلومل یا(Blue mass) بڑی مقدار میں کھلایا گیا ہو۔ کونین کے زائد استعمال سے پیدا ہونے والے یرقان میں آپ کو ہیپر سلفر، مرکیورس، پلساٹیلا اور آرسنک میں بھی موازنہ کرنا چاہیے یرقان کے ہمراہ بوجھل سر درد کڑواذائقہ زبان پر سفید پشم خاص طور پر زبان کے درمیان سفید پشم جب کہ نوک اور کنارے سرخ ہوں متلی ہو قے ہو اور قے میں سبز رنگ کا پانی خارج ہو صفراوی پاخانے آئیں پیشاب سونے کے رنگ کی مانند زرد ہو جگر میں تکلیف دہ بھراؤ ہو تو کارڈاس میریانس دوا ہوتی ہے۔ بواسیر میں نکس وامیکا بہت فائدہ مند دوا ہے جب مریض خارش کی وجہ سے سونہ سکتا ہو اور مجبور ہو جاتا ہو کہ ٹھنڈے پانی کے ٹب میں بیٹھے تاکہ اس کو افاقہ ہو مریض کو بار بار پاخانہ کی لاحاصل خواہش ہوتی ہے مسوں سے خون آتا ہے جب تک بواسیر میں نکس کی علامات موجود نہ ہوں نکس کے استعمال سے پرہیز کریں کیونکہ ہو سکتا ہے بواسیر تو شفایاب ہو جائے مگر کوئی اور تکلیف بڑھ جائے جو ہو سکتا ہے بواسیر سے بڑھ کر تکلیف دہ ہو۔

بواسیر میں نکس سے بہت سی ادویات مماثل ہیں ایسکولس ہپ زبردست دوا ہے جب شکم میں خون کی بے جا فراوانی ہو آپ کو شکم کی گہرائی میں دھڑکن محسوس ہو گی خاص طور پر شکم کے نچلے حصے میں۔ ہو سکتا ہے کہ بواسیری مسوں سے خون آئے یا نہ آئے لیکن مقعد میں خشکی کا احساس ہوتا ہے ایسا احساس کہ مقعد میں چھڑیاں بھری ہوئی ہیں یہ احساس ایسکیولس ہپ کی نمایاں علامت ہے کمر میں کمزوری کا احساس ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کمر جواب دے جائے گی۔

بواسیر کے تعلق سے اگلی دوا ایلوز ہے جس کا ذکر مناسب رہے گا۔ ایلوز میں بھی شکم میں خون کی فراوانی موجود ہے اور شکم ہوا سے پھول جاتا ہے جیسے کہ نکس اور سلفر کی علامت ہے بواسیر بھی نکس سلفر اور ایسکیولس ہپ کی مانند لیکن یہ تمام ادویات ایلوز سے الگ ہو جاتی ہیں کیونکہ ایلوز مقعد پر مکمل اثر انداز ہوتی ہے اور لعاب دار جھلیوں کے استر میں سوزش پیدا کرتی ہے پاخانہ کثیر مقدار اور ہوا کے ہمراہ زور سے یکدم خارج ہو جاتا ہے۔ بواسیری مسے انگور

Scanned by CamScanner

کے خوشوں کی مانند باہر لٹک جاتے ہیں ٹھنڈے پانی سے دھونے سے افاقہ ہوتا ہے مقعد میں غیر یقینی کی حالت ہوتی ہے ایسا احساس ہوتا ہے کہ پاخانہ ابھی آیا کہ آیا۔ ایلوز بھی ایسے سر درد کو جو آنکھ پر آکر ٹھہر جاتا ہے شفایاب کر دیتی ہے (نکس وامیکا) اس سر درد کے ہمراہ ایسا احساس ہوتا ہے کہ آنکھوں پر بوجھ لدا ہوا ہے اور پپوٹوں کو نچلی جانب دبا رہا ہے آنکھیں بند کرنے سے معمولی سا افاقہ ہوتا ہے۔

کالنسونیا بھی بواسیر کی مشہور دوا ہے جب مقعد میں چھڑیاں بھری ہونے کا احساس ہو عموماً قبض ہوتا ہے انتڑیوں کی علامات میں شام اور رات کو اضافہ ہو جاتا ہے بواسیر کے ہمراہ اگر رحم ٹل گیا ہو تب بھی کالنسونیا فائدہ مند دوا ہوتی ہے۔ پوڈوفائلم میں رحم ٹل جانے کے ہمراہ دست آتے ہیں اور مقعد بھی باہر نکل آتا ہے کالنسونیا کی ایک علامت اوپیم میں بھی موجود ہے پاخانہ گول گول گیندوں کی صورت آتا ہے لیکن کالنسونیا کے پاخانہ کا رنگ اوپیم کے پاخانہ کے رنگ سے مختلف ہوتا ہے کالنسونیا کا پاخانہ ہلکے رنگ کا ہوتا ہے۔ ہیما میلس بھی بواسیر کی دوا ہے جب خون کا اخراج زیادہ ہو اور متاثرہ حصص میں نمایاں دکھن ہوتی ہو۔ کمر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ٹوٹ جائے گی۔

نکس وامیکا ایسے دستوں کے لئے فائدہ مند ہے جو عیاشی کرنے کے بعد پیدا ہوئے ہوں صبح کے وقت عموماً مریض کی حالت بری ہوتی ہے پاخانے پھُس پھسے یا پانی کے سے ہوتے ہیں پاخانہ کم مقدار آتا ہے اور بار بار پاخانہ کرنے کی لاحاصل خواہش ہوتی ہے یوں دوا کا مزاج ظاہر ہوتا ہے مریض کو صبح کے وقت قے ہوتی ہے جس میں تھوڑی سی جھاگ یا کھٹا پانی نکلتا ہے مریض شراب کی خواہش کرتا ہے لیکن جوں ہی شراب معدہ میں پہنچتی ہے دوبارہ قے آجاتی ہے ایسے مریض دودھ بھی برداشت نہیں کر سکتے۔

پیچش (Dysentery) میں بھی ہم نکس وامیکا استعمال کر سکتے ہیں جب پاخانہ کی لاحاصل خواہش ہو مگر جوں ہی پاخانہ آجائے خواہش مفقود ہو جائے۔ پاخانہ خونی کیچڑ نما پانی کا سا اور کم مقدار ہوتا ہے صبح کے وقت مریض کی حالت خراب ہوتی ہے یہ علامات نکس وامیکا کی

Scanned by CamScanner

نمائندگی کرتی ہیں خواہ مرض سردی لگ جانے یا کسی اخراج مثلاً پسینہ دب جانے سے پیدا ہوا ہو۔

پیچش میں مرکیورس نکس وامیکا سے مختلف ہے مرکیورس میں پاخانہ کرنے کی لاحاصل خواہش پاخانہ کرنے کے بعد بھی برقرار رہتی ہے۔

پیچش میں ایک اور مماثل دوا ایلوز ہے ایلوز اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب شکم کے نچلے حصے میں پاخانہ آنے سے پہلے پکڑنے والے درد ہوتے ہیں یہ درد نکس کے دردوں کی مانند ہوتے ہیں پاخانہ میں آؤں اور خون شامل ہوتا ہے اور جیلی کے انبار کی مانند خارج ہوتا ہے ہو سکتا ہے درد پاخانہ آجانے کے بعد بھی بند نہ ہوں علاوہ ازیں پاخانہ میں بڑی مقدار میں آؤں خارج ہوتی ہے۔

فتق (ہرنیا) میں نکس وامیکا بہت قدر و قیمت رکھتی ہے مریض صبح جاگنے کے بعد شکم میں کمزوری کی شکایت کرتا ہے خاص طور پر جانگھ میں کمزوری۔ نکس بائیں جانب کے ہرنیا میں مفید ہے۔ لائیکوپوڈیم دائیں جانب کے ہرنیا میں مفید ہے۔ کوکولس انڈیکا ناف کے ہرنیا میں اس وقت کام آتی ہے جب نکس ناکام ہو جائے اب ہم نکس کی آنکھوں کی علامات کی جانب توجہ دیتے ہیں آنکھوں کے کئی امراض میں نکس نمایاں کردار ادا کرتی ہے آنکھوں کی عام سوزش میں جب صبح کے وقت شدت ہو صبح کے وقت مرض میں اضافہ نکس کی نمایاں علامات ہے صبح کے وقت پپوٹے جڑے ہوئے ہوں روشنی سے خوف آتا ہو مثال کے طور پر بچہ صبح کے وقت اور قبل دوپہر اپنا سر تکیہ میں گھسیڑتا ہو مگر بعد دوپہر بچہ آنکھوں کو آرام سے استعمال کر سکتا ہو یہ علامات آنکھوں کی خنازیری سوزش اور پپوٹوں کی مروڑ دار سوزش میں بھی ہو سکتی ہیں۔

آنکھوں کے پپوٹے جڑے ہوئے ہوتے ہیں مگر مصنوعی روشنی تکلیف میں اضافہ کرتی ہے آنکھوں سے کثیر تیزابی پانی خارج ہوتا ہے جو پپوٹوں میں دکھن پیدا کرتا ہے جب کہ نکس میں پپوٹوں کے کناروں پر خارش اور جلن ہوتی ہے اور کوئی اخراج نہیں ہوتا۔ پپوٹوں کے

Scanned by CamScanner

مروڑ دار دردوں میں ایگریکس بہترین دوا مانی جاتی ہے لیکن آپ کو بیلاڈونا نیٹرم میوریو فریشیا اور پلساٹیلا سے بھی مشورہ کرنا چاہیے۔ نکس اس وقت بھی دوا ہو سکتی ہے جب تکلیف آنکھ کی گہرائی میں ہو خاص طور پر آنکھ کے سب سے اندرونی پردے کی جسامت میں فرق آرہا ہو۔ پردہ چھوٹا ہوتا جارہا ہو خواہ اس کی وجہ آنکھوں کے اندرونی پرت کی سوزش ہو یا نہ ہو۔

آنکھ کی پتلی کے ایک اور مرض میں نکس ہمیں مظہر دوا نظر آتی ہے جب آنکھ کے گہرے پرت میں زبردست زود حسی پائی جائے (Retainal Hyperesthisia) روشنی برداشت نہ ہو صبح کے وقت تکلیف میں اضافہ ہو جائے آنکھوں کو معمولی سا استعمال کرنے سے آنکھوں میں مروڑ دار درد شروع ہو جائیں اور آنکھوں کے پٹھوں میں تشنجی حرکات شروع ہو جائیں ان علامات کے ہمراہ ہو سکتا ہے کہ آنکھوں سے خراش دار پانی بھی خارج ہو اور سر کی چوٹی میں درد بھی ہو۔ نظر کا دھندلا پن جس کی وجہ شراب تمباکو یا عیاشی ہو تو نکس کے علاوہ کوئی ایسی دوا نہیں ہے جو نظر کا دھندلا پن کم کر سکے اور آنکھوں کی کمزوری دور کر سکے حتیٰ کہ اس وقت بھی جبکہ آنکھ چھوٹی ہو گئی ہو تب بھی نکس افاقہ ضرور پیدا کرے گی تاہم مکمل شفا نہ دے سکے گی۔

آنکھ کی ایک اور حالت جس میں آپ کو نکس وامیکا مظہر دوا دکھائی دے گی وہ حالت ہے آنکھ کے سفید پردے کے نیچے خون کا پھیل جانا ایک خاص مقدار میں پردے کے پیچھے خون آجاتا ہے اور ایسا عموماً عیاشی یا دیر تک مطالعہ کرنے کے لئے جاگنے کے بعد ہوتا ہے یہ مریض عموماً سوہضمی کا شکار ہوتے ہیں اگر چوٹ لگ جانے سے آنکھ کے سفید پردے کے نیچے خون آجائے تو آپ کو آرنیکا، ہیمامیلس اور لیڈم کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

آیئے اب لعاب دار جھلیوں پر نکس کا عمل دیکھتے ہیں نکس عام زکام کی ابتدا میں سود مند دوا ہے خصوصاً اس وقت جب زکام سرد ہوا لگ جانے سے پیدا ہوا ہو یا سرد جگہوں پر بیٹھنے کی وجہ سے لگ گیا خاص طور سرد سیڑھیوں پر بیٹھنے سے لگ گیا ہو زکام کے ہمراہ چھینکیں رات کے وقت اور کھلی ہوا میں ناک بند ہونے کا احساس۔ گرم کمرے میں جاتے ہی یا دن میں ناک بہنا

Scanned by CamScanner

شروع ہو جائے آنکھوں میں پانی آجائے حلق اور ناک میں کھر درے پن اور کھر چے جانے کا احساس ہو ان علامات کے علاوہ جسم میں درد اور سردی لگے حتیٰ کہ بستر میں کپڑا لے کر لیٹے ہوئے حرکت کرنے سے اضافہ ہو۔

نکس کا کھر دراپن مرکیورس کے کھر درے پن سے الگ ہے یہ ایسی دکھن نہیں ہے جو جلد چھل جانے سے ہوتی ہے بلکہ کھر دار پن اور کھر چے جانے کا احساس ہے مرکیورس زکام میں فائدہ مند دوا ہے جب ناک اور حلق میں دکھن اور کھر درے پن کا احساس ہو اور مرطوب موسم میں مرض میں اضافہ ہو جاتا ہو۔

پلساٹیلا پکے ہوئے زکام کی دوا ہے زکام کے مواد کا رنگ سبز ہوتا ہے اور خراش پیدا نہیں کرتا اگر زکام کی ابتدا میں پلساٹیلا دے دی جائے تو زکام کو خراب کر دیتی ہے نکس وامیکا کے استعمال کے باوجود اگر زکام سینہ تک بڑھ جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ فاسفورس بہترین دوا ہے۔ نکسیر کی ایک ایسی قسم بھی ہے جو نکس وامیکا سے شفایاب ہو جاتی ہے یہ نکسیر ان افراد کو آتی ہے جن کا میلان بواسیر کی جانب ہو نکسیر آنے سے پہلے سر میں درد ہوتا ہے یا رخسار سرخ ہو جاتے ہیں اور نکسیر عموماً رات کو سوتے وقت آتی ہے تاہم یہ ممکنات میں سے ہے کہ نکسیر کسی وقت بھی آسکتی ہے کان کی سوزش میں بھی نکس وامیکا استعمال کی جاسکتی ہے جب کان کی نالی میں خارش ہو جھنجھناہٹ ہو اور مریض بار بار نگلنے کا عمل کرے۔

بسا اوقات آپ کو منہ کی علامات نکس کا مشورہ دیں گی ہونٹوں پر زخم جن میں جلن اور چھڑی مارنے کے سے درد ہوتے ہیں مسوڑھوں پر زخم بن جاتے ہیں یہ زخم معدہ کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں اور نکس وامیکا سے شفایاب ہو جاتے ہیں۔

کھانسی نکس وامیکا کی نمایاں علامت نہیں ہے کھانسی جس کی بنیاد اعصابی ہو مثلاً دماغی کام کرنے سے کھانسی پیدا ہو جائے نکس وامیکا اس کھانسی کی دوا بھی ہے جس کی بنیاد معدہ کی خرابی ہو مریض صبح ناشتہ کرنے کے بعد کھانستا ہے کھانسی کے ہمراہ سر درد معدہ اور انتڑیوں میں دکھن ہوتی ہے۔

Scanned by CamScanner

امراض سینہ میں نکس مظہر دوا نہیں ہوتی لیکن کبھی کبھار نکس دمہ میں مفید پڑتی ہے دمہ جس کی وجہ بلا عیب طور پر اعصابی نہ ہو بلکہ دمہ کی وجہ معدہ کی خرابیاں ہوں دمہ کے ہمراہ معدہ میں بھراؤ اور جبر کا احساس ہوتا ہے یہ احساس دل پسند غذا کھانے کے بعد بڑھ جاتا ہے کھانے کے دوران مریض اپنے کپڑے ڈھیلے کرتا ہے تاکہ اس احساس میں کمی واقع ہو شکم میں ہوا بھر جاتی ہے غذا کھانے کے بعد دمہ کی علامات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ رات بارہ بجے ٹھنڈی ہوا سے صبح کے وقت ورزش سے اور خاص طور بلندی چڑھنے سے مرض میں اضافہ ہو جاتا ہے ڈکار آنے سے افاقہ ہوتا ہے ایک اور دوا جو نکس وامیکا سے مماثلت رکھتی ہے مگر ہومیوپیتھ حضرات اس سے چشم پوشی کئے ہوئے ہیں وہ دوا زنجبیر (ادرک) ہے اگر اس کی زیادہ مقدار استعمال نہ کی جائے تو یہ معدہ کو طاقت بخشتی ہے مگر اس کو بچوں کی غذا کا جزو نہیں ہونا چاہئے ادرک ان لوگوں کے لئے بھی مفید نہیں ہے جن کو گردوں کی تکلیف ہوں کیونکہ ادرک گردوں کی خرابی میں اضافہ کرتا ہے ادرک (زنجبیر) کو بطور دوا دمہ میں استعمال کیا جاسکتا ہے دمہ جس کی بنیاد معدہ کی خرابی ہو دمہ کا دورہ رات کو مگر صبح کے قریب ہوتا ہے مریض کو بیٹھنا پڑتا ہے تاکہ سانس آسانی سے لے سکے لیکن دمہ کے دورے کی شدت کے باوجود مریض کو کوئی پریشانی نہیں ہوتی دمہ میں کاربو ویج اور لائیکوپوڈیم نکس وامیکا سے مماثل ہیں شکم میں سوزش ہو شکم میں ہوا بہت زیادہ بھر جاتی ہو۔

خون تھوکنے کے مرض (Haemoptysis) میں نکس وامیکا کارآمد دوا ہے جب یہ مرض عیاشیاں کرنے کے بعد پیدا ہوا ہو۔ دمہ کا دورہ شراب پی کر رنگ رلیاں منانے سے پیدا ہوا ہو یا شدید جذباتیت سے پیدا ہوا ہو جیسا کہ زبردست غصہ لیکن دمہ کا دورہ بواسیر دب جانے سے بھی پیدا ہو جاتا ہے نکس وامیکا مردوں کے پیشاب کے آلات کے امراض میں بھی مفید دوا ہے نکس درد گردہ کی دوا بھی ہے جب دائیں گردہ کی تکلیف ہو گردے کا درد آلات تناسل سے ہوتا ہوا ٹانگوں تک جاتا ہو اور کمر میں شدید درد ہوتا ہو ہمیں چاہیئے کہ ہم نکس وامیکا کو لائیکوپوڈیم بیلاڈونا اور کینتھرس سے الگ کریں۔

Scanned by CamScanner

نکس وامیکا کی مانند لائیکو پوڈیم بھی دائیں جانب متاثر کرتی ہے لیکن گردے کا درد گردے سے شروع ہو کر مثانہ پر جا کر ختم ہو جاتا ہے لائیکو پوڈیم کا درد ٹانگوں تک نہیں جاتا کمر درد میں پیشاب کرنے سے افاقہ ہو جاتا ہے لائیکو پوڈیم کو نکس کے بعد دیا جا سکتا ہے۔ گردہ کے درد کے دورے کے درمیان ہماری بہترین دوا کینتھرس ہے جو درد کو کم کرتی ہے اور فطرت کی مدد کرتی ہے تاکہ گردہ سے پتھری نکل جائے لیکن مریض کو کم تکلیف ہو۔

گردے میں پتھری کی ایک اور دوا بیلاڈونا ہے گردہ کا درد اچانک شروع ہو جاتا ہے درد تیز دھار اور گولی مارنے کا سا ہوتا ہے درد کئی اطراف پھیلتا ہے یہ درد نکس کے درد سے مختلف ہوتا ہے مریض کو بخار ہو جاتا ہے اور مریض تنک مزاج ہو جاتا ہے بیلاڈونا پتھری کی وجہ سے پیدا شدہ مروڑ دار سکڑاؤ میں ڈھیلا پن پیدا کرتی ہے اور پتھری کو نکالنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

بربرس ولگیریس گردہ میں پتھری کی عمدہ دوا ہے گردے میں گولی مانے کا سا درد ہوتا ہے مریض معمولی سی حرکت بھی نہیں کر سکتا درد والی جانب جھک کر بیٹھتا ہے تاکہ مریض کو درد میں افاقہ ہو اگر مریض تیر مارنے کے درد کی شکایت کرے اور درد پیشاب کی نالی میں سے ہوتا ہوا ٹانگوں میں جاتا ہو تو بربرس جیسی کوئی دوا نہیں ہے آپ کو مریض کے پیشاب میں سرخ تہ نشین بھی ملیں گے پیشاب میں یوریٹس بھی ہوں گے بسا اوقات بربرس پتہ کی پتھری جس کے ہمراہ درد کی تکلیف بھی ہو فائدہ مند ثابت ہوتی ہے بیلاڈونا بھی پتہ کی پتھری کی دوا ہے مگر اصل دوا چائنا ہے جو پتہ سے پتھریاں نکال دیتی ہے اور مریض کو مکمل طور پر شفایاب کر دیتی ہے۔

بوسٹن کے ڈاکٹر تھائر کے مطابق پتہ کی پتھریوں کے لئے (Gall stones) بہتر دوا سنکونا ہے تا آنکہ کسی دوسری دوا کی علامات موجود نہ ہوں یا علامات کسی خاص دوا کو طلب نہ کرتی ہوں اپنے مریض کو سنکونا (چائنا) کئی ماہ تک مسلسل دیتے رہیں اگر ادویات پتہ کی پتھریاں نکالنے میں ناکام ہو جائیں تو میرے خیال میں ایتھر اندرونی طور پر اور

Scanned by CamScanner

بیرونی طور پر بہترین دوا ہے یہاں یہ کلوروفارم سے بھی بہتر عمل کرتی ہے۔

جب پیشاب میں خون آرہا ہو اور اس کی وجہ عیاشیاں ہوں تو نکس وامیکا مظہر دوا ہوتی ہے۔ نکس وامیکا مثانہ کے امراض میں فائدہ مند ثابت ہوتی ہے خاص طور پر جب پیشاب میں رکاوٹ ہو پیشاب قطرہ قطرہ آتا ہو بار بار پیشاب کرنے کی لاحاصل خواہش کے ہمراہ پاخانہ کی لاحاصل خواہش بھی موجود ہو۔

سوزاک میں نکس وامیکا کوپے وا اور کیوبیبا کے ناجائز استعمال کے بعد کام آتی ہے جب سوزاک کا مواد پتلا ہو کبھی کبھار میں نے دیکھا ہے کہ سوزاک کو شفا ہو جانے کے بعد مریض کی پیشاب کی نالی میں خراش کی شکایت کرتا ہے قیاس یہ ہے کہ یہ خراش پراسٹیٹ (غدہ مذی) میں ہوتی ہے ایک عجیب بے چینی کا احساس ہوتا ہے اس علامت کو اکثر نکس وامیکا شفایاب کر دیتی ہے۔ نکس ہمبستری کی زیادتی کے لئے بھی مفید دوا ہے خاص طور پر مشت زنی کے بد اثرات دور کرتی ہے جب مشت زنی جوانی کے ابتدائی ایام میں کی گئی ہو نکس اس گروہ کی ایک دوا ہے جس کو ہانیمن کے زمانے سے استعمال کیا جارہا ہے اس گروہ میں نکس وامیکا۔ سلفر۔ کلکیریا کارب اور لائیکوپوڈیم شامل ہیں۔

مریض کو نکس تب دی جائے جب مریض کو سر درد ہو رات کو صبح کے نزدیک احتلام ہو جاتا ہو مریض کمر درد کی شکایت کرتا ہو چلنے میں مشکل پیش آتی ہو نکس کو زیادہ مت دھرائیں جب ترقی رک جائے تو سلفر استعمال کریں کیوں کہ ان حالات میں ہمیشہ سلفر ہی مظہر دوا ہوا کرتی ہے۔

نکس کے بعد کلکیریا کارب مددگار ثابت ہوتی ہے جب مریض کو احتلام ہونے کے بعد رات کو پسینے آتے ہوں یا شادی کے بعد ہر بار ہم بستری کے بعد جسمانی اور دماغی کمزوری واقع ہوتی ہو۔ لائیکوپوڈیم بہت دیر کے بعد کام آتی ہے جب مریض بالکل نامرد ہو چکا ہو یا نامکمل شہوت ہوتی ہو یا شہوت بالکل نہ ہو اعضائے تناسل ٹھنڈے اور سکڑے ہوئے ہوں۔ سٹافی سیگریا بھی جلق یا مشت زنی کے بد اثرات دور کرتی ہے جب جسم کمزور ہو رہا ہو آنکھوں کے

Scanned by CamScanner

گرد حلقے ہوں چہرہ زرد ہو مریض چڑچڑا اور شرمیلا ہو۔

ایک اور دوا جس کو میں اس تعلق سے بیان کرنا چاہتا ہوں وہ کوبالٹ ہے احتلام یا ہمستری کے بعد ہونے والے کمر درد کے لئے اکسیر ہے۔ خاص طور پر بیٹھی ہوئی حالت میں کمر درد زیادہ ہوتا ہے نکس وامیکا عورتوں کے آلات تناسل کے کئی اقسام کے امراض میں فائدہ مند دوا ہے نکس رحم کا ٹل جانا پیدا کرتی ہے اس لئے رحم کا ٹل جانا شفایاب بھی کرتی ہے نکس مرض کی ابتدا میں استعمال کی جاتی ہے اور جسم کو زور سے مروڑنے سے رحم ٹل گیا ہو۔ ان علامات کے ہمراہ قبض اور پاخانہ کرنے کی لاحاصل خواہش بھی موجود ہو۔ اگر نکس وامیکا شفایاب نہ کر سکے تو اس کے بعد دی جانے والی بہترین دوا سیپیا ہے۔ نکس کی ماہواری ہمیشہ زیادہ آتی ہے خون عام طور پر سیاہی مائل ہوتا ہے شکم میں مروڑ دار درد اور ڈکار ہمراہ ہوتے ہیں مریضہ کو ماہواری کے دوران غشی کے دورے پڑتے ہیں خاص طور پر اس وقت جب مریضہ گرم کمرے میں ہو۔

حمل کے دوران حاملہ کی متلی کے لئے نکس مفید دوا ہے مریضہ صبح جاگتی ہے تو معدہ میں کمزوری کی شکایت کرتی ہے قے آنے سے پہلے ڈکار آتے ہیں ممکن ہے کہ یرقان بھی موجود ہو۔ ہم نکس وامیکا سے اور کیا توقع رکھ سکتے ہیں جلد زرد قبض بھوک ختم۔ اس کے بعد مریضہ اوپر کی جانب دباؤ کی شکایت کرتی ہے جیسا کہ سانس لینا مشکل ہو۔

دردزہ میں نکس کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب مریضہ کو قبض ہو ممکن ہے دردزہ شدید مروڑ دار اور شدت کے ساتھ ہوں مریضہ کو پاخانہ اور پیشاب کی لاحاصل خواہش بنی ہوئی ہوتی ہے جب یہ علامات موجود ہوں اور نکس دوا ہو تو یہ میکانکی وجہ نہیں ہوتی جیسے کہ بچے کے سر کا دباؤ وغیرہ یہ تو معکوس اثر ہوتا ہے مریضہ دردزہ کے دوران اکثر غش کھا جاتی ہے دردزہ کمر سے شروع ہوتا ہے رانوں اور کولہوں میں جاتا ہے ہمیں نکس وامیکا تب دینی چاہیے جب دردزہ بند ہو چکا ہو یا بند ہونے کے قریب ہو جیسا کہ پلساٹیلا میں ہے مریضہ کا مزاج آپ کو دونوں ادویات کا فرق بتائے گا۔ کبھی کبھار نکس وامیکا اس سیاہی مائل جریان خون کو روکتی

Scanned by CamScanner

ہے جو دردزہ کے درمیان ہوتا ہے یا سن یاس میں ہوتا ہے پاخانہ کرنے کی بے سود خواہش اور غشی وغیرہ ہوتی ہے جن کا ذکر اوپر کیا جاچکا ہے اب ہم نکس کا ریڑھ پر اثر ملاحظہ کریں گے جیسا کہ ہم سٹرکنیا میں پڑھ چکے ہیں یہ حرکتی مراکز اور ان سے نکلنے والی رگوں پر اثرانداز ہوتی ہے نکس وامیکا نچلی کمر کے درد کو شفایاب کرتی ہے یہ کمر درد عموماً رات کو بستر میں زیادہ ہوتا ہے اور مریض کو کروٹ بدلنے کے لئے اٹھ کر بیٹھنا پڑتا ہے اس لئے نکس کمر درد کی دوا ہے مریض جتنی زیادہ بستر پر پڑا رہے گا کمر درد اتنا ہی شدید ہوگا۔

یہاں پر پکرک ایسڈ کا ذکر کرنا بجا ہوگا اس مادہ کا کیمیائی نام ٹرائی نیٹروفینول ہے اور یہ شدید قسم کا زہر ہے پکرک ایسڈ کا خیال اس وقت آنا چاہیے جب مریض کو ہر شدید دماغی محنت کے بعد شدید دھڑکن دار سر درد ہوتا ہے اور سر کی جڑ میں درد کا زیادہ احساس ہوتا ہو سر درد کے ہمراہ اکثر ریڑھ میں اجتماع خون ہوتا ہے خواہش نفسانی بڑھ جاتی ہے پرزور شہوت ہوتی ہے جس کو بلاشبہ قائم الزکری کہا جاسکتا ہے۔

اگر گردن کا پٹھا چڑھ جائے جس کی وجہ سردی یا ریڑھ کا مرض ہو تو نکس وامیکا فائدہ مند دوا ہے گردن کا پٹھا چڑھ جانے سے گردن سخت ہو جائے تو بیلاڈونا بہترین دوا ہے جس کی بنیاد گنٹھیا یا سردی لگ جانا ہو گردن کی یہ سختی بائیں جانب ہوتی ہے۔ کاسٹیکم گردن کی دائیں جانب کی دوا ہے گردن کے پٹھے میں کھچاؤ گردن کا پٹھا چڑھ جانا فالجی کمزوری کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے جب کسی مرض میں ریڑھ کے اعصاب متاثر ہوں یہاں ایگریکس اور لیکنیتھس سے بھی موازنہ کیا جائے۔

ریڑھ کی ہڈی کی غیر ضروری پرحسی میں آپ نکس وامیکا اس وقت استعمال کرسکتے ہیں جب درج بالا کمر درد جس کی علامات پہلے بیان کی جاچکی ہیں موجود ہوں علاوہ ازیں یہ علامات بھی موجود ہوں صبح کے وقت ٹانگوں میں اچانک کمزوری پیدا ہو جائے ہاتھ اور پاؤں آسانی سے سو جاتے ہوں گھٹنوں کے خلا میں کھچاؤ اور سختی موجود ہو کمر کے گرد کپڑے سخت محسوس ہوتے ہوں کمر کے گرد رسی بندھی ہونے کا احساس ہو لیٹ جانے کی خواہش ہو ہاتھ

Scanned by CamScanner

پاؤں اور ریڑھ کی ہڈی میں چیونٹیاں رینگنے کا احساس ہو یا سن ہو جانے کا احساس ہو یہ علامات ریڑھ کی ہڈی کی سوزش میں بھی نکس کو طلب کرتی ہیں چال میں لڑکھڑاہٹ کی ابتداء بھی نکس کو طلب کرتی ہے جب یہ لڑکھڑاہٹ سردی لگ جانے یا ہم بستری کی عیاشیاں کرنے سے پیدا ہوئی ہو۔

فاسفورس کئی اعتبار سے نکس وامیکا سے مماثلت رکھتی ہے دونوں ادویات ریڑھ کی ہڈی میں خون کی کمی پیدا کرتی ہیں دونوں ادویات میں مریض بیرونی حالات سے متاثر ہوتا ہے دونوں ادویات ریڑھ کی ہڈی کے نرم پڑ جانے میں فائدہ مند ہیں مگر فاسفورس کا میلان مکمل فالج کی جانب اور نکس کا جزوی فالج کی جانب ہوتا ہے جس کی وجہ ضعف ہوتا ہے۔ فائی سوسٹگما کی مثالی علامت ریڑھ کی ہڈی کی غیر ضروری پرحسی ہے اس دوا کے تحت ریڑھ کی ہڈی کی ہر رگ پرحس ہوتی ہے اگر ریڑھ کے مہرے کو انگلی سے دبایا جائے تو مریض جھکتا ہے پیچھے ہٹتا ہے فائی سوسٹگما دماغی پردوں کی سوزش کی وجہ سے پٹھوں کی سختی پیدا کرتی ہے اور آخر کار پٹھوں میں اکڑاہٹ پیدا ہو کر کزاز پیدا ہو جاتا ہے۔

امبر اگریسیا بھی نکس وامیکا کی مانند پتلے چھریرے بدن کے افراد کی دوا ہے جسم کے کئی حصے سو جاتے ہیں جلد میں سن ہونے کا نمایاں احساس ہوتا ہے بیٹھنے کے بعد چھوٹی کمر اور کمر کے پٹھوں میں اکڑاؤ کا احساس ہوتا ہے سو کر جاگنے کے بعد اضافہ ہوتا ہے حتیٰ کہ خصیوں کی تھیلی اور آلہ تناسل بھی سن محسوس ہوتا ہے جو مریض یہ شکایت کرے وہ کمزور اور پریشان ہوتا ہے۔ یہ مریض دوستوں میں آسانی گھل مل جاتے ہیں باتیں کرتے ہیں اور تیزی سے کام کرتے ہیں پریشان ہونے کی وجہ سے باتیں کرنے پر مجبور ہوتے ہیں لیکن جلد ہی تھک جاتے ہیں جیسا کہ کوکولس۔ وریٹرم البم۔ کلکیریا کارب۔ الیومینا۔ سلفر اور کالی کارب کی علامت ہے ورزش اور بات چیت تیزی سے تھکاوٹ پیدا کرتی ہے۔

اسارم یوروپیم کی پریشانی الگ نوع کی ہوتی ہے اسارم خاص طور پر تنک مزاج عورتوں کی دوا ہے یہ اتنی پرحس ہوتی ہیں کہ ریشمی کپڑے کو کھرچنے کی آواز یا اسی کی مانند

Scanned by CamScanner

معمولی ترین شور بھی ان کی علامات میں اضافہ کر دیتا ہے۔ کسٹوریم۔ جب عورت پریشان ہو مرض کے بعد رد عمل نہ ظاہر کرتی ہو۔ کسٹوریم ٹائی فائڈ بخار کے بعد استعمال کی جاتی ہے خاص طور پر اس وقت جب مریضہ کو سر درد ہوتا رہتا ہو سر چھونے سے پر حس ہو درد کے ہمراہ جھنجھناہٹ اور رینگنے کا احساس بھی ہو سر درد کو سونے سے افاقہ ہوتا ہو۔

نکس جوڑوں کے درد میں بھی فائدہ مند دوا ہے جب لمبے جوڑ اور پٹھے متاثر ہوں خاص طور پر شکم کے پٹھوں کے درد میں فائدہ مند ہے جوڑوں کی سوجن زردی مائل ہوتی ہے صبح ہونے کے قریب علامات میں شدت آجاتی ہے۔ شرابیوں کے چہرے پر کیل نکل آئیں یا پنیر کے زیادہ استعمال سے کیل نکل آئیں تو نکس فائدہ مند دوا ہے لیکن اگر پنیر کھانے سے قبض ہو جائے تو کالوسنتھ دوا ہو گی۔ اگر چہرے پر سرخ چکتے ابھر آئیں تو سلفر کو ترجیح دیں اگر چہرے پر سرخ چکتے اور پھنسیاں ہو جن کو ہر بار چھونے سے چیپ دار مادہ نکلتا ہو تو لیڈم کو ترجیح دیں ایسے حالات میں نکس کا موازنہ کریوزوٹ اور لیکسیس کے ساتھ بھی کیا جائے۔

اب ہم نکس کے ٹائی فائڈ بخار کی جانب آتے ہیں ٹائی فائڈ میں نکس کا انتخاب شکم کی صفراوی علامات، صبح کے وقت منہ کا کڑوا ذائقہ، صبح کے وقت متلی، صفراوی قے اور نکس کی نمایاں قبض سے کیا جاتا ہے ٹائی فائڈ بخار کی نمایاں علامت کمزوری ہے جو ٹائی فائڈ سے منسلک علامت ہے اور نکس میں لیٹ جانے کی خواہش کے طور پر موجود ہے رات پریشانی اور نیند کی اکساہٹ میں گزر جاتی ہے ذرا سے شور سے آنکھ کھل جاتی ہے مریض گہری نیند کے دوران کراہتا ہے بسورتا ہے کیونکہ اس کے خوابوں میں کھلبلی ہوتی ہے ممکن ہے کہ مریض حواس باختہ بھی ہو۔

نکس باری کے بخار میں بھی استعمال کی جاتی ہے جب لرزہ کے ہمراہ انگلیوں کے ناخن نیلے ہوں یا ناخن پہلے نیلے ہو جاتے ہیں اور سردی بعد میں لگتی ہے۔ بہت جماہیاں آتی ہیں کمر اور اعضا میں ہمیشہ درد ہوتا ہے اس کے بعد بخار ہو جاتا ہے پسینے کے بعد جب بخار ہو تو شکم کی صفراوی علامات نمایاں ہوتی ہیں نکس کی ایک اور خاصیت بیان کرتا چلوں۔ نکس وامیکا سیپیا کے

Scanned by CamScanner

عمل کو تیز کر دیتی ہے یہی تعلق سیپیا اور للیم ٹگر ینم میں ہے اور سلفر اور مر کیورس میں ہے۔

نکس وامیکا زنکم کی دشمن ہے نکس وامیکا کا مریض لمبی نیند کے بعد بہتر محسوس کرتا ہے اس علامت کی وجہ سے ڈاکٹر پی پی ویلز نے اپنے دوست ڈاکٹر ڈنہم کا خناق شفایاب کیا کیونکہ تھوڑی سی نیند لینے سے افاقہ ہوتا تھا جب نکس کے مریض کی نیند خراب ہو جائے تو نکس کے مریض کی حالت بہت بری ہو جاتی ہے نکس کا مریض سر شام ہی غنودگی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ رات کو دی ہوئی نکس بہتر عمل کرتی ہے ہانیمن کے حکم کے مطابق حساس افراد کو صبح جاگنے کے بعد نکس نہیں دینی چاہیے کیونکہ مریض کی علامات شدت سے باہر آجاتی ہیں نہ ہی نکس کو غذا سے پہلے اور نہ ہی غذا کے بعد استعمال کیا جائے اور نہ ہی اس وقت جب دماغ پر بوجھ ہو۔

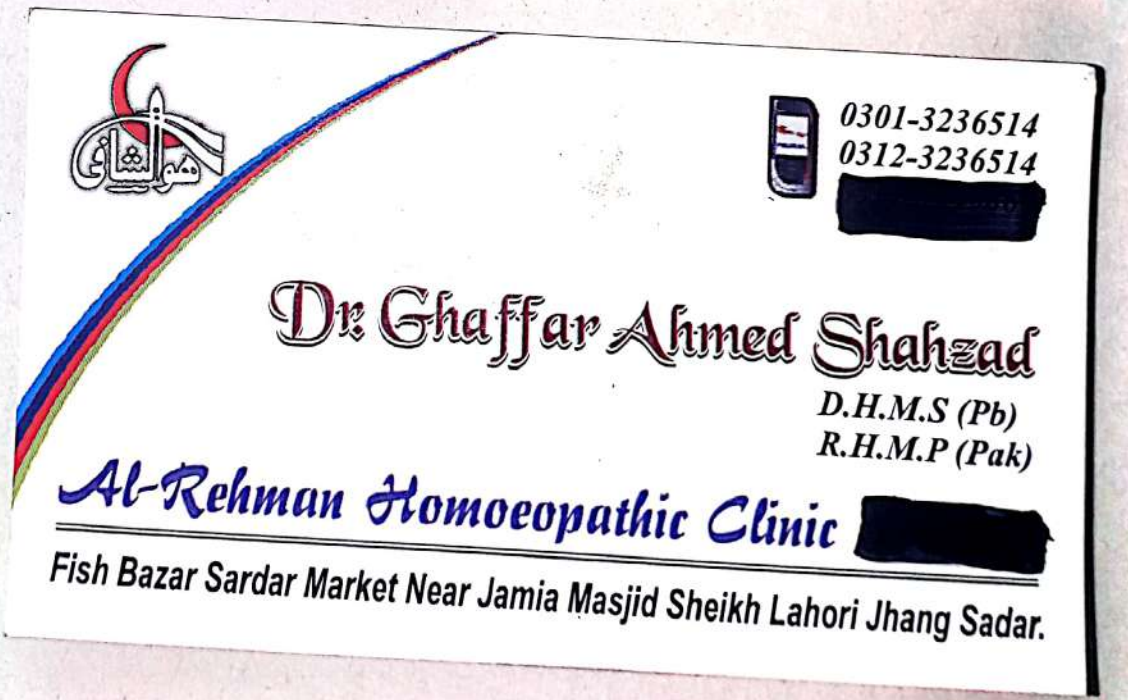

Scanned by CamScanner

لیکچر نمبر ۱۷

اگنیشیا امارہ

اگنیشیا امارہ یا اگر زیادہ درست کہا جائے تو سٹرکنوس اگنیشیا ایک بیل دار جھاڑی ہے جو فلپائن اور کوچین چائنا میں پیدا ہوتی ہے اس کا پھل کروی یا بیضوی ہوتا ہے اس کی گولائی چار انچ ہوتی ہے اس کا خول ملائم اور بھر بھرا ہوتا ہے اس خول کے اندر بیس یا تیس بیج ہوتے ہیں عیسائیوں کے ایک فرقہ کے رکن نے سینٹ کی خوبیوں کے اعزاز کے طور پر اس کا نام سینٹ اگنیشش کا بیج رکھا اگرچہ اگنیشیا کیمیائی اور نباتاتی طور پر نکس وامیکا کے مشابہ ہے لیکن مادی طور پر نکس سے مختلف ہے اور اس کی علامات بھی مختلف ہیں حالانکہ ان کا خاندان ایک ہی ہے۔

اگنیشیا بر تر طور پر ریڑھ کی دوا ہے جس طرح کہ نکس وامیکا۔ اگنیشیا بھی ریڑھ کی ہڈی میں غیر ضروری پر حسی پیدا کرتی ہے بلکہ نکس وامیکا سے بھی زیادہ پر حسی پیدا کرتی ہے نکس کی اکساہٹ غصہ کی صورت ظاہر ہوتی ہے غصہ میں شدت ہوتی ہے اور زود رنجی ہوتی ہے اگنیشیا کا مزاج افسردہ اور رونے کی جانب ہوتا ہے لیکن پھر بھی اگنیشیا کا مریض اپنا غم ظاہر نہیں کرتا بلکہ اپنے غم کو پالتا رہتا ہے دوسروں سے چھپائے رکھتا ہے۔ لیکن نکس کا مریض غصے میں ہر کسی کو مارنے دوڑتا ہے جو اس کی مخالفت کرتا ہے۔ نکس کا مریض اتنا غصہ ور ہوتا ہے کہ کوئی اس کے ساتھ رہنا پسند نہیں کرتا۔ آپ کو اگنیشیا کا افسردہ مزاج پلساٹیلا کے مزاج سے الگ کرنا چاہیے پلساٹیلا کی عورت کی آنکھوں میں ہر وقت آنسو بھرے رہتے ہیں افسردہ ہوتی ہے اور اگنیشیا کی مانند مالیخولیا کی مریضہ ہوتی ہے لیکن اس کا مزاج اگنیشیا کے مشاہدہ نفسی مزاج کی مانند نہیں ہوتا پلساٹیلا کی مریضہ ہر ایک کے سامنے اپنا غم بیان کرتی ہے۔ اور ہمدردی کی خواہاں ہوتی ہے۔ پلساٹیلا کی مریضہ ڈرپوک اور حکم ماننے والی ہوتی ہے اگنیشیا ان عورتوں کی دوا ہے جو

Scanned by CamScanner

پریشان ہوں اور اپنے غموں کا بوجھ اٹھائے پھرتی ہوں یہ مریضائیں اپنی مشکلات اپنی ذات تک محدود رکھتی ہیں ایسی مریضائیں اگنیشیا سے شفایاب ہو جاتی ہیں خاص طور پر اس وقت جبکہ مرض حاد ہو۔ لیکن پرانے غموں یا مسلسل غم زدگی کے لئے ہمارے پاس فاسفورک ایسڈ اور نیٹرم میور موجود ہیں۔

جب فاسفورک ایسڈ مظہر دوا ہو تو مریضہ رات کو پسینے آنے کی شکایت کرتی ہے یہ کوئی عضوی مرض نہیں ہوتا بلکہ یہ خالص تھکاوٹ ہوتی ہے مریضہ کو بھوک بہت کم یا بالکل ہی نہیں لگتی مریضہ سر کی چوٹی پر بوجھ کی شکایت کرتی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سر پر بہت بڑا وزن رکھا ہوا ہے کمزوری رات کے پسینے تکان بے زاری فاسفورک ایسڈ کی بہت ہی نمایاں علامت ہے۔ کئی مریضوں میں علامات فاسفورک ایسڈ کی بجائے فاسفورس طلب کرتی ہیں۔

نیٹرم میور دماغی حالت میں اگنیشیا سے قریبی مماثلت رکھتی ہے لیکن افسردگی اور زود رنجی اگنیشیا سے بھی زیادہ ہوتی ہے تسلی دینے سے مریض کو تکلیف ہوتی ہے اور مریض غصہ سے جھڑک دیتا ہے سر کی چوٹی میں درد ہوتا ہے اجنبی آوازوں سے دل لرزنے لگتا ہے کمزوری ہوتی ہے اگر اگنیشیا شفایاب نہ کر سکے تو نیٹرم میور آگے بڑھ کر شفا کے عمل کو کمال تک پہنچاتی ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ اگنیشیا غم کے بد اثرات دور کرنے کے لئے فائدہ مند دوا ہے کیونکہ اگنیشیا کا مریض نکس سے بھی زیادہ بیرونی تاثرات قبول کرتا ہے۔ اگنیشیا ہسٹیریا میں بھی مظہر دوا ہوتی ہے جب کبھی مریضہ ہنستی ہو کبھی روتی ہو یا دوسرے الفاظ میں مریضہ کا مزاج بدلتا رہتا ہو جذبات کے جوش سے ہر بار چہرہ سرخ ہو جاتا ہو۔ بسا اوقات ہنسی تشنجی شکل اختیار کر جاتی ہے اور چیخ پر ختم ہوتی ہے حتی کہ سینہ میں تشنج ہونے لگتا ہے اور چہرہ نیلا پڑ جاتا ہے باؤ گولا کا احساس کہ جیسے کوئی گولا اٹھ کر حلق میں آرہا ہے اکثر ڈکار آنے سے اس احساس میں کمی واقع ہو جاتی ہے لیکن پانی پینے سے اس احساس میں اضافہ ہو جاتا ہے اور حلق میں مروڑ پڑتا ہے ممکن ہے مریضہ آدھی بے ہوش ہو جائے انگوٹھے مڑ جائیں اور چہرہ نیلا ہو جائے یہ علامت کیوپرم کے مریض

Scanned by CamScanner

میں بھی نظر آتی ہے مریضہ آخر کار ایک لمبا سانس لیتی ہے اور ہوش میں آجاتی ہے۔

آیئے اب ہم ہسٹیریا میں اگنیشیا کی مماثل ادویات پر غور کرتے ہیں۔

پلاٹینا باؤ گولے کی مریضہ کی دوا ہے جب مریضہ بہت خبطی ہو مغرور ہو خود بین ہو۔ ہائیوسائمس اس وقت فائدہ مند ہے جب مریضہ نمایاں حسد رکھتی ہو شکی ہو اسے خوف ہو کہ کوئی اسے زہر دے کر مار ڈالے گا۔ اس وجہ سے مریضہ ہر قسم کی غذا کھانے سے انکار کر دیتی ہے۔

اگنیشیا کی مانند ایسا فوٹیڈا میں بھی باؤ گولا موجود ہے شکم میں ہوا بھر جاتی ہے جو پھیپھڑوں پر دباؤ پیدا کرتی ہے سانس لینے میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے جب اخراجات رک کر ہسٹیریائی اینٹھنیں ہونے لگیں تو ایسا فوٹیڈا فائدہ مند دوا ہے۔

ماسکس ان مریضاؤں کی دوا ہے جو فوری غش کھا جاتی ہوں مریضہ کھانا کھانے لگتی ہے ایک دو لقمے کھاتی ہے اور غش کھا جاتی ہے مریضہ کے سینے میں مروڑ دار درد ہوتے ہیں ان دردوں سے ایسے محسوس ہوتا ہے کے مریضہ مر جائے گی مریضہ کا چہرہ نیلا ہو جاتا ہے اور منہ سے جھاگ نکلنے لگتا ہے ہو سکتا ہے مریضہ زبان دراز بھی ہو حتی کہ یہ بے ہوشی کا باعث بھی بن جاتی ہے۔

ولیریانا بھی ہسٹیریا کی مریضاؤں کی دوا ہے جب معمولی سی ورزش سے سر درد ہونے لگے یہ مریضائیں ہمیشہ شکایت کرتی ہیں کہ ان کے حلق میں دھاگہ لٹک رہا ہے۔ شام کے بعد ان کے چہرے پر گرمی کی لہریں آتی ہیں ان سے معمولی سا درد بھی برداشت نہیں ہوتا اور یہ غش کھا جاتی ہیں ان کو ایسا احساس ہوتا ہے کہ کوئی گرم گرم شے معدہ سے اٹھ کر حلق میں آرہی ہے حلق میں گولے کا احساس ہوتا ہے۔ آپ کو اکثر اعضا میں درد کی علامت پر ولیریانا استعمال کرنی پڑے گی یہ درد جوڑوں کے درد کی مانند ہوتے ہیں جب مریضہ بیٹھ جائے تو درد شدید ہو جاتے ہیں جب مریضہ حرکت کر رہی ہو تو درد غائب ہو جاتے ہیں۔

کوکولس بھی قریب قریب اگنیشیا کا مزاج رکھتی ہے پر حس پریشان بے چین چہرہ

Scanned by CamScanner

سے خوف نظر آتا ہے یادداشت کی کمی دماغی پراگندگی چکر رحم میں مروڑ زبردست کمزوری اور متلی حتی کہ غشی ایک طرح کا سارے جسم پر نیم فالجی کیفیت کا حملہ ہوتا ہے حلق کے اوپری حصے میں دم گھٹنے کا احساس، سانس کی تنگی باؤ گولا کی بے بسی کی حالت غشی۔ کوکولس کی یہ علامات نیند کی کمی یا رات کو زیادہ جاگنے سے یا کسی مریض کی تیمارداری میں جاگنے سے پیدا ہوتی ہیں۔

نکس موسکاٹا بھی ہسٹیریا میں مظہر دوا ہوتی ہے اعصابی تناؤ کے ہمراہ مسلسل جذباتی تبدیلیاں معمولی سی غذا کے بعد شکم میں ہوا کا زبردست بھراؤ مریضہ پر غنودگی غالب ہوتی ہے مریضہ منہ میں شدید خشکی کی شکایت کرتی ہے حالانکہ منہ کی رطوبت نارمل ہوتی ہے غشی کی جانب نمایاں میلان ہوتا ہے۔

بیلاڈونا بھی ہسٹیریا میں مظہر دوا ہوتی ہے جب مریضہ اودھم مچائے وحشی ہو اور مریضہ کا چہرہ سرخ ہو۔

زنک ولیریانیٹ کو میں نے ہسٹیریا کی مریضاؤں کی ایک عام علامت یعنی کیڑوں کی سرسراہٹ میں استعمال کیا ہے یہ مریضائیں ایک جگہ ٹک کر نہیں بیٹھ سکتیں ان کی ٹانگیں حرکت کرتی رہتی ہیں پاؤں کی بے آرامی رحم کی خرابی کی بہت ہی عام علامت ہے میں دوا کی تین یا چھ طاقت استعمال کرتا ہوں اور میں ہر بار کامیاب رہا ہوں ایک بار بھی ناکام نہیں ہوا۔

اگنیشیا کا سر درد عموماً سر میں ایک دھبے ہوتا ہے ایسا احساس ہوتا ہے کہ کھوپڑی میں اس جگہ کیل ٹھونکا جا رہا ہے معمولی سا دماغی کام یا کوئی بھی ناگوار کام یا عمومی کاموں سے زیادہ مشکل کام کوئی بھی سخت بو خواہ خوشبو ہو یا بدبو یا کوئی بھی جذباتی عمل جسے درست اعصابی نظام والا مریض بغیر کسی مشکل کے برداشت کر سکتا ہے اس کو بھی یہ سر درد شروع ہو سکتا ہے سر درد کا یہ حملہ قے پر ختم ہوتا ہے۔ یہ سر درد اکثر نوبتی ہوتا ہے ہر دو دن بعد دوبارہ آجاتا ہے اکثر اوقات سر درد بہت زیادہ زرد صاف شفاف پیشاب آکر ختم ہو جاتا ہے۔

اور بھی بہت سی ادویات ہیں جن میں کھل کر پیشاب آجانے سے سر درد ختم ہو جاتا

Scanned by CamScanner

ہے وہ ادویات ایکونائٹ۔ جلسی میم۔ کالمیا۔ میلی لوٹس البا۔ سینگونیریا۔ سلیشیا اور وریٹرم البم ہیں۔

کبھی کبھار اگنیشیا کا سر درد دھڑکن دار ہوتا ہے درد آنکھوں میں بھنوؤں میں اور ناک کی جڑ میں ہوتا ہے جگہ بدلنے سے کچھ وقت کے لئے افاقہ ہو جاتا ہے یہ بھی ممکن ہے کہ اگنیشیا کا سر درد یو جھل ہو جیسے کہ سر میں اجتماع خون ہو تاہم آگے کی جانب جھکنے سے سر درد میں کمی آتی ہے کبھی کبھار جھکنے سے سر درد میں اضافہ ہو جاتا ہے یوں ہانیمن اس کو بدل بدل کر آنے والا تاثر کہتے ہیں اگنیشیا کے سر درد میں باتیں کرنے اور باتیں سننے سے اضافہ ہو جاتا ہے کافی بھی سر درد میں اضافہ کرتی ہے۔

اگنیشیا کی ادویاتی قوت اکساہٹ بڑھاتی ہے اس لئے اگنیشیا اینٹھنوں میں شفا بخش دوا ہے نہ صرف جن کی وجہ ہسٹیریا ہو بلکہ وہ عورتیں جو ہسٹیریا میں مبتلا نہیں ہوتیں صرف نازک مزاج ہوتی ہیں ان کی اینٹھنوں کی بھی شفایاب کرتی ہے۔ بچوں میں بھی جذبات کی اکساہٹ سے اینٹھنیں شروع ہو جاتی ہیں جیسے کہ خوف اور ڈر مثال کے طور پر بچے کو مار پیٹ کے بعد اینٹھن ہونے لگیں بعد میں جب بچہ سو جائے تو نیند کے دوران بسورتا ہے عام حالات میں تو بچہ کسی علاج کے بغیر۔ تندرست ہو جاتا ہے لیکن جب کسی نازک بچے کو مارا جاتا ہے۔ یا یہ مشکل بچے کے دانت نکلنے کے زمانے میں ہو یا خوف زدہ ہونے سے اینٹھنیں ہونے لگیں یا دماغی استسقاء کی وجہ سے تشنج ہونے لگیں تو اگنیشیا اس مشکل کو دور کر دیتی ہے ایسی اینٹھنیں جن کی دوا اگنیشیا ہو گی ان میں آپ کو مریض کا چہرہ موت کی زردی لئے نظر آئے گا۔ اگرچہ کچھ وقت کے لئے چہرہ سرخ بھی ہو سکتا ہے کسی ایک پٹھے میں پھڑکن موجود ہوتی ہے خاص طور پر چہرے یا پپوٹوں کے پٹھے میں۔ بچے کا جسم سخت ہو جاتا ہے جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں اگنیشیا ان اینٹھنوں کی دوا ہے جو خوف، ڈر، غم، یا شدت جذبات سے پیدا ہوں۔

ممکن ہے پریشان عورتوں کو دردزہ کے دوران اینٹھنوں کے لئے اگنیشیا کی ضرورت پڑے لیکن دردزہ کی ان اینٹھنوں کو بیلاڈونا اور سٹرامونیم کی اینٹھنوں سے الگ کیا جانا ضروری

Scanned by CamScanner

ہے بخار کی غیر موجودگی یا شدید اجتماع خون کی علامات سے اور ہائیو سائمس سے بھی الگ کرنا ضروری ہے جس میں نہ تو غشی ہوتی ہے نہ مالیخولیا۔

جذبات سے پیدا ہونے والی اینٹھنوں میں جب تک کہ آپ کے دماغ میں تمام ادویات کا فرق موجود نہ ہو تو آپ تیز شفا مہیا نہیں کر سکتے شفا کا عمل تیز ترین ہونا چاہیے۔ اوپیم بھی اگنیشیا کی مانند جذبات کے فوری اثرات کے تحت پیدا ہونے والی اینٹھنوں کی دوا ہے لیکن مزمن مرض میں اوپیم کچھ کام نہیں آتی اوپیم میں بھی مار کے خوف اور ڈر سے مرض میں اضافہ ہو جاتا ہے جسم اکڑ جاتا ہے چہرے اور منہ کے پٹھے پھڑکتے ہیں یوں یہ بالکل اگنیشیا سے مماثل دوا ہے لیکن اختلافی علامت اوپیم کا چہرہ سیاہی مائل سرخ اور اس پر دھبے ہوتے ہیں اور مریض اینٹھنوں کے ہمراہ اگنیشیا کی نسبت زور زور سے چیخیں مارتا ہے۔

گلونائن سر میں اچانک اجتماع خون پیدا کرتی ہے جس طرح کہ اوپیم کی علامت ہے اوپیم اور اگنیشیا کی مانند گلونائن بھی اچانک جذبات کی شدت سے پیدا ہونے والے اثرات دور کرنے کے لئے استعمال کی جاسکتی ہے گلونائن کی اینٹھنوں میں انگلیاں کھل جاتی ہیں یہ علامت آپ کو سیکیل کار میں بھی ملے گی۔

وریٹرم البم بھی شدت جذبات سے پیدا ہونے والی اینٹھنوں میں مفید دوا ہے لیکن وریٹرم کا چہرہ سرد اور نیلا ہوتا ہے اور پیشانی پر سرد پسینہ آتا ہے۔

ہائیو سائمس میں بھی اچانک پٹھے پھڑکتے ہیں اور یہ پھڑکن اگنیشیا سے زیادہ ہوتی ہے پہلے ایک بازو کے پٹھے پھڑکتے ہیں پھر دوسرے بازو کے پٹھے پھڑکتے ہیں تمام حرکات زاویہ دار ہوتی ہیں منہ کے کونوں پر کافی مقدار میں جھاگ ہوتا ہے مریض وحشی محسوس ہوتا ہے۔

غصہ اور شدت جذبات سے پیدا ہونے والی اینٹھنوں میں بیلاڈونا دوسری تمام ادویات سے زیادہ مظہر دوا ہوتی ہے چہرہ سرخ اور چمکدار ہوتا ہے آنکھوں میں وحشیانہ تناؤ ہوتا ہے سرگرم اور حنجرہ میں مروڑ پڑتے ہیں۔

اوپیم اس بچے کی بہتر دوا ہے جس کو اپنی ماں کے بجائے کوئی دوسری عورت دودھ پلا

Scanned by CamScanner

رہی ہو اور اس کا پیشاب رک جائے۔

کیوپرم ان اینٹھنوں کی دوا ہے جن میں انگلیاں مضبوطی سے بند ہو گئی ہوں منہ اور چہرے کی نیلاہٹ نمایاں ہوتی ہے کوئی بھی سیال پینے سے حلق میں سے غر غر کی آواز سنائی دیتی ہے۔

بچوں کی اینٹھنوں میں جو غصہ یا جذبات کی شدت سے پیدا ہو جاتی ہیں کیمو ملا فائدہ مند دوا ہے اور ان ہی علامات پر اگنیشیا سے الگ کی جاسکتی ہے کیونکہ بچے کا میلان تند خوئی اور غصہ کی جانب ہوتا ہے بچے کا ایک رخسار سرخ اور دوسرا زرد ہوتا ہے چہرے اور سر پر گرم گرم پسینہ آتا ہے۔

اگنیشیا دکھتے ہوئے گلے کی دوا بھی ہے مریض شکایت کرتا ہے کہ اس کے گلے میں ڈاٹ لگا ہوا ہے غذا کھاتے وقت یہ احساس کم ہو جاتا ہے اور جب غذا نہ کھا رہا ہو تو یہ احساس بڑھ جاتا ہے۔ جب آپ گلسوؤں کا معائنہ کریں گے تو آپ کو ان پر آرائشی زخم نظر آئیں گے جن کا رنگ زردی مائل سفید ہوگا۔ حلق میں سکڑاؤ کا احساس ہوتا ہے اعصابیت اور بے خوابی ہوتی ہے۔

اگنیشیا کی کھانسی حلق کے سکڑاؤ کی وجہ سے اٹھتی ہے جیسے حلق میں کوئی پر موجود ہے مریض جتنا زیادہ کھانستا ہے جھنجھناہٹ اتنی زیادہ ہوتی جاتی ہے اگنیشیا بخار میں بھی استعمال کی جاسکتی ہے جب کہ لرزہ کے دوران پیاس لگتی ہو جب چولہے کی گرمی یا کسی بھی قسم کی مصنوعی گرمی سے افاقہ ہوتا ہو یہ عام علامت نہیں ہے یہ نکس وامیکا سے مختلف علامت ہے نکس میں کپڑا اوپر لینے سے کوئی افاقہ نہیں ہوتا نہ ہی چولہے کے قریب افاقہ ہوتا ہے۔ کیپسیکم میں گرم پانی کی بوتل کی ٹکور سے افاقہ ہوتا ہے لیکسیس میں گرمی اور آگ کی خواہش موجود ہے اس کے باوجود سردی میں کمی واقع نہیں ہوتی۔ آرسنک کی سردی کو گرمی پہنچانے سے افاقہ ہوتا ہے دوسری ادویات جن میں گرمی سے افاقہ ہوتا ہے وہ رسٹاکس۔ مینینتھس۔ نکس موسکاٹا اور سنباڈلا ہیں۔

Scanned by CamScanner

اگنیشیا کا آلات تناسل پر اثر بھی واضح کیا جانا ضروری ہے ہم دیکھتے ہیں کہ اگنیشیا پر درد ماہواری میں مظہر دوا ہوتی ہے لیکن ماہواری کے قولنجی دردوں میں مظہر دوا ہے شکم کے نچلے حصے کا بوجھ نچلی جانب ہوتا ہے مریضہ میں ہسٹیریا کی علامات ظاہر ہوتی ہیں یہ درد بالکل دردزہ کی مانند ہوتے ہیں دردوں کو جگہ بدلنے لیٹ جانے اور دبانے سے افاقہ ہوتا ہے ماہواری سیاہی مائل اور وافر مقدار ہوتی ہے یہاں پر نزدیک ترین مماثل دوا کوکولس انڈیکا ہے اس میں بھی رحم کے اندر مروڑ اور ماہواری سیاہی مائل ہوتی ہے لیکن کوکولس انڈیکا کا کمر درد اسے دوسری ادویات سے ممتاز کرتا ہے چھوٹی کمر میں کمزوری اور لنگڑے پن کا احساس ہوتا ہے جیسے کہ مریض کو فالج ہونے والا ہو جب مریضہ چلتی ہے تو اعضا کانپنے لگ جاتے ہیں اس کے علاوہ مریضہ جسم کے خلاؤں میں خالی پن کی شکایت کرتی ہے خاص طور پر سینہ اور شکم میں خالی پن کا احساس ہوتا ہے۔

گاہے گاہے پلساٹیلا بھی ماہواری کے قولنجی دردوں میں مظہر دوا ہوتی ہے جب ماہواری سیاہی مائل اور دیر کے بعد آتی ہو ماہواری رک رک کر آتی ہو مریضہ کو سردی محسوس ہوتی ہے جتنے درد شدید ہوں سردی بھی اتنی ہی زیادہ محسوس ہوتی ہے رحم کے قولنجی دردوں میں اگنیشیا سے مماثل تیسری دوا کیموملا ہے کیموملا اپنی دماغی علامات سے پہچانی جاتی ہے مریضہ زبردست چڑچڑی ہوتی ہے خوش خلقی سے جواب دینا بھی گوارا نہیں کرتی۔

میں چاہتا ہوں کہ آپ میگنیشیا میور کو یاد رکھیں جسمیں رحم کے مروڑدار دردوں کے ہمراہ رحم کی سختی بھی موجود ہے خواہ یہ سختی کینسر کی ہو یا نہ ہو۔

ایکٹیا ریسی موسا اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب رحم کے مروڑنے والے درد ایک طرف سے دوسری طرف اڑ کر جاتے ہوں۔

شکم کی خرابیوں میں اگنیشیا اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب مریض کڑوے یا کھٹے ذائقے کی بلغم کی شکایت کرتا ہو منہ میں تھوک زیادہ ہو جو غذا پہلے مریض کو پسند تھی اس سے نفرت کرتا ہو مریض مخصوص غذا کی خواہش کرتا ہو مگر چکھ کر واپس کر دیتا ہو ممکن ہے قے

Scanned by CamScanner

آجائے شکم میں درد بھی موجود ہوتا ہے مریض کو ہچکی لگ جاتی ہے غذا اور تمباکو سے اضافہ ہوتا ہے بچوں میں خاص طور پر جذبات سے اضافہ ہوتا ہے۔

شکم کے اوپری حصے میں خالی پن کا احساس ہوتا ہے اور جی بھی متلاتا ہے چند مریضوں کو خالی ہوا کے ڈکار آتے ہیں غذا کھانے سے افاقہ ہوتا ہے مریض جو کچھ رات کو کھاتا ہے صبح کو اس کی قے کرتا ہے انتڑیوں میں بھی ابتری ہوتی ہے شکم کے اپریشن کے بعد اگر ہچکیاں آنے لگیں تو ہائیوسائمس بہترین دوا ہے۔

جب اشیاء گرم گرم پینے سے ہچکی آنے لگے تو سٹرامونیم اور وریٹرم البم۔

جب ٹھنڈا پینے سے ہچکی آنے لگے تو پلساٹیلا اور آرسنک۔

جب بچے کو دودھ پلانے کے بعد جھٹکوں میں ہچکی آتی ہو تو ٹیوکریم میرم ویرم۔

جب معمولی سے اشتعال سے ہچکی آنے لگے تو کیجوپوٹم۔

جب حلق میں تشنجی رکاوٹ ہو زبان سوجی ہوئی ہو شکم میں ہوا بھری ہو تو سلفیورک ایسڈ۔

جب ہچکی کے ہمراہ سینہ میں چبھن دار درد ہوں غذا کھانے کے بعد معدہ میں خالی پن کا احساس ہو تو امونیم میور۔ بڑھاپے کی ہچکی جن سنگ (مترجم)۔

شراب کے بعد ہچکی۔ رنین کیولس بلبوسس (مترجم)۔

کونین کے غلط اور بے جا استعمال کے بعد ہچکی (چائنا نیٹرم میور) (مترجم)۔

غذا کھانے کے فوراً بعد ہچکی شکم پھولا ہوا (ریٹھنیا (مترجم)۔

اگنیشیا مقعد باہر نکل آنے میں مفید دوا ہے خواہ بواسیر ہو نہ ہو آپ کو ایک اور علامت بتاؤں مقعد میں گھائل کر دینے والے درد موجود ملیں گے ممکن ہے مقعد باہر نکل آنے سے مریض کو شدید تکلیف ہو اس وقت بھی جبکہ پاخانہ نرم ہو لیکن سوراخ مقعد میں تکلیف دہ احساس ہوتا ہے جو پاخانہ کرنے کے بعد بڑھ جاتا ہے بیٹھنے سے بہتری ہوتی ہے مقعد میں کیڑوں کی وجہ سے خارش ہوتی ہے ان حالات میں بسا اوقات اگنیشیا بہت بہتر دوا ہوتی ہے۔

Scanned by CamScanner

کہا جاتا ہے کہ انڈیگو (نیل) چنونوں کی دوا ہے خاص طور وہ بچے جو مالیخولیا کا شکار ہوں ان کو روزانہ صبح اور رات کو شہد کھلایا جائے تو چنونوں میں افاقہ ہو جاتا ہے اس تعلق سے ٹیوکریم کو بھی یاد رکھیں۔

اگنیشیا آنکھوں کی کئی اقسام کی علامات پیدا کرتی ہے اور آنکھوں کے کئی امراض میں فائدہ مند ہے۔ ایگریکس کی مانند اگنیشیا کا مریض بھی آنکھیں جھپکاتا رہتا ہے جس کے ہمراہ چہرے کے پٹھوں میں اینٹھن ہوتی ہے آنکھوں میں اعصابی درد ہوتا ہے یہ درد بہت شدید ہوتا ہے درد کے ہمراہ بسااوقات حلق میں گولا اٹھنے کا احساس ہوتا ہے۔

اگنیشیا آنکھوں کی شدید سوزش میں بھی کار آمد دوا ہے جب کہ روشنی سے بہت خوف آتا ہو اور آنکھوں میں ریگ کا احساس ہو۔ اگنیشیا کا دانت درد دو کھانوں کے دوران زیادہ ہوتا ہے کھاتے وقت کم ہوتا ہے اب یہ حلق کی علامات کے ساتھ مکمل ہم آہنگی ہے حلق میں گولے کا احساس جو کھانا نگلتے وقت محسوس ہوتا ہے کھانے کے وقفے کے دوران محسوس نہیں ہوتا ہو سکتا ہے کہ گولے کو نگلتے وقت دکھن ہو لیکن یہ دکھن غذا نگلتے وقت زیادہ ہوتی ہے یہ علامت اگنیشیا کی راہ نما علامت ہے اس علامت کی وجہ سے اگنیشیا گلے کی خرابی میں بھی استعمال کی جاتی ہے گلسوئے سوجے ہوئے ہوتے ہیں اور ان پر سفید رنگ کے دھبے ہوتے ہیں حتی کہ جب درج بالا علامات اگر خناق میں بھی موجود ہوں تو بھی اگنیشیا فائدہ مند دوا ہے۔ زنکم اگنیشیا اور نکس وامیکا سے خاص تعلق رکھتی ہے اور اگنیشیا کی پیروی کرتی ہے۔ لیکن نکس وامیکا کی دشمن ہے خاص طور پر دماغی امراض میں نیٹرم میور اگنیشیا کی پیروکار ہے۔

Scanned by CamScanner

لیکچر نمبر ۱۸

سپائی جیلیا اینتھل منٹکا۔ کورارے اور جگنڈ یسیا

سپائی جیلیا

سپائی جیلیا بھی لوگانی ایسیا (Loganiaceae) گروہ کی رکن ہے بطور دوا اس کو سمجھنا کوئی مشکل کام نہیں ہے اگر ہم اس خیال سے ابتدا کریں کہ سپائی جیلیا رگوں پر اثر انداز ہوتی ہے اور اس کی سب سے نمایاں علامت اعصابی درد ہے (Neuralgia) اعصابی دردوں کے ہمراہ ہمیں سر کی بالاضافت علامات ملتی ہیں خواہ اعصابی درد ہوں یا نہ ہوں مگر مریض دماغی طور پر خوف اور پریشانی میں مبتلا ہوتا ہے اور پیش گوئیاں کرتا ہے کہ کچھ نہ کچھ ہونے والا ہے۔

یہ اعصابی درد کے پریشان مریضوں کی ایک عام علامت ہے خاص طور پر وہ مریض جن کے اعصاب بہت کمزور ہو چکے ہوں یہ علامات ان میں نظر آتی ہے سپائی جیلیا کی ایک اور علامت جو کبھی کبھار ظاہر ہوتی ہے وہ نوک دار اشیاء سے خوف ہے مثال کے طور پر مریض ایک عام سوئی یا پن سے خوف زدہ ہو جاتا ہے مریض کو نوبتی طور پر پریشانی اور روحانی تکلیف ہوتی ہے۔

اعصابی درد سب سے پہلے سر پر حملہ آور ہوتا ہے درد سر کی چوٹی سے شروع ہوتا ہے اور آگے کی جانب آکر بائیں آنکھ پر ٹھہر جاتا ہے ممکن ہے رخسار میں بھی درد ہو خاص طور پر بائیں رخسار میں جلن دار جھٹکے دار اور پھاڑنے والا درد ہوتا ہے کسی طرح کے شور یا بے ہنگم

Scanned by CamScanner

آواز سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے جسم کی حرکات اور موسم کی تبدیلی سے بھی اضافہ ہوتا ہے خاص طور پر طوفانی موسم میں درد شدید ہو جاتا ہے درد کی انتہا پر صفراوی قے آتی ہے اشتعال کا وقفہ نمایاں ہوتا ہے درد سورج طلوع ہوتے ہی شروع ہو جاتا ہے دن کے دوران بڑھتا ہے دوپہر کو درد عروج پر ہوتا ہے اور سورج ڈھلنے کے ساتھ ساتھ کم ہوتا جاتا ہے اور سورج غروب ہوتے ہی درد ختم ہو جاتا ہے۔ ایسے سر درد جن میں مریض شور یا جسمانی حرکت برداشت نہ کر سکتا ہو۔ سپائی جیلیا کی ضرورت ہوتی ہے آنکھوں کے اعصابی درد میں سپائی جیلیا ہماری سب سے اہم دوا ہے درد کسی آنکھ میں بھی ہو سکتا ہے لیکن اکثر بائیں آنکھ ہوتی ہے ہو سکتا ہے کہ روشنی سے خوف بھی شامل ہو کیونکہ آنکھ میں معمولی سی سوزش بھی ہوتی ہے آنکھوں میں تیز بھالا مارنے کا سا درد ہوتے ہے یا درد آنکھ سے ادھر ادھر پھیلتا ہے آنکھ کا ڈیلا بہت پر حس ہوتا ہے آنکھوں کے ڈیلے سوجے ہوئے محسوس ہوتے ہیں یا ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ڈیلے اپنی جسامت سے بڑھ گئے ہیں اور اپنی جگہ میں سما نہیں سکتے ان علامات کے علاوہ آنکھوں سے پانی بہتا ہے اور زکام بھی ہوتا ہے۔

سپائی جیلیا کے ساتھ تین ادویات کا موازنہ ضروری ہے پہلی دوا میزریم ہے یہ دوا بھی آنکھوں کے اعصابی درد میں فائدہ مند ہے درد آنکھ سے شروع ہو کر نچلی جانب جاتے ہیں آنکھوں میں ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے جیسے کہ آنکھوں پر سرد ہوا چل رہی ہے جب ہڈیاں بھی مرض میں مبتلا ہوں یا بارہ زیادہ استعمال کیا گیا ہو تو میزریم دوا ہوتی ہے۔

آنکھوں کے اعصابی درد میں استعمال ہونے والی دوسری دوا تھوجا ہے۔ میزریم کی مانند تھوجا میں بھی آنکھوں کی ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے لیکن تھوجا کا درد الٹے رخ جاتا ہے یعنی نچلی جانب کی بجائے اوپر کی جانب اور عقبی جانب۔

تیسری دوا کو یاد رکھنا بہت ضروری ہے دوا سیڈرون ہے اس کے درد وقت کے پابند ہوتے ہیں۔ سپائی جیلیا دل کے امراض کی دوا ہے جب سینہ کی بائیں جانب تیز اور چبھن دار درد ہوتا ہو درد بازو اور گردن میں جاتا ہو۔ دل پر ہاتھ رکھنے سے بلی کی خرخر جیسی آواز

Scanned by CamScanner

محسوس ہوتی ہو مریض اپنے ہاتھوں یا بازوؤں کو معمولی سی حرکت بھی نہ دے سکتا ہو لیٹ بھی نہ سکتا ہو نبض اور دل کی دھڑکن میں ہم آہنگی نہ ہو۔

سپائی جیلیا کو شکم کے کیڑوں میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے سپائی جیلیا اس وقت دینی چاہیے جب شکمی سوزش کی وجہ سے بھینگا پن ہو گیا ہو چہرہ زرد ہو آنکھوں کے اوپر جھٹکے آتے ہوں آنکھوں کے گرد نیلے حلقے ہوں مریض جب صبح بیدار ہوتا ہے تو متلی ہوتی ہے اور غش کھا جاتا ہے جب کہ مریض کو صبح کے وقت بھوک بھی لگی ہوتی ہے ناشتہ کرنے سے افاقہ ہوتا ہے ناف کے نزدیک قولنجی درد ہوتا ہے پاخانہ میں کیڑے اور آؤں خارج ہوتی ہے۔

کورارے

کورارے یا ووراری جنوبی امریکہ کا مشہور زہر ہے جس کو تیروں پر لگایا جاتا تھا اس کو سٹرکنوٹا کسی فیرا پودے کی چھال سے نکالا جاتا ہے تجارتی مقاصد کے لئے تیار کیا ہوا سیاہی مائل بھوری لئی کی صورت ہوتا ہے اس زہر کا پھر تیلا ترین عنصر کورارین ہے۔

کورارے حرکتی اعصاب کے گول دائرہ پر اثر انداز ہوتی ہے اور بغیر کسی احساس کے حرکتی فالج پیدا کرتی ہے جب اس کو اندرونی طور پر استعمال کیا جائے تو شدید علامات پیدا ہوتی ہیں اچانک چکر جن کے ہمراہ ٹانگوں میں شدید کمزوری اس کے بعد جلد یا بدیر صفرا کی قے آتی ہے۔ بہت دیر پہلے میں نے ایک مریض کا علاج کورارے کی ۵۰۰ ویں طاقت سے کیا تھا مریض کو جگر کا کینسر تھا مریض کو دن ۱۰ بجے یا ۱۱ بجے صفرا کی قے آتی تھی قے آنے کے بعد سردی لگتی تھی اور قے تین یا چار ہفتوں سے جاری تھی کوئی دوا بھی قے کو بند نہ کر سکی۔ چونکہ مریض کو چکر آتے تھے جیسا کہ میں اوپر ذکر کر چکا ہوں آخرکار میں نے اس کو کورارے دی قے مکمل طور پر بند ہو گئی مریض اس کے بعد دو یا تین ماہ زندہ رہا۔

ڈاکٹر پی ٹیٹ کورارے کو سانس کی تنگی میں استعمال کرنے کا مشورہ دیتے ہیں جب مریض کا مرض بہت گہرا ہو چکا ہو۔ وہ مشورہ دیتے ہیں کے کورارے کی تین یا چھ طاقت دی

Scanned by CamScanner

جائے اس گروہ میں کئی ایسی ادویات موجود ہیں جو نکس وامیکا سے مماثلت رکھتی ہیں۔

جگلنڈیسیا

جگلنڈیسیا کا گروہ خون کو تارکول کی مانند سیاہ بنا دیتا ہے یہ تمام ادویات جریان خون پیدا کرتی ہیں جگلنس سائی نیریا۔ جگلنس کیتھارٹیکا۔ جگلنس ریجیا۔

جگلنس ریجیایا (اخروٹ) ماہواری میں فائدہ مند ہے جب ماہواری جلد جلد آتی ہو اور خون کی بجائے سیاہ لوتھڑے خارج ہوتے ہوں اس گروہ کی تمام ادویات جلد پر کھلی پیدا کرتی ہیں سب سے زیادہ اہم جگلنس سائی نیریا ہے جس کو کبھی کبھار جگلنس کیتھارٹیکا بھی کہہ دیا جاتا ہے۔

جگلنس سائی نیریا گدی کے سر درد کے لئے بہترین دوا ہے تیز اور گولی مارنے کا سا سر درد ہوتا ہے جب یہ علامت موجود ہو تو آپ اس دوا کو دماغ اور ریڑھ کی ہڈی کے امراض میں استعمال کر سکتے ہیں جگلنس سائی نیریا یرقان بھی پیدا کرتی ہے بالکل نکس کی مانند جگر میں چبھن دار درد ہوتا ہے اور دائیں شانے کی ہڈی کے نیچے درد ہوتا ہے (چیلیڈونیم۔ برائی اونیا) مریض صبح ۳ بجے جاگ جاتا ہے اور پھر نہیں سو سکتا ان علامات کے ہمراہ گدی کا سر درد ہوتا ہے جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے پاخانے صفراوی یا زردی مائل سبز ہوتے ہیں سوراخ مقعد میں جلن اور مروڑ پڑتے ہیں۔

استسقاء سینہ میں جگلنس سائی نیریا اس وقت فائدہ مند ہے جب جلد پر سرخ رنگ کے دھبے ہوں بالکل ایسا محسوس ہو جیسے کہ پسو کاٹ گیا ہے۔

Scanned by CamScanner

لیکچر نمبر ۱۹

اریسیا (سوسن)

پودوں کا یہ گروہ جس کا آج ہم مطالعہ شروع کریں گے وہ اریسیا ہے(Araceae) لیکن اگر زیادہ درست کہا جائے تو ایرو آئیڈیا(Aroideae) اس گروہ کے پودوں کے رس کم یا زیادہ درشت ہوتے ہیں۔ ڈائی فن بیکیا۔ جب منہ میں رکھا جائے تو منہ میں چھالے پیدا ہو جاتے ہیں منہ میں زردی مائل سفید جھلی بن جاتی ہے ہونٹوں زبان اور منہ کے اندر زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔ ہمارے کالج کے ایک طالبعلم نے اس کی آزمائش کی تھی اس وقت سے لے کر اب تک یہ دوا منہ کے شدید چھالوں میں (منہ آنا) استعمال کی جا رہی ہے۔ اس گروہ کی ارکان ادویات جن پر ہم غور کریں گے وہ آرم ٹری فائلم۔ آرم ڈریکونیٹم۔ کیلیڈیم۔ پوتھوس فونٹیڈا۔ آکورس۔ (اس کی بابت ہم کچھ بھی نہیں جانتے) اور ڈائی فن بیکیا ہیں۔

Scanned by CamScanner

آرم ٹری فائلم۔	ایلی اینتھس۔ امونیم کاسٹیکم۔ نائٹرک ایسڈ
	میوراٹک ایسڈ۔ لائیکوپوڈیم۔ سلینیم۔ گریفائٹس
اریسیا	بالسم آف پیرو
کیلیڈیم	پکس لیکوئیڈا
ڈریکونٹیم	گوائیکم
پوتھوس فوئیٹڈا	اری اوڈکشن کیلی فورنیم
اکورس	
ڈائی فن بیکیا	

آرم ٹری فائلم

آرم اس گروہ کی پہلی دوا ہے آج ہم اس کا مطالعہ کریں گے اس دوا کی کہانی بڑی دلچسپ ہے آج سے ۸۰ سال پہلے سرخ بخار کی وبا پھیلی تھی کوئی بھی مریض جو ابتدا میں ہی شفایاب نہ ہو سکا مر گیا ایلوپیتھی اور ہومیوپیتھی دونوں کا نتیجہ ایک جیسا ہی رہا وجہ صرف یہ تھی کہ ہمارے پاس تو دوا ہی موجود نہ تھی جو وبا کی علامات پر حاوی ہوتی۔ ایک غریب خاندان جو کہ ایک چھوٹی سی گلی میں رہتا تھا اس کے پانچ بچے سرخ بخار میں مبتلا ہو گئے ان بچوں کو دیکھنے کے لئے جس معالج کو بلایا گیا اس کے کئی مریض عام ادویات کے استعمال سے جن کو معالج فائدہ مند سمجھتا تھا مر گئے تھے معالج نے سوچا کہ کوئی نئی دوا دی جائے اس وقت تک آرم ٹری فائلم کی

تھوڑی بہت آزمائش ہو چکی تھی اور چند خاص علامات کی پہچان موجود تھی ان علامات پر اس نے دوا کا انتخاب کیا اور نچلی طاقت میں مریضوں کو دوا کھلا دی تمام مریض صحت یاب ہو گئے اس کے بعد وبا کے دوران چند اور مریضوں کو بھی آرم دی گئی اور نمایاں کامیابی ہوئی اس وقت سے لیکر اب تک آرم ٹری فائلم کو خناق۔ سرخ بخار کی بد حالت میں اور ایسے بخاروں میں جن کی مماثلت ٹائی فائڈ بخار سے ہو مفید دوا مانا گیا ہے۔ سرخ بخار میں ہم آرم ٹری فائلم اس وقت استعمال کریں گے جب ناک اور منہ سے خراش دار پانی نکلتا ہو ناک اور اوپر والے ہونٹ پر دکھن اور کھردرا پن پیدا کرتا ہو۔ زبان سوج جاتی ہے حلمہ زبان بڑے اور سرخ ہو جاتے ہیں زبان میں کھردرے پن کا احساس ہوتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ زبان بلی کی زبان جیسی ہو گئی ہے حلق میں دکھن ہوتی ہے گلسوئے سوج جاتے ہیں اکثر خشک کھانسی ہوتی ہے جو بچے کو جھکا دیتی ہے بچہ بلا ارادہ گلے پر ہاتھ رکھتا ہے تاکہ درد میں افاقہ ہو منہ سے نکلنے والا پانی ہونٹوں اور ارد گرد کی جگہوں پر دکھن پیدا کرتا ہے پھٹاو آجاتے ہیں ان سے خون نکلتا ہے اور ان پر کھرنڈ بن جاتے ہیں حتیٰ کہ تھوک بھی خراش دار ہوتا ہے بچہ اپنا منہ نہیں کھولتا جسمانی اور دماغی طور پر بچہ برانگیختہ ہوتا ہے تنک مزاج ہوتا ہے پس آپ دیکھ لیں کہ آرم ٹری فائلم کیسی سوزش آفریں دوا ہے بچہ بے آرام کروٹیں بدلتا ہے غصہ میں ہوتا ہے رات بھر سو نہیں سکتا ممکن ہے کہ سرخ باد نکل آئے اور جلد کی دو تہیں اکھڑیں۔ کبھی کبھی سرخ باد کے دانے سیاہی مائل ہوتے ہیں سرخ باد مکمل طور پر باہر نہیں آتا بچہ اپنی ناک میں انگلی گھسیڑتا ہے ناک کو نوچتا ہے چنتا ہے یا ناک کی ایک جگہ کو نوچتا رہتا ہے حتی کہ وہاں سے خون نکل آتا ہے۔

جب مرض کی حالت معتدل ہو تو بہت زیادہ پیشاب آتا ہے لیکن شدت مرض میں پیشاب کم آتا ہے یہ دوا کے عمل پذیر ہونے کی علامت ہے لیکن جب بہت بری حالت ہو اور

Scanned by CamScanner

پوتھوس فوٹیڈا

دمہ میں آپ اس دوا کو یاد رکھیں جب معمولی سی گرد سانس کے ہمراہ اندر جانے سے دمہ میں اضافہ ہو جاتا ہو مثال کے طور پر گندم کے بھوسے کی گرد۔ دمہ کو پاخانہ آجانے سے افاقہ ہو جاتا ہے اس کی علامات میں باؤ گولہ (ہسٹیریا) بھی موجود ہے مریضہ غائب دماغ ہوتی ہے تنک مزاج ہوتی ہے ہسٹیریا کے دورے کزاز کی مانند ہوتے ہیں شکم میں زبردست ہوا بھر جاتی ہے۔

Scanned by CamScanner